UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226443
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—43—30-1-71—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷۵۳۵ Accession No. ۷۸۹۹

Author ۷ - ت ۷ 7866

Title ۱۸۶۳ تسہیل الباری ترجمہ صحیح البخاری

This book should be returned on or before the date last marked below.

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انصاب مسائل حقہ شریعت کے لیے چھپہ چار دانگ عالم میں طالبان سامع قاری سے

مطلب غیر ترجمہ

صحاح ستہ

از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی سید ازواج صاحب فاضل طبع و محاورہ واجب مدرسہ

دلی مطبع احمدی واقع لاہور شیخ احمد طبع ہوئے

سندھ کے کارخانہ میں ہر قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ابن شیخ محی الدین مرحوم صاحب مالک مطبع احمدی لاہور

(۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے　جو بہت　مہربان ہے　رحم والا

۵۹ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ　۱۷ = ابواب

کتاب اس بیان میں　کہ عالم　کی پیدائش　(آفرینش)　کیونکر شروع ہوئی

وَمَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ وَقَالَ

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ روم میں) فرمایا اس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا

الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيِّنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ

اور ربیع بن خثیم ف اور امام حسن بصری نے ف کہا اللہ پر سب آسان ہے (پہلا بول پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ہین

لَيِّنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَلَا عَيِينَا

جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق ف اور (سورۂ ق) میں جو یہ آیا ہے اس کا معنے ہے کیا ہم کو پہلی

عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصْبُ أَطْوَارًا

بار بنانے نے عاجز کر دیا جبکہ اس خدا نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے مادہ کو (اسی سورت میں جو لغوب کا لفظ آیا ہے) اس کے معنے تھکن اور ماندگی اور (سورہ

طَوْرًا كَذَا أَوْ طَوْرًا كَذَا أَعْدَاءً طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ حَدَّثَنَا

یعنے مختلف صورتون مین کبھی ایسے (نطفہ) کبھی ایسے (خون کی پھٹکی) پھر گوشت پھر ہڈی پوست) اعدیدہ کہتے ہین فلان عدا طورہ یعنے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انھون نے جامع بن　شداد سے انھون نے صفوان بن محرز سے

ابن محرز عن عمران بن حصین رض قال جاء نفر من بنی تمیم الی النبی صلی اللہ علیہ

انہوں نے عمران بن حصین رضی سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فقال یا بنی تمیم ابشروا قالوا بشرتنا فاعطنا فتغیر وجهه فجاء اهل الیمن

آپ نے فرمایا بنی تمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا جب آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلوایئے آپ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا ف یہ سن کے لوگ آپ کے پاس

فقال یا اهل الیمن اقبلوا البشری اذ لم یقبلها بنو تمیم قالوا قبلنا فاخذ النبی صلی

آئے آپ نے فرمایا یمن والو تم اس خوش خبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا وہ کہنے لگے ہم نے قبول کی ہم آپ (آغاز کلام کی)

اللہ علیہ وسلم یحدث بدء الخلق والعرش فجاء رجل فقال یا عمران راحلتك

ابتدا آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اس وقت ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا اجی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی عمران کہتا

تفلتت لیتنی لم اقم حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش

ہیں کاش میں (آنحضرت ﷺ کی صحبت سے) نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے

حدثنا جامع بن شداد عن صفوان بن محرز انه حدثه عن عمران بن حصین رض

کہا ہم سے جامع بن شداد نے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصین سے

قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب فاتاه ناس من

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی کچھ لوگ بنی تمیم کے آپ پاس

بنی تمیم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا قد بشرتنا فاعطنا مرتین ثم دخل علیه ناس

آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم خوشخبری قبول کرو انہوں نے دو بار کہا آپ نے خوشخبری دی تو کچھ دلوایئے پھر یمن والے کچھ لوگ

من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اهل الیمن اذ لم یقبلها بنو تمیم قالوا قبلنا یا رسول اللہ

آپ پاس آئے آپ نے انہیں بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے

قالوا جئناك نسألك عن هذا الامر قال كان الله ولم یكن شیء غیره وكان عرشه علی الماء وكتب

(خوشی) قبول کی ہیر ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے ہیں آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی ف اس کا عرش

فی الذكر كل شیء وخلق السموات والارض فنادی منادٍ ذهبت ناقتك یا ابن الحصین فانطلقت

اور سب ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چلدی ہیں جو گیا دیکھا

فاذا هی یقطع دونها السراب فوالله لوددت انی كنت تركتها ولم اقم

تو وہ سراب کے آر پار ہیں ہے (میرے والد نے کہا) سراب حال ہی میں ایسے وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے دیکھا تا

مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رض یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیه وسلم

انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے حضرت ہم لوگوں کو سنانے کے لیے ایک مقام (منبر) پر کھڑے

مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم

اور شروع عالم کی پیدائش سے لیکر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل

حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه حدثني عبد الله ابن ابي شيبة

اسکے کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا مجھ سے عبداللہ ابن ابی شیبہ نے بیان کیا

ثنا ابو احمد عن سفين عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضه قال قال

انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم اراه يقول الله شتمني ابن ادم وما ينبغي له ان يشتمني

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا (بھی کیا بے ادب ہے) مجھ کو گالی دیتا ہے اس کو یہ سزا سب نہ تھا

وتكذبني وما ينبغي له اما شتمه فقوله اني ولدا واما تكذيبه فقوله ليس

مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ سزا سب نہ تھا گالی یہ ہے کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں)

يعيدني كما بدأني حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن

مجھ کو نہیں پیدا کر سکتا جیسے پہلی بار پیدا کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے

القرشي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله

انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب في كتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتي

نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب مخلوقات پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسکے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے

غلبت غضبي باب ما جاء في سبع ارضين وقول الله تعالى الله الذي خلق

غصے پر غالب ہے باب ساتوں زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا اللہ وہ ہے جس نے سات

سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء

آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں اللہ کا حکم ان میں اترتا ہے یہ اس لیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما والسقف المرفوع السماء سمكها بناءها

اور اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ۱۲ اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورہ والنازعات میں) جمع رفع سکھایا ہے

الحبك استواءها وحسنها واذنت سمعت واطاعت والقت اخرجت

جو چمک کا لفظ آیا ہے پھر کے معنے سے یا رہ معنے لیے ہموار اور خوب صورت ہونا اور سورہ انشقت میں چھ اذنت ہے اس کے معنے سن لیا اور مان لیا والقت کے معنے جو نکال دے

ما فيها من الموتى وتخلت عنهم طحاها دحاها الساهرة وجه الارض كان فيها

اس میں سے مردے نکال کر باہر ڈال دیا خالی ہو گئی اور سورہ واللیل میں جو ہے طحاہا اس کا معنے بچھایا اور سورہ والنازعات میں ہے ساہرہ کا لفظ ہے اس کے معنے سطح زمین ہیں

الحیوان نومهم وسهرهم حدثنا علي بن عبد الله اخبرنا ابن عيينة عن علي بن

جانداروں کے سونے جاگنے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے علی بن

المبارك حدثنا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم بن الحرث عن ابي سلمة بن عبد

مبارک سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن

الرحمن وكانت بينه وبين اناس خصومة في ارض فدخل على عائشة فذكر

سے ان کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا ایک زمین میں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور

لها ذلك فقالت يا ابا سلمة اجتنب الارض فان رسول الله صلى الله عليه و

انہوں نے کہا ابوسلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال من ظلم قيد شبر طوقه من سبع ارضين حدثنا بشر بن محمد اخبر

جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا۔ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن

عبد الله عن موسى بن عقبة عن سالم عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه

مبارک نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم من اخذ شيئا من الارض بغير حقه خسف به يوم القيمة الى سبع ارضين

شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لیگا وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنسا جایگا

حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن محمد بن

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن

سيرين عن ابن ابي بكرة عن ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمان قد

سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابوبکرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر

استدار كهيئته يوم خلق السموت والارض السنة اثنا عشر شهرا منها

آگیا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے برس بارہ مہینے کا اس میں چار حرام مہینے

اربعة حرم ثلثة متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر

تین تو پے در پے ذی قعدہ ذی حجہ محرم اور ایک (چوتھا) رجب جس کی مضر کا فبیلہ بہت تعظیم کرتے

الذي بين جمادى و شعبان حدثني عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة

تھے جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے

عن هشام عن ابيه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل انه خاصمتا اروى

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے ارویٰ بنت اوس نے ان سے

فِي حَقٍّ زَعَمَتْ اَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا اِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا

ایک زمین میں جھگڑا کیا وہ کہتی تھی زید نے میری زمین تبہین لی ہے یہ مقدمہ مروان پاس گیا وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا میں اس کا حق دبا لوں گا میں

اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا

گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا

فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

وہ قیامت کو دن سات زمینوں تک طوق بنے گی ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی انہوں نے اپنے

اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ فِي

باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا (پھر یہی حدیث بیان کی) باب ستاروں

النُّجُوْمِ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا

کا بیان اور قتادہ (تابعی) نے (سورۂ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں

زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ

آسمان کی آرائش دوسرے شیطانوں پر مارنے کے نشان اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے

ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِشْيَامًا مُتَغَيِّرًا

اس نے غلطی کی اپنا حصہ تباہ کیا (اپنا وقت ضائع کیا یا اپنا ایمان کھویا) اور جو بات (غیب کی) معلوم نہیں ہو سکتی اس کو معلوم کرنا چاہا ف ابن عباس نے کہا (سورۂ

وَالْاَبَّ مَا يَاْكُلُ الْاَنْعَامُ اَلْاَنَامُ الْخَلْقُ بُرْزَخٌ حَاجِزٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّةً

اور سورۂ عبس میں جو اَبًّا کا لفظ ہے تو اَبّ جانور وں کے چارہ کو کہتے ہیں اور اَنام کا لفظ (جو سورۂ رحمٰن میں ہے) اس کا سب نے خلقت اسی سورت میں برزخ کا لفظ ہر حیلے پردہ

وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهٖ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ تَكِدًا قَلِيْلًا

اسی طرح سورۂ مدثر میں لاحِبْ غلطًا کا لفظ ہے اور سورۂ بقرہ میں اور سورۂ رحمٰن میں جو فراشًا کا لفظ ہے اور سورۂ نبا میں مہادًا سب نے بچھونا ہے ف اسی سورت میں ہے ولکم فی الارض مستقر یعنے زمین میں تمہارا بچھونا ہے

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ

باب سورۂ رحمان کی اس آیت کی تفسیر سورج اور چاند دونو حساب سے چلتے ہیں مجاہد نے کہا یعنے چکی کی طرح گھومتے ہیں ف اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہے

بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا

حساب سے مقرر منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے ف حسبان حساب کی جمع ہے جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورۂ والشمس میں جو ضحٰھا آیا ہے اس کے معنے

ضَوْءُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرُ لَا يَسْتَوِيْ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ

یہ ہیں ف اور سورۂ یٰسین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا یعنے ایک کی روشنی دوسرے کو مانند نہیں کر سکتی ف نہ اس کو یہ بات سزاوار ہے اور اسی سورت میں ہے

سَابِقُ النَّهَارِ يَطْلُبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيُجْرٰى كُلٌّ لِّاَجَلٍ

ولا اللیل سابق النہار ف اس کا مطلب یہ ہے کہ دن کی روشنی رات کو ایک دوسرے کے طالب ہو کر پیچھے جا رہی ہیں اور اسی سورۃ میں ہے انسلخ کا معنے ہے کہ دن کو رات سے اور رات کو دن سے ہم نکال لیتے ہیں

مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهِيَ مَا تَشَقَّقُ مَا ارْجَاءُهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ

اور سورہ حاقہ میں جو آیہ کا لفظ ہے وہی کا سمنے پھٹ جانا اور اسی سورت میں ہے یہ والملک علی ارجائہا یعنے فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے جو پھٹے کا نہیں جیسے کہتے ہیں

كَقَوْلِكَ عَلَى ارْجَاءِ الْبِئْرِ اغْطَشَ وَجَنَّ اظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ

وہ کنوے کے ارجا پر ہے یعنے کناروں پر المدثر و انذار غاشیہ میں جو اغطش اور سورہ انعام میں جن کا لفظ ہے اسکا سمنے اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصری ف

ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اتَّسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

تاریک کردیا جاوے اور سورہ انشقت میں جو ما وسق کا لفظ ہے اسکا سمنے جو اکٹھا کر لیا سمنے میں اتسق کا سمنے سیدھا ہوا اور سورہ فرقان میں ہے جا جا کا لفظ ہے جو جا جا کہتے ہیں سورج اور چاند کی منزلوں کو

الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ

اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اسکا سمنے دھوپ کی گرمی اور ابن عباس نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور سورہ فاطر میں جو

يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

یولج کا لفظ ہے اسکا سمنے پیٹتا ہے یا لپیٹتا ہے اور سورہ توبہ میں جو ولیجہ کا لفظ ہے اسکا سمنے اندر گھسا ہوا یعنے راز دار دوست ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک سے) انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا

عَلَيْهِ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ

وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار) سے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا

تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ

لیکن اس کا سجدہ قبول ہوگا اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائیگی بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے آیا ہے (پچھم سے) آیا اودھر ہی لوٹ جا

فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

پھر وہ پچھم سے نکلیگا اور سورہ یٰس میں یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھہرنے کی جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا بھی مطلب ہے ف

الْعَلِيمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز دانا ج نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوہریرہ رضـ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائینگے ف ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر رض) سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ

اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے

وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ

نہ کسی کے جینے سے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم اُن کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو

فَصَلُّوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

تم ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک رح نے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

عطاء بن یسار سے اُنہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سو اُن میں گہن لگتا ہے جب تم گہن دیکھو

ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

اس کو اللہ کی یاد کرو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

اُنہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا اُن سے حضرت عائشہ رض نے جس دن سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ

(نماز شروع کی) تکبیر کہہ کے لمبی قرارت کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اُٹھایا

فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى

اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کے کھڑے رہے پھر لمبی قرارت کی لیکن پہلی قرارت سے کچھ کم

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ

پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری

فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي

رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اُس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا

كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا إِلَى الصَّلَاةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ

جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لیے کھڑے ہو محمد سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا

کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابومسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

زندگی کی وجہ سے گہن نہیں کھاتے وہ تو دونوں اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنے مینھ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (سورۂ نمل اسرائیل میں)

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ هَبَّتْ مِنَ الْأَرْضِ

قاصفا کا جو لفظ ہوا اس کے معنے سخت ہوا جو ہر چیز کو روندڈالے (سورۂ حجر میں) حولوا فیکم کے معنے ملاقح جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنے حاملہ (پیٹ) لدینے والی ف (سورۂ بقرہ میں) اعصار

إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نَشَرًا مُتَفَرِّقَةً حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے اس میں آگ ہوتی ہے (سورۂ آل عمران میں) جو صر کا لفظ ہوا اس کے معنے بالا (سردی) نشرا کے معنے جدا جدا متفرق ف ہم سے آدم نے

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ

انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا (شرقی ہوا) سے مدد ملی اور

بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عاد کی قوم دبور (غربی ہوا) سے تباہ کی گئی ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ

انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آتے

وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ عَائِشَةُ

جاتے (یہ سب کوئی گھبراہٹ کی حالت ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے

ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لیے ڈرتا ہوں) شاید یہ وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ ان کے میدانوں کی طرف

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ

آرہا تھا اخیر آیت تک ف باب فرشتوں کا بیان ف اور انس نے کہا عبداللہ بن سلام نے (جو یہود کے بڑے عالم تھے) آنحضرت

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ف

صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام ان کے (بڑے) دشمن ہیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

اور ابن عباسؓ نے (سورۂ والصافات کی) اس آیت کی تفسیر میں (وانا لنحن الصافون) کہا کہ اور اس سے فرشتے ہیں ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّهِشَامٌ

ہمام نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام

قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

دستوائی دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّآئِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تنہا نہ بالکل سوتا نہ جاگتا اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے

فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ

بیچ میں تنہا تھا آپ نے فرمایا سو میرے پاس ایک طشت سونے کا بھرا ہوا حکمت اور ایمان کا لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک پھر

غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا وَاُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ اَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ

جیلہ گیا زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا پھر میرے پاس لایا گیا ایک جانور سفید رنگ خچر سے

وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَلْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ

ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبریلؑ کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا (دربان کے چوکیدار نے سنتری نے) پوچھا کون

هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا

جبریلؑ نے کہا میں ہوں (جبریل سے پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر تو کہنا لگا اچھی کشادہ جگہ

بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰٓى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ

آئے خوب آئے میں آدمؑ پاس پہنچا آن کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے اور (پیارے) پیغمبر وہاں

فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ

سے ہم (اور اوپر چڑھے) دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا (چوکیدار نے پوچھا) کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَاَتَيْتُ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے

عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ

عیسیٰؑ اور یحییٰؑ پاس پہنچا دونوں نے کہا آؤ بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون

هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ

ہے جبریلؑ نے کہا (میں ہوں) جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں کہنے لگا

۱۰

مرحبا به ولنعم المجئ جاء فاتيت يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ ونبي

تو اچھی کشادہ جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب بھر ہم

فاتينا السماء الرابعة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد صلى الله

چوتھے آسمان پر پہونچے دہاں بھی پوچھا کون ہے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قيل وقد ارسل اليه قيل نعم قيل مرحبا به ولنعم المجئ جاء فاتيت

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں کہنے لگا تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں ادریس

على ادريس فسلمت عليه فقال مرحبا من اخ ونبي فاتينا السماء الخامسة قيل

پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہونچے دہاں بھی

من هذا قال جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم

یہی پوچھا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں

قيل مرحبا به ولنعم المجئ جاء فاتينا على هارون فسلمت عليه فقال مرحبا بك

تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہونچے میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب

من اخ ونبي فاتينا على السماء السادسة قيل من هذا قيل جبريل قيل

پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے دہاں بھی پوچھا گیا کون ہے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے

ومن معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد ارسل اليه مرحبا به ولنعم

ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے

المجئ جاء فاتيت على موسى فسلمت فقال مرحبا بك من اخ ونبي فلما جاوزت

پھر میں موسیٰ پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا

بكى فقيل ما ابكاك قال يا رب هذا الغلام الذي بعث بعدي يدخل الجنة من

تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں رو تے ہو اُنہوں نے (اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا) پروردگار اس لڑکے کی ہمت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری

امته افضل مما يدخل من امتي فاتينا السماء السابعة قيل من هذا قيل

امت سے زیادہ بہشت میں جائیگی پھر ہم ساتویں آسمان پر پہونچے دہاں بھی پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا میں جبریل

جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد ارسل اليه مرحبا به ولنعم المجئ جاء

ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ خوب آئے

فاتيت على ابراهيم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فرفع لي البيت

میں ابراہیم پیغمبر پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے) پیغمبر پر میت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھکو دکھلایا

الْمَعْمُوْرَ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ

گیا میںنے جبرئیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا بیان ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں

إِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا

جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی آخر تک (دوبارہ) وہاں لوٹ کر نہیں آتے ف اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا متقدس درخت) بھی مجھکو دکھلایا گیا

كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفِيَلَةِ فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ

میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں ف کے برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی (پٹی ہوئیں)

وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ

دو کھلی میںنے جبرئیل سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جا رہی ہیں (سلسبیل اور کوثر) اور کھلی نیل

النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ

نیل اور فرات ہیں ف۳ اس کے بعد (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں میں وہاں سے لوٹا تو موسیٰ پاس آیا (چشمۂ آسمان کی بارگاہ معلی سے) مجھ پر (ہر روز)

مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ

انہوں نے کہا کیوں کیا کیفیت گذری میںنے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) مجھ پر فرض ہوئیں انہوں نے کہا (بھائی) میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں

بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ

میںنے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر چھوڑی جب بھی وہ جیسی طرح عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری ہستیاں اتنی طاقت کہاں (کہ وہ پچاس نمازیں ہر روز

فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ

بارگاہ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا چالیس نمازیں ہیں ایسا ہی ہوا (موسیٰ پاس لوٹ کر آیا) انہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ (کردہ تیس) تو تیس کہ گئیں ہر ایسا ہی ہوا تو بیس کہ گئیں

فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ

ہر ایسا ہی ہوا تو دس کہ گئیں ہر میں موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ہے

قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ إِنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ

میںنے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کر دیں موسیٰ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میںنے کہا اب میں (نہیں) جاتا مجھے شرم آتی ہے میں پانچ نمازیں (بھی) طرح قبول کر چکا

وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

اس وقت بارگاہ الٰہی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میںنے اپنا فیصلہ نافذ کر دیا (جو پہلے مقرر تھا) پانچ نمازیں رکھی گئیں اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا

أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ

ابوہریرہ رضا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا ف ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعود رضا نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا

اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین

اور آپ سچے تھے جو وعدہ آپ نے کیا وہ بھی سچا تھا، تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ) اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے

یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا فیؤمر

پھر اتنے ہی دن تک وہ خون کی پھٹکی رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا پھر اللہ تعالیٰ (اُس کے پاس) ایک فرشتے کو بھیجتا ہے چار باتیں لکھنے کا

باربع کلمات ویقال لہ اکتب عملہ ورزقہ واجلہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح

اُس کو حکم دیتا ہے اُس کے اعمال روزی عمر نیک بخت ہے یا بدبخت پھر اُس میں روح (انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں) پھونکی جاتی ہے

فان الرجل منکم لیعمل حتی ما یکون بینہ وبین الجنۃ الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب

پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو ساری عمر نیک کام کرتا رہتا ہے بہشت اُس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے

فیعمل اھل النار ویعمل حتی ما یکون بینہ وبین النار الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب

اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے (دوزخ میں جاتا ہے) اور کوئی بندہ (ساری عمر) برے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اُس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر

فیعمل اھل الجنۃ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی

اور وہ بہشتیوں کا کام کرتا ہے (بہشت میں جاتا ہے) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ سے

موسی بن عقبۃ عن نافع قال قال ابو ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتابعہ ابو عاصم

ابن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابو ہریرہ رضا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابو عاصم نبیل نے بھی روایت کیا

عن ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن جریج سے کہا کہ مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہ رضا سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال اذا احب اللہ العبد نادی جبریل ان اللہ یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبریل فینادی جبریل

آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلانے شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اُس سے محبت رکھ پس جبریل بھی اُس سے محبت کرنے لگتے

فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی

ہیں اور ساری آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ جلالہ فلانے شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اُس سے محبت رکھو پس آسمان کے سب فرشتے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے

الارض حدثنا محمد حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا اللیث حدثنا ابن ابی جعفر عن محمد

بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں ف ہم سے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بیان کیا (یہ فریبری کا کلام ہے) کہا ہم کو سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے ابو جعفر نے

ابن عبد الرحمٰن عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا

انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضا سے انہوں نے آنحضرت

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اُترتے ہیں اور آسمان پر

السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان
امر کے جو حکم احکام (اس زمین) ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے ہیں (چپکے سے) باتوں پر جا کر (فرشتوں کی باتیں اڑا لیتے ہیں اور اپنے یوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں

فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابراہیم بن سعد
وہ پوجاری (کہنت) ایک سچی بات میں سو جھوٹی باتیں جھوٹ اپنوں سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے بیان کرتے ہیں) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

حدثنا ابن شہاب عن ابی سلمۃ والاغر عن ابی ہریرۃ رضہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابوسلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد الملئکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا
جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا

جلس الامام طووا الصحف وجاءوا یستمعون الذکر حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین
امام خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر) بیٹھا کہ انہوں نے اپنے اپنے رجسٹر لپیٹے اور مسجد میں آکر خطبہ سننے لگے ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

حدثنا الزہری عن سعید بن المسیب قال مر عمر فی المسجد وحسان ینشد فقال کنت ینشد
عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے ہیں حضرت عمر رضہ نے

فیہ وفیہ من ہو خیر منک ثم التفت الی ابی ہریرۃ رضہ فقال انشدک باللہ اسمعت رسول
ہو کہ حسان جواب دیا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنے آنحضرت ﷺ) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابوہریرہ رضہ کی طرف دیکھا ان کو تم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس قال نعم حدثنا
دلانے میں قسم دلا کر (جب میں پڑھ رہا تھا) حسان (میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا) جواب دے اللہم روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہ رضہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ف ہم سے

حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن البراء رضہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا

وسلم لحسان اہجہم او ہاجہم وجبریل معک حدثنا اسحق اخبرنا وہب بن جریر
مشرکوں کی ہجو کر یا ان کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو بھی فکر نہ کر) جبریل تیرے ساتھ ہیں ف ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے

حدثنا ابی قال سمعت حمید بن ہلال عن انس بن مالک رضہ قال کانی انظر الی عبار ساطع
حدثنا ابی قال سمعت حمید بن ہلال عن انس بن مالک رضہ قال کانی انظر الی عبار ساطع
فی سکۃ بنی غنم زاد موسی موکب جبریل حدثنا فروۃ حدثنا علی بن مسہر
رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنے حضرت جبریل کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر

عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضہ ان الحرث بن ہشام سال النبی صلی اللہ
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

عليه وسلم كيف يأتيك الوحي قال كل ذلك يأتيني الملك أحيانا في مثل صلصلة الجرس

آپ پر وحی کیسے اترتی ہے — آپ نے فرمایا کبھی فرشتہ ایسی آواز سے آتا ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار

فيفصم عني وقد وعيت ما قال وهو أشده علي ويتمثل لي الملك أحيانا رجلا فيكلمني

جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھکو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ ایک مرد کی

فأعي ما يقول حدثنا آدم حدثنا شيبان حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن

اس کی کہا یاد کر لیتا ہوں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے

أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أنفق زوجين في سبيل الله دعته

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا دے (مثلاً

خزنة الجنة أي فعل هلم فقال أبو بكر ذاك الذي لا توى عليه قال النبي صلى الله عليه و

دو روپیہ دو کپڑے دو گھوڑے) اس کو (قیامت کے دن) بہشت کے چوکیدار (فرشتے) پکاریں گے ادھر آؤ (ادھر آؤ سب سے بہتر دروازے والے کہیں گے) اور ہر بہشت

سلم أرجو أن تكون منهم حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر

ہی ہونگی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی لوگوں میں ہوگا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها هذا جبريل يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى

انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہ دیکھو یہ جبریل (کھڑے) ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھکو نہیں دکھائی دیتے

تريد النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن ذر قال حدثني يحيى بن

حضرت عائشہ نے نبی سے آنحضرت ہی کو مراد رکھا ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے

جعفر حدثنا وكيع عن عمر بن ذر عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال

یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے عمر بن ذر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ألا تزورنا أكثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملا کرتے جبریل نے کہا ہم اس وقت (سورۂ مریم کی) یہ آیت اترے

إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا الآية حدثنا إسمعيل قال حدثني سليمان

ہم تو تیرے مالک کے حکم سے ہی وقت اترتے ہیں آخیر آیت تک ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے

عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس رضي الله عنهما

انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

۱۵

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریل نے (پہلے) ایک محاورے پر قرآن پڑھایا میں اُن سے کہتا رہا دوسرے محاورہ پر بھی پڑھنے کی اجازت

إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

دو آخر تک محاوروں تک اجازت ہوئی ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے اُنہوں نے زہری سے کہا

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ

مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے

النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي

اور رمضان میں تو جب حضرت جبریلؑ آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبریلؑ ہر رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا

كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ

کرتے قرآن کا دور کرتے عرض جب آپ کی اور حضرت جبریلؑ کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی

أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ

ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہونچانے میں سخی رہتے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی اسی سند سے (یعنے زہری سے آخر تک) ایسی ہی روایت کی

أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ

اور ابوہریرہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا کہ حضرت جبریلؑ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے ف ۲

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی

فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا

عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم ہے کہ حضرت جبریلؑ اُترے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر نے یہ سنکر کہا عروہ تجھ کر

تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (لو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابومسعودؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

سے سُنا آپ فرماتے تھے حضرت جبریلؑ اُترے اُنہوں نے میری امامت کی میں نے اُن کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر میں نے

مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ حَدَّثَنَا

پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز ابومسعودؓ یا آنحضرتؐ پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے تھے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے زید بن وہب سے

ف ۱ اس حدیث کے بیچ میں کئی حدیثیں ہیں جن کو مصنف نے ذکر نہیں کیا بلکہ اشارہ کر دیا ہے کہ یہ حدیث بھی اسی سند سے ہے جو اوپر گزری ہے

ف ۲ یہ دور کرنا یعنی جو کچھ اب تک اُترا تھا اُس کو جبریل علیہ السلام نے دو بار پڑھ کر سنایا اور اس سال میں ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے دو بار دور کیا کہتے ہیں زید بن ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے اس واسطے وہ قرأت اور ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ امام بخاری نے ضمناً بیان کر دیا المنیرہ اور فضائل القرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ

١٦

وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا

آنحضرت ابوذر رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھ سے کہا ہماری امت میں جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا

يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ حَدَّثَنَا

ہو تو وہ (ایک نہ ایک روز) بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا وہ فرخ میں (اس طبقہ میں جہاں مشرک رہینگے) نہ جائیگا اگرچہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا کہ گو ابوذر

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابوالیمان نے بیان کیا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ

(زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے فرشتے ہیں کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے

الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ

ہیں پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کی وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہو کہ کیسے تم نے

تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ بَابٌ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَ

چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے پھر جب ہم آئے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے باب یہ حدیث کب گویا زمین

الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں ہم دونوں آمینیں (اتفاق) ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ف ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ

کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے نافع سے بیان کیا ان سے قاسم

مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ

بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں

كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ تشریف لائے تو دروازے کے پٹوں پر کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے جو

مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ

آپ عصہ ہوئے آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا میں نے عرض کیا آپکے آرام فرمانے کے لیے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں صورت ہوتی ہے وہاں

لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ أَحْيُوا مَا

فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی صورت بنائیگا قیامت کو دن عذاب میں پڑیگا اس سے کہا جائیگا صورت تو نے بنائی اب

خَلَقْتُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

اس میں جان ڈالو ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ

ف بعض نسخوں میں بیان باب کا لفظ نہیں ہے اور وہی صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں دیا فرشتوں کا آنا جانا بیان ہوا ہے آگے باب کا مضمون ہے

ابن عبد الله انه سمع ابن عباس رض يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے

وسلم يقول لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل حدثنا احمد حدثنا ابن

فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

وهب اخبرنا عمرو ان بكيرا حدثه ان بسر بن سعيد حدثه ان زيد بن خالد رض

ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے بکیر بن اشج نے بیان کیا اُن سے بسر بن سعید نے اُن سے زید بن خالد جہنی نے

الجهني حدثه ومع بسر بن سعيد عبيد الله الخولاني الذي كان في حجر ميمونة رض زوج

اور بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن ہبود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا

النبي صلى الله عليه وسلم حدثه تمام زيد بن خالد ان ابا طلحة حدثه ان النبي صلى الله

تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه

نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اُن کے پوچھنے کو گئے

فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت لعبيد الله الخولاني الم يحدثنا في التصاوير

دیکھا تو اُن کے گھر میں ایک پردہ ٹنگا ہے جس پر مورتیں تھیں یعنے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم سے مورتوں کے بارے میں ایسی صریح حدیث بیان کی تھی (اب خود گھر میں

فقال انه قال الا رقما في ثوب الا سمعته قلت لا قال بلى قد ذكره حدثنا يحيى بن

نے پھر تو ایسا دیدہ کیسے ٹنکایا) اُنہوں نے کہا زید نے صرف یہ حدیث میں یہی بیان کیا تھا کہ مورتوں میں بضاعۃ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبیداللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے

سليمان قال حدثني بن وهب قال حدثني عمرو عن سالم عن ابيه قال وعد النبي صلى الله

سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے وہ اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے اُنہوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت

عليه وسلم جبريل فقال انا لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب حدثنا اسمعيل قال

صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے) آپ نے وجہ پوچھی (تو کہا ہم (فرشتے) اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا ہم سے اسمعیل نے اویس

حدثني مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابوصالح سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لگ جائیگا اس

الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح

کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صلی

کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرو سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ

سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے شیرا رہے اُس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اُس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے

اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يُقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ اپنی جگہ سے (جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے) سرکے نہیں یا اس کو حدث نہ ہو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رضہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلے سے انہوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ حَدَّثَنَا

وسلم کو سنا آپ منبر پر (سورہ زخرف کی) اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود (یوں پڑھتے ہیں) ونادوا یا مال ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا

أَنَّ عَائِشَةَ رضہ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے حضرت عائشہ رضہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن

هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدُّ

تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے زیادہ سخت آپ پر گذرا ہے آپ نے فرمایا عائشہ رضہ مجھے

مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي

سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے (۲) جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا)

إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ

اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ مونہ کے سامنے چلتا ہوا (۳) وہاں سے کوسوں ہوش ہی نہ تھا کہ ہم جا رہے ہیں) جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام

رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ

کا نام ہے) میں نے سر اٹھایا تو ذرا ہوش آیا سینے اور سر اٹھایا دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے

سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ

وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے تم سے کہا تم کو جواب دیا (یا اللہ تعالے نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو انہیں

فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ

اس فرشتے نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمد اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو کہدو میں کر دالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر کہ گے دو طرف جو پہاڑ ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ

ان کو ولادون (وہ سب پکنے جمع ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں) ایسا مت کہو (مجھکو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا

لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے

زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى قَالَ

جیسا اللہ تعالیٰ جل (سورۂ نجم میں) فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا

حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت (جبریل کو (انکی اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو بازو تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے (سورۂ نجم کی) اس آیت کی تفسیر میں لقد رای من آیات ربہ الکبری

قَالَ رَأٰى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

کہا آنحضرت نے ایک سبز بچھونا دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا (اس پر حضرت جبریل بیٹھے تھے یا اڑ رہے تھے) ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے محمد

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا

ابن عبداللہ انصاری نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا کہ ہم کو قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت نے اپنے پروردگار

رَأٰى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَأٰى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

کو دیکھا تو اس نے بڑی (جھوٹی) بات کہی البتہ آپ نے جبریل کو ان کی (اصلی) صورت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن

الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ

اشوع سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا (تم جو کہتے ہو آنحضرت نے پروردگار کو دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد ہے فکان

قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ إِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَى هٰذِهِ الْمَرَّةَ

قاب قوسین او ادنی انہوں نے کہا یہ تو جبریل کا (ان کی اصلی صورت میں) دیکھنا مراد ہے جبریل ایک مرد کی صورت میں آپ کے پاس آیا کرتے تھے اس بار (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ

فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

اپنی اصلی صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانک لیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي يُوقِدُ

نے انہوں نے سمرہ بن جندب رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے جو آگ بھڑکا

النار مالك خازن النار وانا جبريل وهذا ميكائيل حدثنا مسدد حدثنا ابو عوانة

رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں یہ میکائیل ہیں ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد (صحبت کے لیے) اپنی

الرجل امرأته الى فراشه فابت فبات غضبان عليها لعنتها الملئكة حتى تصبح تابعه

بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند رات بھر اس پر غصہ رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو

ابو حمزة وابن داود وابو معاوية عن الاعمش حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا الليث

شعبہ اور ابوحمزہ اور عبدالرحمن بن داؤد اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو لیث نے خبر دی

قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال سمعت ابا سلمة قال اخبرني جابر بن عبد الله رض انه

کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے خبر دی انہوں نے آنحضرت

سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ثم فتر عني الوحي فترة فبينا انا امشي سمعت

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جو مجھ پر وحی نازل ہوئی تھی) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا ایک بار ایسا ہوا میں (راہ

صوتا من السماء فرفعت بصري قبل السماء فاذا الملك الذي جاءني بحراء قاعد على

میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی آنکھ اٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان (زمین کے) بیچ میں

كرسي بين السماء والارض فجئثت منه حتى هويت الى الارض فجئت اهلي فقلت

(معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھکر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آکر میں نے کہا

زملوني زملوني فانزل الله تعالى يا ايها المدثر الى فاهجر قال ابو سلمة والرجز الاوثان

مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو اس وقت یہ آیتیں (سورہ مدثر کی) اتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک ابوسلمہ نے کہا رجز سے اس سورت میں بت مراد ہیں

حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة وقال لي خليفة حدثنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط

يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن ابي العالية حدثنا ابن عم نبيكم يعني ابن

نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچازاد

عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رايت ليلة اسري بي موسى رجلا ادم طوالا

بھائی یعنی عبداللہ بن عباس رضی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ ایک گندم گون لمبے گھونگر

جعدا كانه من رجال شنوءة ورايت عيسى رجلا مربوعا مربوع الخلق الى الحمرة و

بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن

سرخ سفید

ف یہ حدیث بہت بعد میں ہے جو اوپر کی کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ف۲ بشیر کی روایت خود موصول ہے فزع نکاح میں وصل کی اور ابوحمزہ کی روایت موصول نہیں ملی اور ابن داؤد

کتاب بدء الخلق

کی روایت موصول کی اور ابومعاویہ کی روایت مسند امام احمد میں موصول ہے منہ

سند میں تین امام مسلسل ہیں سب نے سنا ہے

کی روایت موصول کی ہے منہ

۲۱

البیاض من سبط الرأس ورأیت ملکا خازن النار والدجال فی آیات اراھن اللہ ایاہ فلا

سفید ہے بال والے آدمی ہیں اور میں نے اُس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب لمبی نشانیاں (اپنی قدرت کی) اللہ نے مجھکو دکھلائیں

تکن فی مریۃ من لقائہ قال انس وابوبکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحرس الملائکۃ المدینۃ

(سورۂ سجدہ) میں جو ہے تو اُس سے ملنے میں شک نہ کر یعنے موسیٰ سے ملنے میں انس اور ابوبکرہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال آئیگا

من الدجال باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ قال ابو العالیۃ مطھرۃ من

فرشتے کریں گے ف۱ باب جنت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے ف۲ ابو العالیہ نے ف۳ کہا سورۂ البقرہ میں جو ازواج مطہرۃ آیا ہے اُس کا

الحیض والبول والبزاق کلما رزقوا ثمرۃ رزقا من قبل

معنے یہ ہے کہ جنت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں سے) پاک صاف ہونگی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل

اتینا من قبل واتوا بہ متشابھا یشبہ بعضہ بعضا ویختلف فی الطعوم قطوفھا

تو ہمنے کہا یہ تو وہی میوہ ہے جو ہمکو پہلے مل چکا تھا متشابہا کا معنے صورت اور رنگ میں ملے جلے لیکن مزہ میں جدا جدا (سورۂ حاقہ میں) جو قطوفھا دانیہ ہے اُس کا یہ مطلب ہے کہ جب

یقطفون کیف شاء ودانیۃ قریبۃ الارائک السرر وقال الحسن النضرۃ فی الوجوہ

ہے کہ جنت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہونگے کہ بیٹھے بیٹھے جس طرح چاہینگے لوگ توڑ لینگے دانیہ کا معنے نزدیک ارائک کہا مجاہد نے کہا ف۴ امام حسن بصری نے کہا ف۵

والسرور فی القلب وقال مجاھد سلسبیلا حدیدۃ الجریۃ غول وجع البطن ینزفون

اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا سلسبیلا کے معنے تیز بہنے والی غول کا معنے پیٹ کا درد ف۶ ینزفون کا معنے اُنکی عقل میں

لا تذھب عقولھم وقال ابن عباس دھاقا ممتلئا کواعب نواھد الرحیق الخمر التسنیم

فتور نہیں آئیگا (جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے) اور ابن عباس نے کہا ف۷ (سورہ بنا ریمن) جو دھاقا کا لفظ ہوا اُس کا معنے لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا معنے بڑے پستانوں

یعلو شراب اھل الجنۃ ختامہ طینہ مسک نضاختان تفاضتان یقال موضونۃ

نسنیم وہ عربی چشمہ ہے جو بہشتیوں کی شراب کو اوپر آلا جائیگا ف۸ بہشتی اُس کو پینگے ختام کا معنے مہر کی مٹی ف۹ اُس پر مشک کی مہر لگی ہوگی) نضاختان ف۱۰ کا معنے دو جوش مارتے

منسوجۃ منہ وضین الناقۃ والکوب مالا اذن لہ ولا عروۃ والاباریق ذوات الآذان

ف۱۱ کا معنے جڑاؤ بنا ہوا اسی سے ہے وضین الناقۃ نکلا ہے یعنے اونٹنی کی جھول وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے) کوب ف۱۲ کا معنے جس کی جمع اکواب ہے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) کوزہ

والعرابا مثقلۃ واحدھا عروب مثل صبور وصبر یسمیھا اھل مکۃ العربۃ و

عُرُبًا واحد اُسکا عروب ہے جیسے صبور کی جمع صبر ف۱۳ کہ دانے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور

اھل المدینۃ العجفۃ واھل العراق الشکلۃ وقال مجاھد دوحۃ وحجنۃ ورحاء و

مدینہ والے عجفہ اور عراق والے شکلہ (یعنے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو) اور مجاہد نے کہا ف۱۴ دوحہ کا معنے (جو سورہ واقعہ میں ہے) ہیئت اور فراخی ہے حجنۃ

الریحان الرزق والمنضود الموز والمخضود الموقر حملا ویقال ایضا لا شوک لہ العرب

ریحان کا معنے جو اسی سورت میں ہے رزق ف۱۵ منضود کا معنے (جو اسی سورت میں ہے) موز کیا مخضود کا معنے جو اسی سورت میں ہے کہ بوجھ کا ہوا ہے کہ

ف۱ یہ بھی سورۂ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے مکرمہ اور بریدہ سے نکالا ہے ف۲ اس کو فریابی بیہقی نے شعب الایمان میں نکالا ہے ف۳ یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ہے

الْمَحَبَّاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُونٌ جَارٌ وَفُرُشٌ مَرْفُوعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا

(اور جو سورۃ طور میں ہے) اُس سے مراد وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی محبت ہوں گی کہا جاتا ہے جو اسی سورۃ میں ہے اور فرش مرفوعۃ وہی سورۃ ہے اس کے معنے

بَاطِلًا تَأْثِيمًا كَذِبًا أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قَرِيبٌ مُدْهَامَّتَانِ

(اور اسی سورۃ میں ہے) اُس کا معنے غلط جھوٹ (اور) تأثیما جس سے توبہ میں ہی ہو گا معنے گنہگار ہونا (اور) افنان علیہ سورۂ رحمان میں ہی اُس کے معنے شاخیں (ڈالیاں) ہیں (اور) جنا الجنتین دان

سَوْدَاوَانِ مِنَ الرَّيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

یعنے بہت تازگی اور شادابی کی وجہ سے کالی ہو رہی ہیں ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام (ہر روز)

مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

اُس کو (دو وقت) اُس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہے گا) دکھلایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے

النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ

تو دوزخ میں ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجا نے اُنہوں نے

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا

عمران بن حصین رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا تو (جو لوگ دنیا میں) محتاج (تھے اُنہی) لوگوں کو وہاں زیادہ

النِّسَاءَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے اُنہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضه قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ

آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی

قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب رضہ کا مجھے اُن کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا

فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

یہ سنکر حضرت عمر رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ

کہا میں نے ابوعمران جونی سے سنا وہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً دُرَّۃً مُجَوَّفَۃً طُوْلُھَا فِی السَّمَآءِ سِتُّوْنَ

وہ اپنے باپ سے اور وہ موسیٰ اشعری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو ساٹھ میل ہے

مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِنْھَا لِلْمُؤْمِنِ اَھْلٌ لَا یَرَاھُمُ الْاٰخَرُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَرْثُ

اس کے ہر کونے میں مسلمان کو ایسی بی بیاں ملینگی جن کو اُس کے سوا کوئی نہ دیکھ سکیگا ف۱ اس حدیث کو ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید

ابْنُ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ سِتُّوْنَ مِیْلًا حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُو

نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا ہے اُس میں ساٹھ میل کی جگہ ستر میل مذکور ہیں ف۲ ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد

الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُّ

نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں

لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا

کے لیے (بہشت میں) وہ وہ نعمتیں طیار کر رکھی ہیں ف۳ جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنی کسی دمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو

اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا

(سورہ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو انکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن

عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَلِجُ الْجَنَّۃَ صُوْرَتُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْھَا وَلَا

پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگی اُن لوگوں کو نہ تھوکی آئیگا

یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتْغَوَّطُوْنَ اٰنِیَتُھُمْ فِیْھَا الذَّھَبُ مَشَاطُھُمْ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَ

نہ رینٹ نہ پاخانہ پھریگے اُن کے برتن سونے (چاندی) کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ف۴ اور

مَجَامِرُھُمُ الْاُلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِمَا

انگیٹھیوں میں عود کی خوشبو جلتی رہی ہوگی ف۵ پسینے میں سو مشک کی خوشبو ہوگی اور ہر بہشتی کی دو بیبی ایسی نازک اور خوبصورت ہونگی جن کی

مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُھُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ یُسَبِّحُوْنَ

پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دیگا بہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب کا ایک دل ہو کے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرینگے

اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

(بطور لذت کے نہ عبادت کے) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی

صُوْرَةُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ

صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتی) ہوگی اُن کے بعد جو لوگ جائینگے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہونگے اُن کے دل ایک ہی آدمی کے

رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ

دل کی وضع پر ہونگے کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض ہر ایک کو دو دو بیبی ملینگی ایسی حسن کی

مِنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سُوْقِهَا مِنْ وَّرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ

پنڈلی کا مغز گوشت کے پرے سے دکھائی دیگا ایسی حسین (اور لطیف) ہونگی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتی رہینگی نہ بیمار ہونگے

وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَقُوْدُ

نہ رینٹ نکالینگے نہ تھوکینگے اُن کے برتن سونے چاندی کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے کی اُن کی

مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ قَالَ اَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاَبَارُ

انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہیگا ابوالیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں اُن کا پسینہ مشک کی خوشبو دیگا مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی

اَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ اَنْ تَرَاهُ تَغْرُبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

والا بکار (سورۂ بقرہ میں) تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج ڈھلے سے غروب تک کو ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فضیل بن سلیمان نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

لَيَدْخُلَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ

میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہونگے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہونگے)

وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ

اُن کے مونہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رض قَالَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ

باریک ریشمی جبہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس نے گندا نا تھا) اور آپ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس جبہ کی عمدگی (اور بناوٹ

لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ

سعد بن معاذ کی تولیں (جو بہشت میں آنکو دی گئی ہیں) اس سے عمدہ ہیں ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ

سفیان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ

کتاب بدء الخلق

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب من حریر فجعلوا یعجبون من حسنہ ولینہ فقال رسول اللہ صلی
علیہ وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا اس کو دیکھکر کیا تعجب کرتے ہو
اللہ علیہ وسلم لمناديل سعد بن معاذ فی الجنۃ افضل من ھذا حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا
سعد بن معاذ کی بہشت میں تو البتہ اس سے عمدہ ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفین عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا حدثنا روح بن عبد المؤمن حدثنا
بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے افضل ہے ہم سے روح بن عبدالمومن نے بیان کیا کہا ہم سے
یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ حدثنا انس بن مالک رضی عن النبی صلی اللہ علیہ
یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا حدثنا
آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے) ہم سے
محمد بن سنان حدثنا فلیح بن سلیمان حدثنا ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن
محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ
ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر
سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں
الراکب فی ظلھا مائۃ سنۃ واقرءوا ان شئتم وظل ممدود ولقاب قوس احدکم فی
سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے تم چاہو تو (سورہ واقعہ کی) یہ آیت پڑھ لو وظل ممدود اور کمان برابر جگہ بہشت میں اس
الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا
تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے
محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی عن النبی
محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرو سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ اس کے پیچھے
علی اثارھم کاحسن کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد
ہی جائینگے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہونگے اُن کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہونگے

لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ

نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر آدمی کو دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملینگی جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے

وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي

دکھائی دیگا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا عدی بن ثابت نے مجھکو خبر دی کہا

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ

سنیئے براء بن عازب سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) گذر گئے بہشت

مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ

میں انکو ایک دائی ہوگی (جو ان کو دودھ پلائی ہے) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک بن انس رح نے بیان کیا انہوں نے صفوان بن

ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیشک

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ

لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اوپر اس طرح دیکھینگے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا

فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ

ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچھم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا ف لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے مقام

الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا

ہونگے اور کوئی ایسے (بلند) مقاموں میں کہاں پہونچ سکیگا آپ نے فرمایا ہیں ہونگے اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہونگے جو اللہ

الْمُرْسَلِينَ بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ

ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا ف باب بہشت کے دروازوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا (اللہ کے راستہ میں)

فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

خرچ کرے وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائیگا اس باب میں عبادہ بن صامت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف ہم سے سعید بن ابی مریم نے

أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی عَنِ النَّبِيِّ

بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم نے آنہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے آنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا

سے آپنے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائینگے جو

الصَّائِمُونَ بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ

روزہ رکھتے ہیں ف باب دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے (سورہ بنا میں جو) غساقا (ہے) کہا جاتا ہے غسقت عینہ (آنکھ سے پیپ بہنا) عرب لوگ کہتے ہیں غسقت

الْجُرْحُ وَكَانَ الْغَسَّاقُ وَالْغِسْلِينُ وَاحِدًا غِسْلِينَ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ

زخم پر باہر غساق اور غسلین دونوں کے ایک ہی سمجھے ہیں غسلین ف۱ کا لفظ (جو سورۂ حاقہ میں ہے) اس کا سمجھے دھوون یعنی کسی چیز کے دھونے میں جو پیپ زخم آدمی کا ہوتا ہے وہ کا جو

فَهُوَ غِسْلِينٌ فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ

زنگلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکرمہ نے کہا حصب کا جو سورہ انبیا میں ہے معنے حطب یعنی ایندھن ہیں ف۲ حبشی لفظ ہے

بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ

دوسروں نے کہا حاصبا کا سمجھے (جو سورۂ نحل بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا (آندھی) اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اسی سے نکلا ہے حصب جہنم

حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ لَهَا وَارِدُونَ يُقَالُ حَصَبْتُ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مَشْتُوقٌ

(سورۂ انبیا میں) یعنے جہنم میں جو بنکے جائینگے وہ اس کے جو ہونگے ہونگے عرب لوگ کہتے ہیں حصبت فی الارض یعنے زمین میں چلا گیا حصب حصبا سے نکلا ہے

مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَرْدٌ بَارِدٌ وَدَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ أَوْرَيْتُ وَقَدَحْتُ

یعنے پتھریلی کنکریاں صرد بارد کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اس کا سمجھے سرد اور لہو ف۳ خبت کا لفظ (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) اس کا سمجھے بجھ جائیگی تورون

لِلْمُقْوِينَ لِلْمُسَافِرِينَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ صِرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءُ الْجَحِيمِ وَسَطُ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا

مقوین کا لفظ (اسی سورۃ میں ہے) یعنے مسافروں کے واسطے سے نکلا ہے قی کے معنے ہیں بیابان زمین کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سواء الجحیم کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) جہنم کے

مِنْ حَمِيمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ صَوْتٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ

من حمیم (جو اسی سورت میں ہے) کا سمجھے یہ ہے کہ دوزخیوں کو کہا زمین گرم کھولتا پانی ملایا جائیگا ف۴ (یعنی شہیق جو سورۂ ہود میں ہے) یعنے آواز سے رونا اور آہستہ رونا ف۵

ضَعِيفٌ وَرْدًا عِطَاشًا غِيَاثًا خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَحَاسِرٌ

وردا (اجو سورۂ مریم میں ہے) یعنے پیاسے غیاثا (جو اسی سورت میں ہے) یعنے تو ٹا نقصان ف۶ اور مجاہد نے کہا یسجرون (جو سورۂ مومن میں ہے) یعنے آگ کا ایندھن بنینگے ف۷

الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُقَالُ ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجُوبُوا وَلِيسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ

اس کے سمجھے تانبا جو (پگھلا کر) ان کے سروں پر ڈالا جائیگا ف۸ اذوقو (جو کئی سورتوں میں ہے) اس کے سمجھے یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ سے یہ سمجھنا مراد نہیں ہے مارج ف۹

خَالِصٌ مِنَ النَّارِ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعِدُ وَبَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرِيجٍ مُلْتَبِسٍ

(جو سورۂ رحمن میں ہے) یعنے خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنے بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہی ہیں مریج (جو سورہ ق میں ہے)

مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتُ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مرج امر الناس اختلط یعنے لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہو گیا مرج البحرین (جو سورۂ رحمن میں ہے) مرجت ف۱۰ دابتک سے نکلا یعنے تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا

شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه يَقُولُ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابو الحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ

صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش

کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عن ذکوان عن ابی سعید رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر

انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابوسعید رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی

من فیح جھنم حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنی ابو سلمۃ بن

بھاپ سے ہوتی ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا

عبد الرحمن انہ سمع ابا ھریرۃ رض یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتکت النار

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا

الی ربھا فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لھا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی

کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے کہ گرمی کی شدت سے (میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اُس وقت اُس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک

الصیف فاشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمھریر حدثنی عبد اللہ بن

گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اُس کا یہی سبب ہے مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

محمد حدثنا ابو عامر حدثنا ھمام عن ابی جمرۃ الضبعی قال کنت اجالس ابن عباس رض

کہا ہم سے ابوعامر (عبدالملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس رض کے پاس مکہ میں بیٹھا

بمکۃ فاخذتنی حمی فقال ابردھا عنک بماء زمزم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرتا تھا مجھے بخار آگیا تو انہوں نے کہا زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر (یعنے اُس سے نہا کر) کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء او قال بماء زمزم شک ھمام حدثنی عمرو

بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنے صفر اوی بخار) تو اُس کو پانی سے ٹھنڈا کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوا مجھ سے عمرو بن

ابن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفیان عن ابیہ عن عباۃ بن رفاعۃ قال

عباس رض نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عباۃ بن رفاعہ

اخبرنی رافع بن خدیج قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحمی من فور جھنم

سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اُس کو

فابردوھا عنکم بالماء حدثنا مالک بن اسمٰعیل حدثنا زھیر حدثنا ھشام عن

پانی سے ٹھنڈا کرو ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے

عروۃ عن عائشۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن سعید قطان سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ

علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً

تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (گرم) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لیے) کافی تھی

قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انتہ سے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے سنا وہ صفوان بن یعلی سے نقل کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر (سورہ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ

اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں صاحب (حضرت عثمان رض) پاس جاؤ تو اچھا ہے اس سے گفتگو کرو یہ فساد دبانی

أَنِّيْ لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّيْ أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ

کی تدبیر کریں انہوں نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تمہیں سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ

وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرا افسر ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي

لوگوں نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت سے سنی ہے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن لا پھینکیں گے اس کو دوزخ میں

النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ

ڈالدیں گے اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی انتڑیاں لیئے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہیگا سارے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھا

فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ

ہونگے کہیں گے ارے فلانے یہ کیا معاملہ ہے تو تو دنیا میں اچھا بھلا) ہمکو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات کا

۳۰

اُمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

حکم کرتا ہوں اور نہ کرتا ہوں منع کرتا ہوں بری بات سے اور کرتا ہوں بری بات کہا کرتا اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے اُنہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقَّةٌ فُؤُنٌ يَرْمُونَ دُحُورًا مَطْرُودِينَ

باب ابلیس اور اُس کے لشکر کا بیان اور مجاہد نے کہا (سورہ والصافات میں) یقذفون کا معنے پھینکے جاتے ہیں (سورہ حم السجدہ میں) دحورا کا معنے

وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَذْءُومًا مَطْرُودًا يُقَالُ لَرِيدًا مُتَمَرِّدًا أَبَتَّكَ قَطَّعَهُ وَ

واصب کا معنے ہمیشہ کا اور ابن عباسؓ نے کہا (سورہ اعراف میں) مدحورا کا معنے مذموما مطرودا (اور سورہ بنی اسرائیل میں) مریدا کا معنے متمرد (اور سورہ نساء میں) فلیبتکن

اسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ

(سورہ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنے اُن کو بہکا کر (سورہ یونس میں) خیلک کا معنے سوار اور رجلک پیدل چلنے والے اور رجالہ اُس کا مفرد راجل صحیح کا مفرد صاحب اور

وَتَاجِرْ وَتَجْرٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّ قَرِينٌ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

تجر کا معنے تو تجارت کر (سورہ بنی اسرائیل میں) لاحتنکن کا معنے ضرور کاٹ ڈالوں گا (سورہ صافات میں) قرین کا معنے شیطان ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کہا ہمکو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رجب میں یہودیوں نے) تم پر جادو

قَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى

کیا گیا اور لیث بن سعد نے کہا ہشام نے مجھکو لکھا کہ اُنہوں نے اپنے باپ سے سُنا اور یاد کیا اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ

جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا) آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ (واقع میں) اُس کو نہ کرتے ہوتے تھے آخر آپ نے ایک روز دعا کی پھر

دَعَا وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ

دعا کی (اصل اس جادو کا اثر دفع کرنے کی) پھر فرمانے لگے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ نے مجھکو وہ تدبیر بتلا دی جس سے میں اچھا ہو جاؤں ہمارے پاس دو شخص

أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ

(فرشتے جبرئیل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا ایک پائنتی یوں گفتگو کرنے لگا اس شخص کو (یعنے پیغمبر صاحب کو) کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا جادو ہوا ہے

قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ

پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور (آپ کے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے

طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پوست میں کہا یہ کہاں کہا ہے دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوے میں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کنوے پر تشریف لے گئے جب

ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَا

وہاں سے پلٹے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُس کنوے کا پانی مہندی کے پانی جیسا (زرد اور سرخ) تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اُس کو نکالا

فی ۱ اس پارہ کی ۲ حدیث ۳ باب ۴ شیطان نے تجھ میں ہمارا نقص ۵ آخر آپ نے ایک روز دعا کی ۶ اس حدیث کو بخاری نے ۷ اور ۸ اور ۹ اور ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴ اور ۲۵ اور ۲۶ اور ۲۷ اور ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ اور ۳۱ اور ۳۲ اور ۳۳ اور ۳۴ اور ۳۵ اور ۳۶ اور ۳۷ اور ۳۸ اور ۳۹ اور ۴۰ اور ۴۱ اور ۴۲ اور ۴۳ اور ۴۴ اور ۴۵ اور ۴۶ اور ۴۷ اور ۴۸ اور ۴۹ اور ۵۰ اور ۵۱ اور ۵۲ اور ۵۳ اور ۵۴ اور ۵۵ اور ۵۶ اور ۵۷ اور ۵۸ اور ۵۹ اور ۶۰ اور ۶۱ اور ۶۲ اور ۶۳ اور ۶۴ اور ۶۵ اور ۶۶ اور ۶۷ اور ۶۸ اور ۶۹ اور ۷۰ اور ۷۱ اور ۷۲ اور ۷۳ اور ۷۴ اور ۷۵ اور ۷۶ اور ۷۷ اور ۷۸ اور ۷۹ اور ۸۰ اور ۸۱ اور ۸۲ اور ۸۳ اور ۸۴ اور ۸۵ اور ۸۶ اور ۸۷ اور ۸۸ اور ۸۹ اور ۹۰ اور ۹۱ اور ۹۲ اور ۹۳ اور ۹۴ اور ۹۵ اور ۹۶ اور ۹۷ اور ۹۸ اور ۹۹ اور ۱۰۰ اور ۱۰۱ اور ۱۰۲ اور ۱۰۳ اور ۱۰۴ اور ۱۰۵ اور ۱۰۶ اور ۱۰۷ اور ۱۰۸ اور ۱۰۹ اور ۱۱۰ اور ۱۱۱ اور ۱۱۲ اور ۱۱۳ اور ۱۱۴ اور ۱۱۵ اور ۱۱۶ اور ۱۱۷ اور ۱۱۸ اور ۱۱۹ اور ۱۲۰ اور ۱۲۱ اور ۱۲۲ اور ۱۲۳ اور ۱۲۴ اور ۱۲۵ اور ۱۲۶ اور ۱۲۷ اور ۱۲۸ اور ۱۲۹ اور ۱۳۰ اور ۱۳۱ اور ۱۳۲ اور ۱۳۳ اور ۱۳۴ اور ۱۳۵ اور ۱۳۶ اور ۱۳۷ اور ۱۳۸ اور ۱۳۹ اور ۱۴۰ اور ۱۴۱ اور ۱۴۲ اور ۱۴۳ اور ۱۴۴ اور ۱۴۵ اور ۱۴۶ اور ۱۴۷ اور ۱۴۸ اور ۱۴۹ اور ۱۵۰ اور ۱۵۱ اور ۱۵۲ اور ۱۵۳ اور ۱۵۴ اور ۱۵۵ اور ۱۵۶ اور ۱۵۷ اور ۱۵۸ اور ۱۵۹ اور ۱۶۰ اور ۱۶۱ اور ۱۶۲ اور ۱۶۳ اور ۱۶۴ اور ۱۶۵ اور ۱۶۶ اور ۱۶۷ اور ۱۶۸ اور ۱۶۹ اور ۱۷۰ اور ۱۷۱ اور ۱۷۲ اور ۱۷۳ اور ۱۷۴ اور ۱۷۵ اور ۱۷۶ اور ۱۷۷ اور ۱۷۸ اور ۱۷۹ اور ۱۸۰ اور ۱۸۱ اور ۱۸۲ اور ۱۸۳ اور ۱۸۴ اور ۱۸۵ اور ۱۸۶ اور ۱۸۷ اور ۱۸۸ اور ۱۸۹ اور ۱۹۰ اور ۱۹۱ اور ۱۹۲ اور ۱۹۳ اور ۱۹۴ اور ۱۹۵ اور ۱۹۶ اور ۱۹۷ اور ۱۹۸ اور ۱۹۹ اور ۲۰۰ اور ۲۰۱ اور ۲۰۲ اور ۲۰۳ اور ۲۰۴ اور ۲۰۵ اور ۲۰۶ اور ۲۰۷ اور ۲۰۸ اور ۲۰۹ اور ۲۱۰ اور ۲۱۱ اور ۲۱۲ اور ۲۱۳ اور ۲۱۴ اور ۲۱۵ اور ۲۱۶ اور ۲۱۷ اور ۲۱۸ اور ۲۱۹ اور ۲۲۰ اور ۲۲۱ اور ۲۲۲ اور ۲۲۳ اور ۲۲۴ اور ۲۲۵ اور ۲۲۶ اور ۲۲۷ اور ۲۲۸ اور ۲۲۹ اور ۲۳۰ اور ۲۳۱ اور ۲۳۲ اور ۲۳۳ اور ۲۳۴ اور ۲۳۵ اور ۲۳۶ اور ۲۳۷ اور ۲۳۸ اور ۲۳۹ اور ۲۴۰ اور ۲۴۱ اور ۲۴۲ اور ۲۴۳ اور ۲۴۴ اور ۲۴۵ اور ۲۴۶ اور ۲۴۷ اور ۲۴۸ اور ۲۴۹ اور ۲۵۰ اور ۲۵۱ اور ۲۵۲ اور ۲۵۳ اور ۲۵۴ اور ۲۵۵ اور ۲۵۶ اور ۲۵۷ اور ۲۵۸ اور ۲۵۹ اور ۲۶۰ اور ۲۶۱ اور ۲۶۲ اور ۲۶۳ اور ۲۶۴ اور ۲۶۵ اور ۲۶۶ اور ۲۶۷ اور ۲۶۸ اور ۲۶۹ اور ۲۷۰ اور ۲۷۱ اور ۲۷۲ اور ۲۷۳ اور ۲۷۴ اور ۲۷۵ اور ۲۷۶ اور ۲۷۷ اور ۲۷۸ اور ۲۷۹ اور ۲۸۰ اور ۲۸۱ اور ۲۸۲ اور ۲۸۳ اور ۲۸۴ اور ۲۸۵ اور ۲۸۶ اور ۲۸۷ اور ۲۸۸ اور ۲۸۹ اور ۲۹۰ اور ۲۹۱ اور ۲۹۲ اور ۲۹۳ اور ۲۹۴ اور ۲۹۵ اور ۲۹۶ اور ۲۹۷ اور ۲۹۸ اور ۲۹۹ اور ۳۰۰ اور ۳۰۱ اور ۳۰۲ اور ۳۰۳ اور ۳۰۴ اور ۳۰۵ اور ۳۰۶ اور ۳۰۷ اور ۳۰۸ اور ۳۰۹ اور ۳۱۰ اور ۳۱۱ اور ۳۱۲ اور ۳۱۳ اور ۳۱۴ اور ۳۱۵ اور ۳۱۶ اور ۳۱۷ اور ۳۱۸ اور ۳۱۹ اور ۳۲۰ اور ۳۲۱ اور ۳۲۲ اور ۳۲۳ اور ۳۲۴ اور ۳۲۵ اور ۳۲۶ اور ۳۲۷ اور ۳۲۸ اور ۳۲۹ اور ۳۳۰ اور ۳۳۱ اور ۳۳۲ اور ۳۳۳ اور ۳۳۴ اور ۳۳۵ اور ۳۳۶ اور ۳۳۷ اور ۳۳۸ اور ۳۳۹ اور ۳۴۰ اور ۳۴۱ اور ۳۴۲ اور ۳۴۳ اور ۳۴۴ اور ۳۴۵ اور ۳۴۶ اور ۳۴۷ اور ۳۴۸ اور ۳۴۹ اور ۳۵۰ اور ۳۵۱ اور ۳۵۲ اور ۳۵۳ اور ۳۵۴ اور ۳۵۵ اور ۳۵۶ اور ۳۵۷ اور ۳۵۸ اور ۳۵۹ اور ۳۶۰ اور ۳۶۱ اور ۳۶۲ اور ۳۶۳ اور ۳۶۴ اور ۳۶۵ اور ۳۶۶ اور ۳۶۷ اور ۳۶۸ اور ۳۶۹ اور ۳۷۰ اور ۳۷۱ اور ۳۷۲ اور ۳۷۳ اور ۳۷۴ اور ۳۷۵ اور ۳۷۶ اور ۳۷۷ اور ۳۷۸ اور ۳۷۹ اور ۳۸۰ اور ۳۸۱ اور ۳۸۲ اور ۳۸۳ اور ۳۸۴ اور ۳۸۵ اور ۳۸۶ اور ۳۸۷ اور ۳۸۸ اور ۳۸۹ اور ۳۹۰ اور ۳۹۱ اور ۳۹۲ اور ۳۹۳ اور ۳۹۴ اور ۳۹۵ اور ۳۹۶ اور ۳۹۷ اور ۳۹۸ اور ۳۹۹ اور ۴۰۰ اور ۴۰۱ اور ۴۰۲ اور ۴۰۳ اور ۴۰۴ اور ۴۰۵ اور ۴۰۶ اور ۴۰۷ اور ۴۰۸ اور ۴۰۹ اور ۴۱۰ اور ۴۱۱ اور ۴۱۲ اور ۴۱۳ اور ۴۱۴ اور ۴۱۵ اور ۴۱۶ اور ۴۱۷ اور ۴۱۸ اور ۴۱۹ اور ۴۲۰ اور ۴۲۱ اور ۴۲۲ اور ۴۲۳ اور ۴۲۴ اور ۴۲۵ اور ۴۲۶ اور ۴۲۷ اور ۴۲۸ اور ۴۲۹ اور ۴۳۰ اور ۴۳۱ اور ۴۳۲ اور ۴۳۳ اور ۴۳۴ اور ۴۳۵ اور ۴۳۶ اور ۴۳۷ اور ۴۳۸ اور ۴۳۹ اور ۴۴۰ اور ۴۴۱ اور ۴۴۲ اور ۴۴۳ اور ۴۴۴ اور ۴۴۵ اور ۴۴۶ اور ۴۴۷ اور ۴۴۸ اور ۴۴۹ اور ۴۵۰ اور ۴۵۱ اور ۴۵۲ اور ۴۵۳ اور ۴۵۴ اور ۴۵۵ اور ۴۵۶ اور ۴۵۷ اور ۴۵۸ اور ۴۵۹ اور ۴۶۰ اور ۴۶۱ اور ۴۶۲ اور ۴۶۳ اور ۴۶۴ اور ۴۶۵ اور ۴۶۶ اور ۴۶۷ اور ۴۶۸ اور ۴۶۹ اور ۴۷۰ اور ۴۷۱ اور ۴۷۲ اور ۴۷۳ اور ۴۷۴ اور ۴۷۵ اور ۴۷۶ اور ۴۷۷ اور ۴۷۸ اور ۴۷۹ اور ۴۸۰ اور ۴۸۱ اور ۴۸۲ اور ۴۸۳ اور ۴۸۴ اور ۴۸۵ اور ۴۸۶ اور ۴۸۷ اور ۴۸۸ اور ۴۸۹ اور ۴۹۰ اور ۴۹۱ اور ۴۹۲ اور ۴۹۳ اور ۴۹۴ اور ۴۹۵ اور ۴۹۶ اور ۴۹۷ اور ۴۹۸ اور ۴۹۹ اور ۵۰۰ اور ۵۰۱ اور ۵۰۲ اور ۵۰۳ اور ۵۰۴ اور ۵۰۵ اور ۵۰۶ اور ۵۰۷ اور ۵۰۸ اور ۵۰۹ اور ۵۱۰ اور ۵۱۱ اور ۵۱۲ اور ۵۱۳ اور ۵۱۴ اور ۵۱۵ اور ۵۱۶ اور ۵۱۷ اور ۵۱۸ اور ۵۱۹ اور ۵۲۰ اور ۵۲۱ اور ۵۲۲ اور ۵۲۳ اور ۵۲۴ اور ۵۲۵ اور ۵۲۶ اور ۵۲۷ اور ۵۲۸ اور ۵۲۹ اور ۵۳۰ اور ۵۳۱ اور ۵۳۲ اور ۵۳۳ اور ۵۳۴ اور ۵۳۵ اور ۵۳۶ اور ۵۳۷ اور ۵۳۸ اور ۵۳۹ اور ۵۴۰ اور ۵۴۱ اور ۵۴۲ اور ۵۴۳ اور ۵۴۴ اور ۵۴۵ اور ۵۴۶ اور ۵۴۷ اور ۵۴۸ اور ۵۴۹ اور ۵۵۰ اور ۵۵۱ اور ۵۵۲ اور ۵۵۳ اور ۵۵۴ اور ۵۵۵ اور ۵۵۶ اور ۵۵۷ اور ۵۵۸ اور ۵۵۹ اور ۵۶۰ اور ۵۶۱ اور ۵۶۲ اور ۵۶۳ اور ۵۶۴ اور ۵۶۵ اور ۵۶۶ اور ۵۶۷ اور ۵۶۸ اور ۵۶۹ اور ۵۷۰ اور ۵۷۱ اور ۵۷۲ اور ۵۷۳ اور ۵۷۴ اور ۵۷۵ اور ۵۷۶ اور ۵۷۷ اور ۵۷۸ اور ۵۷۹ اور ۵۸۰ اور ۵۸۱ اور ۵۸۲ اور ۵۸۳ اور ۵۸۴ اور ۵۸۵ اور ۵۸۶ اور ۵۸۷ اور ۵۸۸ اور ۵۸۹ اور ۵۹۰ اور ۵۹۱ اور ۵۹۲ اور ۵۹۳ اور ۵۹۴ اور ۵۹۵ اور ۵۹۶ اور ۵۹۷ اور ۵۹۸ اور ۵۹۹ اور ۶۰۰ اور ۶۰۱ اور ۶۰۲ اور ۶۰۳ اور ۶۰۴ اور ۶۰۵ اور ۶۰۶ اور ۶۰۷ اور ۶۰۸ اور ۶۰۹ اور ۶۱۰ اور ۶۱۱ اور ۶۱۲ اور ۶۱۳ اور ۶۱۴ اور ۶۱۵ اور ۶۱۶ اور ۶۱۷ اور ۶۱۸ اور ۶۱۹ اور ۶۲۰ اور ۶۲۱ اور ۶۲۲ اور ۶۲۳ اور ۶۲۴ اور ۶۲۵ اور ۶۲۶ اور ۶۲۷ اور ۶۲۸ اور ۶۲۹ اور ۶۳۰ اور ۶۳۱ اور ۶۳۲ اور ۶۳۳ اور ۶۳۴ اور ۶۳۵ اور ۶۳۶ اور ۶۳۷ اور ۶۳۸ اور ۶۳۹ اور ۶۴۰ اور ۶۴۱ اور ۶۴۲ اور ۶۴۳ اور ۶۴۴ اور ۶۴۵ اور ۶۴۶ اور ۶۴۷ اور ۶۴۸ اور ۶۴۹ اور ۶۵۰ اور ۶۵۱ اور ۶۵۲ اور ۶۵۳ اور ۶۵۴ اور ۶۵۵ اور ۶۵۶ اور ۶۵۷ اور ۶۵۸ اور ۶۵۹ اور ۶۶۰ اور ۶۶۱ اور ۶۶۲ اور ۶۶۳ اور ۶۶۴ اور ۶۶۵ اور ۶۶۶ اور ۶۶۷ اور ۶۶۸ اور ۶۶۹ اور ۶۷۰ اور ۶۷۱ اور ۶۷۲ اور ۶۷۳ اور ۶۷۴ اور ۶۷۵ اور ۶۷۶ اور ۶۷۷ اور ۶۷۸ اور ۶۷۹ اور ۶۸۰ اور ۶۸۱ اور ۶۸۲ اور ۶۸۳ اور ۶۸۴ اور ۶۸۵ اور ۶۸۶ اور ۶۸۷ اور ۶۸۸ اور ۶۸۹ اور ۶۹۰ اور ۶۹۱ اور ۶۹۲ اور ۶۹۳ اور ۶۹۴ اور ۶۹۵ اور ۶۹۶ اور ۶۹۷ اور ۶۹۸ اور ۶۹۹ اور ۷۰۰ اور ۷۰۱ اور ۷۰۲ اور ۷۰۳ اور ۷۰۴ اور ۷۰۵ اور ۷۰۶ اور ۷۰۷ اور ۷۰۸ اور ۷۰۹ اور ۷۱۰ اور ۷۱۱ اور ۷۱۲ اور ۷۱۳ اور ۷۱۴ اور ۷۱۵ اور ۷۱۶ اور ۷۱۷ اور ۷۱۸ اور ۷۱۹ اور ۷۲۰ اور ۷۲۱ اور ۷۲۲ اور ۷۲۳ اور ۷۲۴ اور ۷۲۵ اور ۷۲۶ اور ۷۲۷ اور ۷۲۸ اور ۷۲۹ اور ۷۳۰ اور ۷۳۱ اور ۷۳۲ اور ۷۳۳ اور ۷۳۴ اور ۷۳۵ اور ۷۳۶ اور ۷۳۷ اور ۷۳۸ اور ۷۳۹ اور ۷۴۰ اور ۷۴۱ اور ۷۴۲ اور ۷۴۳ اور ۷۴۴ اور ۷۴۵ اور ۷۴۶ اور ۷۴۷ اور ۷۴۸ اور ۷۴۹ اور ۷۵۰ اور ۷۵۱ اور ۷۵۲ اور ۷۵۳ اور ۷۵۴ اور ۷۵۵ اور ۷۵۶ اور ۷۵۷ اور ۷۵۸ اور ۷۵۹ اور ۷۶۰ اور ۷۶۱ اور ۷۶۲ اور ۷۶۳ اور ۷۶۴ اور ۷۶۵ اور ۷۶۶ اور ۷۶۷ اور ۷۶۸ اور ۷۶۹ اور ۷۷۰ اور ۷۷۱ اور ۷۷۲ اور ۷۷۳ اور ۷۷۴ اور ۷۷۵ اور ۷۷۶ اور ۷۷۷ اور ۷۷۸ اور ۷۷۹ اور ۷۸۰ اور ۷۸۱ اور ۷۸۲ اور ۷۸۳ اور ۷۸۴ اور ۷۸۵ اور ۷۸۶ اور ۷۸۷ اور ۷۸۸ اور ۷۸۹ اور ۷۹۰ اور ۷۹۱ اور ۷۹۲ اور ۷۹۳ اور ۷۹۴ اور ۷۹۵ اور ۷۹۶ اور ۷۹۷ اور ۷۹۸ اور ۷۹۹ اور ۸۰۰ اور ۸۰۱ اور ۸۰۲ اور ۸۰۳ اور ۸۰۴ اور ۸۰۵ اور ۸۰۶ اور ۸۰۷ اور ۸۰۸ اور ۸۰۹ اور ۸۱۰ اور ۸۱۱ اور ۸۱۲ اور ۸۱۳ اور ۸۱۴ اور ۸۱۵ اور ۸۱۶ اور ۸۱۷ اور ۸۱۸ اور ۸۱۹ اور ۸۲۰ اور ۸۲۱ اور ۸۲۲ اور ۸۲۳ اور ۸۲۴ اور ۸۲۵ اور ۸۲۶ اور ۸۲۷ اور ۸۲۸ اور ۸۲۹ اور ۸۳۰ اور ۸۳۱ اور ۸۳۲ اور ۸۳۳ اور ۸۳۴ اور ۸۳۵ اور ۸۳۶ اور ۸۳۷ اور ۸۳۸ اور ۸۳۹ اور ۸۴۰ اور ۸۴۱ اور ۸۴۲ اور ۸۴۳ اور ۸۴۴ اور ۸۴۵ اور ۸۴۶ اور ۸۴۷ اور ۸۴۸ اور ۸۴۹ اور ۸۵۰ اور ۸۵۱ اور ۸۵۲ اور ۸۵۳ اور ۸۵۴ اور ۸۵۵ اور ۸۵۶ اور ۸۵۷ اور ۸۵۸ اور ۸۵۹ اور ۸۶۰ اور ۸۶۱ اور ۸۶۲ اور ۸۶۳ اور ۸۶۴ اور ۸۶۵ اور ۸۶۶ اور ۸۶۷ اور ۸۶۸ اور ۸۶۹ اور ۸۷۰ اور ۸۷۱ اور ۸۷۲ اور ۸۷۳ اور ۸۷۴ اور ۸۷۵ اور ۸۷۶ اور ۸۷۷ اور ۸۷۸ اور ۸۷۹ اور ۸۸۰ اور ۸۸۱ اور ۸۸۲ اور ۸۸۳ اور ۸۸۴ اور ۸۸۵ اور ۸۸۶ اور ۸۸۷ اور ۸۸۸ اور ۸۸۹ اور ۸۹۰ اور ۸۹۱ اور ۸۹۲ اور ۸۹۳ اور ۸۹۴ اور ۸۹۵ اور ۸۹۶ اور ۸۹۷ اور ۸۹۸ اور ۸۹۹ اور ۹۰۰ اور ۹۰۱ اور ۹۰۲ اور ۹۰۳ اور ۹۰۴ اور ۹۰۵ اور ۹۰۶ اور ۹۰۷ اور ۹۰۸ اور ۹۰۹ اور ۹۱۰ اور ۹۱۱ اور ۹۱۲ اور ۹۱۳ اور ۹۱۴ اور ۹۱۵ اور ۹۱۶ اور ۹۱۷ اور ۹۱۸ اور ۹۱۹ اور ۹۲۰ اور ۹۲۱ اور ۹۲۲ اور ۹۲۳ اور ۹۲۴ اور ۹۲۵ اور ۹۲۶ اور ۹۲۷ اور ۹۲۸ اور ۹۲۹ اور ۹۳۰ اور ۹۳۱ اور ۹۳۲ اور ۹۳۳ اور ۹۳۴ اور ۹۳۵ اور ۹۳۶ اور ۹۳۷ اور ۹۳۸ اور ۹۳۹ اور ۹۴۰ اور ۹۴۱ اور ۹۴۲ اور ۹۴۳ اور ۹۴۴ اور ۹۴۵ اور ۹۴۶ اور ۹۴۷ اور ۹۴۸ اور ۹۴۹ اور ۹۵۰ اور ۹۵۱ اور ۹۵۲ اور ۹۵۳ اور ۹۵۴ اور ۹۵۵ اور ۹۵۶ اور ۹۵۷ اور ۹۵۸ اور ۹۵۹ اور ۹۶۰ اور ۹۶۱ اور ۹۶۲ اور ۹۶۳ اور ۹۶۴ اور ۹۶۵ اور ۹۶۶ اور ۹۶۷ اور ۹۶۸ اور ۹۶۹ اور ۹۷۰ اور ۹۷۱ اور ۹۷۲ اور ۹۷۳ اور ۹۷۴ اور ۹۷۵ اور ۹۷۶ اور ۹۷۷ اور ۹۷۸ اور ۹۷۹ اور ۹۸۰ اور ۹۸۱ اور ۹۸۲ اور ۹۸۳ اور ۹۸۴ اور ۹۸۵ اور ۹۸۶ اور ۹۸۷ اور ۹۸۸ اور ۹۸۹ اور ۹۹۰ اور ۹۹۱ اور ۹۹۲ اور ۹۹۳ اور ۹۹۴ اور ۹۹۵ اور ۹۹۶ اور ۹۹۷ اور ۹۹۸ اور ۹۹۹ اور ۱۰۰۰

لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتْ لَبِيبٌ

نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں ف۱ پھر وہ کنواں دبا دیا گیا (بخاری)

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیے بن سعید سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ

سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوجاتا

عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

ہے تو شیطان اسکی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسون پھونک دیتا ہے ابھی تڑی رات پڑی ہے سوتا رہ

فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ

پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کی یاد کی ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی نیت سے)

عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ حَدَّثَنَا

گرہ کھل کر سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بدمزاج سست (کاہل وجود) ف۲ ہم سے

عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضه قَالَ ذُكِرَ

عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان میں دونوں کانوں میں

فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

شیطان نے پیشاب کر دیا ہے ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ

سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی

إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا

اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے یا اللہ ہمکو شیطان سے بچا یئو اور جو اولاد ہمکو دے اُس کو بھی شیطان سے بچائیو پھر اُس کی اولاد ہو تو

لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہونچا سکیگا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ

ابن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو

حتیٰ تک

حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلَاتِکُمْ

سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر

طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ اَوِ الشَّیْطَانِ لَا اَدْرِیْ اَنَّهٗ

اُس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطان کے سر کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے راوی عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے

ذٰلِکَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ

شیطان کا سر کہا یا شیطان دونوں کا ہم سے معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے اُنہوں نے حمید بن ہلال سے

هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْ

اُنہوں نے ابوصالح سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی نماز پڑھ رہا

اَحَدِکُمْ شَیْءٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ وَقَالَ عُثْمٰنُ

ہو اور کوئی شخص اُس کے سامنے سے جانا چاہے تو اُس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اُس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان بن ہیثم

ابْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ف نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکَاۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ

صدقہ فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اُس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا وہ غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے (جو رسمجھ کر) پکڑا

فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَیْتَ

اور کہا میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیجاؤنگا یہ حدیث کی حدیث بیان کی (تیسری بار جب پھر اُس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا) تو کہنے

اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ لَنْ یَّزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی

لگا (میں تجھ کو ایک بات بتلاتا ہوں) جب تو (سونے کو) اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تیرے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے

تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ ذَاکَ شَیْطَانٌ حَدَّثَنَا

پاس نہیں پھٹکنے کا (میں نے یہ جا کر آنحضرت سے بیان کیا) آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اُس نے سچ کہی وہ (آدمی نہیں تھا) شیطان تھا ف سے

یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ابوہریرہ رضہ نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا اَمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اُس سے کہتا ہے (اُس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے پیدا کیا

کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ حَدَّثَنَا

وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا ف (اس سے مراد وہ وساوس ہیں جو شیطان کی طرف سے دل میں ڈالے جاتے ہیں) جب کسی شخص کو

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَنِي بْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى

یحیی بن بکیر نے بیان کیا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے ناصح بن ابی انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا

التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غلام تھا اس سے اس کے باپ نے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۞

رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان کس دیے جاتے ہیں ف ۱

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضی سے کہا (نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے) انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتا تو لاؤ انہوں نے کہا جب ہم صخرہ کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول

وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي

گیا شیطان ہی نے ف ۲ مجھے بھلا دیا میں تم سے اس کا ذکر نہ کر سکا غرض موسیٰ کو اسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں

أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

اللہ کو جانے کا حکم دیا گیا تھا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا إِنَّ

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے فساد اسی طرف سے نکلے گا فساد اسی

الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

طرف سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے ہم سے یحیی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ

نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر رضی سے روایت کی انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روکے رکھو (گھر سے باہر نہ جانے دو) کیونکہ

تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَ

اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں ف ۳ جب عشا کے وقت میں سے ایک گھڑی گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (باہر جانے دو) اور دروازہ بند

ف ۱ یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کس دیے جاتے ہیں

ف ۲ یعنی خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے اور یہ موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے

ف ۳ یعنی شیطان سے بچوں کی حفاظت کرو

سائل نے پوچھا کہ شیطان کا ذکر یہاں کیوں آیا اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان کا ذکر اوپر آیا ہے کہ رمضان میں شیطان بند کیے جاتے ہیں اور بعض شیطان بند نہیں کیے جاتے اس لیے یہ سوال پیدا ہوا کہ بند کیے جانے کے بعد بھی شیطان کیوں کر نکلتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ بعض شیطان بند نہیں کیے جاتے

اَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ

چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کر لے (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اس

اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

پر آڑی رکھ دے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے انہوں نے ام المومنین صفیہ بنت حیی سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ

علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) میں رات کو آپ سے ملنے آئی کچھ باتیں کر کے میں اٹھ کھڑی ہوئی لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے

لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ

اور مجھ کو پہنچانے کو چلے (ان دونوں حضرت صفیہ رضہ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھیں رستہ میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر عبادہ بن بشر) ملے انہوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو لحاظ کے مارے آپ سے ساتھ زیادہ نہ تھا) جلدی سے جلدی آپ سے آگے ان کو پکارا ذرا ٹھیرو فرمایا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے) صفیہ ہے حیی کی بیٹی

حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

(میری بی بی کوئی غیر عورت نہیں) انہوں نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر ہم ایسی بدگمانی کر سکتے) آپ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ

وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوْءًا اَوْ قَالَ شَيْئًا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي

میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے ف ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ

حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ

سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا اَحْمَرُ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ

تھا اور دو آدمی (نام نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا سر و منہ سرخ ہو گیا تھا گردن کی رگیں پھول گئی تھیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوذُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ

تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ

الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمٍ

کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں ف ۲ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سالم بن

ف ۱ اور علیہ السلام انہی کی اولاد کو ایک قیم عورت کے لیے جانا ہے میں ضرور دال میں کچھ کالا ہے پیغمبر کے ساتھ یہ باب کیوں کر لگ سکتا ہے جبکہ یہ دونوں بڑے اور سچے مسلمان تھے اس لیے آپ کو ان کا بڑا خیال تھا آپ نے پیش بندی کر دی شیطان کے وسوسہ کا خانہ درست کر دیا اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ فرماتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو لوگ دیندار اور متقی پرہیزگار ہوتے ہیں شیطان انہی کے زیادہ

ف ۲ جب شیطان کا یہ حال ہے جب وہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے تو جو شخص شیطان کو دیوانہ بنا کر اس کے منہ پر ہنستا ہے اور اس کو ذلیل کرتا ہے شیطان اس کے پاس کیوں کر پھٹکے گا اس حدیث سے یہ نکلا کہ شیطان کو ذلیل کرنا اس کو دیوانہ بنانا اس کو غصہ دلانا اس کو ہنسی میں اڑانا یہ سب طریقے شیطان کے دفع کرنے کے ہیں

خدا کرے شیطان کا ہاتھ سے ہر مومن کا ہاتھ دور رہے

ابن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم

ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی

اتی اھلہ قال جنبنی الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان کان بینھما ولد

سے صحبت کرے (وقت یوں کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان

لم یضرہ الشیطان ولم یسلط علیہ قال وحدثنا الاعمش عن سالم عن کریب عن ابن

اس کا کچھ بگاڑ نہ سکیگا نہ اس پر قابو پائیگا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے

عباس مثلہ حدثنا محمود حدثنا شبابۃ حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ

ایسی ہی روایت کی ف ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ فقال ان الشیطان عرض لی فشد علی یقطع

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر دنگا زور کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ

الصلوۃ علی فامکننی اللہ منہ فذکرہ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی

دی اللہ نے مجھکو اس پر غالب کر دیا پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک ف ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے

عن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی

انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے

بالصلاۃ ادبر الشیطان وللہ ضراط فاذا قضی قبل فاذا ثوب بھا ادبر فاذا قضی

تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے اذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تو تکبیر ہو جاتی ہے تو

اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا واذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی لا یدری کم صلی

پھر آتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر (ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے) کہ آدمی یاد نہیں رہتا

کم رکعۃ فاذا لم یدر احدکم ثلثا صلی او اربعا سجد سجدتی وھو جالس حدثنا ابو الیمان اخبرنا

کتنی رکعتیں پڑھیں تین میں یا چار جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو سجدے کرے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعیب عن الزھری قال اخبرنی الاعرج عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی

شعیب نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں

ادم یطعن الشیطان فی جنبیہ بإصبعہ حین یولد غیر عیسی بن مریم ذھب یطعن

شیطان پیدا ہوتا ہے تو ان کو انگلیوں کو کوچتا ہے (اسی لیے روتے ہیں) مگر عیسیٰ بن مریم کو (اس کا ارادہ کیا تو پردہ کو کوچا (جس کے اندر بچہ تھا) کوچ نہ سکا)

فطعن فی الحجاب حدثنا ملک بن اسمعیل حدثنا اسرائیل عن المغیرۃ عن ابراھیم

اس کی رسائی نہ ہوئی) ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ فَيَكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنْ

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا ابو الدرداء آئے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے

الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

زبان پر (یعنے آپ کے فرمانے سے) شیطان سے بچا رکھا ہے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا قَالَ وَ

انہوں نے مغیرہ سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جسکو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر محفوظ رکھا یعنے عمار امام بخاری نے

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ

کہا لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے اُن کو ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی اُن کو عروہ نے انہوں نے

عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ

نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو باتیں

الْغَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ

ہونے والی ہوتی ہیں اُن کا ذکر کرتے ہیں شیطان اُنکی کوئی بات سُن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح

كَمَا تُقَرُّ الْقَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

ڈالدیتے ہیں جیسے شیشہ کا سرہ ملا کر اُس میں کچھ چھوڑتے ہیں ف وہ کاہن کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں ہم سے عاصم بن علی نے

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ

آپ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور اسلئے کی نشانی ہے) جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اُس کو روکے (آواز نہ نکلنے

أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

دے) اس لیے کہ جب کوئی جمائی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے ف ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ

کہا ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو (پہلے پہل) مشرکین کو شکست

فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ

ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلایا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سنکر اگلے والے لوٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو جو مسلمان تھے

حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى

حذیفہ بن یمان (صحابی) نے نگاہ کی دیکھا تو اُن کے باپ یمان کو مسلمان مار ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو (یہ کیا غضب کر رہے ہو) میرا باپ ہے میرا باپ ہے تمام

ف طلب یہ ہے کہ کفار شیطان انکو مسلمین میں آنے کے ایسا ہی ہوا کہ کفار خلیفہ برحق پر غلط حملہ اور ہو گئے اور مسلمان سمجھے کہ یہ ہمارے ہی بھائی ہیں مگر ایک مسلمان نے پہچان لیا اور پکارا کہ یہ حضرت حذیفہ کے والد ہیں مسلمانوں نے حضرت کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

ف شیطان میں پہچاننے کی قوت ہوتی ہے اور اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اس کی قوت کو دیکھنے میں حکمتیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی چیز روحانی یا غیبی ہو

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

ف یعنی شیطان کا یہ کہنا کہ اسی طرح کاہن کی بات سچ نکلتی ہے یہ شیطان کا مکر ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے کاہن کی بات کا سچ نکلنا شیطان کا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

قتلوہ فقال حذیفۃ غفر اللہ لکم قال عروۃ فما زالت فی حذیفۃ منہ بقیۃ خیر حتی

آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (جیسے ایک سمان کو مار ڈالا) ف۱ عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ سے تک انہو باپ کا مارنیوالوں کیلیے دعا اور استغفار کرتے رہے کہ کہیں کہ

لحق باللہ حدثنا الحسن بن الربیع حدثنا ابو الاحوص عن اشعث عن ابیہ عن

مارا انہا ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم) سے انہوں نے

مسروق قال قالت عائشۃ رض سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی

مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادہر اودہر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا

الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلس الشیطان من صلاۃ احدکم حدثنا ابو المغیرۃ

یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے ف۲ ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا

حدثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی

کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

اللہ علیہ وسلم حدثنی سلیمان بن عبد الرحمن حدثنا الولید حدثنا الاوزاعی قال

صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا

حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی

مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یخافہ

نے فرمایا اچھا (نیک) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان (ڈراونا) خواب شیطان کی طرف سے ف۳ جب تم میں کسیکو برا خواب آئے جس سے وہ

فلیبصق عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من شرھا فانھا لا تضرہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف

ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اسکی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اُس کو کچھ نقصان نہ ہوگا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

اخبرنا مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی

کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ

کل شے پر قدیر تو اُس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور سو نیکیاں (اُس کے نامہ اعمال میں)

ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی

لکھی جائینگی اور سو برائیاں اُس کی مٹ دی جائینگی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ رہیگا

وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اور کوئی اس سے بہتر عمل نہیں کرنہ آئیگا مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ

کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي

ابن عبدالرحمن بن زید نے خبر دی اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اُن کے والد سعد بن ابی وقاص نے

وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ

کہا حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (آپ کی

يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ

بی بیاں) اکٹھا تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں اُن کی آواز بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمر رضہ نے اجازت مانگی (اُنکی آواز کان میں پہونچی)

فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو اجازت دی آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر رضہ نے عرض

عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ

کیا یارسول اللہ خدا آپ کو (ہمیشہ) ہنستا رکھے (یعنے خوش وخرم) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑ رہی

ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ

تھیں) پردہ میں چھپنے کو حضرت عمر رضہ نے عرض کیا یارسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ اُن کو آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا پھر حضرت عمر رضہ نے اُن عورتوں سے کہا اپنی

أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ

جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا ہاں تم سخت اکل کھرے (اور بدخلق)

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرنا کیا نسبت آپ نرم دل (بلند) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری

مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ

جان ہے (اے عمر رضہ) جب شیطان کسی رستہ میں چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي

نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسے بن طلحہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوکر جاگے

۳۹

فتوضأ فليستنثر ثلثا فإن الشيطان يبيت على خيشومه باب ذكر الجن وثوابهم

اور وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے ف باب جنوں کا بیان اور اُن کو ثواب اور

وعقابهم لقوله يا معشر الجن ألم يأتكم رسل منكم يقصون عليكم آياتي إلى قوله عما

عذاب ہونا ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تمہاری ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تمکو سناتے

يعملون بخسا نقصانا قال مجاهد وجعلوا بينه وبين الجنة نسبا قال كفار قريش الملئكة

رہے اخیر تک (سورہ جن میں) جو بخسا کا لفظ ہے اس کے معنے نقصان کا ف مجاہد نے کہا ف رسول کو والصافات میں جو یہ ہے کہ کافروں نے پروردگار اور جنات میں

بنات الله وأمهاتهم بنات سروات الجن قال الله ولقد علمت الجنة إنهم لمحضرون

اللہ کی بیٹیاں ہیں اور اُن کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لیے حاضر ہونا پڑیگا

سنحضر للحساب جند محضرون عند الحساب حدثنا قتيبة عن مالك عن عبد الرحمن

(سورہ یٰسین میں) جو ہے سب لوگ حاضر کیے جائینگے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن

ابن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة الأنصاري عن أبيه أنه أخبره أن أبا سعيد

ابن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے اُن سے ابوسعید خدری نے کہا

الخدري رضي الله عنه قال له إني أراك تحب الغنم والبادية فإذا كنت في غنمك وباديتك فأذنت

میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور اپنی بکریوں میں رہو اور نماز کی اذان

بالصلوة فارفع صوتك بالنداء فإنه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا

دو تو بلند آواز سے دو اس لیے کہ موذن کی آواز جہاں تک ہو سکتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت

شئ إلا شهد له يوم القيمة قال أبو سعيد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

کے دن اُس کے گواہ بنینگے ابوسعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

وقول الله جل وعز وإذ صرفنا إليك نفرا من الجن إلى قوله أولئك في ضلال مبين

ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ جن میں) فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیجدیا یا خیر آیت اولئک فی ضلال مبین تک (سورہ کہف میں)

مصرفا مصدر فاؤ کا لفظ ہمزہ کے معنے میں (سورہ جن میں) صرفنا کا معنے متوجہ کیا (بھیجدیا) باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا زمین میں ہر قسم کے جانور

قال ابن عباس الثعبان الحية الذكر منها يقال الحيات جنس الجان والأفاعي

بیٹھا کہا ابن عباس نے ف ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان (جو سفید مارمک ہو) افعی (زہریلا سانپ)

والأساود الحية ناصيته بناصيته ما في ملكه وسلطانه يقال صافات بسط أجنحتهن

اسود (کالا ناگ) ف (سورہ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تمام ہے جانور اُس کی ملک اور اُسکی حکومت میں ہے (سورہ ملک میں جو) صافات کا

يَقْبِضُ بْنُ يَضْرِبْنَ بِأَخِيَّتِهِ مِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

اسی سورت میں ویقبض کا منے سمیٹتے ہیں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ

آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے فرما رہے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو (سفید) دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو

بینائی مٹا دیتے ہیں پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کے مار ڈالنے کو اتنے میں ابولبابہ

لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ

(صحابی رضی) نے مجھکو پکارا کہنے لگے مت مارو (جانے دو) مجھے کہا (وہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے انہوں نے

إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي

کہا (بیشک) مگر اس کے بعد آپ نے گھر یلو سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں (دفعۃً) مار ڈالنے سے منع فرمایا اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے

أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ

روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ نے دیکھا (میرے چچا) زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی

وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَأَنِي أَبُو لُبَابَةَ

اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی سے اس میں یوں ہے کہ مجھکو ابولبابہ اور زید

وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ بَابُ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

ابن خطاب رضی نے دیکھا ف۳ باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جس کے چرانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے ہم سے

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک رح نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ

نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھ لے اُن کو پہاڑ کی چوٹیوں اور

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

بارش کے مقامات پر چرا تا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ

انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی جڑ پورب کی طرف ہے

الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ

اور بڑبولا پن اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اونٹ والوں زمیندارون مین ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہین

الْغَنَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو

ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہون نے

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا

عقبہ بن عمر ابومسعود سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن مین ہے اس طرف ف

أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ

سن رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگون مین ہے جو اونٹون کی دمین پکڑے چلاتے رہتے ہین جہان سے شیطان کی جوٹیان نمود

قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

ہوتی ہیں ربیعہ اور مضر کی قومون مین ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہون نے جعفر بن ربیعہ سے

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ

انہون نے اعرج سے انہون نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو

فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدہے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو

فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

وہ شیطان کو دیکھتا ہے ف۱ ہم سے اسحاق (ابن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے کہا مجھ

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ

عطاء بن ابی رباح نے انہون نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا یون کہا جب

فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَ

شام ہو تو اپنے بچون کو (باہر بھیجنے سے) روکو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہین البتہ جب ایک گھڑی رات گذر جائے اس وقت بچون کو چھوڑ دو

أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو

(مجھ سے جابر بن ہبیرہ) اور اللہ کا نام لیکر رسوے وقت مکان کا) دروازہ بند کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہین کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا

ابْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہون نے جابر رضہ سے سنا ہے وہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہوا اس مین یہ نہین ہے اللہ کا نام لیکر

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ

سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے (ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے جیسے کی عادت ہے

لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ

اونٹ کا دودھ اُس کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (یہی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے یہ حدیث کعب

سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ حَدَّثَنَا

احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا بہت بار میں نے کہا ہاں آنحضرت سے سنی ہے تو پھر کیا میں توریت پڑھا کروں

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ

سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضہ سے نقل کرتے تھے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اُس کے مارڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص رضہ نے

أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مارڈالنے کا حکم دیا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ

نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے اُن سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مارڈالنے کا حکم دیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ

ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے

فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

سانپ کو مارڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا بچہ گرا دیتا ہے ابواسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ

ہشام سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مارڈالنے کا حکم دیا

وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے مجھ سے عمرو بن علی نفاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ ثُمَّ نَہٰی قَالَ

انہوں نے ابو یونس (عاتر بن ابی صغیرہ) قشیری کو انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ سانپوں کو (پہلے) مارڈالا کرتے تھے پھر خود ہی اُن کے مارنے سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَہٗ فَوَجَدَ فِیْہِ سِلْخَ حَیَّۃٍ فَقَالَ انْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ

منع کرنے لگے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگوں کو فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے

فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْہُ فَکِدْتُّ اَقْتُلُھُمْ لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

لوگوں نے اُس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مارڈالو اسی موجب میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابولبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَ ذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْھِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْہُ

پہلے یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اُس کو مارڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے

حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے

فَحَدَّثَہٗ اَبُوْ لُبَابَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ

پھر اُن سے ابولبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پہلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا

عَنْھَا بَابُ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

چھوڑ دیا باب پانچ جانور بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مارڈالنا درست ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ

آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار سکتے ہیں (تو اصل میں بطریق اولیٰ انکا مارنا جائز ہوگا) چوہا بچھو چیل کوّا کٹکھنا کتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں اُن کو کوئی احرام والا بھی مارڈالے تو کچھ گناہ نہیں

عَلَیْہِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

بچھو چوہا کٹکھنا کتا کوّا چیل ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَیْدٍ عَنْ کَثِیْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضہ رَفَعَہٗ قَالَ خَمْسٌ وَالْاِنْسَانُ وَاَوْکَی الْاِسْقِیَۃَ

ابن زید نے انہوں نے کثیر سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پانچ کے سوا تمنوں کو پانی کے بھرے مشکوں کا منہ بندھا رہے

وَاجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا

دروازوں کو بند کردو اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس کھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل کر اچکتے پھرتے ہیں چراغوں کو

الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ

سوتے وقت بجھا دو جو بہا کبھی شرارت کیا کرتی ہے کبھی بتی (سونہ میں دبا کر) کھینچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے ابن جریج

ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ

اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطا سے روایت کیا اس میں جنات کو بدل شیطان مذکور ہیں ہم سے عبیدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی

آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (منا میں) ایک غار میں آنحضرت صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَذَهَبَتْ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورہ والمرسلات اتری ہم آپ کے موہ سے اس کو سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم اس کے

فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَقِيتِ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا وَ

آگے لپکے کہ چھپنے سے پہلے آگے بھاگ کر اپنی بل میں گھس گیا تب آنحضرت نے فرمایا وہ تمہارے کاٹنے سے بچ گیا تم اسکی آفت سے بچ گئے

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَ

اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے کہ ہم اس

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

اسرائیل کے ساتھ ابوعوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ف ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے

اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةُ النَّارَ فِي

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں

هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

گئی اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ (بچاری) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا

سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہم سے

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ

ف ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابویعلیٰ نے وصل کیا ہے ف ابوعوانہ کی روایت کو خود مولف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبر وں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا

بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَيْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً

اُن کا سارا سامان درخت کے تلے سے اٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اس نے اُن کو وحی بھیجی تمکو تو ایک ہی چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اُسی کو جلانا تھا

بَابُ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاۗءً وَّفِي الْاُخْرٰى

باب اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی یا کھانے میں گر جائے تو اُس کو ڈبو دے کیونکہ اُس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں

شِفَاۗءً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ اَحَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ

شفا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا

قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضہ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہ رضہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاۗءً وَّالْاُخْرٰى

تم میں کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں اور نسخہ) مکھی پڑ جائے تو اُس کو ڈبو دے پھر نکالڈالے اس لیے کہ اُس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفا

شِفَاۗءً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے اُنہوں نے حسن اور

وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ

ابن سیرین سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی

مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا

گئی اُس نے ایک کنوے کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا پیاس کے مارے مرے کو تھا اپنا موزہ اتارا اُس کو دوپٹے میں باندھ کر

فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاۗءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ

کنوے سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اس کے اُس کو اس نیکی کے بدلے بخشدیا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے

حَفِظْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضہ

کہا میں نے اس حدیث کو زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھکو کوئی شک ہی نہیں جیسا اس بات میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ حَدَّثَنَا

اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا جاندار کی (مورت ہو ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل حدثنا ہمام عن یحییٰ قال

حکم دیا کتوں کو مارڈالنے کا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا

حدثنی ابوسلمۃ ان اباھریرۃ رض حدثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امسک

مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روکے رکھے

کلبا ینقص من عملہ کل یوم قیراط الا کلب حرث او کلب ماشیۃ حدثنا عبداللہ بن

اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا مگر کھیت یا مویشی کی نگہبانی کے لیے جو کتا ہو (تو معاف ہے) ف ہم سے عبداللہ بن

مسلمۃ حدثنا سلیمان قال اخبرنی یزید بن خصیفۃ قال اخبرنی السائب بن یزید

مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی

سمع سفیان بن ابی زہیر الشنوئی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اقتنی

انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوئی سے سنا ف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے

کلبا لا یغنی زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط فقال السائب انت سمعت

جو کھیت کی یا مویشی کی نگہبانی کے لیے نہ ہو اس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا سائب نے سفیان سے کہا کیا تم نے خود یہ آنحضرت

ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب ھذہ القبلۃ باب خلق آدم

سے اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں قسم اس قبلے کے پروردگار کی ہے باب آدم اور ان کی

صلوات اللہ علیہ وذریتہ صلصال طین خلط برمل فصلصل کما یصلصل الفخار و

اولاد کی پیدائش کے بیان میں (سورہ رحمٰن وغیرہ میں جو) صلصال کا لفظ ہوا اس کے معنے کھنکھناتی ہوئی مٹی جس میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکری کی طرح آواز دیتی ہو

یقال منتن یریدون بہ صل کما یقال صر الباب وصرصر عند الاغلاق مثل کبکبتہ یعنی

(کھنکھناتی ہو) بعضوں نے کہا صلصال کا سنے بدبودار اصل میں صل سنی نکلا ہے (فا کلمہ مکرر کر دیا) جیسے صرصر چکر سے عرب لوگ کہتے ہیں صر الباب یا صرصر

کببتہ فتردت بہ استمرتھا الحمل فاتمتہ ان لا تسجد باب قول اللہ تعالیٰ و

(سورہ اعراف میں) فرمایا (اے ابلیس) وہ وقت یاد کر جب میں نے تجھ کو حکم دیا (کہ آدم کو سجدہ کر) تو تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا کا لفظ زائد ہے

اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قال ابن عباس لما علیھا حافظا الا

(سورہ بقرہ میں) فرمایا (اے حبیب) وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک فرقہ (جاعلین) بنانیوالا ہوں (ایک کے بعد دوسرے کو) ان کو قائم مقام

علیھا حافظ فی بدہ فی شدۃ خلق ورباشا المال وقال غیرہ الریاش والرئیش واحد ھو

جیسا علیہا حافظ (الطارق میں) ہے (یعنے کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے سورہ بلد میں ہے) فی کبد (اس کو کہا سنے مشقتی (سورہ ۹۰)

ما ظھر من اللباس ما تمنون النطفۃ فی ارحام النساء وقال مجاھد انہ علی رجعہ لقادر

یعنے لباس (سورہ واقعہ میں) جو تمنون (کہا سنے نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (سورہ طارق میں) انہ علی رجعہ لقادر مجاہد نے اس کے معنے یہ کہے کہ میں

النُّطفَةُ فِي الْاَحْلِيلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ

کہ وہ خدا ہی کو سمجھ کر کہیں لوٹا سکتا ہو اور سورہ سجدہ میں (کل شی خلقہ یعنے ہر چیز کو اور لے انجوز جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے (حسن آدمی کا سورج چاند کا) اور طاق اللہ

تَقْوِيمٍ فِي اَحْسَنِ خَلْقٍ اَسْفَرَ سَافِلِينَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مَنْ خَبَرَ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مَنْ لَا يَزْ

یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل سافلین کہا من اٰمن یعنے آدمی کو پھینے پست کر دیا دوزخ بنا دیا مگر جو ایمان لایا اور سورہ عصر میں (فی خسر کہنے کے ابھی میں ہم

لَازِمٌ تَنْشَئُكُمْ فِي اَيِّ خَلْقٍ تَشَاءُ نُنْشِئُ نَحْمَدُ لَنُعْظِمُ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ

کا بھی لازم (یعنے چھٹی (یسعدار) سورہ واقعہ میں ونشئکم فیما لا تعلمون یعنے جو نئی صورت میں ہم چاہیں تمکو بنا دیں مدبر یا سورہ کوثر میں (لربک وانحر یعنے بھول کر یعنے ہم

كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا فَاَسْتَزَلَّهُمَا وَيُسَنُّ يَتَغَيَّرُ اَسِنَ مُتَغَيِّرٌ وَ

دوسرے یہ میں (ربنا ظلمنا انفسنا (اسی صورت میں) وہ ڈھا یعنے اُن کو ڈگا دیا پھسلا دیا اسی صورت میں ہے) لم یتسنہ یعنی بگڑا نہیں اسی سے ہے (سورہ محمد میں) اٰسن یعنے بگڑا ہو

لِلْمَسْنُونِ الْمُتَغَيِّرِ حَمْاٍ جَمْعُ حَمْاَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ يُصَفِّقُونَ اَخَذَ الْخَصَاصُ وَمِزْوَرٌ وَالْجَنَّةُ يُولِفُ الْوَرَقَ بَعْضَهُ اِلٰى بَعْضٍ

مسنون یعنے بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورہ میں حما کا لفظ ہے جو حمأۃ کی جمع ہے یعنے بدبودار کیچڑ (سورہ اعراف میں) یصفقان یعنے دونوں بہشت کے پتوں کو جوڑ جوڑ کر اپنا ایک پردہ

سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِينٍ هٰهُنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ

(بنا لیا) یہ بیچ کنایہ ہے ستر کا (سوا تھا سے مراد شرمگاہ ہے متاع الی حین یہیں سے مراد قیامت ہے عرب لوگ ایک گھڑی سے بہت بے انتہا مدت تک

سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کو حین کہتے ہیں قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا

نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر سن وہ تجھ کو

يُحَيُّونَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ

کہیں جواب دینا تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا آدم نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ کا

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰى الْاٰنَ حَدَّثَنَا

لفظ انہوں نے بڑھایا خیر جو لوگ (قیامت کے دن) بہشت میں داخل ہونگے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہونگے آدم کے بعد پہر برابر تک قد اور جسم گھٹتا رہا ہے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ

وسلم نے فرمایا پہلا گروہ اُن میوں کا جو بہشت میں جائیگا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کی طرح (حسن اور چمک میں) ہونگے پھر جو اُن کے بعد

يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَآءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا

جلانیکے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح جو آسمان میں ہے یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کرینگے نہ تھوکینگے نہ

يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاُلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَ

ناک سڑنیٹ نکالینگے اُن کی کنگھیاں سونے کی ہونگی اُن کے پسینے سے مشک کی خوشبو ہوگی اُن کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا) رہیگا جسکے

اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ حَدَّثَنَا

خوشبودار عود اُن کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی سب ایک ہی شخص یعنے اپنے باپ آدم کی قدر قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچی ہونگی ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ ام سلیم

اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ

(انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تو حق بات میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے جب اس کو

قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے پس کہا ام سلمہ نے (تعجب سے) کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (اسکی منی نکلتی ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

آپ نے فرمایا نہیں نکلتی تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے ۱۲ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مروان فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی

قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ

سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں

سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ

آپ سے تین باتیں ف پوچھتا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی اُن کو نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ بہشت میں جاکر پہلے

اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ اَيُّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ وَمَنْ اَيُّ شَيْءٍ يَنْزِعُ اِلٰى اَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ

کیا کھانا کھینگے اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننہیال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ اٰنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ

نے فرمایا ابھی ابھی (جب تو نے پوچھا) جبریل نے یہ باتیں مجھکو تبلا دیں عبداللہ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا

الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

ہے (کہنے لگے رعم مین) آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے

مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَهُ

پچھم لے جالیگی ف پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا (رشابت لڑکے یا لڑکی ہونا ہے) بچے کے مشابہ

فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ

ہوتیکی یہ وجہ ہے جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے مسلم) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا

الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا

پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اُس کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اسلئے کہ رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا

يَا إِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ

یارسول میرے اسلام سے پہلے اگر اُن کو معلوم ہوجائیگا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں تو وہ مجھکو جھوٹا بتائینگے (کبھی میری تعریف نہیں کرنے کے) خیر یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا

پاس آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھڑی میں چلے گئے (چھپ گئے) آنحضرت نے اُن سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا بڑا عالم بڑے عالم کے بیٹے سب سے افضل

وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ

سب سے افضل کے بیٹے آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہوجائیں (تو تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے) انہوں نے کہا (خدا نہ کرے) اللہ اُن کو مسلمان ہونے سے بچائے کبھی پسند

مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

عبداللہ کوٹھڑی سے نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اُس وقت یہودی (شرمندہ ہوکر)

فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے برے شخص کا بیٹا ہے لگے اُس کو سخت سست کہنے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ

دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی (ف) حدیث بیان کی اُس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل

لَمْ يُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا

نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا (۲) اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ

حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے سہلائی کرنے رہنا اُن کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے (ف) اور پسلی کا اوپر کا

شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا

حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے (عورت کی بھی زبان دراز اور تلخ ہوتی ہے) اگر تو اُس کو (زبردستی) سیدھا کرنا چاہے وہ ٹوٹ جائیگی (پر سیدھی نہ ہوگی) یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی ہی

بِالنِّسَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

عورتوں سے اچھا سلوک کرو (ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ

کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک

يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ

آدمی (کا نطفہ) اُس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر

ثُمَّ يُبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ

(تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اُس کے پاس بھیجتا ہے وہ اُس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر رزق نیک بختی یا بد بختی پھر اُس میں روح (النسائی)

يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ

پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ (ساری عمر) بہشتیوں

حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ

کا کام کرتا رہتا ہے بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے اُس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے

النَّارَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے انس بن مالکؓ

اِبْنِ مَالِكٍ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ

سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کی رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے

يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ يَا رَبِّ اُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ

پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا پروردگار اب گوشت کا لوتھڑا ہوا جب پروردگار اُس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے پروردگار مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا

سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

یا نیک بخت اُس کی روزی کیا ہوگی عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد

اِبْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَاَهْوَنُ اَهْلِ

ابن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے ابو عمران جونی سے اُنہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو سب سے دوزخ میں سب سے

النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُكَ

ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اُس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑا لینا چاہیگا وہ کہیگا بیشک اللہ تعالیٰ

مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ حَدَّثَنَا

فرماتا ہے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا تو تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا

لہ بعضوں کے کہنے پر ابو طالب کو دوزخ کا کنارہ دکھایا گیا تھا

عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی (دنیا میں) ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے اس کے خون کے وبال کا ایک

الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بَابُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ

حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ اسی نے پہلے ناحق خون کی بنا ڈالی ف۱ باب روحوں کے جتھے ہیں جند جند امام بخاری نے کہا لیث بن

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَ

سعد نے یحیی بن سعید انصاری سے روایت کی ف۲ انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

حُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي

تھے (جسم پیدا ہونے سے پہلے) روحوں کے جتھے جند جند الگ الگ تھے پھر جن روحوں میں وہاں پہچانت تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

یحیی بن سعید انصاری نے بیان کیا اخیر تک ف۳ باب (نوح کے بیان میں) اللہ تعالی کا (سورہ ہود میں) یہ فرمانا ہے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ابن

بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِعِي أَمْسِكِي وَغَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ

عباس نے کہا ف۴ (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنے ظاہر میں (اسی سورت میں) اقلعی کا معنے لوگ لے ٹھیر جا فار التنور کا معنے تہ سے پانی ابلنے لگا ف۵

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَابِرٌ مُتَتَابِعٌ حَالٌ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا

ف۶ مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے ف۷ دابر پے در پے (میں ہیں) داب کا معنے حال ف۸ باب اللہ تعالی کا سورۂ نوح میں یہ فرمانا

إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا (اخیر سورۃ تک (سورۂ یونس میں) یہ فرمانا ہے پیغمبر ان کافروں کو نوح

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

کا قصہ پڑھ کر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا ناشاق ہے اخیر تک من المسلمین

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ

قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے صحیح جا ہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا

فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ

پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (حالانکہ اسکا

لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور حدثنا ابو نعیم

جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے ف۱ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا

حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ سمعت ابا ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ

میں تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہدوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ (مردود) کانا ہوگا اور بہشت اور

بمثال الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح

دوزخ کی صورت دکھلائیگا ف جس کو وہ بہشت بتلائیگا (درحقیقت) وہ دوزخ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتلائیگا وہ بہشت ہوگی) اور میں تم کو

قومہ حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا عبد الواحد بن زیاد حدثنا الاعمش عن

اپنی قوم کو ڈرایا تھا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء نوح وامتہ فیقول

ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید سے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کو لوگ آئینگے اللہ تعالی نوح سے

اللہ تعالی ہل بلغت فیقول نعم ای رب فیقول لامتہ ہل بلغکم فیقولون لا ما جاءنا

پوچھیگا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہونچا دیا وہ کہینگے کہی ہمارے پاس پروردگار تیرا کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالی نوح سے فرمائیگا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے وہ عرض کرینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر یہ

من نبی فیقول لنوح من یشہد لک فیقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ فتشہدون انہ

کہینگے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالی نوح سے فرمائیگا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے وہ عرض کرینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر یہ

قد بلغ وہو قولہ جل ذکرہ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس

پہنچا دیا تھا ف قرآن شریف کی اس آیت سے (جو سورۂ بقر میں ہے) وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس یہی مراد

والوسط العدل حدثنی اسحق بن نصر حدثنا محمد بن عبید حدثنا ابو حیان

ہے وسط کا معنے معتدل (بہتر) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابو حیان یحیی بن سعید نے انہوں

عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ رض قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دعوۃ فرفع

نے ابو زرعہ (ہرم بن عمرو جلی) سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکری کا

الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ وقال انا سید القوم یوم القیامۃ

دست آپکی خدمت میں اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا (کیونکہ بے ریش اور لذیذ ہوتا ہے) آپنے دانتوں سے اسے نوچا پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا

ہل تدرون بم یجمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد فیبصرہم الناظر ویسمعہم

سردار ہونگا تم جانتے ہو وجہ کیا ایسا ہوگا کہ اللہ تعالی اس دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا دیکھنے والا ان کو دیکھ لیگا

يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا

اور بلانے والا اپنی آواز اُن کو سنا سکیگا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا) اور سورج نزدیک آجائیگا (ماری گرمی کے بیتاب ہوجائینگے) الوقت

بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ

کسی ایسے شخص کو تجویز کرو جو تمہارے پروردگار پاس تمہاری سفارش کرے وہ کہینگے آدم تمہارے باپ ہیں (چلو اُن کے پاس چلیں) غرض اُن پاس جائینگے اور کہینگے

يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ

آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے بنایا ف اور اپنی روح تم میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تم کو سجدہ کریں اور

وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا

بہشت تمکو رہنے کے لیے دی اب تم ہماری سفارش پروردگار پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہماری تکلیف کہاں تک

لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي

غصے نہ کبھی پہلے ہوا نہ آیندہ ہوگا ف میں دُور رہا ہوں (اُس نے مجھکو گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا میں نے کہا لیا مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے تم ایسا

اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ

کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب لوگ نوح کے پاس آئینگے اور اُن سے کہینگے اے نوح ساری زمین والوں کی طرف تم پہلے پیغمبر ہو جو بھیجے

الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا

گئے ف اور اللہ نے تم کو شکر گزار بندہ فرمایا تم نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف میں ہیں اور ہماری مصیبت کس درجہ پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش

إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ

کرو وہ کہینگے آج میرا مالک غصہ میں ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہیں تم

نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ

ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ سب لوگ (اگلے پچھلے جمع ہوکر) میرے پاس آئینگے ف اور کہینگے سب پیغمبروں پاس ہو آئے سب نے

ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ حَدَّثَنَا

ف اُس وقت ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اُٹھا اور سفارش کر تیری سفارش ہم سینگے اور مانگ جو مانگتا ہو ہم دینگے محمد بن عمرو راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی ہم سے

نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی اُنھوں نے سفیان ثوری سے اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے اسود بن یزید سے اُنھوں نے عبداللہ بن مسعود

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ بَابٌ وَإِنَّ

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ قمر میں) فھل من مدکر کو پڑھا (دال مشدد سے) جیسے عام لوگ پڑھا کرتے ہیں ف باب الیاس پیغمبر کا بیان ف اور سورۂ

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ

والصافات میں) فرمایا بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھا جب الیاس نے اپنی قوم والوں سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بعل (بت) کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سب

اذ دلیس کمثل المرسلین اعلم بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے اور پیش کو علیحدہ آیندہ باب میں بیان کیا ہے منہ

اللہ ربکم ورب ابائکم الاولین فکذبوہ فانہم لمحضرون الا عباد اللہ المخلصین و
اور تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا مالک سے چھوڑ دیتے ہو لیکن انہوں نے اس کو جھٹلایا وہ قیامت کو دن عذاب کے لیے حاضر کیے جائینگے مگر جو اللہ کے خالص بندے

ترکنا علیہ فی الاخرین قال ابن عباس یذکر بخیر سلام علی ال یاسین انا کذلک نجزی
اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ابن عباس نے کہا ذکر کیا علیہ سے یہی مراد ہے ف الیاسین سے سارا سلام　　ہم اچھے لوگوں کو ایسا ہی بدلہ

المحسنین انہ من عبادنا المؤمنین یذکر عن ابن مسعود وابن عباس ان الیاس ھو ادریس
دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود رضہ اور ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ع ہیں

باب ذکر ادریس علیہ السلام وقول اللہ تعالیٰ ورفعناہ مکانا علیا قال عبد ان اخبرنا

باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم میں) فرمایا ہم نے ادریس ع کو بلند مقام (جیتے جاگتے) آسمان پر اٹھا لیا عبدان (راوی کا نام) ہم کو

عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزہری ح حدثنا احمد بن صالح حدثنا عنبسۃ حدثنا
عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے

یونس عن ابن شہاب قال قال انس کان ابو ذر رضہ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
یونس نے انہوں نے زہری سے انس نے کہا ابوذر غفاری رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　　سے یوں روایت کرتے تھے　　آپ نے فرمایا

فرج سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء
میرے گھر کا چھت کھولا گیا اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبریل ع اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا زمزم کے پانی سے دھویا　　پھر سونے کا

بطست من ذہب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغھا فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی
ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا　　پھر سینہ جوڑ دیا　　اور میرا ہاتھ پکڑ کر

فعرج بی الی السماء فلما جاء الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ھذا قال
آسمان کی طرف چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہونچے تو جبریل نے دربان کے جو کیدار (سنتری) سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون

ھذا جبریل قال ھل معک احد قال نعم معی محمد قال ارسل الیہ قال نعم فافتح فلما علونا السماء
جواب دیا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے انہوں نے کہا ہاں محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جواب دیا ہاں تب اس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان

اذا رجل عن یمینہ اسودۃ وعن یسارہ اسودۃ فاذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل
اوپر پہونچے تو دیکھا ایک شخص بیٹھا ہے اس کے داہنی طرف لوگوں کے جھنڈ ہیں بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ جب وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو (خوشی سے) ہنستا ہے

شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت من ھذا یا جبریل قال ھذا
اور بائیں طرف دیکھتا ہے تو رنج سے روتا ہے اس نے خیر سے مجھ کو یوں کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے جبریل سے پوچھا یہ کون صاحب انہوں نے کہا یہ　　آدم ع

آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاھل الیمین منھم اھل الجنۃ
پیغمبر ہیں اور یہ جو ان کے داہنے بائیں　　جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں داہنی طرف والے بہشتی　　ہیں

وَالْاَسْوَدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى

اور بائیں طرف والا دوزخی جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو (خوشی سے) ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (ماریں رنج کے) رو دیتے ہیں

ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ

پھر جبریل مجھ کو لیے ہوئے اور اوپر چڑھے دوسرے آسمان پر پہونچے وہاں کے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے

الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ

جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا انس نے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس رسولؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیم پیغمبروں کو طبقات

كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَ

کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدمؑ کو پہلے آسمان میں اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں پایا

قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ

انس رضؓ نے کہا جب جبریل ادریس پیغمبر پر سے گذرے (آنحضرت صلعم ہی سایہ تھی) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبریل سے

هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں پھر میں موسیٰؑ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبریل سے پوچھا یہ

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسیٰ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں

مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ

جبریل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں ابراہیم پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے پوچھا یہ کون صاحب

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا

ہیں جبریل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں

يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ

آنحضرت صلعم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار جگہ پر پہونچا وہاں میں نے قلم چلنے کی آواز یں سنیں

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً

ابن حزم اور انس رضؓ نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لیکر

فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فُرِضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ

لوٹا سو جب موسیٰ پر سے گذرا انہوں نے پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں

عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ

(ہر روز) فرض ہوئی ہیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں لوٹ گیا پروردگار

فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ

نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اور نے اور کچھ کم کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا

إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ

انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ (تخفیف کراؤ) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا آخر ارشاد

رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ

ہوا پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں میری بات نہیں بدلتی (گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا اور موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے

فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي

کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا) مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبریل (اور آگے) چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچے وہاں

مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ فَإِذَا فِيهَا حَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ بَابٌ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وہ کیا تھے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی باب ہود (پیغمبر) اور ان کی قوم عاد کا بیان اور

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَقَوْلِهِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قَوْلِهِ

تعالیٰ نے (سورۂ اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف اُن کے ذات بھائی ہود کو بھیجا اخیر آیت تک اور (سورۂ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے

كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اخیر آیت کذلک نجزی القوم المجرمین تک اس باب میں عطا بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ بَابٌ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ

علیہ وسلم سے باب اور اللہ نے (سورۂ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) نافرمان آندھی سے ف۱ تباہ کیے گئے ابن عیینہ نے کہا

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سُخِّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً

عاتیہ کا معنے اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی ف۲ یہ آندھی اللہ نے اُن پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنے پے در پے

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ أُصُولُهَا فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ

اگر تو اُس وقت موجود ہوتا تو عاد کے لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (مدے) ٹھونٹھہ (ایسا ان میں کا بچا ہوا کوئی بھی باقی

بَقِيَّةٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ

ہے ف۳ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ قَالَ وَقَالَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو مشک اخراب میں) پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھوا سے تباہ ہو گئی امام

ابْنُ لَتِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضؓ قَالَ بُعِثَ عَلِيٌّ رضؓ إِلَى

بخاری نے کہا ابن کثیر نے ف۴ سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے

ف۱ یعنی ہوا کو ایک سو سات رات اور آٹھ دن تک نظر آگے جو چیز اس ہوا کے سامنے آئی تباہ ہو گئی

ف۲ یعنی ہوا کو ایک سو سات رات اور آٹھ دن تک نظر آگے جو چیز اس ہوا کے سامنے آئی تباہ ہو گئی

ف۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اپنے دار و غہ فرشتوں کو جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے

ف۴ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اپنے دار و غہ فرشتوں کو جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ

آنحضرت کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو یعنے اقرع بن حابس حنظلی

ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ

اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ

عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ اَهْلِ

عامری، بنی کلاب والے کو تقسیم کردیا قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجد کے رئیسوں کو دیتے

نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ

ہیں ہمکو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپ نے فرمایا (بیشک قریش اور انصار زیادہ حق دار ہیں) مگر میں ان لوگوں کا دل ملانے کے لیے ان کو دیتا

كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ اَيَاْمَنُنِي اللّٰهُ

داڑھی گھنی ہوئی (گھنجان) سر منڈا (مردود) کہنے لگا اے محمد اللہ سے ڈرو محمد آپنے فرمایا اگر میں ہی اسکی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اسکا رسول ہوں) تو پھر کس

عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُونِّي فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ

اور تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے ف آپ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں آپ نے منع

فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ

کیا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا (دیکھو) اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہونگے جو (ظاہر میں) قرآن پڑھینگے مگر قرآن

حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ

اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتے کافر ہیں یہ لوگ دین (اسلام) سے ایسے باہر ہوجاتے ہیں جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں ہوتا)

اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا

چھوڑ دیتے ہیں ف اگر میں نے انکا زمانہ پایا تو جیسے عاد قوم کی ہلاک کیے گئے (کوئی نہ بچا) اس طرح انکو قتل کرونگا (ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا) ہم سے خالد بن

اِسْرَآءِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپا سورہ ۲۱ قمر میں)

وَسَلَّمَ يَقْرَاُ اهْلِمْ مِنْ مُدَّكِرٍ بَابُ قِصَّةِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا يَا ذَا

فھل من مدکر پڑھتے تھے ف باب یاجوج اور ماجوج کا بیان ف اللہ تعالیٰ نے (سورۂ کہف میں) فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یاجوج

الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ

اور ماجوج لوگ ملک میں بہت فساد مچا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں

ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْ عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

تو کہدیں اُس کا کچھ قصہ تمکو سناتا ہوں ہم نے اُس کو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اُس کو عطا فرمایا تھا ف

سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا اِلٰی قَوْلِہٖ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ وَاحِدُھَا زُبْرَۃٌ وَھِیَ الْقِطَعُ حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی

وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک لوہے کی اینٹیں میرے پاس لاؤ زبر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کہتے ہیں ٹکڑا جب اس نے دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ یُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَیْنِ وَالسُّدَّیْنِ الْجَبَلَیْنِ خَرْجًا اَجْرًا قَالَ اَلْفَخُّ

اشاری صدفین سے پہاڑ مراد ہیں یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرجا کے معنے محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اس

حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا اَصُبُّ عَلَیْہِ صَبًّا وَیُقَالُ الْحَدِیْدُ

دیوار کو آگ سے دہونکو جب وہ ہونکتے ہوئے آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اس پر پگھلا لدون یعنے شیش لیجئے کہتے ہیں لوہا

وَیُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْھَرُوْہُ یَعْلُوْہُ اسْتَطَاعَ

یعنے کہتے ہیں پیتل ابن عباسؓ نے کہا تانبا ف پھر یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے ف استطاع باب استفعال سے

اِسْتَفْعَلَ مِنْ اَطَعْتُ لَہٗ فَلِذٰلِکَ فُتِحَ اَسْطَاعَ یَسْطِیْعُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ

ہے اطعت سے اسی لیے (ت) کو تخفیف کے لیے کبھی حذف کرکے ف کا فتحہ ہمزہ کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں اسطاع یسطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ نَقْبًا قَالَ ھٰذَا رَحْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ الرَّقَّۃُ

بھی کہا ہے اور یاجوج ماجوج اس پر سوراخ بھی نہ کرسکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے بنوائی جب میرے

بِالْاَرْضِ وَنَاقَۃٌ دَکَّآءُ لَاسَنَامَ لَھَا وَالدَّکْدَاکُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُہٗ حَتّٰی صُلْبٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

عرب لوگ کہتے ہیں یہ اونٹنی دکاء ہے یعنے اسکا کوہان نہیں ایسی ہے دکداکی یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہوگئی ہو اور کچی نہ ہو

تَلْبَدَ وَکَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا وَّتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ

میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کے لوگوں کو اس دن ہجوم کرتے ہوئے (ہر پستی بلندی سے دوڑتے ہوئے) چھوڑ دینگے یا خلقت کو ان کے

مَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ قَالَ قَتَادَۃُ حُدْبَ اُمَّۃٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

جب یاجوج ماجوج کے لوگ کھولدیے جائینگے (وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا) اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہونگے قتادہ نے کہا حدب کے معنے ٹیلہ (ف) ایک شخص نام نامعلوم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَیْتُہٗ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ جیسے خاص چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک دیکھا (ف) ہم سے یحییٰ

اَللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا آنحضرت ام حبیبہ بنت

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

ابی سفیان سے انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَزِعًا یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ

گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہونچی آج یاجوج ماجوج کی

رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا مَا قَالَتْ زَيْنَبُ

دیوار میں اتنا رونن ہوگیا آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کرکے بتلایا ام المومنین زینب کہتی ہیں

بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ حَدَّثَنَا

بیٹی عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پر بھی ہم تباہ ہوجائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی (بدکاری) زیادہ پھیل جائے ف۱ ہم سے

مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ

آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے نوے کا عدد بتلایا ف۲

حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوسعید

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ

خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیگا آدم وہ عرض کرینگے حاضر ہوں مستعد ہوں

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ

سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھینگے کتنا لشکر نکالوں فرمائیگا

قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہوجائیگا اور پیٹ والی کا پیٹ گرجائیگا

حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

ف۳ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ انکو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (دہشت سے بیہوش ہوجائینگے) صحابہ نے عرض کیا یا

اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَّاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ

رسول اللہ ہمارا ہزار میں ایک ہم میں سے کون ہوگا (اب کیا امید ہے کہ ہمکو بہشت ملیگی) آپ نے فرمایا دل خوش نہ کرو خوش ہوجاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلہ میں یاجوج

قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ

پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کی ایک چوتھائی ہوگے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے

تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ

کہ کل بہشتیوں کے ایک تہائی تم ہوگے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہوگے (اور ہم میں دوسری امتیں)

مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ

تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال ف۴

جلد نور اسود باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا وقولہ ان ابراہیم

باب حضرت ابراہیم کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا مین) یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورہ نحل مین) بیشک ابراہیم جو ہیں کا حکم

کان امۃ قانتا وقولہ ان ابراہیم لاواہ حلیم وقال ابو میسرۃ الرحیم بلسان الحبشۃ

اللہ کا فرمان بردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ مین) بیشک ابراہیم مہربان تھا بردبار ابو میسرہ رح (عمرو بن شرحبیل) نے کہا رحیم کا لفظ حبشی

حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفین حدثنا المغیرۃ بن النعمان قال حدثنی سعید بن جبیر عن ابن عباس

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہون نے ابن عباس رض سے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ

انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کو دن) تم لوگ پاؤن ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤگے پھر آپ نے (سورۂ انبیا کی) یہ آیت پڑھی جیسے

وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وانہ یؤخذ بہم ذات الشمال

ہمنے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کرینگے ہم اسکا وعدہ کر چکے ہین جسکو (پورا) کرینگے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائینگے

اور ایسا ہوگا میرے اصحاب مین سے کچھ لوگون کو بائین طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیجائینگے مین کہونگا (فرشتو) یہ تو میرے اصحاب ہین وہ کہینگے (تمکو معلوم نہین)

فاقول اصحابی فیقول انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت

یہ لوگ جب سے تم نے انکو چھوڑا برابر الٹے پھرتے گئے (یعنی) تو اسلام سے پھر گئے رض اس وقت مین اس بندۂ (حضرت عیسیٰ) کی طرح کہونگا مین تو جب تک ان لوگون مین رہا انکا

فیہم الی قولہ الحکیم حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال اخبرنی اخی عبد الحمید

حال دیکھتا رہا اخیر آیت الحکیم تک ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبد الحمید نے خبر دی

عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہون نے ابن ابی ذئب سے انہون نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہون نے ابو ہریرہ رض سے انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال یلقی ابراہیم ابا ہ ازر یوم القیمۃ وعلی وجہ ازر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ

انہون نے کہا ابراہیم اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھینگے منہ پر سیاہی گرد و غبار آن سے کہینگے مجھے (دنیا مین)

ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یا رب

تم سے نہین کہا تھا میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہینگے آج مین تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا (جو تم کہو سو کرونگا) اس وقت ابراہیم ع

انک وعدتنی ان لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول

(پروردگار سی) عرض کرینگے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۂ شعرا مین ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھ کو ذلیل نہین کرینگا

اللہ تعالیٰ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقال یا ابراہیم ما تحت رجلیک فینظر

اللہ تعالیٰ فرمائیگا مین نے تو کافرون پر بہشت حرام کردی ہے رض پھر ابراہیم سے کہا جائیگا ذرا اپنے پاؤن کے نیچے تو دیکھو وہ دیکھینگے تو ان کے

فَاذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُتَمَطِّطٍ يَخُرُّ مَتْعَاهُ بِقَوَائِمَ فَيُلْقَى فِي النَّارِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

والد کا پتہ نہیں) ایک شخص ہے تجاست میں لتھڑا ہوا اس کے پاؤں (فرشتے) پکڑ کے دوزخ میں ڈالدیں گے ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ

عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضؓ کے غلام تھے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَ

ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ

صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ

کی صورتیں ہیں آپ نے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہو وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں صورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے

مُصَوِّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ

اُن کو کیا ہوا بھلا وہ پانسوں سے فال کھولتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ

انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب (باہر سے) دیکھا کہ بہت سی تصویریں رکھی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے

يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ

حکم دیا وہ تصویریں مٹا ڈالی گئیں (یا مٹا دی گئیں) آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی صورتیں بنائیں ہیں ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے

فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

کے) دیکھ کر فرمایا اللہ ان کافروں کو غارت کرے ان بزرگوں نے پانسوں پر کبھی فال نہیں کھولی ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یحیی قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے

قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنے اعمال کے رو سے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو

نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ

جو خود بھی نبی تھے باپ نبی دادا نبی پردادا اللہ کے خلیل (جو ریشت برابر سیر بیری رہتا ہے فضیلت کسی کو نہیں ملی) انہوں نے کہا ہم اس کو بھی نہیں پوچھتے آپ نے

الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَ

فرمایا (معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان پوچھنے ہو اُن میں کون افضل ہے) تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف اور عالی خاندان تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی

مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ

اور اس حدیث کو ابواسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ ق ہم سے مؤمل

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اللَّيْلَةَ اِتْيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا

فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں اُن کا سر قریب تہائی دیکھ سکوں معلوم ہوا

وَاَنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا

وہ (حضرت) ابراہیم ہیں پیغمبر ہیں مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ

اِبْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْنَ عَبَّاسٍ رض وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ

ابن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا لوگوں نے ان سے ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یہ حروف لکھے ہوں گے

اَوْ كَ ف ر قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى

ک ف ر (یعنی ہر ہوشیار ان حرفوں کو پڑھ لیگا یعنے کافر ہے) ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت ﷺ سے نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو

فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِنْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ حَدَّثَنَا

گھنگھریالا گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سوار یہ کہ میں گویا ابھی ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اتر کر لبیک کہتے ہوئے ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں

ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ

بسولے سے ختنہ کیا ف۳ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان

بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ اَبِیْ

کیا پر یہی حدیث نقل کی لیکن بیلی روایت میں قدوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنے ایک ہیں یعنے بسولہ) شعیب کے ساتھ

هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِیُّ اَخْبَرَنَا

اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ف۴ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو

اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (انکا بیان آگے آتا ہے) ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا

ف۱ یعنی صورت و خلقی تھی ایمان پر اثر نہیں ہوگا اگلی صورت پر ہوگا ف۲ جعل کا ترجمہ بنانا بھی کرتے ہیں بعضوں نے کہا گھنگھر والے بال کیا ہے اسی پر ترجمہ ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ اس کے بال سیدھے تھے

ف۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ختنہ کی اصل ابراہیم علیہ السلام سے ہے اور ان کی شریعت میں داخل تھا اور ہماری شریعت میں بھی ہے اور ان کی شریعت کا ہماری شریعت میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا

ف۴ اس حدیث کو امام بخاری نے دو سند سے روایت کیا ایک سند میں ابوسلمہ کا واسطہ ہے دوسری میں نہیں ہے

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا حضرت ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے

السَّلَامُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَّقَوْلُهٗ

مگر تین بار دو جھوٹ تو خاص اللہ کر لیے (یعنے اُس کی راہ میں جس میں اُن کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا) ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤنگا (ستاروں کو دیکھکر ایسا معلوم

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ

کر اس پر جو بت (ان تینوں کو) توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور سارہ دونوں (سفر میں) ہمارہے تھے اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں ہو گئے جو صاحب

لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ

لوگوں نے اُس سے جڑ یا یہاں ایک مرد آیا ہے اُس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بلا بھیجا اور اُن سے پوچھا یہ عورت تمہاری کون ہے

قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ وَاِنَّ

انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم (بادشاہ پاس سے ہو کر) حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا

هٰذَا سَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ

کوئی مومن نہیں ہے (سب شرک اور کفر میں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے معلوم ہوں کہہ دیا تم بھی نیک نیتی میری بہن کہنا ایسا نہ ہو

يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِيْ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا

تو میرا دودھ اُن پر ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی مرا بدن (زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا) اب کہنے لگا اے عورت تو میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤنگا یا دعا کر میرا سارہ دودھ

الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِيْ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا

پھر اسی آفت میں یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤنگا انہوں نے دعا کی تو اچھا ہو گیا تب بدبخت نے اپنے تئیں نہ روکا

بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمْ تَاْتُوْنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ

میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور ایک لونڈی) ہاجرہ سارہ کو دیکر رخصت کر دیا

فَاَتَتْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ

وہ حضرت ابراہیم پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر فاجر بدکار کی تدبیر

هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاۗءِ السَّمَاۗءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَوِ ابْنُ

دلوائی ابوہریرہ نے حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا اے آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں (عبیداللہ بن موسے نے یا محمد بن سلام نے

سَلَامٍ عَنْهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ

عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عبدالحمید بن جبیر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا فرمایا یہ (بدبخت) حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بچھار ہے تھے)

انہوں نے ام شریک سے

عَلَيْهِ السَّلَام حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ

مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں

بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

ظلم کی ملونی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنے گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد

بِشِرْكٍ أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ہے تم نے سورہ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا مسلم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے

بَابُ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو

باب سورہ والصافات میں جو یزفون ہے چلنے دوڑنے کے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے

أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابوحیان سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لائے

يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمْ

آپ نے فرمایا اللہ قیامت کو دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کریگا پکارنیوالا اپنی آواز ان کو

الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمْ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ

سنا سکیگا اور دیکھنے والا ان کو دیکھ سکیگا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول نہ ہوگا) اور سورج انکے نزدیک آجائیگا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ سنایا

فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ قَدْ كُرِّدْتُ بِأَنِّي

اُن سے کہینگے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کرینگے (عمر بھر میں کل تین جھوٹ بولے اور پھر

نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي

بولے ہیں) اور کہینگے مجھے اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے تم موسیٰ پاس جاؤ ابوہریرہ رضہ کے ساتھ اس حدیث کو انس نے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ابوعبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ

سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ

اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

(حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد میڈھ نہ بناد یتیں) تو (آج) وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم

ابن جریج اما کثیر بن کثیر فحدثنی قال اتیتُ وعثمن بن ابی سلیمن جلوس مع سعید

یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے

ابن جبیر فقال ما ھلکذ احدثنی ابن عبّاسؓ قال قبل ابراھیم باسمٰعیل و امّہ علیھم

میں انہوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمٰعیل اور اُن کی والدہ ہاجرہ کو لیکر (مکہ کی سرزمین میں)

السلام وھی ترضعہ معھا شنّۃ ثم یرفعہ ثم جاء بھا ابراھیم وبابنھا اسمٰعیل

آئے حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں اُن کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی ف ابن عباس رضؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا

وحدثنی عبد اللہ بن محمّد حدّثنا عبد الرزّاق اخبرنا معمر عن ایوب السختیانی

اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنہوں نے ایوب سختیانی

وکثیر بن کثیر بن المطلب بن ابی وداعۃ یزید احدھما علی الاخر عن سعید بن جبیر

اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے ان دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے

قال ابن عبّاسؓ اوّل ما اتّخذ النّساء المنطق من قبل اُمّ اسمٰعیل اتّخذت منطقا لتعفّی

اُنہوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر پٹہ باندھا اُن کی غرض یہ تھی کہ سارہ اُن کا

اثرھا علی سارۃ ثم جاء بھا ابراھیم وبابنھا اسمٰعیل وھی ترضعہ حتّی وضعھما عند

سراغ نہ پا سکیں (وہ جلد بہاگ جائیں) ف پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ اور اُن کے بچے حضرت اسمٰعیل کو (مکہ میں) لے آئے حضرت ہاجرہ کو دودھ

البیت عند دوحۃ فوق زمزم فی اعلی المسجد ولیس بمکّۃ یومئذ احدٌ ولیس

پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے دونوں کو ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں اب زمزم ہے مسجد کے بلند حصہ میں اُس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان نہ تھا

بھا ماءٌ فوضعھما ھنالک ووضع عندھما جرابا فیہ تمرٌ وسقاءً فیہ ماءٌ ثم قفّی

نہ وہاں پانی کا وجود تھا غرض حضرت ابراہیم دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک تھیلا کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام)

ابراھیم منطلقا فتبعتہ اُمّ اسمٰعیل فقالت یا ابراھیم این تذھب وتترکنا بھذا

کو چلدیئے (جہاں حضرت سارہ نہیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے تو حضرت ہاجرہ اُن کے پیچھے ہو لیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے ہمکو اس جنگل میں جہاں

الوادی الذی لیس فیہ انس ولا شیء فقالت لہ ذالک مرارا وجعل لا یلتفت الیھا فقالت

نہ جہان آدمی کا پتہ تک نہیں نہ کوئی چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیم نے اُنکی جانب تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر

لہ اللہ الذی امرک بھذا قال نعم قالت اذن لا یضیّعنا ثم رجعت فانطلق ابراھیم

حضرت ہاجرہ نے اُن سے کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے اُنہوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو پروردگار ہماری حفاظت کریگا ہم کو ہلاک نہیں کریگا

حتّی اذا کان عند الثّنیّۃ حیث لا یرونہ استقبل بوجھہ البیت ثم دعا بھؤلاء

جب اُس پہاڑی پر پہونچے جہاں سے دکھلائی نہیں پڑتے تھے (جب پہاڑی سے آنحضرت صلعم مکہ میں داخل ہوتے تھے) تو اور ہر رخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (دونوں) ہاجرہ اور اسمٰعیل

کتاب الانبیاء علیہم السلام

باب یزفون النسلان فی المشی

کتاب سے نشان چوڑی میں

پانی سے نشان چوڑی میں

ساروہ ان کا پانی نہ پا سکیں

کی ٹوٹی تھیں انہوں نے

ابراہیم سے فرمایا کہ

حضرت اسمٰعیل کی

تک لاوارث نہ کہا

انہوں نے قسم کھائی

ہاجرہ کی گود میں

کی گئی تھیں

کہا کہ ہاجرہ

ان کو خاوند

کہا کہ ہاجرہ

کو اور ان کے

الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّى بَلَغَ يَشْكُرُونَ

کو چھوڑ آئے تھے) اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد اسے میدان میں چھوڑ دی ہے جہاں کھیتی نہیں اگتا (کیونکہ

وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ

اور ہر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گذرا وہ حضرت اسمعیل کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی

عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ

پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی بچہ کو دیکھا تو وہ پیاس کے مارے تڑپ اور لوٹ رہا ہے یا تڑپ رہا ہے تو وہ اس نیت سے ہٹ کر گئیں کہ بچہ کا یہ حال نہ

أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر پڑے (اس سے پانی نا لکھیں)

الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ

لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے

طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ

نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں

عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر انہوں نے اسی طرح مارے ابن عباس رضی نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے لوگوں نے صفا مروہ کا پھیرا (حج میں) شروع کیا خیر جب (ساتویں پھیرے میں) مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے

فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ

ایک آواز سنی اپنے تئیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی اس وقت (بگڑ کر) کہیں (خدا کے بندے) میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد

غُوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ

کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے وہاں ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل) ہے انہوں نے اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا

فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ

حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلو سے لے لیکر اپنی مشک میں بھرنے جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی

بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ

ابن عباس رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر

زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ

چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا

وَلَدِهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَ

فرشتے (حضرت جبریل ؑ) نے اُن سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ اور اُس کا باپ دونوں (اللہ)

أَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ

اس گھر کو بنائینگے اور اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اُس وقت کعبے کا یہ حال تھا ٹیلے (ٹیلے) کی طرح زمین سے اونچا تھا دائیں اور بائیں

فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ

طرف سے برھان کا پانی نکل جاتا تھا ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح سے گزاری ف چند روز کے بعد جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ یا کچھ گھر والے

مِنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ

جو کداء کے رستہ (مکہ کی بلند جانب) سے آرہے تھے اور ہر سے گزرے وہ مکہ کے نشیب میں اُترے اُنہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے

هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ

مگر یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر اُنہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے

فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمٰعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا

کے لیے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے اُن کو پانی کی خبر دی وہ بھی آئے آنحضرت ص نے فرمایا اسمٰعیل کی والدہ وہیں

أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ

تم ہم کو یہاں اُتر پڑنے (اور سکونت کرنے) کی اجازت دیتی ہو اُنہوں نے کہا ہاں مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں اُن لوگوں نے قبول کیا ابن عباس رض

عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرہم کے لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں

وَأَرْسَلُوا إِلٰى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ

خیر جرہم کے لوگ وہاں اُتر پڑے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہیں اُتر آئے جب کہ وہیں کئی گھر بن گئے اور اسمٰعیل ؑ جوان ہوئے

وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجَهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ

اُنہوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی ف اور جوان ہوا اُنکی نگاہ میں بہت پیارا جب جرہم کے لوگ اُن سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت

وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمٰعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمٰعِيلَ

اُن کی والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمٰعیل ؑ کی شادی ہو چکی تو مدت کے بعد) حضرت ابراہیم اپنی جورو بچے کو دیکھنے آئے ف اسمٰعیل اُس وقت

فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ

اپنے گھر میں نہ تھے اُنہوں نے اُن کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اُس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم ؑ نے پوچھا تمہاری گذران کیسی

نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ

کہا بہت بری تنگی سے گذرتی ہے اُن سے خوب شکایت کی ابراہیم ؑ نے کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے اُن کو سلام کہنا

السَّلَامُ وَقُوْلِيْ لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيْلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ

اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالیں ف (ابراہیمؑ یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئے) جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو اپنے باپ کی خوشبو یا بی بی سے پوچھا کوئی

اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ

آیا تھا اُس نے کہا ہان ایک بوڑھا ایسی ایسی صورت کا آیا تھا اُس نے تمکو پوچھا میںنے کہدیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں) پھر مجھسے پوچھا تمہاری گذران کس طرح

اَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ

ہوتی ہے میںنے کہا بڑی تکلیف اور بہت تنگی سے اسمٰعیلؑ نے کہا اور بھی کچھ اونہوں نے کہا اُس نے کہا ہان تم کو سلام کہا ہے اور

يَقُوْلُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِيْ وَقَدْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَ

یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو اسمٰعیل نے کہا ارے وہ میرے والد تھے انہوںنے یہ حکم دیا ہیں تجکو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسمٰعیلؑ نے

تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرٰى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰى

جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھیرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسمٰعیلؑ گھر میں نہ ملے وہ

امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَ

اُن کی (دوسری) جورو پاس گئے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اُس نے کہا روزی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیمؑ نے کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گذرتی ہے ابھی تو

هَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ

رہتے ہو اُس نے کہا اور کاشکر ہے ہم بہت خیر خوبی کے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیمؑ نے پوچھا تم کھاتے کیا ہو اُس نے کہا گوشت پوچھا

فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پیتے کیا ہو اُس نے کہا پانی جب آنحضرتؐ نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا

اُن دونوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیمؑ اُس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں

اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ

رکھی ہے) اگر دوسرے ملک کا صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار ہو جائیں خیر ابراہیمؑ نے (اپنی بیوی) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے انکو سلام

يُثْبِتْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنٌ

کہنا اور کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھو (ابراہیمؑ یہ کہکر روانہ ہوگئے) ف جب اسمٰعیلؑ گھر میں آئے تو (باپ کی بہنک پاکر اپنی بی بی سے

الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا

ابراہیمؑ کی بہت تعریف کی تم کو پوچھتے تھے میں نے کہدیا وہ باہر گئے ہیں) اُنھوںنے مجھسے پوچھا تمہاری گذران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح

بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ

اسمٰعیلؑ نے پوچھا اور بھی کچھ کہا اُس نے کہا ہان تمکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی زہ عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا

باب ابراہیم علیہ السلام

اور ہم سے بیان کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دودھ دوہنے والے اونٹ کے اور ذبیح سے مراد اسحٰق ہیں اس لئے کہ یہود کو یہی مقصود ہے اور اسی کے وطن کے قریب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور فلسطین میں ہے اور یہ غلط ہے اسمٰعیل ہی ذبیح ہیں اور مکہ ہی میں ہیں

ف (ابراہیمؑ کی بیوی) ہاجرہ کی اولاد میں سے ایک قبیلہ جرہم کا تھا یہ لوگ مکہ کے نشیب میں آباد تھے

بِأَبِيكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ لَعَتْهُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ

تب اسمٰعیلؑ نے کہا وہ صاحب میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دوں یہ جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیمؑ (انیز ملک میں)

بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ

شہر میں رہے اس کے بعد جو آئے تو اسمٰعیلؑ اس وقت (گھر میں تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنا تیر درست کر رہے تھے جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا

فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ

تو اٹھ کھڑے ہوئے باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہوا دیکھا ف اس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھکو ایک حکم دیا ہے انہوں نے

قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ

کہا جو حکم دیا ہے بجا لاؤ ابراہیمؑ نے کہا تو میری مدد کریگا انہوں نے کہا میں (ضرور) مدد کرونگا ابراہیمؑ نے کہا اللہ نے مجھکو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک

هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنے اس کے گرد اس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسمٰعیلؑ

فَجَعَلَ إِسْمَعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ

پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہوگئیں (زمین پر کھڑے ہوکر تعمیر نہ ہو سکی) تو اسمٰعیلؑ یہ

فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا

پتھر (یعنے مقام ابراہیم) لیکر دئے اور اسکو وہاں کھدیا ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہوکر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیلؑ پتھر دیتے جاتے اور دونوں (سورۂ بقرہ کی)

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا

یہ دعا پڑھتے تھے (کہ اے ہمارے تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے) غرض وہ دونوں بہت اللہ کی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے

يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

اور یہی دعا پڑھتے جاتے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ

ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انہوں نے سعید

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَعِيلَ

ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ابراہیم اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا سارہ نے کہا ہاجرہ کو نکالو

وَأُمِّ إِسْمَعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا

ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو لیکر نکلے پانی کا ایک مشکیزہ ان کے ساتھ تھا اسمٰعیل کی والدہ وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے کے لیے

عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَانْطَلَقَ أُمُّ

اترتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچے ابراہیمؑ نے ایک درخت کے تلے اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو تنہا دیا آپ سارہ کے پاس لوٹ گئے جب لوٹنے لگے

إِسْمٰعِيلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوا الْمَاءَ نَادَتْ مُرْضِعَتُهُ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ قَالَتْ

تو اسمعیل کی والدہ اُن کے پیچھے لگیں ابراہیم جب مکہ کی بلند ٹیکری پر پہونچے تو اسمعیل کی والدہ نے اُن کو پکار کر کہنے لگیں ابراہیم تم ہمکو کس پر چھوڑ جاتے ہو

رَضِيتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتّٰى

اچھا میں اللہ پر راضی ہوں اور لوٹ آئیں اُس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے بچہ کو دودھ پلاتی رہیں جب

لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا

پانی ختم ہوگیا تو اُنھوں نے (اپنے دل میں کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ ملجائے (جس سے میں مدد چاہوں) ابن عباس رضؓ نے کہا پھر

فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ

چڑھیں وہاں ادہر اودہر خوب دیکھا کوئی تو دکھلائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اُتر کر نالے میں آئیں تو (گھبراہٹ کے مارے) دوڑ کر چلیں

فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ يَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ

پھر چڑھیں ایسا ہی کئی پھیرا اُنھوں نے کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو تو دیکھوں اُس کا کیا حال ہے

فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ

دیکھا تو اُسی حال میں ہے (یعنے زندہ ہے) مگر تکلیف کے مارے گویا موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھکر اُن سے صبر نہ ہوسکا اُنھوں نے پھر اپنے دل میں ہی

فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا

کہا پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جاکر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں بار بار ادہر اودہر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا

حَتّٰى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ

اسی طرح اُنھوں نے صفا مروے کے سات پھیرے کیے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چلکر دیکھوں اُسکا کیا حال ہے اتنے میں ایک آواز اُن کے کان میں آئی

إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ

اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سُن پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرئیل موجود ہیں ف ابن عباس رضؓ نے کہا پھر جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری

قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عباس رضؓ نے ایڑی مار کر بتلایا اسی طرح اسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمعیل کی والدہ ڈریں (کہیں یہ پانی غائب نہ ہوجائے) اور زمین کھودنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى

علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا غرض اُنھوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دودھ پلانے لگیں

صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمٍ بِبَطْنِ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا

ابن عباس رضؓ نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اُس میدان کے نشیب میں گذرے اُنھوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت معلوم ہوا وہ کہنے

مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا

لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے اُنھوں نے ایک آدمی کو بھیجا اُس نے جاکر دیکھا تو وہاں پانی ہے اُن کر اپنے لوگوں کو خبر کی پھر تو سب لوگ

إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَعِيلَ أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ وَنَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا

وہاں آئے اور کہنے لگے اسمٰعیل کی والدہ تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس مقام میں بسیں (انہوں نے اجازت دی) وہ لوگ

فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ

تو انہوں نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا ابن عباسؓ نے کہا (ایک مدت بعد) ابراہیمؑ کو ہاجرہ اور اسمٰعیل کا خیال آیا انہوں نے حضرت سارہ سے کہا میں انکے

فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ

تو اسمٰعیلؑ کی بی بی سے پوچھا اسمٰعیلؑ کہاں ہیں اس نے کہا شکار کو گئے ہیں ابراہیمؑ نے اس سے کہا جب اسمٰعیلؑ آئیں تو ان سے یوں کہدینا اپنے دروازے

بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ نِعْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ

کی زہ بدل دو اسمٰعیلؑ (شکار سے) لوٹ کر آئے تو اُن کی بی بی نے کہدیا انہوں نے کنایہ سے تو ہی مراد لے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا پھر ابراہیمؑ کو دوبارہ خیال

لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ

آیا اور اپنی بی بی سارہ سے کہنے لگے میں اسمٰعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آکر جب بھی اسمٰعیلؑ نہ ملے اُن کی (دوسری) بی بی سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اس نے

فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَ

آپ سواری سے تو اتریے اور کچھ کھایئے و پیجیے ابراہیمؑ نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اُس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور

شَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

پینا پانی ابراہیمؑ نے یوں دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ

مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیمؑ کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیمؑ کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا میں اسمٰعیل کو دیکھنے جاتا ہوں

تَرِكَتِي فَجَاءَ فُوَافِقَ إِسْمَعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ

آئے تو اسمٰعیلؑ موجود تھے زمزم کے پیچھے پیچھے اپنے تیر درست کر رہے تھے ابراہیمؑ نے کہا اسمٰعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے

أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ

کہ میں اُس کا گھر طیار کروں اسمٰعیلؑ نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے وہ بجالاؤ ابراہیمؑ نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو انہوں نے

أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمَعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ

کہا میں کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر ابراہیمؑ نے بنانا شروع کیا اور اسمٰعیلؑ پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں یوں دعا کرتے تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى

مالک ہمارے ہماری یہ کوشش قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہو گئیں اور ابراہیمؑ کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا پھر

نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

وہ مقام ابراہیمؑ (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسمٰعیلؑ اُن کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمائے

حدیث ۳ باب ۱۰ حدیث ۱۰
دیکھئے کتاب انبیاء میں ابن عباسؓ کی حدیث وہ آئے گی
کتاب تفسیر سورہ ۲ آیت ۱۲۵

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

بیشک تو سنتا جانتا ہے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رضہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول

أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى

اللہ سب سے پہلے زمین میں کون سی مسجد بنی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّ فَإِنَّ

میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا فاصلہ پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی فضیلت

الْفَضْلَ فِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى

نماز پڑھنا ہے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھلائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف۳ یا اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور میں یہ کہتا ہوں کہ دونوں پتھریلے کنارہ کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام

رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

کرتا ہوں ف۴ اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۵ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) ابن ابی بکر رضہ نے عبداللہ

ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن عمر رضہ کو حضرت عائشہ رضہ سے سنکر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ رضہ) سے فرمایا کیا

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں (یا پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے

اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا (تو میں ضرور

ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى أَنَّ

ایسا کرتا) عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا اگر حضرت عائشہ رضہ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ اس

ف۱ یہاں یہ بتلانا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیم نے بنایا تھا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تو دونوں میں بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم نے کہنے کے بعد پہلی نہیں بنایا تھا بلکہ پہلی بنا اور کی حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی تو میں کون سی کہنے کے بعد بنانے والے کی بات ہوئی تو انہوں نے یا ان کی اولاد نے مسجد اقصیٰ کی بنا ڈالی ہو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یا حضرت یعقوب بن اسحٰق کی دو بارہ تعمیر کی ہو

ف۲ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ مدینہ سے محبت رکھنا اچھا ہے

ف۴ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے

ف۵ یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اِسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ

دونوں کونوں کا بوسہ نہیں دیتے تھے جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنے رکن شامی اور عراقی کا) کیونکہ کعبہ حضرت

لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا

ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے (یہ دونوں رکن آگے ہٹ گئے ہیں) اسمٰعیل بن ابی اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہا ہے اور ہم سے

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے

حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہم اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول

رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو یا اللہ محمد اور ان

مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ

کی بی بیوں اور ان کی اولاد پر اپنی رحمت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمد اور ان کی بی بیوں اور

ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّ

اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت اتاری بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے ہم سے قیس بن حفص اور

مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ اَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے

الْهَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِیْسٰی سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ

کہا مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے سنا انہوں نے کہا

کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَکَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِ هَالِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

میں نے کہا ضرور دو انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم

کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ

آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیونکر درود پڑھیں کیونکہ اللہ نے ہم کو آپ کو سلام کرنا تو ہمکو اللہ نے سکھلا دیا (یعنے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

محمد اور محمد کی آل پر رحم کر جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر رحم کیا بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے

۷۴

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یا اللہ محمد اور محمد کی آل پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکت اتاری ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا

ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لیے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈتے تھے فرماتے تھے

كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ

تمہارے دادا ابراہیم اسمٰعیل اور اسحاق کے لیے انہی کلموں سے پناہ ڈھونڈا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن

عَيْنٍ لَّامَّةٍ **بَابٌ** قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ قَوْلُهٗ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ

کل عین لامۃ ف **باب** اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا اے پیغمبر ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ سنا اور (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا پر میں چاہتا ہوں

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى

(ابراہیم نے جو یہ سوال کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتا تو) ہم کو ابراہیم سے زیادہ شک ہونا نہیں ف۳ جب انہوں نے عرض کیا پروردگار مجھکو دکھا

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي

برسبیل مطلب یہ کہ دل کو اطمینان ہو جائے (جو انکار سوء دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ زبردست رکن (یعنی خدا) کی پناہ لیتے تھے

السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ **بَابٌ** قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا ہوتا جتنی مدت یوسف پیغمبر رہے کسی برس تک اور کوئی بلانیوالا آتا) تو میں فوراً چلا جاتا ف۴ باب (حضرت اسمٰعیل کا بیان) اللہ کا

اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ

اسمٰعیل کا ذکر کردہ وعدے کا سچا تھا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید

اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ

سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی شخصوں پر سے گذرے جو تیر اندازی

يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

کر رہے تھے (دو جماعتیں ہو گئی تھیں) آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا اسمٰعیل تیر انداز تھے

وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَکَ اَحَدُ الْفَرِیْقَیْنِ بِاَیْدِیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور میں اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سنکر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپ نے فرمایا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَکُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا

پوچھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے اُن سے مقابلہ کریں آپ نے فرمایا انہیں تیر چلاؤ میں تم دونو

مَعَکُمْ کُلِّکُمْ ۝ بَابُ قِصَّةِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فِیْهِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ

کے ساتھ ہوں ۝ باب حضرت اسحاق کا بیان اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۝ بَابُ اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِلٰی قَوْلِهٖ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ف ۱ باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یوں فرمانا کیا تم حاضر تھے یعقوبؑ مرنے لگا اُس

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدٍ

وقت تم موجود تھے اخیر آیت ونحن لہ مسلمون تک ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا اُنہوں نے معتمر بن سلیمان سے سنا اُنہوں نے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے سعید

ابْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْرَمُ

ابن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب

النَّاسِ قَالَ اَکْرَمُهُمْ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ

لوگوں میں زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو اُنہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے

نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَعَنْ

جو پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیمؑ) کے پڑپوتے ہیں اُنہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (پھر) معلوم ہوا کہ عزت کے خاندانی

مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ

کو پوچھتے ہو) اُنہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی شریف ہیں

اِذَا فَقِهُوْا ۝ بَابُ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ اِنَّکُمْ

بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف ۲ باب (حضرت لوطؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ نمل میں) فرمانا اور بھیجا ہم نے لوطؑ کو جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بیحیائی

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ

عورتوں کو چھوڑ کر اپنی خواہش مردوں سے بجھاتے ہو تم جاہل لوگ ہو پھر اُن کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا

اِلَّا اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ

یہی کہا کہ لوطؑ والوں کو اپنی بستی سے باہر کر دو یہ بڑے پاکیزہ بنتے ہیں آخر ہم نے لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو بچا دیا

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ۝

صرف اُن کی بی بی کو عذاب والوں میں رہنے دیا اور اُن کی قوم پر (پتھروں کا) مینہ برسایا یہ بڑا مینہ تھا جو ڈرائے گئے لوگوں پر برسایا گیا

ف ۱ ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے تھے اور یعقوبؑ کے باپ تھے اور یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ تھے اور یوسفؑ کے بیٹے ابراہیمؑ تھے اور ابراہیمؑ کے بیٹے اسحاق تھے اور اسحاق کے بیٹے یعقوبؑ تھے

ف ۲ اس باب میں حضرت لوطؑ کا بیان ہے اور اُن کی قوم کا جو بیحیائی کرتی تھی اور اُن کے عذاب کا بیان ہے

۷۶

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط کو بخشے وہ زبردست رکن یعنے اللہ کی پناہ میں گھستے تھے

بَابُ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ بِرُكْنٍ وَمَنْ مَعَهُ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا جب لوط والوں پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو انجان (پر ملک الی)

قُوَّةٌ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَانْكَرَهُمْ وَنَكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ ثُمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَّبَ

اس کے زور سے ف (سورۂ ہود میں) ولا ترکنوا کا معنے مت جھکو (سورۂ ہود میں) انکرھم استنکرھم ف ان سب کا ایک ہی معنی ہے (سورۂ الصافات میں) بھیجے علیہ

صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ بِالسَّبِيلِ لِطَرِيقٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو

(سورۂ حجر میں) صیحۃ کا معنے ہلاکت ف (سورۂ حجر میں) المتوسمین کا معنے دیکھنے والوں کے لیے (سورۂ حجر میں) السبیل کا معنے رستہ میں ہم سے محمود بن غیلان نے بیان

أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى

کیا کہا ہم سے ابواحمد (محمد بن عبداللہ زبیری) نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ بَابٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَّبَ

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ قمر میں) فھل من مدکر کو پڑھا ف باب (ثمود کی قوم اور حضرت صالح کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) ہمنے ثمود کی طرف ان کے

أَصْحَابُ الْحِجْرِ مَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَرَّمْتَ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ

حجر والوں سے یعنے حجر ثمود والوں کا شہر تھا (یعنے سورۂ انعام میں) جو حرمت حجر آیا ہے وہاں حجر کے معنے حرام اور ممنوع کے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حجر محجور یعنے حرام

بَنَيْتَ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ

اور جس میں کو گھیر لیا جا کر دیوار یا باڑ سے اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم کے معنے ٹوٹا ہوا پہلے وہ کعبے کے اندر تھا اس کو توڑ کر

مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْحَجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحِجًى

باہر کر دیا اسی لیے حطیم کہنے لگے) جیسے قتیل مقتول سے اور مادیان گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں اور حجر کے معنے عقل کے بھی ہیں جیسے حجی بھی عقل کو کہتے ہیں

وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

(سورۂ حجر میں ہر حل فی ذالک قسم لذی حجر) اور حجر الیمامہ ایک مقام کا نام ہے (حجاز اور یمن کو بیچ میں) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (بدذات) اس

الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ حَدَّثَنَا

کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کو مارا آپنے فرمایا ایک عزت دار زوردار صاحب قوت شخص (قدار) نے اس کے مار ڈالنے کا ذمہ لیا جیسے (ہمارے زمانہ میں)

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

محمد بن مسکین ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حسان بن حیان ابوزکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ

انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک میں حجر میں اترے

تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ

تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں سے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھر لیں آپ نے فرمایا

أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشَّمُوسِ

یہ آٹا پھینکدو مشکیں بہادو اور سبرہ بن معبد اور ابوالشموس سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے طیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم کیا اور ابوذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

مَنْ عَجَنَ مِنْكُمْ مِائَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو وہ اس کو پھینکدے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید عمری سے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمر رضی نے بیان کیا لوگ (غزوۂ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر

سَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں جا کر اتری وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھر لیں آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی

وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا

(جو مشکوں میں تھا) بہا ڈالیں اور آٹا (جو اس پانی سے گوندھا تھا) وہ اونٹوں کو کھلا دیں آپ نے فرمایا اس کنوئیں سے پانی لو

مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا

جس میں کا پانی (حضرت صالح کی) اونٹنی پیا کرتی تھی عبداللہ کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رض) سے کہ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر پر سے گذرے (جہاں ثمود کی قوم بستی تھی) تو یہ فرمایا گھنگاروں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر روتے

تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ حَدَّثَنِي

ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی آن پڑے یہ فرما کر آپ نے کجاوہ پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا مجھ سے

ف اور ابونعیم نے اور ابن عیینہ نے اور ابوعاصم نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواء یا ودان میں شکار کا گوشت آپ کو ہدیہ بھیجا تھا آپ نے واپس کر دیا جب آپ نے ان کے چہرہ پر رنج کے آثار دیکھے تو فرمایا ہم نے تم کو واپس نہیں کیا مگر اس لیے کہ ہم احرام میں ہیں

ف یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور یہاں اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس پانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایسا نہ ہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲ منہ وحید الزمان الحمد للہ اس کو ابن السکن نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۱

عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِیْ سَمِعْتُ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اِلَّآ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر

اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَهُمْ بَابٌ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ

جاؤ تو روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب اُن کو ہوا تمہیں بھی آجائے ۱۲ باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (اس کو)

یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

جب یعقوب مر رہے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْكَرِیْمُ

عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے عزت دار

ابْنُ الْكَرِیْمِ ابْنِ الْكَرِیْمِ ابْنِ الْكَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِمُ

عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پردوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام

السَّلَامُ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝

ہیں باب (حضرت یوسفؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں فرمایا بیشک یوسف اور اُن کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے (قدرت

حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھکو سعید بن ابی سعید نے

ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ

خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت

قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ

والا ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف (عزت والے) ہیں جو

نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ

خود پیغمبر اُن کے باپ پیغمبر دادا اللہ کے خلیل (یعنے حضرت ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم عرب کو

الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا

خاندانوں کے لحاظ سے پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سونا اچھا مال نکلتا ہے کسی سے بُرا) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (شریف)

فَقِهُوْا حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض

کی سمجھ حاصل کریں (عالم بنیں) مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ

اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے سعد بن ابراہیم

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا

سے اُنہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سُنا اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے (مرض موت میں) فرمایا

مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ اِنَّهٗ رَجُلٌ اَسِيْفٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَتْ فَقَالَ

ابوبکر صدیق سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اُنہوں نے عرض کیا ابوبکر رضہ تو کچے دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو آپ پر رقت طاری

شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ

شعبہ نے کہا (حدیث کے راوی ہیں) آپ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ) تو ابوبکر سے کہو نماز

ابْنُ يَحْيٰى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى

ربیع بن یحیی بصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے اُنہوں نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

اُنہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکر رضہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہ رضہ نے)

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَقَالَتْ مِثْلَهٗ فَقَالَ مُرُوْهُ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ

کہا ابوبکر رضہ تو ایسے آدمی ہیں (یعنے بالکل نرم دل) آپ نے پھر وہی عرض کیا حضرت عائشہ رضہ نے پھر وہی معروضہ کیا آپ نے فرمایا ابوبکر رضہ سے کہو (نماز

فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ

ہو پھر آپ کی زندگی بھر (یعنی بالکل آخر تک) ابوبکر رضہ ہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے

الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

آپ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ

دعا کی یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے

هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ

یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں پاس قید تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو)

اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال یا اللہ اُن کے سال ایسے کر جیسے یوسف پیغمبر کے (زمانہ میں قحط کے) سال کر رہے تھے ہم سے عبداللہ

ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابن محمد بن اسماء نے بیان کیا جویریہ کے بھتیجے تھے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے اُنہوں نے امام مالک رحہ سے اُنہوں نے زہری سے

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُن کو سعید بن مسیب اور ابو عبید نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ

اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے پاس پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید میں رہتا پھر

ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ

کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا جاتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہا ہم سے حصین نے

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ

بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے مسروق سے کہا میں ام رومان سے جو حضرت عائشہ رض کی والدہ تھیں اُس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ رض پر کیا گیا تھا

بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ

انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم دونوں (ماں بیٹیاں) بیٹھی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ

بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَنَّهُ مِمَّنْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ

کرے اور تباہ کیا ہے کہا کیوں اُس کی قصور اُس نے کہا اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی عائشہ نے پوچھا کون سی بات

فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا

جب اُس نے بیان کی تو عائشہ رض نے کہا کیا یہ بات ابوبکر رض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہونچ گئی اُس نے کہا ہو پہونچ گئی یہ سنتے ہی عائشہ رض بیہوش ہو کر گر گئی

عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ

ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو (یعنے حضرت عائشہ رض کو) کیا ہوا

قُلْتُ حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ

ہے (یعنے کہا اس کو وہ بات سنکر جو اس کے حق میں کہی گئی بخار آگیا ہے) پھر حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے لگیں (کہ میں اگر میں حلف کروں

لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُونِي فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ

جب بھی تم مجھکو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہیں مانتے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور اُن کے بیٹوں کی گذری ہے

فَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا أَنْزَلَ

ف (یعنے صبر کرنا بہتر ہے) خیر تمہاری ان باتوں پر اسی پروردگار سے مدد چاہتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سنکر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہ رض

فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

اُس وقت عائشہ رض کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا

ف یعنے حضرت یوسف اور اُن کے بھائیوں کی بہت تفصیل ہے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری حدیث کے خلاف نہیں سمجھا کیونکہ یہ جو حضرت عائشہ رض نے کہا کہ حضرت یوسف پر صبر کرنا بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رض نے

اَرَاَیْتَ قَوْلَہٗ حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِّبُوْا اَوْ کُذِبُوْا قَالَتْ بَلْ

(یہ آیت جو سورہ یوسف میں ہے) (ظنوا انھم قد کذبوا تو یہ کُذِّبُوا ہے تشدید سے یا کُذِبُوا تخفیف سو انہوں نے کہا کُذِّبُوا تشدید سے

کُذِّبُوْا بِھِمْ قَوْمُھُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَقَدِ اسْتَیْقَنُوْٓا اَنَّ قَوْمَھُمْ کَذَّبُوْھُمْ وَمَا ھُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ

عروہ نے کہا تو بیر (سمجھنے کیلئے ہیں) پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ اُن کی قوم والوں نے اُن کو جھٹلایا (ظنوا اپنے گمان کیا یہ کیا سمجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا

یَا عُرَیَّۃُ لَقَدِ اسْتَیْقَنُوْا بِذٰلِکَ قُلْتُ فَلَعَلَّھَا اُوْکِذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰہِ لَمْ تَکُنِ الرُّسُلُ

چھوٹے عروہ بیشک اُن کو تو یقین تھا میں نے کہا تو شاید اس آیت میں کُذِبُوا ہوگا تخفیف سے یعنے پیغمبر یہ سمجھے کہ اللہ نے جو اُن کی مدد کا وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا حضرت

تَظُنُّ ذٰلِکَ بِرَبِّھَا وَاَمَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَالَتْ ھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَصَدَّقُوْھُمْ

اپنے پروردگار سے ایسا گمان کر سکتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق

وَطَالَ عَلَیْھِمُ الْبَلَآءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْھُمُ النَّصْرُ حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْاَسَتْ مِمَّنْ کَذَّبَھُمْ مِنْ قَوْمِھِمْ

کی تھی اُن پر جب خدا کی آزمایش مدت تک رہی اور مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے ناامید ہو گئے (سمجھے کہ اب ایمان

وَظَنُّوْٓا اَنَّ اَتْبَاعَھُمْ کَذَّبُوْھُمْ جَآءَھُمْ نَصْرُ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اسْتَیْاَسُوْا اِفْتَعَلُوْا مِنْ

اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ اُن کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی اُن کو جھوٹا سمجھنے لگے (اُس وقت اللہ کی مدد آن پہونچی ف) امام بخاری (کہا (سورہ یوسف میں)

یَئِسْتُ مِنْہُ مِنْ یُّوْسُفَ لَا تَیْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ مَعْنَاہُ الرَّجَآءُ اَخْبَرَنِیْ عَبْدَۃُ حَدَّثَنَا

یئست سے نکلا ہے معنے یعنے حضرت یوسف کے لا تیاسوا من روح اللہ یعنے اللہ سے امید رکھو یا یوس ست ہے مجھکو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالصمد

عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ

عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پردوتے یوسف ابن یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے

اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ

وہ ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے باب (حضرت ایوبؑ کا بیان) اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ انبیاء میں) فرمانا اور ایوب کا (ذکر کر جب اُس نے اپنے پروردگار

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اُرْکُضْ اِضْرِبْ یَرْکُضُوْنَ یَعْدُوْنَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ

اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنے والا ہے (سورہ صٓ میں) ارکض برجلک کا معنے اپنا پاؤں زمین پر مار یہ رکضوا کا معنے (سورہ انبیاء میں) دوڑنے ہیں ترجمہ سے

مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ

عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَآ اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْہِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے اُن پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا وہ اپنے

لِيُخْزِيَ فِي ثَوَابِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا

اٹھے میں ٹھوکر نے لگے اُس وقت پروردگار نے اُن کو آواز دی ف کیا میں تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کیا رتجھ کو مالدار نہیں بنایا؟ انہوں نے

غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بَابٌ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا

تیری برکت (عنایت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں ف باب (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اور پیغمبر قرآن میں سے

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَرُونَ

اور ہم نے اُس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اُس سے باتیں کیں قریب آہ۔ نجیا یعنے اُس سے کلام کیا اور یعنے اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی ہارون کو پیغمبر

نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ

بنایا نجیٌّ کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لیے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خلصوا نجیًّا یعنے اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اُس کی جمع انجیۃ ہے (سورہ

أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ بَابٌ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

مجادلہ میں) یتناجون ہی اُسی سے نکلا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مومن میں) فرمانا فرعون کی الوس میں سے ایک یہ نہاد شخص (شمعان) کہنو (لگا اخیر آیت مشرک کذاب تک

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے آنہوں نے ابن شہاب سے آنہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

سے سنا آنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنہوں نے کہا (جب حضرت جبریل غار حرا میں آنحضرت ﷺ سے ملے) آپ وہاں سے حضرت خدیجہ کے پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا

إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ

وہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے آنہوں نے (آنحضرت ﷺ سے) پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیتا

فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ

ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا اور جو کہیں میں تمہاری (پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کرونگا

نَصْرًا مُؤَزَّرًا النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ

نامُوس کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ باتیں کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں)

وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اسْتَ

فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہوا خیر آیت بالوادی المقدس طوی تک اسْتَ کا منہ

أَبْصَرْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى

یعنے آگ دیکھی (تم یہیں رہو) میں اُس میں سے ایک چنگاری تمہاری پاس لے آؤں ابن عباس رضہ نے کہا ف مقدس کا معنے مبارک طوی

اسْمٌ لِوَادِي سِيرَتُهَا حَالَتُهَا وَالنُّهَى لِلتُّقَى بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا هَوَى شَقِيَ فَارِغًا لَا

اُس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں) سیرتھا یعنے پہلی حالت پر بھی یعنے پرہیزگاری بملکنا یعنے اپنے اختیار سے ہوی یعنے

مَنْ ذَكَرَ مُوسَى رَدَّ اكَى يُصَدِّقُنِي وَيُقَالُ مُعِيْنًا أَوْ مُعِيْنًا يُبَطِّشُ وَيَبْطِشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ

اور کوئی خیال دل میں نہ رہا رَدْءً آ یعنے فریاد رس مدد گار یُبَطِّشُ بضم طا اور یَبْطِشُ بکسر طا دونوں طرح قراءت ہے یَأْتَمِرُونَ یعنے مشورہ کرتے ہیں

وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَزْتَ

جذوۃ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں سے آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے سوزہ پر آگ لگی ہو) سنشد عضدک یعنے ہم تیری مدد کریں گے جس کسی پر تو زور

شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهُوَ

کرے گویا تو نے اس کو عضد یعنے بازو و یار بنا لیا (سب تفسیر ابن عباس سے منقول ہیں) اور وہیب نے کہا عضدک کا معنے ہے کہ زبان سے کوئی حرف یا تے یا فے نہ نکل سکے

عُقْدَةٌ أَزْرِي ظَهْرِي فَيَسْحَتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمُ الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ يُقَالُ

ازری یعنے میری پیٹھ فیسحتکم یعنے تم کو ہلاک کرے مُثلی امثل کی مونث ہے یعنے تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں

خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي

خذ المثلی خذ الامثل یعنے اچھی روش اچھا طریقہ سنبھالو ائتوا صفا یعنے قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج تو صف میں گیا یا نہیں یعنے نماز کے مقام میں

يُصَلِّي فِيهِ فَاوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبْتُمْ وَمِنْ خِيفَةٍ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ

فاوجس یعنے موسی کا دل ڈر کے مارے لگا خیفۃ کی اصل خوفۃ تھی واو کو بوجہ کسرہ ماقبل کے یے سے بدل دی گئی فی جذوع النخل یعنے

عَلَى جُذُوعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسٍ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذَرِّيَنَّهُ الضَّحْلُ

علی جذوع النخل خطبک یعنے تیرا حال مساس مصدر ہے کہتے ہیں ماسہ مساسا مساس (یعنے تجھ کو کوئی نہ چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے) لننسفنہ یعنے

الْحَرُّ قُصَيْهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ

ہے یعنے گرمی قصیہ یعنے اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کہیں قص کا معنے بات کا بیان کرنا اسی کو ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیک احسن الا

بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٌ لَا تَنِيَا يَنِيَا يَبِسًا

عن جنابۃ الا عن اجتناب سب کے معنے ایک ہیں یعنے دور سے مجاہد نے کہا علی قدر یعنے وعدہ پر لا تنیا یعنے سستی نہ کرو یبسا یابسا

مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْنَاهَا أَلْقَيْتُهَا مَا أَلْقَى صَنَعَ

من زینۃ القوم یعنے زیور میں کہ جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے مانگ کر لیے تھے فقذفناھا یعنے میں نے اس کو ڈالا یا القی یعنے بنایا

فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبُّ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ حَدَّثَنَا

فنسی موسی ھم یقولونہ اخطا الرب ان لا یرجع الیھم قولا فی العجل حدثنا

ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ

ابن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا

علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہونچا وہاں

۸۴

هٰرُوْنُ قَالَ هٰذَا هٰرُوْنُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ

(جبرئیل) نے پیغمبر سے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کر دیں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ

اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن ابی علی نے بھی انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہوا اور (سورۂ نساء میں) اللہ نے موسیٰ سے بولکر باتیں کیں ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے

ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ رَاَيْتُ مُوْسٰى

اُنہوں نے ابوہریرہ رضی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا

وَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ

وہ ایک دبلا پتلا سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ

اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ فِيْ اَحَدِهِمَا

کے آدمی ہیں (ایسے سرخ و سفید کہ) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیم سے اُن کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (جب پیغمبروں سے ملا

لَبَنٌ وَفِي الْاٰخَرِ خَمْرٌ فَقِيْلَ اشْرَبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ اَخَذْتَ

دودھ تھا ایک میں شراب ہیں نے دودھ کا پیالہ لیکر پی لیا اُس وقت (فرشتوں نے ف۲ مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے)

الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی ف۳ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنے عبداللہ بن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متے (پیغمبر) سے بہتر ہوں ف۴

وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اٰدَمُ طُوَالٌ

راوی نے یونس کے والد کا نام متے بیان کیا ف۵ اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ تو گندمی رنگ دراز قد

كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ

(یعنی) جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ

الدجال حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین حدثنا ایوب السختیانی عن ابن

ہے اور دجال کا ذکر کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن

سعید بن جبیر عن ابیہ عن ابن عباس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدھم

جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگوں کو دیکھا

یصومون یوما یعنی عاشوراء فقالوا ھذا یوم عظیم وھو یوم نجی اللہ فیہ موسی و

وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسے کو نجات دی اور

اغرق آل فرعون فصام موسی شکرا للہ فقال انا اولی بموسی منھم فصامہ وامر بصیامہ

فرعون کو ڈبا دیا تو موسے نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے (یہ سنکر) فرمایا میں ان سے زیادہ موسیٰ سے متعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے

باب قول اللہ تعالی واعدنا موسی ثلثین لیلۃ واتممناھا بعشر فتم میقات ربہ

باب اللہ تعالی کا (سورہ اعراف میں) فرمانا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھیرا کر کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اس کے مالک کی میعاد کی

اربعین لیلۃ وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل

پوری کر دیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اور نرمی کرتے رہنا بدمعاشوں کے طریق پر مت

المفسدین ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی

چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھیرائے ہوئے وقت پر (ایک چلہ کے بعد) آیا اور اس کے مالک پروردگار نے اس سے باتیں کیں تو کہا کہنے لگا پروردگار مجھکو

الی قولہ وانا اول المؤمنین یقال دکۃ زلزلۃ فدککنا فدککنا جعل الجبال کاوجاحۃ

مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکیگا اخیر آیت وانا اول المومنین تک عرب لوگ کہتے ہیں دککتہ میں نے اس کو ہلا دیا ف اسی سے ہے (سورہ حاقہ میں) فدکتا دکۃ واحدۃ ٹھنیہ کا

کما قال اللہ عز وجل ان السموت والارض کانتا رتقا ولم یقل کن رتقا فلتصفقتین

ان السموت والارض کانتا رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا بصیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا) ف (رتقا کا معنے جڑے ہوئے ملے ہوئے

اشربوا ثوبی مشرب مصبوغ قال ابن عباس نبجست انفجرت واذ نتقنا الجبل رفعنا

ف اشربوا جو سورہ بقر (صحیح) اس مشرب سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورہ اعراف میں) انتقنا کا معنے ہم

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید رض

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے والد یحیی بن عمارہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائینگے سب سے پہلے مجھکو ہوش آئیگا

فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ

میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے ہوش آجائیگا یا بیہوش ہی نہ ہوئے تھا اسلیے کہ طور پر بیہوش ہو چکے تھا

الطُّورِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ

سے وہ محمد سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يُخَنَّزِ اللَّحْمُ

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (اسلوی کا گوشت سیسنت کرنہ رکھتے) تو گوشت کبھی سڑتا

وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ يَا طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ الْمَوْتُ

اور جو حوا نہ ہوتیں حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں (کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی بے وفائی نہ کرتی رسول اعراف میں جو آیا ہے) اور اسلئے علیہ ہم طوفان طوفان سے مراد

الْكَثِيرُ طُوفَانٌ الْقَمَلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ حَقٌّ سَقَطَ كُلُّ مَنْدَمٍ فَقَدْ سَقَطَ

پانی کی بہتا ہوا وبہت مری ٹڈی کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل سے مراد جیچڑی ہے جو چھوٹی جوؤں سے مشابہ ہوتی ہے دگو جیچڑیں) متعبق کا سقط حق اور لازم سقط فی ایدیکم

فِي يَدِهِ

فی یدہ

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

خضر اور موسے علیہما السلام کا قصہ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ

انہوں نے ابن شہاب سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں

الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

کہ موسی کن کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچہ کو مارا ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر تھے اتنے میں ابی

فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ

کہنے لگے کہ مجھ میں اور میرے ان دوست (حر بن قیس) میں جھگڑا ہے کہ موسی کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسی نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے

هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا

آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسی پیغمبر بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو

أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ

بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انہوں نے کہا نہیں اس وقت اللہ تعالی نے موسی کو وحی بھیجی ہمارا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسی نے ان سے کہا ہو کوئی ذریعہ

فَجَعَلَ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ

(ملاقات کی) ایک مچھلی کو علامت کے ان کے لیے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب تو مچھلی گم ہو جائے (دریا میں جلدی دہیں کو لوٹ آ خضر وہیں ملینگے خیر موسے علیہ السلام

الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا
چلتے رہے اُس مچھلی کے انتظار میں تھے کہ ان کے سمندر میں غائب ہو جاتی ہے چلتے چلتے اُن کے خادم (یوشع) نے اُن سے کہا اجی دیکھو جب ہم سخرہ پاس تھے تو (واہ عجب معاملہ

أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا
شیطان ہی نے مجھکو اُس کا ذکر نا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سنکر کہا واہ (میں مالی مراد پائی) ہم تو اسی فکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر

فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گذرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباس رضہ سے کہا

عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے

فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ف ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ف ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
سے کہ موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے کسی نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے انہوں نے کہا میں (یہ سنکر پروردگار

إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ
کیونکہ انہوں نے اُس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے) اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) دو دریا کے ملنے کی جگہ پر رہتا ہے (فارس اور روم کے

لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُ
مجھے اُس تک کون پہونچا سکیگا اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میں کیونکر اُس تک پہونچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مردہ) نمک لگی ہوئی) لیکر ٹوکری میں رکھ لے

فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ
جس جگہ یہ مچھلی گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں چلدے) خضر وہیں ملیگا خیر موسیٰ نے ایسا ہی کیا ایک (نمک لگی ہوئی) مچھلی لیکر ٹوکری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع

هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ
ابن نون کو ساتھ لیکر چلے جب صخرہ پر پہونچے تو دونوں نے اپنا سر ٹکا دیئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی

الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جَرْيَةَ
اور تڑپ کر سمندر میں گری اور دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی روانی اُس پر سے روک دی

الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا
پانی ایک طاق کی طرح اُس پر بن گیا راوی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰ اور یوشع پھر بقیہ ایک دن رات میں سے باقی رہا تھا

وَيَوْمَهُمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا

چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے یوشع سے کہا ہمارا ناشتا تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تنگ آ کر (حیران ہو) گئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا

وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى لِنَصَبِهِ حَتّٰى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسیٰ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ نے حکم دیا تھا یوشع نے کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمایئے جب ہم

فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

ف مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا موسیٰ نے کہا اجی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگی ہے) اور دونوں باتیں کرتے

فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا

ہوئے اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پتھر کے پاس پہونچے کیا دیکھتے ہیں ایک شخص کپڑا اوڑھے بیٹھے ہوئے (وہی حضرت خضر تھے) موسیٰ نے اس کو

رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ

سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں سے ہے موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں اس نے کہا نبی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے

عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ

تمکو جو عمدہ (ہدایت کی) باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھکو بھی سکھلاؤ ف خضر نے کہا اے ایک طرح کا علم ہے کو سکھلایا ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے

لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا قَالَ يَا مُوسٰى إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ

ف اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جس کو میں (تمہاری برابر) نہیں جانتا خیر موسیٰ نے کہا (اب مطلب کی بات سنو) میں تمہارے ساتھ رہ سکتا

عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

ہو سکیگا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش ہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آپ اٹھ (اٹھ کر موسیٰ اور خضر دونوں) کے

صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلٰى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ

چلے سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے ایک کشتی ادھر سے گذری انہوں نے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ

الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا

اور خضر دونو کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں مارین

رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ

خضر نے کہا موسیٰ تیرا اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے

قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا

العصفور بمنقارہ من البحر اذ اخذ القاس فترع لوحا قال فلم یفجا موسی الا و

اپنی چونچ میں سمندر میں سے لیا اس کے بعد خضر نے کیا کیا ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکالا لانبوڑی دیر ہو سے ۱۲ تیرے اخیر

قَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى مَا صَنَعَتْ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى

(خضر نے ایک تختہ ہیولے سے نکالا (جب تو موسیٰ (سے رہا نہ گیا) کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو ہمیں احسان کیا ہمیں کرایہ سے سوار کر لیا کہنے ان کی کشتی ہی

سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

کرتا کا (جس کا ابھی مین کہا ہے) کسی مین چھید) اُن کے ڈبو دینے کی فکر کی کشتی بہاڑ ڈالی بھائی کہنے یہ بڑا (حان جوکھم) کام کیا خضر نے کہا مین تو پہلے ہی تم سے کہہ

مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ

موسیٰ نے (معذرت کی) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تنہا بھی سمجھ سوچ سے مونے یہ سوال بھولے ہی سے کیا

مُوْسٰى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرَّ وَا بِغُلَامٍ يَّلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ

تنہا (اُن کو اپنی شرط کا خیال نہین رہا تھا) جب دونون سمندر سے (خشکی مین) اُترے تو راہ مین ایک لڑکا دیکھا بچون کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے

بِرَاْسِهٖ فَقَلَعَهٗ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ سُفْيٰنُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ كَاَنَّهٗ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ

اُس کا سر تہا مار اور اس طرح اُکھیڑ ڈالا سفیان نے انگلیون کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لینے ہین سوچ مونے کہا واہ جی

لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ

واہ کہنے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے کہا مین تو (پہلے ہی) کہہ چکا تہا تم سے میرے

لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ

ساتھ صبر نہین ہو سکنے کا موسیٰ نے کہا اگر اب کے مین کوئی بات پوچھون تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر معقول ہے

عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا

خیر پھر دونون چلے ایک بستی والون پر پہونچے اُن سے کھانا مانگا (پہونچے تھے) اُنہون نے کہا نہ دیا (اتفاق سے) اُس بستی مین ایک دیوار

فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ مَائِلًا اَوْمَاَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ سُفْيٰنُ كَاَنَّهٗ يَمْسَحُ شَيْئًا

دیکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس طرح بتلایا جیسے کوئی

اِلٰى فَوْقُ فَلَمْ اَسْمَعْ سُفْيٰنَ يَذْكُرُ مَائِلًا اِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ اَتَيْنٰهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ

اوپر کی طرف ہاتھ پھرائے علی بن عبدالله نے کہا مین نے سفیان سے جھک کر کا لفظ (اس حدیث مین) ایک بار سنا ہے موسیٰ نے کہا کیا خوب

يُضَيِّفُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ

کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ اُن کی دیوار درست کر دی اجی مزدوری لیکر کام کرنا تھا خضر نے کہا بس بس ہماری تمہاری

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ

جدائی کی گھڑی آن پہونچی اب میں جن باتون پر تم سے صبر نہ ہو سکا اُن کی حقیقت تم سے کہے دیتا ہون پھر آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف

مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمکو زور کہتی کاش موسیٰ صبر کرتے تو اور بھی کیفیتین اُن کی ہم سے بیان کی جاتین سفیان نے کہا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا

يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ

اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اور اُن کے اور اسرار بھی ہمیں بیان فرماتا ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامہم ملک یاخذ کل

سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ

سفینۃ صالحۃ غصباً وہ لڑکا جس کو خضرؑ نے مار ڈالا کافر تھا اُس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا

سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَبْلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَ مِنْ عَمْرٍو

میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کر لی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی

أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

بھی تم نے کسی اور سے سُنکر یہ حدیث یاد کر لی تھی انہوں نے کہا میں اور کسی سے سنکر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ

انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اُن کا نام

الْخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ بَابُ حَدَّثَنِي

خضر اسلیے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے (جہاں سبزی کا نام نہ تھا) جبکہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی ۳ باب ۳ مجھ سے

إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ

اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا (بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے

قُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ حَدَّثَنِي

اور کہتے جاؤ حطۃ (گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا (سجدہ کے بدل) چوتڑوں پر گھسٹتے اور (حطۃ کے بدل) حبۃ فی شعرۃ کہتے گئے ۳ مجھ سے

إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا

عمرو سے اُن تینوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے

سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا

بدن ڈھانپنے والے تھے اُن کے بدن کا کوئی حصہ شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکتا بنی اسرائیل کے بعضے لوگوں نے اُن کو ستایا یہ کہنے لگے موسےٰ

مَا يَسْتَتِرُهُ اِلَّا التَّسَتُّرَ لَا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَّاِمَّا اُدْرَةٌ وَّاِمَّا آفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ

جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) یا فتق یا اور کوئی بیماری اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا

اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا

کہ موسیٰ کی بے عیبی کہلوائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (ننگے) نہانا شروع کیا جب

فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ

نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) ان کے کپڑے لیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے

فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ

کہتے جاتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دے وہ پتھر (نہایت نہیں بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہونچکر ٹھہرا انہوں نے موسیٰ کو ننگا دیکھا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا

میں بہت اچھے جوجیہ وہ لگتے تھے ان کو پاک صاف موسیٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہنے اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع کیا

بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يَا

کیا خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشان موجود ہیں تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو اسورۂ احزاب میں ہے ایمان

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

والو ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر ان پر طوفان جوڑی کی پھر اس نے ان کے طوفان کو موسیٰ کو پاک کر دیا اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو دار

وَجِيْهًا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ

تھے یہی مطلب ہے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابووائل سے سنا وہ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رض قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ

کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی جنگ میں) لوٹ کا کچھ مال بانٹا تو عرب کے نئے سواروں نے زیادہ

مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَغَضِبَ حَتّٰى رَاَيْتُ

اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا آپ غصہ ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے

الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

غصہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا

بَابٌ يَعْكِفُوْنَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَّهُمْ مُتَبَّرٌ حُسْرَانٌ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا اَمَّا عَلَوْا اَغْلَبُوْا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہ اپنی قوم کا بوجھ اتار رہے تھے (اسی سورت میں) ہمیشہ کا ٹھہرا ہے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

کہا جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے بیل میں رہے تھے

اَلْكُبَاثُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُهٗ قَالُوْا

آپ نے فرمایا کالے کالے (دیکھکر جنیو (وہ پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا

اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا بَابٌ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

کیا آپ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو بیلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہو جو سوا جنگل والوں کے اور لوگوں کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً الْاٰيَةَ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ

اسے تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت تک ابو العالیہ نے کہا (اسی سورت میں) عَوَانٌ کا معنے بیچیری اور بوڑھی کے بیچ میں ہونے ادھیڑ

وَالْهَرِمَةِ فَارِضٌ لَا ذَلُوْلٌ لَمْ يُذَلِّلْهَا الْعَمَلُ تُثِيْرُ الْاَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْاَرْضَ

فَارِضٌ کا معنے صاف کا ذلول کا معنے کام کاج سے دبی ہوئی نہیں ہوتی تثیر الارض کا یہ مطلب

وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوْبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ

وہ محنت والی کا کو نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مسلمۃ کا معنے عیبوں سے پاک شیۃ کا معنے سفید داغ صفراء کا معنے سیاہ کہ رنگ تو

صَفْرَاءُ كَقَوْلِهٖ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَاَدَّارَاتُمُ اخْتَلَفْتُمْ بَابٌ وَفَاةِ مُوْسٰى وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

جیسے (سورۃ والمرسلات میں) جمالت صفر ہیں یعنے کالے اونٹ فادّارأتم کا معنے تم نے اختلاف کیا باب موسیٰ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس کو انہوں نے

اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ اَرْسَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ

اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا موت کے فرشتہ (حضرت عزرائیل) کو موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجا گیا جب وہ آئے تو

صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ

موسیٰ نے ان کو (آدمی سمجھکر) ایک طمانچہ جڑا انکی آنکھ پھوٹ گئی وہ پروردگار پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھکو ایسے بندے کے پاس کیوں بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا

لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا

ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہیگا (عزرائیل) آئے اور پروردگار کا پیام پہنچایا) موسیٰ نے عرض کیا پروردگار

قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ قَالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً

پھر اس کے بعد کیا ہوتا ہے فرمایا پھر مرنا ہے (عرض ہر جاندار کے لیے موت لازمی ہے) تب موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر ایک برس تیرتو کیا فائدہ آخر فنا

بِحَجَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ

ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بتا دیتا

إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

راہ کے کنارے لال ٹیلے (ٹبے) کے تلے عبدالرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہ رضی نے بیان کیا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ اسْتَبَّ

کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے خبر دی ابوہریرہ رضی نے کہا ایک مسلمان (ابوبکر صدیق رض)

رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور ایک یہودی (فحاص) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو سارے جہان کے لوگوں

وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ

پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی یہودی نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سارے جہان کے لوگوں پر چن لیا (جب یہودی

فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یا اس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ

اور مسلمان کو جو اس کا حال گذرا وہ کہ سنایا آپ نے فرمایا (دیکھو) مجھکو موسیٰ کی فضیلت مت دو (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ

النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي

بیہوش ہوجائینگے مجھ سے پہلے ہوش آئیگا میں دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں

أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

وہ بیہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوش میں آچکا یا ان لوگوں میں ہونگے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے ف۳ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے ابوہریرہ رضی نے کہا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں تکرار ہوئی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو نا

آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ

جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو نا جس کو اللہ نے پیغمبری دیکر اس کو

اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باتیں کرکے لوگوں پر فضیلت دی پھر (اتنا علم رکھکر) مجھکو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدا ہونے سے آگے ہی میری قسمت میں لکھدیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ آدَمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا آدم موسے پر غالب آئے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے

نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا

انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ

علیہ وسلم ہمیں برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے آسمان کا

الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ بَابٌ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) فرمانا اللہ نے (ایمان والوں

اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

کے لیے فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکانت من القانتین تک ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے

وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابوموسیٰ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَّلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يُكَمِّلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

مردوں میں تو بہت سے کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہونچیں ایک آسیہ فرعون کی بی بی

وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رضؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر ف

بَابٌ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اٰيَةَ لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِي

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ قصص میں) فرمانا قارون موسیٰ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک ف اسی

الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ لَفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ

جو اولی القوۃ ہو اس کا سمجھنے یہ ہے کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھی ف فرحین کا سمجھنے اترانے والے معذور نا شکر دیکاَنّ کے معنے کیا

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ بَابٌ وَالٰى مَدْيَنَ

تو نہیں دیکھتا یبسط یعنے روزی کی کشایش کرتا ہے یقدر (تنگ کرتا ہے) باب (حضرت شعیبؑ کا بیان) اللہ تعالےٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا ہم

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمَثَلُهٗ وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْاَلِ الْعِيْرَ

نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر فلزم پر) اس کی مثال جیسے (سورۂ یوسف میں) فرمایا واسال القریۃ

يَعْنِيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَاَهْلَ الْعِيْرِ وَرَاٰءَكُمْ ظِهْرِيًّا لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ يُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهٗ

یعنے بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظہریا یعنے اوپر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگ جب انکا کام نہ

ظَهَرَتْ حَاجَتِي وَجَعَلَتْنِي ظَهْرِيًّا قَالَ اظْهَرِي أَنَّا خَذَ مَعَكِ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ

ظہرت حاجتی یا جعلتنی ظہریا تو نے میرا کام پس پشت ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا ظہر ہے اس حاجت یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے

بِهِ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ يَغْنُوا يَعِيشُوا يَا بُؤْسَ يَحْزَنُ اسْمٌ آحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ

مکانتہم ومکانہم دونوں کا ایک معنی ہے یغنوا زندہ نہیں رہے تھے وہاں بسے ہی نہ رہے (سورہ مائدہ میں) فلا تاس یحزن ہو (سورہ اعراف میں) اسی

إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ تَهْزَءُونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْأَيْكَةُ يَوْمُ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ

انک لانت الحلیم الرشید تو یہ کافروں نے شعیب کے طور پر کہا تھا قال مجاہد نے کہا (سورہ شعراء میں) لیکۃ جو یہاں ایکہ ہے یعنی جھاڑی بن ہے یوم الظلۃ یعنے جس

الْغَمَامِ الْعَذَابُ عَلَيْهِمْ بَابٌ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْلِهِ

دن عذاب ایک سایبان کی شکل میں آیا تھا مگر ہوا (بدر میں کوڑے برسی) باب حضرت یونس کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد والصافات میں) فرماتا ہے تحقیق یونس بھیجے ہوؤں

فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ وَهُوَ مُلِيمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ الْمَشْحُونُ الْمُوقَرُ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ

میں سے تھا اخیر آیت ملیم تک مجاہد نے کہا ملیم کا معنے گنہگار ہے المشحون بوجھل بھری ہوئی فلولا انہ کان من المسبحین

الْمُسَبِّحِينَ لَآيَةً فَنُبِذَ نَاهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجِّ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

اخیر تک فنبذناہ بالعراء عراء کا معنے روی زمین

مِنْ يَقْطِينٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ لِلدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ وَيَزِيدُونَ

یقطین وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغیرہ وارسلنا الی مائۃ الف او یزیدون فامنوا

فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ

فمتعناہم الی حین (سورہ ن میں فرمایا) مکظوم جو کظیم کے معنوں میں ہے یعنے مغموم (ترجمہ)

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں

يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متے ہے ف ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي

قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں

لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متے سے بہتر ہوں یونس کو آن کے والد متے کی طرف نسبت دی ہم سے یحیی بن بکیر نے

بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ

انہوں نے کہا ایک یہودی (اثنائے خاص یا اور کوئی) اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی کہ قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی وہ کہنے لگا نہیں قسم اس پروردگار

فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ

ایک انصاری نے اس کا یہ فقرہ سنکر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اس کے رسید کیا اور کہا (بخت) کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر جن لیا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنے مسلمانوں

فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے مجھ سے معاہدہ کرکے اس دیکر مجھکو رکھا ہے) پھر کیا وجہ فلانے مسلمان نے مجھکو طمانچہ مارا آپ نے اس (انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا اس نے

حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ

اتنا کہ آپکے چہرے پر غصہ نمود ہوا پھر فرمایا (دیکھو اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو ف (قیامت کے دن) صور پھونکا جائیگا سارے

مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ

آسمان اور زمین والے بیہوش ہو جائینگے مگر جن کو اللہ چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو سب سے پہلے میں اٹھونگا کیا

بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ

دیکھونگا موسیٰ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں میں اب یہ نہیں جانتا کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدلہ ہوگئی یا وہ مجھ سے

قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

پہلے اٹھ کھڑے ہوئے (غرض حضرت موسیٰ کو یہ جزائی فضیلت سب پیغمبروں پر یہانتک کہ ہمارے پیغمبر صاحب پر بھی نکلی) اور میں تو یوں بھی نہیں کہتا کوئی یونس

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے حمید بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى بَابٌ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ

آپ نے فرمایا کسی بندے کو یہ لازم نہیں ایسا کہنا میں یونس بن متے سے افضل ہوں باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا

الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يَجَارُزُونَ فِي

ان یہودیوں سے اس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی

السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ

(یعنے حد سے بڑھنے لگے) شرعا یعنے شوارع پانی پر قیرتی ہوئی آخر آیت تک کونوا قردۃ خاسئین

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا الزَّبُوْرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ

باب (حضرت داؤدؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشد سورہ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہمنے داؤد کو زبور دی زبور کتاب برائس کی جمع ہے زبرت کا معنے میں نے

كَتَبْتُ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِيْ وَالطَّيْرَ

لکھا اور سورۂ سبا میں اللہ نے فرمایا) ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑوں سے اور پرندوں کو کہا (اوبی معہ مجاہد نے کہا ہمنے اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغٰتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَالْمَسَامِيْرِ وَ

ہمنے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا (ان اعمل) اس سے کہ دیا (سابغات) پوری کشادہ زرہیں بنا اور (قدر) پروئیں (السرد) حلقے جوڑ کیلے بہت

الْحَلَقِ وَلَا يُدَقُّ الْمِسْمَارُ فَيَنْسَلِسَ وَلَا يُعْظَمُ فَيَفْصِمَ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(الحلق) اور کیل (المسمار) نہ کوٹے کہ چھلے کو توڑ دیں (فیفصم) اور اچھے کام کیے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ

بَصِيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ

رہا ہوں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

هُرَيْرَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کر دیا گیا تھا وہ اپنے

يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور محنت کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (اور دوسرا کوئی روپیہ نہ کماتے)

رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ

سے حدیث کہی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب

ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهٗ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی قَالَ اُخْبِرَ

اور ابوسلمہ نے خبر دی عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا

علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز میں کھڑا رہونگا تو

عِشْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھونگا

وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهٗ قَالَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ

رات کو نماز میں کھڑا رہونگا میں نے عرض کیا بیشک میں نے ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر (رات کو) نماز پڑھ

وَتَمَّ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ

اور سو بھی ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تیس کے تیس ہو گئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے

فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا وَّذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ عَدْلُ

مجھ اس سے بھی بڑھ کر طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر داود پیغمبر کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل

الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَآ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا

ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ف ہم سے

خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

خلاد بن یحیے نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ

ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے یہ خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے

وَتَصُوْمُ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ صُمْ مِنْ

اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا سچ ہے (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا جب تو ایسا کریگا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائینگی اور جان

كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُنِيْ قَالَ مِسْعَرٌ

تین روزے رکھا کر بس ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھے تو (اور زیادہ) قوت معلوم ہوتی ہے

يَعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا

آپ نے فرمایا تو داود پیغمبر کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے

لَاقٰى بَابُ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ

سے موڑ نہ پھیرتے باب اس بیان میں اللہ کو سب نمازوں میں داود کی نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے داود پیغمبر

وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا اُلْفِيَهُ السَّحَرُ

عبادت کرتے پہر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ رضی نے جو کہا

عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ

گذرا تو آپ سوتے ہی ہوتے ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس

الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ

ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ

اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ

پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے

کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بَابٌ وَّاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ

وہ آدھی رات تک سوتے رہتے پھر تہائی رات عبادت کرتے رہتے چھٹے حصے میں سوتے رہتے باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ ص میں فرمانا ہمارے

ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗ اَوَّابٌ اِلٰی قَوْلِہٖ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاھِدٌ اَلْفَھْمَ فِی الْقَضَاءِ وَلَا

زوردار بندے داؤد کا ذکر کرو خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا اخیر آیت فصل الخطاب تک مجاہد نے کہا فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ (مقدمہ فہمی)

تُشْطِطْ لَا تَسْرِفْ وَاھْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ ھٰذَآ اَخِیْ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً

(لا تشطط) ظلم نہ کر اور ہمکو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سو دنبیاں (عورتیں) ہیں

یُقَالُ لِلْمَرْاَۃِ نَعْجَۃٌ وَیُقَالُ لَھَا اَیْضًا شَاۃٌ وَلِیْ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْھَا مِثْلُ وَ

عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کر دے اکفلنیھا

کَفَّلَھَا زَکَرِیَّآءُ ضَمَّھَا وَعَزَّنِیْ غَلَبَنِیْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّیْ اَعْزَزْتُہٗ جَعَلْتُہٗ عَزِیْزًا فِی الْخِطَابِ

کے یہاں یہی معنے ہیں جیسے وکفلھا زکریا میں (جو سورۂ آل عمران میں ہے) یعنے زکریا نے اس کو اپنے سپرد کیا وعزنی کا معنے غالب ہوا مجھ سے زبردست

یُقَالُ الْمُحَاوَرَۃُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِہٖ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ

محاورے (بات چیت) میں داؤد نے کہا تیری یہ بکری نہیں جو وہ مانگتا ہے ظلم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم

الشُّرَکَآءِ لَیَبْغِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّمَا فَتَنَّاہُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اِخْتَبَرْنَاہُ وَقَرَاَ عُمَرُ فَتَنَّاہُ

کرتے ہیں انما فتناہ ابن عباس رضؓ نے کہا ف یعنے ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطاب رضؓ نے فتناہ

بِتَشْدِیْدِ التَّآءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَھْلُ بْنُ

بہ تشدید دیتا دونوں پڑھا ہے (معنے وہی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے ف ہم سے

یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُّجَاھِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَسَجْدَۃٌ فِیْ صٓ فَقَرَاَ وَ

سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا سورہ ص میں سجدہ (تلاوت) کرنا ہے انہوں

مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ حَتّٰی اِلٰی قَوْلِہٖ فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ فَقَالَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

نے (سورۂ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان یہانتک کہ اس آیت پر پہونچے فبھداھم اقتدہ انہی کے رسنہ پر تو بھی چل ابن عباسؓ نے کہا تمہارے

سَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِھِمْ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا

پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں ف کہا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے

اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَیْسَ صٓ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَرَاَیْتُ النَّبِیَّ

ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے کہا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ص کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ

کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے ف ۱ باب حضرت سلیمان کا بیان (اور تعالیٰ کا سورہ ص میں) فرمانا اور ہمنے داؤد کو سلیمان بیٹا) عطا فرمایا جو

اِنَّهٗ اَوَّابٌ لِلرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ وَقَوْلُهٗ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ وَقَوْلُهٗ وَ

اچھا بندہ تھا خدا کی طرف (اواب یعنی) رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا سلیمان کا یہ کہنا (اے) میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے (جو) میرے بعد کسی آدمی کو نہ

اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا

ملے اور (اللہ تعالیٰ کا (سورۂ البقرہ میں) فرمانا ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں بکتے تھے (اور سورۂ سبا میں) ہمنے ہوا کو سلیمان

شَهْرٌ وَّاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ اَذَبْنَا لَهٗ عَيْنَ الْحَدِيْدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور قطل یعنے لوہے کا چشمہ ہمنے اس کے لیے پگھلا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے

اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ مَّحَارِيْبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ دُوْنَ الْقُصُوْرِ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

اخیر آیت محاریب کہ مجاہد نے کہا ف ۲ محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنے اونٹوں کے حوض برابر

كَالْجَوَابِ لِلْاِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اِلٰى قَوْلِهٖ

ابن عباس ہونے کہا ف ۳ زمین کے گڈھے (یعنے گنتے) برابر اور دیگیں چولہے پر جمی ہوئیں اخیر آیت الشکور تک

الشَّكُوْرُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ اِلَّا دَابَّةُ الْاَرْضِ اْلَارَضَةُ تَاْكُلُ

جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی اس کی مضاۃ یعنے عصا کو دیمک نے کھا لیا

مِنْسَاَتَهٗ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰى قَوْلِهِ الْمُهِيْنِ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ فَطَفِقَ مَسْحًا

وہ گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا کہ مر گیا اخیر آیت المہین تک نطفق مسحا بالسوق

بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ بِمَسْحِ اَعْرَافِ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبِهَا الْاَصْفَادُ الْاَوْثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ

والاعناق یعنے اس نے گھوڑوں کی ایال اور گاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا ف ۴ اصفاد بیڑیاں مجاہد نے کہا

الصَّافِنَاتُ صِفَةُ الْفَرَسِ رَفْعُ اَحَدِ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ

صافنات وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھڑی نوک زمین سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں ف ۵ الجیاد تیز دوڑنے والے

جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ

جسدا شیطان پھر (جو حضرت سلیمان کی انگوٹھی پھینکر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رخاء نرمی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے فامنن

حَرَجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

بے حرج ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک راکس (خنکاؤ دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا اس کا مطلب یہ تھا

ف ۱ یہ حضرت کو اس باب کو شامل ہے یعنی کہ سورہ ص میں حضرت داؤد کا بیان ہوا اور اس میں یہ کلمہ بھی ہے داؤد کو سلیمان بیٹا عطا فرمایا تو ظاہر ہوا کہ سلیمان بھی نبی تھے اور اس سے ثابت ہوا کہ نبی کا بیٹا بھی نبی ہوتا ہے

ف ۲ اس کو جن محاریب بنا لیتے تھے

ف ۳ یہ بھی جن بناتے تھے

ف ۴ اس کو جن محاریب بنا لیتے تھے

ف ۵ یہ بھی جن بناتے تھے

عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي
میری نماز خراب کردے اللہ نے اُس کو میرے قابو میں کردیا میں نے اُس کو پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں

الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
صبح کو تم سب اُس کو دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو

مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عَفْرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ مِنَ الْجِنِّ أَوْ جَانٌّ مِثْلُ زَنْبَقَةَ جَمَاعَتُهَا
راست نہ آئے میں نے اُس کو دبکا کر بھگا دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (خبیث) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریتہ بھی کہتے ہیں جیسے زنبقۃ اُس کی

الزَّيَّانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
زیانی (ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوالزناد سے

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ
انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمان بن داؤد پیغمبر جو داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے یہ

لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ
کہا میں آج رات کو ستر عورتوں پاس جاؤنگا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہیگا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا

لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطَ أَحَدِ شِقَّيْهِ فَقَالَ
اُن کے مصاحب نے کہا ان شاء اللہ کہو انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو (ستر کے ستر پیدا ہوتے اور) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے اپنی

تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا
روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدد بیان کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش

إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا
ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سی مسجد دنیا میں اول بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا

الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ
مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس

ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
برس پھر فرمایا پھر جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضه أَنَّهُ
کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے

سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب

فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ

پتنگے اور جانور اُس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرنے سے باز نہیں آتے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (یا آنحضرت صلعم نے) کہا دو

الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى

بیٹیاں آیا ایک کا بچہ اُٹھا لے گیا اُس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی

إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ الْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے جو زیادہ کی اُنہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا باہر گئیں گواہ کے فیصلے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لا سکی) پھر دونوں حضرت

فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

سلیمان کے پاس گئیں اُن سے بیان کیا اُنہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سنکر چھوٹی عورت بولی

هُوَ ابْنُهَا فَمَا قَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ

اور تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اُسی کا (تو) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا (یہ سنکر) بچا لی گئے

وَكُنَّا نَقُولُ لَا الْمُدْيَةَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ

کا لفظ اسی میں سنا (حدیث) حسن بن شاہر نے آنحضرت سے یہ حدیث بیان کی (اور نہ ہم تو چھری کو مدیہ کہتے ہیں باب لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ لقمان میں) فرمانا ہم نے

إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرْ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

(یہ آیت) (اللہ کو پسند نہیں آتا ہر اترانے والے بڑائی مارنے والے کو) (اور نہ پھیر اپنا منہ ۱۲ منہ) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ

آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ

ایمان لائے اور اُنہوں نے اپنے ایمان میں گناہ (ظلم) کی ملاوٹ نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے

بِظُلْمٍ فَأَنْزَلَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا

اپنے ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملاوٹ نہ کی ہو اُس وقت (سورہ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے ۱۲ منہ حدیث سے اسحاق بن راہویہ نے

عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا

بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا جب یہ

نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا أَيُّنَا

آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہیں کی تو مسلمان سخت گھبرائے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ

ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا

يَعِظُهٗ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ بَابٌ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ

(لقمان یا انعم) جس کو کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے ف باب (اطلاقیہ ہیں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے

الْقَرْيَةِ الْاٰيَةَ فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ بَابٌ وَقَوْلِ

مجاہد نے کہا فعززنا یعنی شالث یعنے ہم نے تیسرے پیغمبر (شلوم) سے اُن کو زور دیا ف ابن عباسؓ نے کہا طائرکم یعنے تمہاری مصیبتیں ف باب بے حرف

اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ

ذکر کیا اور حضرت یحییٰ کا بیان اور تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا یہ اس کا بیان ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب اس نے آہستہ پکارا اپنے رب کو

مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلًا يُقَالُ

اور سر سفیدی سے پک گیا اخیر آیت لہ نجعل لہ من قبل سمیا تک ابن عباسؓ نے کہا ف

رَضِيًّا مَّرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا يُعْتُوْ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا وَيُقَالُ

(رضیا کہنے مرضیا یعنے پسندیدہ بہتر عنیا یا عصیا (دونوں قراءتیں ہیں) ف عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے (یعنے تو نے بہت سرکشی کی تھی) کہنے لگا ملک

صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ

پھر کر کہا محراب سے نکلکر اپنی قوم والوں پاس آئے اشارہ سے کہا صبح شام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کے معنے اشارہ کیا

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيْفًا عَاقًّا الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى

یحیی زور سے توراۃ کو تھام لے اخیر آیت ویوم یبعث حیا تک حفیا کا معنے مہربان عاقا نافرمان عاجز مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں

سَوَآءٌ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے

عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَّيْلَةِ اُسْرِيَ ثُمَّ

انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبریلؑ مجھ کو لے

صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

دوسرے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہیں آنہوں نے کہا محمد ہیں

قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں آنہوں نے کہا ہاں جب میں وہاں پہنچا دیکھا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں ف

هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

جبریلؑ نے کہا ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آ اچھے آئے نیک بھائی نیک پیغمبر

الصالح باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا

باب (حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان) اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اور پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ

ثم قفینا اذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا و

مکان میں چلی گئی (سورۂ آل عمران میں) اے مریم اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ (یعنے حضرت عیسیٰ کی) خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم

آل ابراھیم وآل عمران علی العالمین الی قولہ یرزق من یشاء بغیر حساب قال ابن عباس

اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا آخر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباس رضی نے کہا

وآل عمران المؤمنون من آل ابراھیم وآل عمران وآل یاسین وآل محمد صلی اللہ علیہ

آل عمران سے مراد اپنا زمانہ کے لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو موجود

وسلم یقول ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین ویقال آل یعقوب اھل

ہوں ف ابن عباس رضی کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (موصوف ہیں) یعنے موسیٰ آل کا لفظ اصل میں اہل

یعقوب فاذا صغروا ردوہ الی الاصل قالوا اھیل حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب

تھا آل یعقوب یعنے اہل یعقوب (ھ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اھیل کہتے ہیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

عن الزھری قال حدثنی سعید بن المسیب قال قال ابو ھریرۃ رضی سمعت رسول اللہ

شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابو ہریرہ رضی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد فیستھل

آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے

صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنھا ثم یقول ابو ھریرۃ واقرءوا ان شئتم انی اعیذھا بک

ہی سے وہ رو دیتا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ رضی (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت

وذریتھا من الشیطان الرجیم باب واذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک

اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں باب (سورۂ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا

وطھرک واصطفاک علی نساء العالمین یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع

اور ستھری کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا ف مریم اپنے مالک کا پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے

الراکعین ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم

ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور تو اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھا جب وہ (نبی اسرائیل) اپنی اپنی قلمیں پھینک

ایھم یکفل مریم وما کنت لدیھم اذ یختصمون یقال یکفل یضم کفلھا ضمھا مخففۃ

رہے تھے کون مریم کو پالے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یکفل یعنے مالیہ کفلھا مالیا بغیر تشدید کے

لَيْسَ مِنْ كِفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ

یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا معنے ہے ترجمہ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضہ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

کہا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضہ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بَابُ

سلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریم تھیں عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت (اپنے زمانہ میں) خدیجہ رضہ تھیں (ام المومنین) باب

قَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يُبَشِّرُكِ

اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم آخر آیت فانما یقول لہ کن فیکون تک

يُبَشِّرُكِ

وَيُبَشِّرُ وَاحِدٌ وَوَجِيهًا شَرِيفًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَهْلًا

اور یبشرک اور مبشر (دونوں کا ایک معنی ہیں) وجیہا کا معنے شریف ابراہیم نخعی نے کہا کہ مسیح صدیق کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا کہلا کا

الْحَلِيمُ وَالْأَكَمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ وُلِدَ أَعْمَى حَدَّثَنَا

معنے بردبار ف اکمہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے یہ مجاہد کا قول ہے ف اور دوسرے نے کہا اکمہ مادرزاد اندھا ہم سے

آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابووائل سے

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

اشعری رضہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید

الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر مرد تو بہت کامل گذرے ہیں پر عورتوں میں سوا مریم بنت عمران

وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہیں ہوئی ف عبداللہ بن وہب نے کہا ف مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ

سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریش کی

قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يَقُولُ

عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے

أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ

ابوہریرہ رضہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں ف یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے ف

وَاِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ قَوْلُهٗ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اور اسحاق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ف اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اور اللہ کی نسبت

اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

وہی بات کہو جو سچ ہے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اُس کی بات ہے جو اُس نے مریم تک پہونچا دی اور ایک روح ہے اُس کیطرف

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ

سے ف تو اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں) اس سے باز رہو

لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَلِمَتُهٗ كُنْ

بیشک سچا ہے آسمان اور زمین کی سب چیزیں اُسی کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے (اُس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابو عبید اللہ نے کہا

فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ اَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَّلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے اُن کو زندہ کیا ہر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے اُنہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہا مجھ سے بیان کیا

جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ

ابن ابی امیہ نے اُنہوں نے عبادہ بن صامت رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا

لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ

دوسرا کوئی خدا نہیں اُس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ف اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے

وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ

رسول ہیں اور اُسکی بات ہیں جو اُس نے مریم میں ڈالدی اور اُس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (ایک ایک

الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مَنْ

دن) اُس کو بہشت میں لیجا پہنچائیگا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو ولید نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا اُنہوں نے جنادہ سے یہی حدیث اور

اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمٰنِيَةِ اَيِّهَا شَآءَ ۘ بَابٌ ۘ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں چاہیگا باب (سورۂ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب

فَنَبَذْنَاهُ اَلْقَيْتَهٗ اِعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا اَيْ مَالَ اِلَى الشَّرْقِ فَاَجَآءَهَا اَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ

(النبذ) نبذ سے نکلا ہے معنی پھینک دینے کے قصہ میں نبذ ناہے یعنے ہم نے اُنکو ڈالدیا شرقیا پورب رخ کا (یعنے مسجد ہو یا اُن کے گھر سے پورب طرف) فاجاءھا

اَلْجَاَهَا اَضْطَرَّهَا سَاقِطًا تَسْقُطُ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا

اجاءھا کا معنے اس کو لاچار اور بیقرار کر دیا ساقطا گرپگا قصیا دور فریا بڑا (یا برا) نسیا ناچیز ابن عباس رضہ نے ایسا ہی کہا ف

لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النَّسِيُّ الْحَقِيرُ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلَّمَتْ مَرْيَمَ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَيْرَ

دوسروں نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سندی و منقول ہے) ابو وائل نے کہا ف مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہے جو عقلمند ہو جب انہوں نے (جبرئیل

قَالَتْ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا نَهْرٌ صَغِيرٌ

کہا اگر تو متقی ہے (یعنے پرہیزگار ہے اور سوڈرتا ہے) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ف انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی سے سریا بمعنی زبان میں

بِالسُّرْيَانِيَّةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

چھوٹی نہر کو کہتے ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيسٰى وَ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ

دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا

أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي

میں نماز پڑھ رہا ہوں جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں

صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ

جریج اپنی عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے پاس گئی اس سے مونہ کالا کیا اور ایک

غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى

لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا ہے لوگ یہ سنکر (بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) اکر اس کے عبادت خانہ

ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ

پھر اس بچے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا او بچے تیرا باپ کون ہے اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلانا چرواہا ہے یہ حال دیکھکر لوگ

قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ

اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیرے نبی اسرائیل میں ایک عورت تھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اور ادھر سے ایک سوار بہت خوش وضع

رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ

خوبصورت) گذرا عورت اس کو دیکھکر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجیو یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ

فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

کر کے کہنے لگا یا اللہ مجھکو اس کی طرح نہ کیجیو اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چوسنے لگا ابوہریرہ رضہ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلے اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذِهِ

علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر بتایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری (جس کو لوگ مارتے جاتے تھے

فَتَرَكَ تَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ

بچے نے بستر پر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھکو ایسی لونڈی کی طرح کیجیو اُس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہوا جو تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا

وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقَتْ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اُس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کرای حالانکہ اس بیچاری نے کچھ نہیں کیا (ف) محمد سے ابراہیم بن

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے دوسری سند سے محمد سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبَتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلٌ

جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰ سے ملا عبد الرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی ربعہ پتلے (یا لمبے)

الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سر کے بال (ایسے جیسے شنوءہ (قبیلے) کے لوگ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی صورت ایسی بیان فرمائی

فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ

میانہ قامت سرخ رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں ابراہیم پیغمبر کو بھی دیکھا اُن کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ

قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ

ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جو تم چاہو لے لو

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ

میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اُس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے

الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

تو تمہاری امت خراب ہو جاتی ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو

فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ

دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگر والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گون لمبے سیدھے بال والے تھے جیسے زط کے لوگ ہوتے

الزُّطِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

ابن ف ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ

ابن عمر رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے روایت میں ہے بائیں آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ پھولا انگور کی طرح ہوگی

وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ

اور میں نے رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھا ہوں یعنی میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گیہواں رنگ والا جس کے

تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ

بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر

رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ

رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں پھر اُن کے پیچھے میں نے اور ایک

رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا

شخص کو دیکھا سخت گھونگر بال داہنی آنکھ کا کانا جس لوگوں کو میں نے دیکھا ہے اُن سب میں عبدالعزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ

يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ

(جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال

عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ

عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سَبْطُ الشَّعَرِ

حضرت عیسیٰ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ ہوں گے لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا

يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا

دو آدمیوں پر ٹیکا دیے جا رہا ہے اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

مریم کے بیٹے (عیسیٰ) میں پھر پیچھے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھنگھر یالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا

عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا

پھولا انگور نظر آیا پیچھے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزیٰ) بن قطن اس کے بہت

ابن قطن قال الزهري رجل من خزاعة هلك في الجاهلية حدثنا ابو اليمان اخبرنا

مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى

شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

الله عليه وسلم يقول انا اولى الناس بابن مريم والانبياء اولاد علات ليس بيني و

آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں ف پیغمبر سب کے سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک بعضے عقائد مانیں جدا جدا بعضے

بينه نبي حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن علي

کوئی پیغمبر نہیں ہے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے

عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انا اولى الناس بعيسى بن مريم في الدنيا والاخرة والانبياء اخوة لعلات

میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب بیماد بھائی ہیں آن کی

امهاتهم شتى ودينهم واحد وقال ابراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة

مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں

عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله

نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر

اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عن همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال راى عيسى بن مريم رجلا

انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری

يسرق فقال له اسرقت قال كلا والله الذي لا اله الا هو فقال عيسى امنت بالله

کرتے دیکھا لیا اس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں حضرت عیسیٰ نے کہا میں نے اپنے ایمان

وكذبت عيني حدثنا الحميدي حدثنا سفيان قال سمعت الزهري يقول

لایا اور اپنی آنکھ کو جھٹلایا ہوں اس نے غلطی کی ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے

اخبرني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس سمع عمر رض يقول على المنبر سمعت النبي

مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمر رضہ سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ

عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ

اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حی نے

أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى

ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا (نام نامعلوم) شعبی سے کہا شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے

الْأَشْعَرِيِّ ع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهٗ فَأَحْسَنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھائے (دین کا علم پڑھائے)

تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ

اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملیگا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص

بِعِيْسٰى ثُمَّ آمَنَ بِيْ فَلَهٗ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقٰى رَبَّهٗ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهٗ فَلَهٗ أَجْرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی (ایمان لایا یعنی مسلمان ہوگیا) اس کو بھی دوہرا ثواب ملیگا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کی خاوندگی (اطاعت کرتا رہے) اس کو بھی دوہرا ثواب

يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا

ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے سورۂ انبیاء کی یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا

كُنَّا فَاعِلِيْنَ فَأَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

وعدہ ہے جو ہم ضرور پورا کرینگے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائینگے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر ایسا ہوگا میرے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو داہنی (بہشت

وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُّنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف کھینچ کر لے جائیں ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیے جاتے ہوں یہ تو میرے صحابہ ہیں فرشتے کہینگے آپ نہیں جانتے جب سے

فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا

تب میں بھی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار (میں جب تک ان میں رہا ان کے حال دیکھتا رہا جب

تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

تو نے مجھ کو اٹھا لیا اس وقت سے تو ہی نگہبان تھا تو سب چیز میں دیکھ رہا ہے آخر آیت العزیز الحکیم تک

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا

محمد بن یوسف فریری نے کہا ابوعبداللہ (یعنے امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے (عرب کے) وہ لوگ

عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ رض بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

مراد ہیں جو ابوبکر رضہ صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابوبکر نے ان پر جہاد کیا باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے

سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ

انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے صلیب (ترسول) کو توڑ کر سینگ دیکر

الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ

(شلیپ کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑیگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ

خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا ابوہریرہ رضہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی یہ آیت پڑھ لو) اور اس صحابت کی تائید کرتی ہے) کوئی

اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَیْرٍ

کتاب والا ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے ہو قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دیں گے ابن بکیر نے ہم سے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلَی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اَبَا

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے نافع (ابومحمد بن عباس) سے جو ابوقتادہ انصاری کے غلام تھے کہ ابوہریرہ رضہ

هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور

اِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ تَابَعَهٗ عُقَیْلٌ وَّالْاَوْزَاعِیُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا ف۳ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے ف۴ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَیْفَةَ اَلَا

کہا ہم سے ف۱ عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری رضہ نے حذیفہ رضہ سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے

تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ مِمَّا

جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں حذیفہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَّاَمَّا الَّذِیْ

دجال (ملعون) جب نکلیگا اُس کے ساتھ پانی اور آگ دونو ہونگے مگر جس کو لوگ آگ سمجھینگے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہے اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی

یَرَی النَّاسُ اَنَّهٗ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَی اَنَّهَا نَارٌ

سمجھینگے وہ جلانے والی آگ ہوگی ف دیکھو تم میں جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اُس میں گر پڑے وہ (حقیقت میں)

فَاِنَّهٗ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَیْفَةُ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ

میٹھا ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ رضی نے کہا میں نے آپ سے سُنا فرماتے تھے تم سے پہلوں اگلے (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تمہارا (نام نامعلوم)

الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَهٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ

موت کا فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے کو آیا (قبض کرکے اللہ پاس لے گیا) اُس سے پوچھا گیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا اتنی بات

شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ كُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

ہے کہ میں (دنیا میں) خرید فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پر جو کوئی نادار ہوتا اُس کو مہلت دیتا اگر وہ مہلت نہ مانگتا (اور

فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا یَئِسَ مِنَ الْحَیَاةِ

آخر اللہ تعالیٰ (اسی نیکی کے بدل) اُس کو بہشت میں لیگیا۔ حذیفہ رضی نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نامعلوم)

اَوْصٰی اَهْلَهٗ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا كَثِیْرًا وَّاَوْقِدُوْا فِیْهِ نَارًا حَتّٰی اِذَا اَكَلَتْ

مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مرجاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا (مجھکو اُس میں جلا

لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِیْ فَامْتَحَشْتُ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَّاحًا فَاذْرُوْهُ

ڈالنا) جب گوشت کھا کر ہڈی تک پہونچ جائے ہڈی بھی جلکر کوئلہ ہوجائے اُس وقت ہڈیاں لیکر اُن کو (خوب) پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلا کرے رہنا اُس دن وہ راکھ

فِی الْیَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالَ عُقْبَةُ

دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے کچھ سمندر میں) اُس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ نے اُس کو سارا بدن اکٹھا کر لیا اُس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں

ابْنُ عَمْرٍو وَاَنَا سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ذٰلِكَ وَكَانَ نَبَّاشًا حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

عقبہ بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلعم سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ وَّیُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ

خبر دی کہا مجھکو معمر نے اور یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ اور ابن عباس رضہ سے

قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ

انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہونچا تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا جب گرمی ہوئی تو آپ منہ نہ کھولا

كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا

دبجوا اور اسی حال میں فرمائے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار اُنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں سجدہ

قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

(عبادتگاہ) بنالیں اپنے انبیاء کی سنت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے ف۱ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُّ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابوحازم سے سنا وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابوہریرہ رضؓ کے ساتھ بیٹھتا

سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمْ

رہا میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا

الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَّاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا

کرتے جب ایک پیغمبر گذر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا پھر ہم کو

فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلا خلیفہ ہو جائے (اس سے تم بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عطاء بن یسار

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ

سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے

شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

بالشت کے بدلے بالشت ہاتھ کے بدلے ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے

اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

یہود اور نصاریٰ آپ نے فرمایا پھر کون ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَ

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضؓ سے (نماز کے لیے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاریٰ

النَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ

ایسا ہی کیا کرتے ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور اقامت کو ایک ایک بار ہم سے محمد بن یوسف بیکندی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رضؓ كَانَتْ ثُكْرَةُ اَنْ يَجْعَلَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے

يَدَهُ اَوْ حَاصِرَيْهِ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

برا جانتی تھیں اور کہتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہم سے قتیبہ بن

باقی صفحہ ۱۱۵

ابن سعید حدثنا لیث عن نافع عن ابن عمر رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ

انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلاۃ العصر الی مغرب الشمس وانما
(دنیا میں رہنا) اگلی امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز

مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف
تک) اور تمہاری اور یہود اور نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر تک ایک ایک

النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال
قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر یہودی لوگوں نے دوپہر تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کی

من یعمل لی من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من
نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک

نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلاۃ العصر
ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک

الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلاۃ
دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر مسلمانوں (یہ سنکر) تم لوگوں نے عصر کی

العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود
نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملے (اور محنت کم) یہ حال دیکھکر یہود اور

والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا
نصاریٰ غصے ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم نے نہیں انہا) کچھ مار کھا

قال فانہ فضلی اعطیہ من شئت حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین عن
اللہ نے فرمایا تو میرے فضل (انعام) کو تمہارا کیا اجارہ ہے میں جس پر چاہوں کروں ف۱ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عمرو عن طاوس عن ابن عباس قال سمعت عمر رض یقول قاتل اللہ فلانا الم یعلم ان
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا اللہ فلاں شخص (سمرہ بن جندب رض) کو

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا فباعوھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ ڈالا اس کو بھلا کر بیچ ڈالا اس کی

تابعہ جابر وابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو عاصم الضحاک بن
ابن عباس رض کے ساتھ اس حدیث کو جابر رض اور ابوہریرہ رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا

مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان انہوں نے ابو کبشہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو میری طرف سے پہنچا دو (میری) باتیں اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس

وَمَنْ کَذَبَ عَلٰی مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
اور جو شخص قصداً (جان بوجھ کر) میری اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ
مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا ابوہریرہ رضی

اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں میں خضاب

یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
نہیں کرتے تم انکا خلاف کرو (خضاب کیا کرو) مجھ سے محمد (ابن سلام) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے

جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِیْنَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ جُنْدُبٌ
جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں اور جب سے انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہمکو یہ ڈر ہے کہ جندب نے

کَذَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے کہا تم سے پہلے

کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِهَا یَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ
انہوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس کو ایک زخم لگا اس نے جی گھبرا کر (یا تاب نہ لاکر) چھری لیکر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہتا رہا رکا نہیں یہانتک کہ وہ مر گیا

اللّٰهُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کرکے اپنی جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت اس پر حرام کردی

حَدِیْثُ اَبْرَصَ وَاَعْمٰی وَاَقْرَعَ

کوڑھی اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ
مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی
نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہ رضی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہ علیہ وسلم وحدثنی محمد حدثنا عبد اللّٰہ بن رجاء اخبرنا ھمام عن اسحٰق بن

سے سنا دوسری سند اور مجھ سے محمد (بن یحییٰ ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا ہمکو ہمام نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن

عبد اللّٰہ قال اخبرنی عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ ان ابا ھریرۃ رض حدثہ انہ سمع رسول

عبداللہ سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی بدا للّٰہ ان

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا ایک اندھا اللہ نے ان (تینوں) کو

یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن و

آزمانا چاہا ایک فرشتہ کو ان کی طرف بھیجا وہ (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھا رنگ اچھی

جلد حسن قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ فاعطی لونا حسنا وجلدا

کمال (کیونکہ اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت کراہت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اس کے (بدن کا) رنگ اچھا ہو گیا کمال یہی درست

حسنا فقال ای المال احب الیک قال الابل او قال البقر ھو شک فی ذلک ان الابرص

ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا (اب یہ کہہ) دنیا کے مالوں میں سے کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل اسحاق راوی نے شک کی

والاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال یبارک لک

کوڑھی نے اونٹ کہا یا گنجے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) غرض اس کو دس مہینوں کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تجھ

فیھا واتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا قد قذرنی

پھر وہ گنجے پاس آیا اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہونا یہ گنجا پن جا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں

الناس قال فمسحہ فذھب واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر

فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ جھٹکا ہو گیا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کون سا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے

قال فاعطاہ بقرۃ حاملا وقال یبارک لک فیھا واتی الاعمی فقال ای شیء احب

بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو گی پھر وہ فرشتہ اندھے پاس گیا پوچھا تو کیا چاہتا ہے کہنے لگا

الیک قال یرد اللّٰہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللّٰہ الیہ بصرہ

اے میری بینائی مجھ کو پھر دیدے میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی آنکھیں روشن کر دیں اب یہ پوچھا

قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطاہ شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا

تجھ کو دنیا کا کونسا مال زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اسکو ایک جننے والی (یا بچہ والی) بکری دی پھر اونٹنیاں اور گائیں بیان میں

فکان لھذا واد من ابل ولھذا واد من بقر ولھذا واد من الغنم ثم انہ اتی الابرص

کوڑھی پاس اونٹوں کا اور گنجے پاس گایوں کا ادرا ندھے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا (بہت دنوں) بعد فرشتہ اپنی

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ

(اس صورت اور شکل میں (جس شکل میں پہلے آیا تھا) کوڑھی کے پاس آ کر کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں۔ سفر میں سامان سب جاتا رہا اب میں نہیں خدا کی

الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ

مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں پہونچ سکتا میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا تیری کمال درستی کر دی

عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

مجھ ایک اونٹ دے جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہونچ جاؤں۔ مگر کہنے لگا (بھائی میں بہت فرصد رہوں) بہت آدمیوں کا دینا ہے

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ

سب لوگ تجھ کو گھن کرتے تھے اور محتاج اور نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑھی نے کہا واہ میں تو بزرگوں کے وقت سے مالدار چلا آتا ہوں تو جھوٹ

كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ

بولتا ہے تو اسے تجھ کو ویسا ہی (کوڑھی اور محتاج) پھر کر دے پھر وہی فرشتہ اسی شکل اور صورت میں گنجے کے پاس گیا اس سے بھی وہی

لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا

کہا جو کوڑھی سے کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اسی کو پھر ویسا ہی

كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ تَقَطَّعَتْ بِيَ

(گنجا اور محتاج) کو جیسے (جیسے پہلے تھا) اب اندھے کے پاس گیا اس سے کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر ہوں میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں ہے

الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ

اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری کوشش کے میں اپنے وطن نہیں پہونچ سکتا تجھ کو اس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھیں

شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ

(دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دے جس کو میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہونچ جاؤں اندھا یہ سنکر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھ کو بینائی دی

أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ

مالدار کر دیا (اس کے نام پر تو مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہے وہ لے لے میں آج کچھ تو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے لے فرشتہ کہنے لگا

فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھی اور گنجے) سے ناراض ہوا باب اصحاب کہف کا بیان ف۱ سورۂ

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا فَعَسَى رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا وَتِلْكَ الْقُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءَ الْحُسْنَى وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

کہف (۱۰) اور کہا فرمایا اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں عجیب تھے کہف پہاڑ میں چوڑا سا منہ کھلی ہوئی

کتاب ف۱ مرقوم کے معنی ہی کھلی ہوئی (ربطنا علی قلوبہم) ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا شططا ظلم و زیادتی وصید

الفناء وجمعه وصائد ووصد ويقال لوصيد الباب مؤصدة مطبقة اصد

الباب واوصد بعثناهم احييناهم ازكى اكثر ريعا فضرب الله على اذانهم فناموا رجما

کہتے ہین اصد الباب اور اوصد الباب دونو دروازہ بند کیا بعثناھم ہمنے انکو زندہ کیا ازکی یعنے زیادہ ہو نیوالا یا پاکیزہ خوش مزہ ہا ستا) فضربنا الله علی

بالغيب لم يستبن وقال مجاهد تقرضهم تدعهم

بالغیب یعنے بے دلیل (محض گمان اٹکل پچو) مجاہد نے کہا تقرضھم یعنے چھوڑ دیتا ہے (کترا جاتا ہے) ف

فہرست پارہ نیرھوان تیسیر الباری شرح وترجمہ اردو صحیح البخاری

صفحہ	مطالب
۱	کتاب بدء الخلق کتاب اس بیان مین کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی
۳	باب ما جاء فی سبع ارضین سات زمینون کا بیان
۵	باب فی النجوم ستارون کا بیان
۷	باب صفة الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند دونو حساب سے چلتے ہین
۸	باب ما جاء فی قوله وهو الذی ارسل الریاح الخ اور اللہ تعالی کا فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری دینیوالی ہوائین بھیجتا ہے
۹	باب ذکر الملئکة فرشتون کا بیان
۱۶	باب اذا قال احدکم امین والملئکة فی السماء الخ جب کوئی تم مین آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان مین آمین کہتے ہین الخ
۲۱	باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة جنت کا بیان اور یہ کہ جنت پیدا ہو چکی ہے
۲۶	باب صفة ابواب الجنة جنت کے دروازون کا بیان
〃	باب صفة النار وانها مخلوقة دوزخ کا بیان اور یہ کہ دوزخ بن چکی ہے
۳۰	باب صفة ابلیس وجنوده ابلیس اور اسکے لشکر کا بیان
۳۹	باب ذکر الجن وثوابهم وعقابهم جنون کا بیان اور انکو ثواب اور عذاب ہونا
〃	باب قول الله تعالی وبث فیها من کل دابة الآیة اللہ تعالی کا فرمانا زمین مین ہر قسم کے جانور پھیلائے
۴۰	باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال مسلمان کا بہتر مال بکریان ہین جن کے چرانے کے لیے پہاڑون کی چوٹیون پر پھرتا رہے
〃	باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم پانچ مذموم جانور ہین جنکو حرم مین بھی مارڈالنا درست ہے
۴۵	باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه الخ جب مکھی پانی مین گر جائے تو اُس کو ڈبو دے
۴۶	کتاب الانبیاء پیغمبرون کے حالات ہین
〃	باب خلق آدم وذریته آدم اور انکی اولاد کی پیدائش کا بیان
〃	باب قول الله واذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة آسکا فرمانا وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتون سے کہا مین زمین مین ایک جانشین بنانیوالا ہون
۵۱	باب الارواح جنود مجندة روحون کے جتھے ہین جو ملے جلے ہین
〃	باب قول الله عزوجل ولقد ارسلنا نوحا الی قومه الخ اللہ تعالی کا یہ فرمانا ہمنے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا
۵۳	باب وان الیاس لمن المرسلین الخ اللہ تعالی کا فرمانا بیشک الیاس پیغمبرون مین سے تھا
۵۴	باب ذکر ادریس علیه السلام ادریس پیغمبر علیہ السلام کا بیان
۵۶	باب قول الله تعالی واذکر عاد اخاهم هودا الخ اللہ تعالی کا فرمانا قوم عاد کو ہود پیغمبر علیہ السلام کا بیان
〃	باب قول الله عزوجل اما عاد فاهلکوا بریح صرصر الخ اللہ تعالی کا فرمانا قوم عاد تند ہوا سے ہلاک ہوئے
〃	باب قصة یاجوج وماجوج یاجوج ماجوج کا بیان
۶۰	باب قول الله واتخذ الله ابراهیم خلیلا الخ اللہ ابراہیم خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان
۶۴	باب یزفون النسلان فی المشی یزفون کا سنے دوڑتے چلنا
۶۴	باب قوله عزوجل ونبئهم عن ضیف ابراهیم اللہ کا فرمانا اے پیغمبر ان لوگون کو ابراہیم

صفحہ	مطالب
	کے مہمانوں کا قصہ سنا
۷۴	باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب اسمٰعیل حضرت اسمٰعیل کا بیان
۷۵	باب قصۃ اسحٰق بن ابراہیم حضرت اسحاق کا بیان
〃	باب ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیان
〃	باب و لوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ حضرت لوط علیہ السلام کا بیان
۷۶	باب فلما جاء ال لوط المرسلون الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب لوط والوں پاس خدا کے بھیجے ہوئے آئے الخ
〃	باب قول اللہ والی ثمود اخاھم صالحا قوم ثمود اور حضرت صالح کا بیان
۷۸	باب ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت الخ اللہ تعالیٰ کا یہود فرمانا کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوب مر رہے تھے الخ
〃	باب قول اللہ تعالیٰ لقد کان فی یوسف و اخوتہ ایات للسائلین اللہ تعالیٰ کا فرمانا بیشک یوسف اور اُنکے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں
۸۱	باب قول اللہ و ایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر الخ حضرت ایوب علیہ السلام کا بیان
۸۲	باب واذکر فی الکتاب موسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان

صفحہ	مطالب
۸۲	باب قال رجلان مؤمن من ال فرعون الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا فرعون والوں سے ایک ایمان دار شخص کہنے لگا الخ
〃	باب قول اللہ عزوجل و ھل اتاک حدیث موسیٰ اذ رای نارا اللہ تعالیٰ کا فرمانا تمنے موسیٰ کا قصہ سنا ہی الخ
۸۴	باب قول اللہ و ھل اتاک نبؤا الخصم موسیٰ اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور پیغمبر تمہارے موسیٰ کا قصہ سنا ہی اور اسنے موسیٰ سے بولکر باتیں کیں
۸۵	باب قول اللہ تعالیٰ و اذ واعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہمنے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھیرا وکیا
۸۶	باب طوفان من السیل طوفان کا بیان
〃	حدیث الخضر مع موسیٰ خضر اور موسیٰ کا قصہ
۹۰	باب پہلے باب سے متعلق
۹۱	باب یعکفون علی اصنام لھم اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ اپنے بتوں کا پوجا کر رہے تھے
۹۲	باب واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ الایۃ اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تمکو ایک گائے کے کاٹنے کا حکم دیتا ہے
۹۹	باب وفاۃ موسیٰ و ذکرہ

صفحہ	مطالب
	بعد موسیٰ کی وفات اور وفات کے بعد کا بیان
۹۴	باب قول اللہ وضرب اللہ مثلا للذین امنوا امراۃ فرعون الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی جورو کی مثال دی
〃	باب و ان قارون کان من قوم موسیٰ الخ قارون کا بیان
〃	باب و الی مدین اخاھم شعیبا حضرت شعیب کا بیان
۹۵	باب قول اللہ تعالیٰ و ان یونس لمن المرسلین الخ حضرت یونس کا بیان
۹۶	باب و اسالھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ان یہودیوں سے اُس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی
۹۷	باب قول اللہ تعالیٰ اتینا داود زبورا حضرت داؤد علیہ السلام کا بیان
۹۸	باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد کہ اللہ کو سب نمازوں میں داؤد کی نماز پسند ہے الخ
۹۹	باب واذکر عبدنا داؤد ذا الایدی انہ اواب الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہمارے زوردار بندے داؤد کا ذکر کر

صفحہ	مطالب
۱۰۰	باب و ھبنا لداؤد سلیمان الخ حضرت سلیمان کا بیان
۱۰۲	باب قولہ اللہ و لقد اتینا لقمان الحکمۃ الخ حضرت لقمان کا بیان
۱۰۳	باب و اضرب لھم مثلا اصحاب القریۃ اذ جاءھا المرسلون جو پیغمبر عیسیٰ نے بھیجے تھے اُنکا بیان
〃	باب قول اللہ اذکر رحمۃ ربک عبدہ زکریا الخ حضرت زکریا اور یحییٰ کا بیان
۱۰۴	باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت الخ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان
〃	باب و اذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا
۱۰۵	باب قولہ تعالیٰ اذ قالت الملئکۃ یا مریم الخ اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم الخ
۱۰۶	باب واذکر فی الکتاب مریم الخ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر
۱۱۲	باب نزول عیسیٰ بن مریم حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا
〃	باب ما ذکر عن بنی اسرائیل بنی اسرائیل کے حالات کا بیان
۱۱۴	حدیث ابرص و اعمی و اقرع کوڑھی اور اندھے اور گنجے کا حال
۱۱۶	باب قول اللہ تعالیٰ ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم اصحاب کہف کا بیان
	فہرست
	اغلاط منکوۃ تبرہ کی قیمت تعلیم

اطلاع ۔ واضح ہو کہ اس جلد پر پہنچ کر فقیر حرر نے حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی سے جو کہ حضرت مولانا مملوک العلی صاحب نانوتوی کے شاگرد ہیں اور مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں صدر مدرس ہیں اور اس زمانہ میں اس مدرسہ کے مہتمم بھی

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت کیلئے چشمہ جاری رہنما سے سبز مع وقار چھپی

نیل الفرقدین

مطلب خیر مترجمہ

صحیح البخاری

ازعمدہ افادات وزبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب الملقب بنواب وقار الملک بہادر سلمہ اللہ

در مطبع حمدرد لاہور شیخ حماد طبع شد

نیازمند کے کارخانہ میں ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین حمد تاجر کتب المطبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ حَدِيْثُ الْغَارِ ۵۳

غار والوں کا قصہ

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ

ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَّطَرٌ

فرمایا جس حال میں کہ تین آدمی پہلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) یہ تین آدمی راستے میں چلے جا رہے تھے انہیں مینہ آیا کہ

فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا

وہ پہاڑ کے ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے اتفاق سے ایک پتھر گرا غار کا منہ بند ہو گیا اب یہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے

هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ

بھائیو اب تو (اس بلا سے) تمکو سچائی ہی چھوڑائے گی بہتر یہ ہے کہ ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو

أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ

اُسکا بیان کرکے اللہ سے دعا کرے تب اُن میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تین صاع) چانول پر

لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أُرْزٍ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ

ایک مزدور کیا تھا اُس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر) اپنے چانول چھوڑ کر چلا گیا ف۱ میں نے اُسکے حصے کے چانول بوا دیے (پیدا دیے) اُن

مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ بَقَرًا وَإِنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ

بس اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اُس میں سے گائے بیل خریدے پھر ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا جاوہ سب گائے بیل (جانور)

فَسُقْهَا فَقَالَ لِي أَتَمَّا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أُرْزٍ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ

ہنکالے جا اُس نے کہا میرے تو تیرے پاس (صرف) ایک فرق (تین صاع) چانول تھے میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا وہ تیری چانولوں سے

ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا

خریدے گئے بیل آخر وہ ف۲ اُن سب کو ہنکا لے گیا یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کردے

فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ

اُسی وقت وہ پتھر ہٹ گیا ف۳ اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے

فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي

ہر رات کو اُنکو پلانے کے لیے بکری کا دودھ لایا کرتا ایک رات مجھکو دیر ہوگئی میں جب دودھ لیکر آیا تو وہ سو گئے تھے اور میری بی بی

وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ

بچے سب مارے بھوک کے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اُسکے بعد اُن لوگوں کو پھر مجھکو نیند سے آگئی

أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ

جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بھی مجھے پسند نہ کیا اُنکو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ رات پھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے جھونپڑے میں پڑے رہے بچے مارے

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے (اپنے ماں باپ کی) یہ (خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کردے اُسوقت وہ پتھر اور ہٹ گیا

حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ

اُنکو آسمان دکھلائی دینے لگا پھر تیسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے ایک چچازاد بہن تھی جسکو

أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ

میں سب سے زیادہ چاہتا تھا ف۵ میں نے ایک بار اُس سے صحبت کرنا چاہی اُس نے نہ مانا کہا میں جب مالوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے

فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ

میں گیا اور (کوشش کرکے) سو اشرفیاں لایا وہ اُسکے حوالے کردیں اُس نے اپنے تئیں مجھے دیدیا ف۶ جب میں اُسکی ٹانگیں اٹھا کر

بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَقْضُضِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ

(داخل کرنا چاہا) تو کہا کہنے لگی (بہلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق طور سے نہ توڑ ف یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا ف۲ اور سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا

یا میری اللہ اگر تو جانتا ہو کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کی) تو ہماری مشکل آسان کر اللہ نے انکی مشکل دور کر دی ف۳ وہ تینوں باہر چل دیے

بَابٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب ہمسے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہمسے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار (انبی اسرائیل کی)

بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي

ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) اسکے سامنے سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو نہ مارنا

حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمَرَّ

جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے ف یہ سنکر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بولا تھا یا اللہ مجھکو اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کے پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا

بِامْرَأَةٍ تُجَرُّ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي

ایک عورت گذری (نام نامعلوم) جسکو لوگ کھینچتے تھسیٹتے اس سے کھیل کرتے (اسکو مارتے پیٹتے) لیجا رہے تھے دودھ پلانیوالی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت

مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ

کی طرح کیجیو (رضیع بچہ نے یہ سنکر) ماں سے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے بچہ کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گذرا تھا کافر (یعنے ظالم) ہے اور عورت جسکے لوگ تہمت لگاتے ہیں تو زنا کرائی ہے وہ کہتی ہے

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا

اللہ بس ہے (وہ میری پاکدامنی جانتا ہے) اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے ہمسے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہمسے

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

عبداللہ بن وہب نے کہا ہمکو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ

ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئی پر گھوم رہا تھا پیاس کے مارے مرنے

الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا

کو تھا بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اسکو دیکھا (جلدی سے) اپنا موزہ اتارا ف کنے کو پانی پلایا اللہ نے اسکو بخشدیا ف۱ ہمسے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے

ف۱ ترجمہ باب سے یہ حدیث کیونکر مطابق ہوئی اس میں کچھ ذکر نہیں ہے بچہ کے بولنے کا اور ماں کے دعا کرنے کا اور بچہ کے دعا نہ کرنے کا ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۴ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۵ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۶ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۷ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۸ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے ف۹ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کا مال امانت رکھے اسکو مناسب نہیں ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ خرچ کرے

أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَ

انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوٹلہ لیا

كَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے آنحضرت صلعم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ

اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب

اتَّخَذَ هَا نِسَاؤُهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ

انکی عورتوں نے ایسا کام شروع کیا ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ

تمسے پہلی اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنکو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو

مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

تو عمر رضہ ہونگے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی (بکر بن قیس) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اُس نے ایک کم سو آدمیوں کو (ظلم سے ناحق) مارڈالا تھا پھر

خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ

(اُسکو ندامت ہوئی مسئلہ پوچھنے نکلا) ایک بوڑھے (یا بڑی) عمر والے پادری (یا عابد) کے پاس آیا اُس سے پوچھا میری توبہ قبول ہوگی اُسنے کہا نہیں یہ سنتے ہی اُسکو بھی مارڈالا (اب پھر

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا

(ناواقف لوگوں سے مسئلہ پوچھنے لگا) دوسرے نے کہا تو فلاں بستی میں جا رستے میں اُسکو موت آن پہونچی پر (مرتے مرتے) اُس نے اپنا سینہ اُس بستی کی

فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ

اب رحمت دونوں کے فرشتے جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے بستی کو حکم بھیجا اُس شخص سے نزدیک

تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى

ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم بھیجا اس سے دور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونو بستیاں ناپو (یا)

هٰذِهٖ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو

وہ نصرہ سے ایک بالشت بھاؤ نزدیک ہی پھر وہ بخشدیا گیا ف۱ ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو

الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا

علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کیطرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم) گائے ہانک رہا تھا پس سوار ہو گیا

فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ

اسکو مارا وہ گائے (القدرت الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے حال دیکھکر کہا سبحان اللہ گائے بات

فَقَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ

آنحضرت صلعم نے فرمایا میں تو اسپر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی حالانکہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے ف۲ پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی

فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا

ایک بکری لے بھاگا یہ شخص گھبرا کے پیچھے لگا پھر بھیڑیے کے منہ سے بکری چھڑا لی اسوقت بھیڑیا (القدرت الٰہی) بول اٹھا اب تو تو نے میرے منہ سے چھوڑا لی

مِنِّيْ فَمَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ قَالَ

لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اسوقت کون چھڑائیگا لوگ یہ دیکھکر (تعجب سے) کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے

فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُّسْعِرٍ عَنْ

آنحضرت صلعم نے فرمایا میں تو اسکا یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی حالانکہ وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے کہا اور ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا ہمسے سفیان بن

سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ حَدَّثَنَا

سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلعم سے پھر یہی حدیث روایت کی ہم سے

اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

اسحق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی اوانہوں نے معمر سے اوانہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ف۳ دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا جسنے مول لیا تھا

فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا

اس نے گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ تیرا لیجا

اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ

تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا

الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي

اسمیں جو کچھ تباہ بھی بیچا ف آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد پیغمبر) کے پاس گئے انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے ایک نے کہا میرا

غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ

ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا ایسا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کرو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو

وَتَصَدَّقَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

اور خیرات بھی کرو ق ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر

وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

اور ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اونہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اونکے والد نے

سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ

اسامہ بن زید رضہ سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے

فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ

اسامہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَ

گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور

إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا

جب اس ملک میں پہلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو ابو النضر نے کہا بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہو تو مت

مِنْهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نکلو ق ہم سے موسے بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہمسے عبداللہ بن

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ

بریدہ نے انہوں نے یحیے بن یعمر سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ

آنحضرت صم سے طاعون کو پوچھا آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ بھیجتا ہے

عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ

یہ بدلا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کرکے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ

میں ٹھیرا رہے (بہاگے نہیں) اسکا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھدی ہے وہی پہنچ آئیگی تو اسکو

کتاب احادیث الانبیاء

اجر شہید حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا لیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن
شہید کا ثواب بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے اونہوں نے عروہ سے انہوں نے
عائشۃ رض ان قریشا اہمہم شان المراۃ المخزومیۃ التی سرقت فقال ومن یکلم
حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش کو الجھن ہوئی کہ انہوں نے کہا
فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید
اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زید کے سوا جو
حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا تب اسامہ نے آپ سے عرض کیا آنحضرت صہ نے فرمایا
سلم اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب ثم قال انما اہلک الذین من قبلکم
اسامہ تو اللہ کی ٹھہرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو تم سے پہلے جو لوگ تھے (یعنی اسرائیل)
انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ
وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئی جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بیوسیلہ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے
الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا حدثنا آدم
خدا کی قسم میں اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا
حدثنا شعبۃ حدثنا عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت النزال بن سبرۃ الہلالی
ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا
عن ابن مسعود رض قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمر بن عاص) کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اسکے خلاف جیسے آنحضرت
خلافہا فجئت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ
کو پڑھتے سنا تھا میں آپ پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی
وقال کلاکم محسن ولا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فہلکوا حدثنا
آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو اور (میں) تم جھگڑا نہ کرو تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اسی قسم کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے ہم سے
عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش قال حدثنی شقیق قال عبد اللہ کانی
عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا جیسے
انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ
(اسوقت) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نبی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے انہوں قوم کو لوگوں نے لہولہان کر دیا

وَهُوَ يَمُسُّ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا
وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور (جب ہوش آتا تو) یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخشدے اور انکو معلوم نہیں ف ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضہ
ابو الولید نے بیان کیا کہا ہمسے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے ابو سعید خدری رضہ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ
انہوں نے آنحضرت صلے سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (نام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا) اللہ نے اسکو بہت سا مال دیا تھا ۵۵

لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ
مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیسا باپ تھا میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے ف اس نے کہا میں نے (عمر بھر میں) کبھی کوئی نیکی نہیں کی جب میں

فَحَرِّقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
تو ایسا کرنا مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جسدن آندھی چلے وہ راکھ (ہوا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا ف اللہ نے اسکا سارا بدن اکٹھا

فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اسپر رحم کیا (سبحان اللہ کیسا ارحم الراحمین ہے) الحدیث معاذ عنبری نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ
وسلم سے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے ابو عوانہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی

ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رضہ نے حذیفہ رضہ سے کہا تم ہمسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے جو

وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ
آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص ف مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی

إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا إِلَيَّ حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى
جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھکو جلا ڈالنا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہونچ جائے تو ہڈیاں

عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ
(خوب باریک) پیس ڈالنا اور جسدن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جسدن خوب ہوا چل رہی ہو مجھکو اڑا دینا ف اللہ نے اسکو ف تبع

لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُوسَى
تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اسکو بخشدیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلے سے سنی ہے ہم سے موسے

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے اس روایت میں یوم راح ہے (سوا فتک کے) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن

عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ

عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا

النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا

اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جسکو تو مفلس پائے اوسکو معاف کر دینا شاید اللہ ہی ہمارا قصور معاف کر دے

قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا

آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اسکو بخشدیا مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہمسے ہشام نے کہا ہمکو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں

مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي

مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھکو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کریگا

عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ

ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا خیر جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹوں نے یہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو مجھ (اسکے بدن کے اجزا) تجھ میں ہیں وہ سب

مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ

اکٹھا کر دیں زمین نے اکٹھا کر دیا ف۱ وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا ارے تو نے یہ کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ کو بخشدیا

لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا

ابوہریرہ اور سعد رضہ صحابی اور غیر میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا ف۱ یعنی ایک میں مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے

وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا

فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کے سبب سے عذاب ہوا جسکو اس نے مرنے تک قید کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں گئی نہ کہ اسنے

وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی ہم سے احمد بن یونس نے

ابْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ

بیان کیا اونہون نے زہیر سے کہا ہمسے منصور نے بیان کیا اونہون نے ربعی بن حراش سے کہا ہمسے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون نے اگلے پیغمبرون کے کلام جو پائے اُن مین یہ بھی ہے جب

تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا

تجھکو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہون نے منصور سے اُنہون نے کہا مینے ربعی

ابْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ

ابن حراش سے سنا وہ ابومسعود انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبرون کے کلام مین سے جو

مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

لوگون نے پایا یہ بھی ہے جب تجھکو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ف ہمسے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے اُنہون نے زہری سے کہا مجھکو سالم نے خبر دی اُنسے (اُنکے والد) عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کے راہ سے اپنی تہ بند (مثکائے) گھسیٹ رہا تھا وہ زمین مین دھنسا دیا گیا قیامت تک اُسمین تڑپتا (چھپتا چلاتا)

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

اوترتا جائیگا یونس کے ساتھ اسحدیث کو عبدالرحمن بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا ہم سے موسی بن اسمٰعیل نے

إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بیان کیا کہا ہمسے وہیب نے کہا ہمسے عبداللہ بن طاؤس نے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابوہریرہ رضہ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا

اُنہون نے آنحضرت ص سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا مین) اخیر مین آئے ہین لیکن قیامت کے دن سب (امتون) سے آگے ہونگے ف۱ اتنی بات ہے

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ وَهُمْ

ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو اُن کے بعد (اخیر مین) ف۲ جمعہ کا دن ہے جس مین لوگون نے اختلاف کیا یہود کے نزدیک (جمعہ کا) دن

لَهُ غَدٌ النَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

کل ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کے نزدیک پرسون (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن مین ایک دن (جمعہ کا دن) ہے جسمین وہ اپنا سر اور بدن دھوئے ف۳

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے

قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ

معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے ف تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک مٹھا نکال کر

شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَصَالَ فِي الشَّعْرِ ۞ تَابَعَهُ عُثْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ

اس کو کہا یعنی بالوں کا جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں فریب فرمایا ف آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا

٦١ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

کتاب مناقب یعنے فضیلتوں کے بیان میں ف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) فرمانا لوگو ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا اب فضیلت نسب سے نہ رہی بلکہ تقوے سے

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

پرہیزگاری ہے اور تمہاری قومیں اور قبیلے (جدا جدا) اسلیے کیے کہ ایک نے دوسرے کو پہچانے (یعنی اسلیے کہ فخر کرو) اور سورۂ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکر

تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے بیشک اللہ نگہبان ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان

الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ

شعوب جمع ہے شعب کی نسب اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اسکی شاخ) ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَجَعَلْنَاكُمْ

کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

تمہاری خاندان قبیلے کیے خاندان یعنے شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے ان کی شاخیں ہم سے محمد

ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ

ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا

عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاھُمْ

اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ سب میں زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو

قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

اُنہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تب کیے) روسی پوچھتے ہو) تو یوسف نبی اللہ کے پیغمبر ہمسے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا کُلَیْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ رَبِیْبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (لڑکی جو اپنی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو)

سَلَّمَ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لَھَا اَرَاَیْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَانَ

زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے اُنسے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ کَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِی النَّضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ حَدَّثَنَا

مضر قبیلہ سے تھے اُنہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آخر آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے ف ہمسے

مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا کُلَیْبٌ حَدَّثَتْنِیْ رَبِیْبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَظُنُّھَا زَیْنَبَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ

ربیبہ نے موسیٰ کو کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ راوی ہیں ف کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے

وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَھَا اَخْبِرِیْنِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ کَانَ

اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور پیچ (وہ بھی روغنی برتن) سے منع فرمایا کلیب کہتے ہیں میں نے اُنسے کہا بتلاؤ تو آنحضرت ہم کس قبیلہ سے تھے

مِنْ مُضَرَ کَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ کَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ کَانَ مِنْ وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ حَدَّثَنِیْ

کیا مضر سے اُنہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا) مجھ سے

اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ عَنْ رَسُوْلِ

اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمکو جریر نے خبر دی اُنہوں نے عمارہ سے اُنہوں نے ابوزرعہ سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو ف جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف گنے جاتے تھے

خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا وَتَجِدُوْنَ خَیْرَ النَّاسِ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّھُمْ لَہٗ

وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اسکو پاؤگے جو حکومت اور سرداری کو بہت

کَرَاھِیَۃً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَیَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ

ناپسند کرتا ہو ف اور آدمیوں میں سب سے بُرا اسکو پاؤگے جو دو رخا (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لیکر آئے دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ

ف کیا عمدہ کلیہ ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے پہلے اسکی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لیے موضوع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسکو خدا

بوجہ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا المغیرۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ
یکے جوائے (کبھی رکابی مذہب) قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمان نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) لوگ امامت اور خلافت میں قریش کے تابعدار ہیں

تبع لمسلمہم وکافرہم تبع لکافرہم والناس معادن خیارہم فی الجاھلیۃ خیارہم
جیسے (عرب کے) کافر (کفر کے زمانہ میں کبھی) قریش کے مسلمان ہوئے تو اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی

فی الاسلام اذا فقہوا وتجدون من خیر الناس اشد الناس کراھیۃ لھذا الشان حتی
اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں تم بہت اچھا آدمی اسکو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہانتک کہ

یقع فیہ باب حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ حدثنی عبدالملک عن
اسمیں گرفتار ہو جائے (یعنی) باب ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک نے

طاؤس عن ابن عباس رض الا المودۃ فی القربی قال فقال سعید بن جبیر قربی محمد
طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ حم عسق میں ہے) قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی سعید بن جبیر نے کہا یعنی یوچاہیں

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا
آنحضرت ص کے رشتہ دار مراد ہیں یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت ص کو رشتہ داری نہ ہو

ولہ فیہ قرابۃ فنزلت علیہ الا ان تصلوا قرابتی بینی وبینکم حدثنا علی
وہ یہ آیت اور اسی یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا مگر اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو ہمسے علی

ابن عبداللہ حدثنا سفین عن اسمعیل عن قیس عن ابی مسعود یبلغ بہ النبی صلی
ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے وہ آنحضرت

اللہ علیہ وسلم قال من ھھنا جاء ت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب
صلعم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا اسطرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کیطرف اشارہ کیا اور اور اکھڑپن دل کی سختی

فی الفدادین اھل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ ومضر حدثنا
اُن لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں ہمسے

ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابوسلمۃ بن عبدالرحمن ان ابا
ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابو

ھریرۃ رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الفخر والخیلاء فی
ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تکبر

اَلْفَدَّادِيْنَ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتْ

چلانے والے اونٹ والوں میں ہے ۵ اور نرم دلی طائفت بکری والوں میں ہے ۵ اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) یمنی ہی (امام بخاری کی)

الْيَمَنَ لِاَنَّهَا عَنْ يَّمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَّسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْئَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ

یمن کو یمن اسلیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب ہے اور شام کو شام اسلیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے شام کو مشاۃ بھی کہا ہے

الْيُسْرَى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ الشَّامُ بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا

بائیں ہاتھ کو شومی اور بائیں جانب کو شام ۵ باب قریش کی فضیلت کا بیان ۵ ہم سے

اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ بَلَغَ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے

مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهٗ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ

معویہ بن ابی سفیان کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہونچی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں

سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ

عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا ۵ معاویہ یہ سنکر غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر کہنے

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا

اما بعد مجھکو یہ خبر پہونچی ہے تم میں بیٹھنے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں ۵ جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں ملتی ۵ اور نہ

تُؤْثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ سے منقول ہیں دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور اُنکے خیالات سے بچکر ہوشیار خیالات سے

تَضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ

انکو گمراہ کردیا ہے ۵ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۵ آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری

قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ حَدَّثَنَا اَبُو

قریش میں رہیگی جو کوئی انکی دشمنی کریگا اللہ اسکو سرنگون (اوندھا) کردیگا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھینگے ۵ ہم سے ابو

الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

الولید نے بیان کیا کہا ہمسے عاصم بن محمد نے کہا ہمسے اپنے والد سے سُنا انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہیگی ۵ جب تک (دنیا میں) انکے دو آدمی بھی باقی رہیں ۵ ہم سے یحیی بن

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے

قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا

انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں ملکر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا

وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ

اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے ف اور لیث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا ف۲ انہوں نے عروہ بن زبیر سے

قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ

انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لیکر حضرت عائشہ رضہ پاس گئے حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں

لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت تھی ف۳ ابونعیم نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے

سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

سعد بن ابراہیم سے دوسری سند ف۴ یعقوب بن سعد بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمن

ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ہرمز اعرج نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى

قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں

دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

اور اللہ اور رسول کو سوا انکا کوئی حمایتی نہیں ہمسے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ

ابوالاسود نے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ صدیق

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ

کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی عبداللہ انسے بہت سلوک کیا کرتے (وہ انکی خالہ تھیں) حضرت عائشہ رضہ

شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى

کوئی چیز یکہ نہ چھوڑتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھکر عبداللہ نے کہا انکا ہاتھ روکنا چاہیے (انہی خیرات نہ کرنے

يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ لَكُلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ

پائیں) انہوں نے کہا ان ان میرا ہاتھ روکتا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں انسے بات کروں ف۵ عبداللہ نے حضرت عائشہ کو سفارشی کرایا

ف۱ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے ۱۲ منہ

ف۲ اسکو خود امام بخاری نے آگے چلکر وصل کیا ہے ۱۲ منہ

ف۳ کیونکہ عبداللہ ماجد حضرت آمنہ بنت وہب زوجہ عبداللہ بن عبدالمطلب سے تھیں اور آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں اور حضرت عائشہ بنی تیم سے تھیں اور تیم بن مرہ اور زہرہ بن کلاب دونوں حقیقی بھائی تھے اور کلاب اور عبداللہ بن عبدالمطلب حقیقی بھائی تھے ۱۲ منہ

ف۴ اس سند کو اسماعیلی نے بھی وصل کیا ہے ۱۲ منہ

ف۵ انہوں نے اجمع کیا ہے ۱۲ منہ

مِنْ قُرَيْشٍ وَبِاَخْوَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (یہ قصور معاف کرو) انہوں نے نہ مانا آخر

لَهُ الزُّهْرِيُّوْنَ اَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ

بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال تھے جیسے عبدالرحمن بن اسود بن عبد

يَغُوْثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِذَا اسْتَاْذَنَا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ

یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا ہم کو جب حضرت عائشہؓ پاس آنے کی اجازت مانگیں (رومان کہ بہتیرا) تم ایک دھکا دیکر پردہ میں گھس جانا

فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُّ اَنِّيْ جَعَلْتُ حِيْنَ

انہوں نے سب کو آزاد کیا اور برابر دے آزاد کرتی رہیں چالیس پر جا آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں

حَلَفْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهُ فَاَفْرُغُ مِنْهُ بَابُ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا

کوئی خاص کام بیان کردیتی جسکو کرکے میں فارغ ہوجاتی ف۱ باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ

عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس رضؓ سے کہ حضرت عثمانؓ نے

دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ

زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث

اِبْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا

بن ہشام کو بلوایا انہوں نے صحف لکھے اور حضرت عثمانؓ نے کہا ان تینوں قرشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن) سے کہا جب

اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا

تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کر موافق لکھو اسلیے کہ

نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمٰعِيْلَ مِنْهُمْ اَسْلَمُ بْنُ اَفْصٰى

قرآن قریش کے محاورے پر اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا ف۲ باب یمن والوں کا حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں ہونا ف۳ انہی یمن والوں میں سے اسلم کی

اِبْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَّزِيْدَ

قبیلہ ہے جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم افصٰی کا بیٹا وہ حارثہ کا وہ عمرو کا وہ عامر کا اور حارثہ یمن والوں میں سے تھا ف۴ ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے ان سے یزید

اِبْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ

بن ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں پاس

مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

تشریف لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارا باپ (اسمٰعیل علیہ السلام) تیر انداز تھے

ف۱ یہ باب اور اگلے دو باب قرآن کے جمع کرنے کے بیان میں ہیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں عام صحابہ کے اتفاق سے جو قرآن حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا پھر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت ام المومنین حفصہؓ کے پاس رہا حضرت عثمانؓ نے وہی قرآن حضرت حفصہؓ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک نقل قرآن اور ہر اور شام

ف۲ حافظ کہتے ہیں اسمٰعیلؑ کی

ف۳ یہ باب اور اگلے دو باب قرآن کے جمع کرنے کے بیان میں ہیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں عام صحابہ کے اتفاق سے جو قرآن حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس رہا پھر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت ام المومنین حفصہؓ کے پاس رہا حضرت عثمانؓ نے وہی قرآن حضرت حفصہؓ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک نقل قرآن اور ہر اور شام

ف۴ حافظ کہتے ہیں اسمٰعیلؑ کی

وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي
اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں یہ سنکر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں انہوں نے کہا آپ تو اوہر ہیں اب ہم

وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ بَابٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا
کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں باب ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا
عبد الوارث نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحیی بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابو الاسود

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
دیلی نے ابوذر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ
جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھکر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کا بتلائے

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ
اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا مجھ سے عبد الواحد

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
بن عبد اللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ
نے فرمایا بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا کوئی جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا ہے

يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا
پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور

وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ
آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہونچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ کر کیمہ لیں

عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ
اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بھی بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں ایمان باللہ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ

گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ میں کماؤ اُس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا

اَنْهٰكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

اور میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں ف۱ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلَآ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ

سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو فساد اس طرف سے پھوٹے گا پورب کی طرف اشارہ کیا جہاں سے

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ بَابُ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ حَدَّثَنَا

شیطان کا سر نکلتا ہے ف۲ باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان ہم سے

اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے

مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا

خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳ مجھ سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے

يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا ف۴ اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا

اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

اور عصیہ ف۵ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ف۶ مجھ سے محمد (ابن سلام یا ابن بشار ذہلی نے) بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ

انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے

سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا ف۷ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے دوسری سند اور متن محمد بن

بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے

اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ

وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي

اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر

عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّمِنْ بَنِي اَسَدٍ

ابن صعصعہ (ایک شخص) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے (آپ نے) فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم

وَّمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں (ف) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرَةَ

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے سنا

عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ

انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے اُن لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے

مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ اِبْنُ اَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

تھے یعنے اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ

علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی

بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اُس کی جس

بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِّنْهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ ان سے بہتر ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ

ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے

شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّتَمِيمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ

یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے

بَابُ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اُسی قوم میں داخل ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ

شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں

فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے آپ نے فرمایا

اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَبُو قُتَيْبَةَ

کسی قوم کا بھانجا تو اُسی قوم میں داخل ہے باب زمزم کے قصے کا (اور ابوذر کے اسلام لانے کا بیان) ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے

سَلْمُ ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا

سلم بن قتیبہ نے کہا مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر (بونے) نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نے کہا عبداللہ بن

ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ

عباس رض نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجیے کہا ابوذر نے کہا میں غفار

غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِي انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا

(قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ خبر پہونچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم جاکر

الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَاْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ

اُن سے ملو بات کرو اور اُن کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا لوٹ کر آیا تو میں نے اُس سے پوچھا کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم

لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ

میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں

جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ

ایک دسترخوان (جس میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہونچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپ کا حال پوچھنا سناسب معلوم نہ ہوا

مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَاَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ

میں زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علی رض میرے پاس سے گذرے اور کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْاَلُنِي عَنْ شَيْءٍ

میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا

وَلَا اُخْبِرُهُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ

نہ میں نے بیان کیا پھر دوسرے دن صبح میں مسجد آگیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو بتلائے

بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ مَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ

پھر حضرت علیؓ میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو اپنے مجمع کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا ف مینے کہا نہیں انہوں نے کہا تو میرے ساتھ چلا

مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ

اب انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو میرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں آیا ہے مینے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں

قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ

انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہونچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوا ہے یہ جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے چاہا

أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ

اپنے بھائی کو ان سے بات کرنے کے لیے بھیجا تو وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ لایا آخر میں خود آیا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تو نے اچھا سمجھا

رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ

پیارے مجھ سے ملا) میں بھی انہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر راستہ میں مجھ کو ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو

عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى

میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا جوتہ صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چلا جیو خیر حضرت علیؓ چلے میں بھی ان کے ساتھ چلا یہاں تک

دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

کہ وہ (ایک مکان میں) گئے میں بھی گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے مینے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھلایئے آپ نے

فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا

بتلایا میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب

بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

تجھ کو ہمارا غلبہ کی خبر پہونچے اس وقت چلا آ مینے عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے بیچ

فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگو میں تو اس کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبْتُ

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو اس بیدین کی خبر لو انہوں نے مار ڈالنے کی نیت

لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا

سے مجھکو خوب مارا عباس نے (آنحضرت صلعم کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آکر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے غضب کرتے ہو

مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارٍ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ

مار ڈالنے سے اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا راستہ اسی قوم پر ہے ف پس بچ گئے انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں

فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتَ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِيَ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ

ایا اور جیسا کل پکارا تھا اسی طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر تاب چڑھی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی

وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ

حضرت عباس رضؓ پھر آن پہونچے اور مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو آنھوں نے کل کہا تھا ابن عباس رضؓ نے کہا ابوذر رضؓ کا

إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اسلام اس طرح شروع ہوا باب قحطان کا بیان ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ

کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے اُنھوں نے ثور بن زید سے اُنھوں نے ابوالغیث سالم سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضؓ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئیگی جب تک قحطان کا ایک شخص

يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بَابٌ مَا يُنْهٰى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکیگا باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان

أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا

کہا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی آنھوں نے جابر رضؓ سے سنا

يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتّٰى

وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے

كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا

ان مہاجرین میں ایک آدمی تھا شرارتی لگی بازی کرتا آدمی تھا اس نے کیا کیا ایک انصاری کے سرین پر ضرب لگائی انصاری

شَدِيدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ

اس نے اپنی ذات والوں کو (مدد کے لیے) پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو (میری فریاد سنو) مہاجر نے کہا ارے مہاجرو دوڑو (یہ فعل) سنکر

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمہ سے) نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی پھر پوچھا قصہ کیا ہے

شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر مار لگائی آپ نے فرمایا

دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ

ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) نے کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

واپس مدینہ پہونچکر (ہم سمجھ لینگے) اعزت دار ذلیل کو نکال باہر کریگا ف حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا حکم ہو تو اس ناپاک پلید کا

هَذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ

(اڑا دوں (یعنے عبداللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہینگے محمدؐ اپنے اصحاب کو

يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قتل کرتے ہیں ف۳ مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ

ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ + وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے

زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

زبید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مصیبت

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

میں) ہمارے لوگوں میں سے (نہیں) ہے جو منہ پیٹے ہمارے اور کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں ف۴ بکارے یہ ہمیں ہیں کہ جو ہمارے مسلمانوں میں سے نہیں ہیں ف۵ باب خزاعہ

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابوحصین

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو

سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو

ابْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ أَبُو خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابن لحی بن قمعہ بن خندف باپ تھا خزاعہ والوں کا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ

نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر

وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ

کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا (یعنے سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہ

عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ

لادا جائے اور کہا سعید نے کہا ابوہریرہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ

لُحَيِّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بَابُ جَهْلِ

اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی ف باب عرب کی

العرب حدثنا ابو النعمان حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر

جہالت کا بیان ف۱ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عن ابن عباس رض قال اذا سرک ان تعلم جهل العرب فاقرأ ما فوق الثلثین ومائة فی

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورۂ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے

سورة الانعام قد خسر الذین قتلوا اولادهم سفها بغیر علم الی قوله قد ضلوا و

وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں

ما کانوا مهتدین باب من انتسب الی آبائه فی الاسلام والجاهلیة وقال ابن

اس آیت تک ف۲ باب اپنی مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا اور ابن عمر رض

عمر وابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الکریم ابن الکریم ابن

اور ابو ہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا تھا

الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراهیم خلیل الله وقال لبراء عن النبی

یوسف یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے ف۳ اور براء نے کہا انہوں نے آنحضرت

صلی الله علیه وسلم انا ابن عبد المطلب حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے

حدثنا الاعمش حدثنا عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض قال لما

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب

نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جعل النبی صلی الله علیه وسلم ینادی یا بنی

(سورہ شعراء کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر

فهر یا بنی عدی لبطون قریش وقال لنا قبیصة اخبرنا سفیان عن حبیب بن

کے لوگو بنی عدی کے لوگو یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم سے ف۵ قبیصہ نے کہا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے

ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک

حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے

الاقربین جعل النبی صلی الله علیه وسلم یدعوهم قبائل قبائل حدثنا ابو

رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی ہم سے ابو الیمان

الیمان اخبرنا شعیب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رض ان النبی

نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کر کے) اللہ سے بچا لو عبد المطلب کے بیٹو تم اپنی

اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

جانوں کو اللہ سے بچا لو زبیر کی ماں صفیہ میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا میری بیٹی

اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا بَابُ

تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مانگ لو ف باب

قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه دَخَلَ عَلَيْهَا

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس

وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں منا کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

سَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

کپڑا اوڑھے ہوئے پڑے رہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا (ان کی آواز سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا

فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها

فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منا کے دن تھے (یعنی ذبیحہ کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ

نے (اسی سند سے) کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھنے لگی

فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بیفکر ہو کر کھیلو

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

باب اپنے باپ دادا کو برا کہلوانا نہ چاہنا مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے (والد عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا

علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی (کہ کے) میرا نسب ان میں سے ہوں فرمایا حسان کہاں (اپنی شاعری

ہے اس کی سند ہماری شریعت میں کچھ نہیں ہو سکتا کسی صحابی یا تابعی سے ثابت ہو کہ اس نے مجلس سماع و عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پس یہ امر بدعت ہوگا اور بدعت

تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ ۔ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض

اس طرح نکال لو نگا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہی روایت کی ہیں حضرت عائشہ رضہ کے سامنے حسانؓ کو برا کہنے لگا

فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ

ف اُنہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہو (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

ناموں کا بیان (سورۂ فتح میں ہے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے (صحابہ)

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهٖ مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

کافروں پر سخت ہیں اور سورۂ صف میں ہے اس کا نام احمد ہوگا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رض

کہا مجھ سے معن نے اُنہوں نے امام مالک سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی

الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

یعنے مٹانے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوا ئیگا اور حاشر یعنے لوگ میرے بعد حشر کیے جا ئینگے اور عاقب یعنے خاتم النبیین میرے بعد دنیا میں کوئی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے ابوالزناد سے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ

هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں

عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ بَابُ

لعنت مجھ سے کیونکر ٹال دیتا ہے وہ محمد صلعم کو برا کہتے ہیں اُس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمد صلعم ہوں ف باب

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا ہم سے

سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَ

سعید بن میناء نے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور

مَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ

دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اُس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اُس گھر میں

يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یا اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا اھ ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ

کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا

بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ

اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرنے لگے

وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ

تعجب کرتے ہیں کہ ایسا آراستہ گھر یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں میں خاتم النبیین ہوں

النَّبِيِّينَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ

انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر

ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ بَابُ

ترسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا باب

كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضـ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا

حمید سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا

أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

ابوالقاسم آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ کو نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رضہ سے آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو برے میری کنیت مت رکھو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ

کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی سے سنا کہ ابوالقاسم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ بَابٌ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو باب مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ

کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے حسین بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید کو دیکھا

اَرْبَعٍ وَتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ اِلَّا

چورانوے برس کی عمر لیکن اچھے خاصے ٹھانٹے مضبوط وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو حواس کان آنکھ سب اب تک کام دیتے رہے

بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ قَالَ فَدَعَا لِيْ بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

اس بچے کے لیے دعا فرمایئے یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے کہا میں نے سائب بن یزید سے

السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی کہنے لگی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقَعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ

یارسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے

مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی (جیسے مچھلی کا انڈا یا جیسے

اَللّٰهُ الْجُحْلَةُ مِنْ جُحَلِ الْفَرَسِ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ

نے کہا حدیث میں جو جحلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے جحل سے نکلا ہے جحل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر ہوتی ہے ابراہیم

اَلْجُحْلَةُ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

پہرا ی مہر باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید بن

سَعِيْدٍ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ

ابی حسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا ابوبکر رضی نے عصر کی نماز

العصر ثم خرج يمشي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال
بڑھاپے میں پیادہ باہر تشریف لے گئے (راستہ میں) امام حسن علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آنحضرتؐ نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور

بأبي شبيه بالنبي لا شبيه بعلي وعلي يضحك حدثنا أحمد بن يونس حدثنا
کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (بالکل) آنحضرتؐ کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں یہ سنکر ہنسنے لگے حضرت علیؓ یہ سنکر ہنسنے لگے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے

زهير حدثنا إسمعيل عن أبي جحيفة رض قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان
زہیر نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابوجحیفہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تنہا امام حسنؓ آپ کے

الحسن يشبهه حدثنا عمرو بن علي حدثنا ابن فضيل حدثنا إسمعيل بن
مشابہ تھے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

أبي خالد قال سمعت أبا جحيفة رض قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان الحسن
کہا میں نے ابوجحیفہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؓ

ابن علي عليهما السلام يشبهه قلت لأبي جحيفة صفه لي قال كان أبيض قد
آپ کے مشابہ تھے اسمعیل نے کہا میں نے ابوجحیفہ سے کہا پہلا آنحضرتؐ کی صورت بیان کرو انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کچھ

شمط وأمر لنا النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث عشرة قلوصا قال فقبض النبي صلى الله عليه
ہو گئے تھے (کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کے لیے حکم فرمایا لیکن یہ اونٹ ابھی بھیجے نہیں گئے تھے کہ آپ

قبل أن نقبضها حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن
کی وفات ہو گئی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

وهب أبي جحيفة السوائي قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ورأيت بياضا من تحت
وہب بن عبداللہ ابوجحیفہ سوائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے

شفته السفلى العنفقة حدثنا عصام بن خالد حدثنا حريز بن عثمان أنه سأل
یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی ف۲ ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے انہوں نے عبداللہ

عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
ابن بسر سے جو صحابی تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا

كان شيخا قال كان في عنفقته شعرات بيض حدثني ابن بكير قال حدثني
آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث

الليث عن خالد عن سعيد بن أبي هلال عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن قال سمعت
نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے

ف۱ حضرت امام حسنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے صاحبزادے تھے آپ کی وفات کے وقت امام حسنؓ کی عمر سات سال کی تھی اس لیے آپ کا مشابہ ہونا ان کو زیادہ یاد رہا ہو گا اور بعض مشابہت نہیں سے بھی ہو سکتی ہے اختلاف نہیں ہے بعض نے کہا امام حسنؓ آنحضرتؐ کے مشابہ تھے بعض نے کہا امام حسینؓ مشابہ تھے ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ بعض مشابہت نہیں سے بعض حضرات نے امام حسنؓ کو مشابہ پایا اور بعض نے امام حسینؓ کو مشابہ پایا

ف۲ یہ سفیدی بہت کم تھی اس لیے دور سے نظر نہیں آتی تھی

ف۳ ترجمان کہ کچھ نہیں ہے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

انس بن مالکؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے

وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبْطٍ

نہ ٹھگنے ف سفید رنگ سے ایسا بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر والے بال والے جیسی حبشی ہوتے ہیں نہ بالکل سیدھے بال والے

رَجِلٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ

آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ

عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا

میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال

مِّنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا اس سے سبب پوچھا تو) کہا خوشبو لگانے لگانے سرخ ہو گیا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ أَنَّهُ سَمِعَهُ

کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے

يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ

بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى

ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی (زرد رنگ) نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے اللہ نے آپ کو جالیس برس

رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ

برس کے اخیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اس

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو

وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّأَحْسَنَهُ

انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو (خوبصورت) اور اخلاق میں بھی سب سے

خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

اچھے تھے نہ تو بہت لمبے نہ ٹھگنے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے

قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ

قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دو تین بیس

فِي صُدْغَيْهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

بزرگی ہی سفیدی آئی تھی ف ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے

عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنے سینہ چوڑا) آپ کے بال

يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ

کانوں کی لو تک پہونچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنے دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا یوسف بن ابی اسحاق

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ

نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہونچتے تھے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحق

سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

سے انہوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمکدار)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمُصَيْصَةِ

ف ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں (جو ایک شہر ہے جیحون پر)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو (سخت گرمی میں)

وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ

پہر دن چڑھے کھلے میدان کی طرف نکلے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے

يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ

سامنے برچھی گڑی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی ستر کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے ف انہوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس برچھے کے پار

وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ يَدَهُ

لوگوں نے کھڑا کیا کھڑے ہو گئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تمام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) میں نے لگوا ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما

فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ حَدَّثَنَا

اور اپنے منہ پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے ف ہم سے زیادہ خوشبودار تھا

عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ

بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت

فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

ہی سخی رہتے جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملتے

مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ

اور قرآن کا آپ سے دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں لوگوں کو بھلائی پہونچانے میں بخشش ہوا سے بھی زیادہ

الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سخی ہوتے ہم سے یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا

ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی ان کے پاس

مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى

گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپنے فرمایا عائشہ رضہ تو نے مدلجی کی بات سنی وہ اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کے پاؤں

أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

دیکھکر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب سے کہ عبداللہ بن کعب نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ

میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کو سلام کیا آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور جب آپ کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے ہم اور آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ

مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدمؑ سے لیکر) برابر آدمیوں کے

ف جزء قبل از وقت
شمائل شاہ ولی اللہ رح
ف ہرقل
بخاری شریف کی شرح کرتے تھے اسلیے امام
زہری کے شیخین میں ہونے پر
باپ بیٹے دونوں اور ٹیڑھے پڑ
تے یکسی پاؤں ٹیکے تھے یہ
عرب میں شاذ قیافہ شناس
تھا پاؤں دیکھکر کہا یہ پاؤں ایک
دوسرے سے ملتے ہیں باپ ایک دوسرے
سے نکلے ہیں امام شافعی اسی
حدیث کو دلیل کرکے قیافہ کو
صحیح سمجھتے ہیں جہاں اشتباہ
ہو
ف

قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی
بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنے شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہانتک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا ف ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا
ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
کہا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ
انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (تمیز نہ کرتے کہ اور لوگ پیچھے کرتے ہیں اور مشرک
یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ
لگے ف ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل
وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان نہ تھے
فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا حَدَّثَنَا عَبْدُ
نہ بدزبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی جبیں آئین نرمی سے بات کریں) ہم سے عبد اللہ بن
اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ
یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت
مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ
صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ
کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا
نہ ہو اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا ف ان
اَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ
جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا وَّلَا دِیْبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا میں نے کوئی سنگین کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم نہیں چکھا

وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی

سَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کواری ابھی پردے میں رہتی ہے

خِدْرِهَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ

ف۱ محمد سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر

وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

کہ آپ جب کسی بات کو برا سمجھتے تو آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتا ف۲ محمد سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ

انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا ف۳ اگر آپ کا دل

اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ

چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (برا نہیں کہتے) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے

ابْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ

علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن بکیر نے

بکر

حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

سے بروایت کی اس میں یوں ہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی ف۴ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا

كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى

میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقا میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں

يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا

کی سفیدی دکھلائی دیتی ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے

ف۱ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر بھی کسی نے نہیں دیکھا ہرچند ف۲ پردہ نشین عورتیں کہ آپس میں ایک دوسرے سے زبان کھولتے شرماتی ہیں ف۳ یعنی حلال کھانے کو برا نہ کہتے تھے کہ حرام ہے تو فرض ہے ف۴ یہ حدیث اس حدیث سے جو آگے آتی ہے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی نہ دیتی تھی وہ طبعی بیان فرمایا ہے جو کہ آپ کے ملاقاتی سے اس کو نہیں کہا جاتا

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی نہ دیتی تھی اور اس حدیث سے اس حدیث کا بظاہر تعارض ہے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی تھی اور وجہ تعارض کی یہ ہے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی نہ دینا آپ کے اوصاف میں سے ہے

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَى النَّبِيِّ

مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى

سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہونچ گیا اس وقت آپ ابطح میں (محصب میں) ایک ڈیرہ میں ٹھیرے ہوئے تھے اتنے میں بلال اذان دے کر کے

بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ

باہر نکلا انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لیکر باہر گئے لوگ اس پر

النَّاسُ عَلَيْهِ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی

وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ

چمک دیکھ رہا ہوں برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی

رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا

دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی کے اس پار) گدھے عورتیں جا رہی تھیں ف۱ مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح (نماز) پڑھا کرتے تھے

يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کہ کوئی گننے والا چاہتا تو آخیر تک اُن کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے

اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ فُلَانٍ جَاءَ

انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابو ہریرہ رض) پر تعجب

فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ

نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے پر آن بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سنانے میں

وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهٗ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ

نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلدیا اگر وہ ٹھیرتا) میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ

صلے اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو ف۲ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ

کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا اس کو سعید بن میناء نے جابر رض سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ

انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان میں (تہجد یا تراویح کی) نماز کیونکر پڑھتے تھے آنہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینہ میں رمضان

وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (انہی کو تہجد کہو یا تراویح) پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے آن کی خوبی اور درازی کا حال مت

وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ

پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے آن کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے تو (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے) میں نے عرض

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

کیا یا رسول اللہ آپ (کبھی) وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف۲ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے

قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ

بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے

مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ

سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے بہ معاملہ وحی

ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ

سے پہلے کہ آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (آپ اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے ہمچر میں سو رہے تھے) ایک فرشتہ نے پوچھا

فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى

دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے ف۳ تیسرے نے جو آخر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لیجاؤ اس رات کو تو اتنا ہی ہو کر رہ گیا اس کے

جَاءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ

بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ

دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا عرض جبرئیل نے آپ کو اپنے ساتھ لیا

ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ حَدَّثَنَا

پھر آسمان پر چڑھا لے گئے ف۴ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کے بیان میں ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ

ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا ہم سے عمران بن حصین رضی نے بیان کیا وہ

كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَادْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ

ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے صبح کے قریب آرام پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) ان کی آنکھ

الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ

گئی سورج بلند ہوئے تک نہیں اٹھے پہلے جو بیدار ہوئے وہ

مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ کو کوئی نیند سے نہ جگاتا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد

فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عمر جاگے آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھکر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے (روہان سے کوچ کا حکم دیا)

وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ

پھر اترے اور صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے

قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ

تو اس سے پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا مجھکو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اس کو حکم دیا تیمم کرے (اس نے تیمم کیا)

ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ

پھر نماز پڑھی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا ہم کو

عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ

بہت شدت سے پیاس لگی تھی ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا خود دیکھا لیں (اونٹ پر) لادی اُن پر پاؤں لٹکائے جا رہی ہے

مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ

ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنی دور ہے اس نے

قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ

کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہمنے اس سے کہا اللہ کے رسول پاس چل اس نے کہا اللہ کے رسول کیا ہوتے عمران

اللهِ فَلَمْ نَمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْ

کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اس کو آگے آگے لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اس نے آپ سے بھی

بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ

وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اتنا اور کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنے وہب الرحم ہوں) خیر آپ نے حکم دیا اس کی دونوں کپالیں لیکر آئے آپ نے ان کے

فَتَفِرَ بِنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَانَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَيْرَانَهٗ

پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب چھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا فقط اونٹوں کو نہیں

لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ

پلایا ف اس پر بھی وہ دونوں بچھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی (ان کے مونہہ سے) ٹپک رہا تھا ف اس کے بعد آپ (لوگوں سے) فرمایا تمہارے پاس

الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى

روٹی کے ٹکڑے کھجور (کٹھا کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی ہوں وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا حقیقت میں پیغمبر ہے جیسا لوگ کہتے ہیں پھر

اللّٰهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے قوم والوں کو اس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہوگئی اور لوگ بھی مسلمان ہوگئے مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ

ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آپ کی زیارت میں (جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف

وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ

رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک برتن آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے ابلنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا

قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انس نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان

ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ

کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا

قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوْءُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آن پہونچا تھا لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے

فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ

ہاتھ پانی کے برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں سے وضو شروع کرو سب لوگوں نے آخری آدمی تک نے

تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بھی وضو کر لیا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابھوٹ رہا تھا ہم سے عبدالرحمٰن بن

ابْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ

مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حزم بن مہران نے بیان کیا کہا میں نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا

ف دوسری روایت میں یہ ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا اور مشکیزے بھر لئے ف حدیث میں بعض بعض سے بعض لفظوں میں بعض ہے بعض لفظوں میں بعض سے

الکلام علی الانبیاء

حضور کی خبر ہونے اور لوگوں کے سیر ہونے کی

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر مین نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے

يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً يَتَوَضَّؤُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ

نماز کا وقت آن پہونچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کرین آخر لوگون مین سے ایک شخص گیا ف وہ تھوڑا سا پانی

بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ يَسِيْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ

ایک پیالے مین لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لیا اور وضو کیا پھر اپنی چارون انگلیان اُس پیالے

عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُوْا فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ

پر پھیلا دین اور لوگون سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو اُن کا مطلب تھا (یعنے وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا

الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ

یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا اُنہون نے یزید بن ہارون سے سُنا کہا ہمکو حمید نے خبر دی

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّاُ وَبَقِيَ قَوْمٌ

اُنہون نے انس سے اُنہون نے کہا نماز کا وقت آن پہونچا جن لوگون کا گھر مسجد (نبوی) سے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جاکر وضو کر آئے پر لوگ رہ گئے

فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَآءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فَضَغَرَ الْمِخْضَبُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس مین پانی تھا آپ نے اپنی ہتیلی اُس کے اندر رکھی کونڈا چھوٹا تھا آپ ہتیلی

اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَضَمَّ اَصَابِعَهٗ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا

اُس مین پھیلا نہ سکے آخر آپ نے انگلیان ملا کر ہتیلی کو نڈے مین رکھی ہم سب لوگون نے وضو کر لیا

قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کتنے آدمی تھے ف اُنہون نے کہا اسّی آدمی تھے ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن سلم

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ عَطِشَ

نے کہا ہم سے حصین نے اُنہون نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہون نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اُنہون نے کہا حدیبیہ کے دن

النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ فَجَهَشَ

لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اُسی کی طرف لپکے

النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّاُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ

(پیاس کے مارے کیا کرتے) آپنے پوچھا ہے کیا اُنہون نے عرض کیا ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی پانی ہے جو آپکے سامنے

فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا

رکھا ہے آپ (یہ سُنکر) اپنا ہاتھ اُس لوٹے مین رکھدیا پانی آپ کی انگلیون مین سے چشمون کی طرح اُبلنے لگا ہمنے پیا بھی

ف وہ وضو کرنے کا پانی جو صحابہ نے آنحضرت صلعم کے ہاتھ سے لیا تھا اُس کو کہتے ہین

اس کے بعد حدیث ۱۷۰ تک کا ذکر کہیں نہین ہے

جنھون نے اس کا ذکر کیا ہے بجائے حدیث ۱۷۰ کے حدیث ۱۷۱ کا ذکر کیا ہے

بیان کیا حمید نے انس سے اور انس نے نبی صلعم سے

حدیث ۱۷۰ کا ذکر کہیں نہین ہے

حدیث ۱۷۱ کا ذکر کہیں نہین ہ

۴۰

وتوضأنا قلت كم كنتم قال لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة مائة حل ثنا

اور وضو بھی کیا سالم نے کہا ہمنے جابر رضہ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہمکو کافی ہوجاتا ف۱

مالك بن إسمعيل حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء رضہ قال كنا يوم الحديبية

مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ

أربع عشرة مائة والحديبية بئر فنزحناها حتى لم نترك فيها قطرة فجلس النبي

چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنوے کا نام تھا ہمنے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم على شفير البئر فدعا بماء فمضمض ومج في البئر فمكثنا غير بعيد

علیہ وسلم کنوے کے منڈیر پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوے میں ڈالدی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی

ثم استقينا حتى روينا وروت وصدرت ركائبنا حدثنا عبد الله بن يوسف

کہ کنوے میں پانی پانی ہوگیا ہمنے خوب جھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہوگئے یا (پانی پیکر) اونٹے ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أخبرنا مالك عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك رضہ يقول قال

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے

أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف

ام سلیم (میری والدہ سے کہا) میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناتوانی پائی میں سمجھتا ہوں آپ

فيه الجوع فهل عندك من شيء قالت نعم فأخرجت قرصا من شعير ثم أخرجت

بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا ہے اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی

خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله

نکالی اس میں وہ روٹیاں لپیٹ کر (بغل میں) دبائیں اور اوڑھنی کے کچھ بدن پر باندھ دی ف۳ پھر مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا

قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت

میں چلا گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں بھی وہاں پہنچکر

عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة فقلت نعم قال لطعام

(خاموش) کھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دیکر

فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت

عرض کیا جی یہ سنکر ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے میں آپ سے

بين أيديهم حتى جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول

آگے ہی (دبک کر) ابو طلحہ پاس پہونچا آن موجود یار کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت آدمیوں کو لیے ہوئے آرہے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ یہ جو تم آپ کی انگلیوں سے چشمہ جاری کرنا بیان کیا کیا کمی تھی ۱۲ منہ
ف۲ راوی کو شک ہے کہ وردت رکابنا کہا یا صدرت رکابنا ۱۲ منہ
ف۳ بغل میں چھپا دیں ۱۲ منہ
ف۴ اس سے بعض جاہل یہ غرض نکالتے ہیں کہ کسی کو معلوم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُہُمْ فَقَالَتِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو اُن کو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب

اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابو طلحہؓ آگے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ

ساتھ ہی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیمؓ

سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ

تیرے پاس جو کچھ (کھانا) ہے وہ لے آ ام سلیمؓ وہی روٹیاں لیکر آئیں آپ نے فرمایا ان کو چورا کر ڈالو

وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا

ام سلیمؓ نے گھی نچوڑ کر اُس میں سے کچھ گھی نکالا وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی

شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ

ف۱ اور ابو طلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے اُنہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو کر باہر چلے گئے پھر

قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ

آپ نے فرمایا اب دو سو دس آدمیوں کو بلا لے اُن کو بھی بلایا وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا آپ اور دس آدمیوں کو بلا لے

فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ وَ

ابو طلحہؓ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلدیے پھر ہر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا اُنہوں نے بلایا غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا

شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ

اور پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے ف۲ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد

اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے

قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَھَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اُنہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم اُن کو ڈرتے ہو ف۳ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِیْہِ مَآءٌ

کے ساتھ تھے پانی کی کمی بڑی آنحضرتؐ نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اُس کو لیکر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا

قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّھُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَلَقَدْ

آپ نے اپنا ہاتھ اُس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبداللہ نے کہا

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ

میں نے خود دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی (فوارے کی طرح) پھوٹ رہا تھا اور ہم تو (آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں) کھانے وقت کھانے

تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ

کی تسبیح سنتے تھے ف ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا

حَدَّثَنِي جَابِرٌ رض أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے والد (عبداللہ بن عمرو بن حرام) شہید ہو گئے وہ قرضدار تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے کہا

إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ

میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائداد (ادا کرنے کو) نہیں ہے مگر جو کھجور ہے جو ان کے درختوں پر سوا تین کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضہ

مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ

کو کافی نہ ہو گی آپ میرے ساتھ تشریف لیجئے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ پر ایسا ناکہنے (فرمایا جا) آپ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے

فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرْعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے (اور دیکھا) پھر بیٹھ گئے پھر فرمایا (لوگوں کو) کھجور ناپ کر قرض ادا کرو پھر (قرضخواہوں کو) ادا کر دی گئی اتنی ہی اور بچ رہی

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ (سلیمان) سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے ان سے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا (صفہ والے (مسجد نبوی کے سایبان والے محتاج (یعنی وہ ان لوگ تھے ایک بار آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ

یوں فرمایا (دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لیجائے (اپنے ساتھ کھلانے) اور جس کے پاس چار

عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ

آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچوں آدمی لیجائے یا (دو آدمی) یا چھوآدمی (راوی کو شک ہے) خیر ابوبکر رض تین آدمی اپنے ساتھ لائے

بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے ابوبکر تین آدمی لائے اور گھر میں میں تھا میرے

وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ

ان (راوی ابوعثمان نے کہا مجھکو یاد نہیں عبدالرحمن نے یہ کہا اور میری جورو اور خادم جو میرے اور ابوبکر کے دونوں گھروں میں کام کرتا تھا

وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ

اور ایسا ہوا ابوبکر نے تو رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھالیا اور عشا کی نماز تک (وہیں ٹھہرے رہے عشا پڑھکر (ان تین آدمیوں کو ساتھ لیکر جو

فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ
گھر پہنچے اور (مہمانوں کو گھر پر چھوڑ کر) اتنی دیر گھر پر ٹھیرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے ع وہاں سے آئے رات گئے

اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ
اے جتنی اللہ کو منظور تھی اُن کی بی بی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یوں ہی بیٹھے ہیں ابوبکر نے کہا تو نے اُن کو کھانا دیا ام رومان نے کہا

اَبَوَاحَتّٰى جِئْتَ قَدْ عُرِضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
کھانا اُن کے سامنے رکھا گیا پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابوبکر رضؓ آئینگے تو ہم کھائینگے آخر مجبور ہو گئے عبدالرحمن کہتے ہیں میں ف چھپ گیا ابوبکر رضؓ نے مجھکو پکارا

فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا وَقَالَ لَا اٰكُلُهُ اَبَدًا قَالَ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ
بہت برا بھلا کہا کانا کوسا اور مہمانوں سے کہنے لگے تم چلو اب تو کھاؤ اور خود قسم کھالی میں کبھی نہیں کھاؤنگا عبدالرحمن نے کہا ہم جب ایک لقمہ اُٹھاتے تو نیچے

اَلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ فَنَظَرَ اَبُوْبَكْرٍ
سے کھانا اور بڑھ جاتا یہانتک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ ہو گیا ابوبکرؓ نے دیکھا

فَاِذَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِاِمْرَاَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ
تو کھانا جون کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بنی فراس کی بہن ف (یہ ہے کیا معاملہ) انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم ہے میرے پیارے (پیغمبر صلعم) کی کھانا تو

مِمَّا قَبْلَ بِثَلٰثِ مَرَّاتٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ ثُمَّ
جتنا پہلے تھا اب اُس سے تگنا ہو گیا ہے پھر ابوبکرؓ نے بھی اُس میں سے کھایا اور کہنے لگے یہ میں نے جو قسم کھالی تھی (یہ کھانا کبھی نہیں کھاؤنگا) شیطان کا اغوا تھا ابوبکرؓ نے

اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا
نے ایک لقمہ اُس میں سے کھایا پھر وہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا رہا ہم مسلمانوں اور (کافروں کی) ایک

وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ
قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گذر گئی (اُن سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم بارہ سردار ہو گئے ف ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی ہیں

اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ اَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ
خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آخر ان نقیبوں کو لشکر والوں کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں میں سے کسی یا عبدالرحمن نے کچھ ایسا ہی کہا ؎

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے

اَنَسٍ رضؓ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا

فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ
آپ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا ف کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے

هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ مِثْلُ الزُّجَاجَةِ

بکریاں بھی مری جاتی ہیں دعا کیجئے کہ ہم پر پانی برسے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کیے دعا فرمائی انس رضہ نے کہا اُس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا

فَهَاجَتْ رِيحٌ فَأَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ

(ابر کا نام نہ تھا) یکایک ہوا چلی اور اُس نے ابر کو اُٹھایا اکٹھا کیا پھر وہ ابر پھیل گیا اور آسمان سے مینھ برسنا شروع ہوا پانی کے ناودان بہنے لگے پھر ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں پاؤں ڈوبتا تھا

حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ

ہوئی اسی حال سے اپنے گھر پہونچے پھر اُس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا اور کوئی کھڑا ہوا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمایئے پانی موقوف کرے آپ مسکرائے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا

فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

انس نے کہا میں نے دیکھا (اسی وقت) ابر پھٹ کر مدینہ کے کنارہ گرد سہرے کی طرح ہوگیا ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرٍو

کہا ہم سے ابوغسان یحیے بن کثیر نے کہا ہم سے ابوحفص عمر بن علا نے جو ابی عمرو بن علا کا بھائی

بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

تھا کہا میں نے نافع سے سُنا انہوں نے ابن عمر رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیکا دیکر

إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتُّخِذَ الْمِنْبَرُ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ

خطبہ سنایا کرتے جب منبر بنا تو آپ اُس پر چلے گئے لکڑی نے (یہ) سُنا یک آواز سے رونا شروع کیا ف۲ آنحضرت صلعم اُس لکڑی پاس آئے اُس پر ہاتھ

عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ

عبدالحمید نے ف۳ اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا مجھ کو معاذ بن علا نے انہوں نے نافع سے اور ابوعاصم نے

أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو میمون ف ابن ابی رواد سے روایت کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سنانے) انصار کی ایک

مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ

عورت یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر اُنہوں نے منبر طیار

مِنبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ فَاَتَاهَا النَّبِيُّ ثُمَّ نَزَلَ

کردیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح چیخ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ جھلا کر روتا ہے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِيْ

صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر آئے اور اُس درخت کو سینے سے لگا لیا تب وہ اُس بچہ کی طرح باریک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے

عَلٰى مَا كَانَتْ تُسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ

فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلو اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے اُنہوں نے

ابْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

سلیمان بن بلال سے اُنہوں نے یحیے بن سعید سے اُنہوں نے حفص بن عبداللہ بن انس بن مالک سے

اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ

اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اُنہوں نے کہا (آنحضرت صلعم کے زمانہ میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں بڑی تھیں آپ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ

جب خطبہ سنانے تو اُن ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے جب آپ کے لیے منبر طیار کیا گیا اور آپ اُس پر بیٹھے

عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہمنے اُس ڈالی میں سے ایسی آواز سُنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی (درد زہ کی شدت سے) چلاتی ہے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

لائے اپنا ہاتھ اُس پر رکھا وہ چپ ہو گئی ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ

اُنہوں نے شعبہ سے دوسری سند اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے اعمش سے کہا میں نے

اَبَا وَائِلٍ تُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ابووائل سے سُنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمرؓ نے (صحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ اور فساد کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ

باب میں کس کو یاد ہے حذیفہؓ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرت صلعم نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بولو

لَجَرِيٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ

کرو تم تو احادیث بیان کرنے میں بڑے بہادر معلوم ہوتے ہو حذیفہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو فساد (اُسکے گھر والوں مال

تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ

نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اُس کا آثار (کفارہ) ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اُس فساد کو

وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا

پر جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئیگا رہے گی اس میں مبتلا ہو جائیگے حذیفہؓ نے کہا امیر المومنین تم کو اس کا کیا ڈر ہے کہا دے اور اس کے درمیان تو

مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا

ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حذیفہ نے کہا توڑا جائیگا حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا ہی مشکل ہے ف

لِعَلِيِّ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ

یہ دروازہ پہچانتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تمہارا آج کے بعد کل کا دن آئیگا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اکثل کچھ بات نہ تھی

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ حَدَّثَنَا

ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہؓ سے پوچھتے میں ڈرے (دروازہ کیا ہے) آخر مسروق کو کہا ف انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے ف

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنینگے (یا انکے بال جتنے ہونگے یا کان تک ہوں گے)

تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ

جب تک ترکوں سے نہ لڑو جنکی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناکیں پھیلی ہونگی ان کے چہرے جیسے تہ بر تہ ڈھالیں (گول موٹے سے)

الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَ

اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپسند کرے) یہانتک کہ اس میں پھنس جائے

النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں بھی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئیگا تم میں کوئی

زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ حَدَّثَنِي

اپنے سارے کنبہ اور مال دولت سے بڑھکر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کریگا ف مجھ سے

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

یحییٰ (ابن موسیٰ یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ

نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم خوز اور کرمان والوں یعنی عجمیوں (ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ

فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهُ

ناکیں پھیلی آنکھیں چھوٹی ہونگی ان کے منہ کیا ہیں تہ بہ ڈھالیں ہیں جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں یحییٰ کے سوا اس حدیث کو

غیرہ عن عبد الرزاق حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین قال قال اسمعیل
اور دوسرے بھی عبد الرزاق سے روایت کیا قال ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمعیل نے کہا
اخبرنی قیس قال اتینا ابا ھریرۃ رض فقال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھکو قیس نے خبر دی کہا ہم ابو ہریرہ رض کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
ثلث سنین لم اکن فی سنی احرص علی ان اعی الحدیث منی فیھن سمعتہ یقول
میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھکو آپ کی حدیث یاد کرنے کی حرص رہی ویسی کبھی نہیں رہی میں نے آپ سے سنا
وقال ھکذا بیدہ بین یدی الساعۃ تقاتلون قوما نعالھم الشعر وھو ھذا البارز
اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہونگے وہ بارز لوگ ہیں
وقال سفین مرۃ وھم اھل البارز حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا جریر بن
سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا یہ بارز لوگ ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے
حازم سمعت الحسن یقول حدثنا عمرو بن تغلب قال سمعت رسول اللہ صلی
کہا میں نے حسن بصری کو سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
اللہ علیہ وسلم یقول بین یدی الساعۃ تقاتلون قوما ینتعلون الشعر وتقاتلون
آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور ایسے لوگوں سے
قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب عن
جن کے منہ تہ بر تہ ڈھالوں کی طرح ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رض قال سمعت رسول
زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقاتلکم الیھود فتسلطون علیھم ثم یقول الحجر
آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑینگے تم ان پر غالب ہوگے (پھر قیامت کے قریب) یہاں تک ہوگا کہ پتھر
یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا سفین
مسلمان اور پس آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر ڈ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے
عن عمرو وعن جابر عن ابی سعید رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس
انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے ابو سعید رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے
زمان یغزون فیقال ھل فیکم من صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم
(مسلمان) جہاد کرینگے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہینگے ہاں

فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ
پھر اُسکی برکت سے اُنکی فتح ہوگی اُس کے بعد (ایسا زمانہ آئیگا) لوگ جہاد کرینگے اُن سے پوچھینگے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صاحب کے صحابی کی صحبت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ شَيْبَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا
رہا ہو (تابعی ہو) لوگ کہینگے ہاں ہے پھر (اُسکی برکت سے) اُنکی فتح ہوگی محمد سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی

إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ
اسرائیل نے کہا ہمکو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ نے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے کہا

بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ
ایک بار میں آنحضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اُس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم)

فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا
اُس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے اُسکا نام سنا ہے

قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ
آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا ایک اکیلی عورت ہودج میں (اونٹ پر) بیٹھکر حیرے سے چلیگی اور (مکہ پہونچکر) کعبہ کا طواف کریگی

لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ
اُس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صبح کے وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا اُس وقت بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائینگے جنہوں نے شہروں

سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ
کو تباہ کر دیا فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا تم مسلمان لوگ کسرے کے خزانے فتح کروگے میں نے عرض کیا کسرے کون ہرمز کا بیٹا

قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ
آپ نے فرمایا ہاں ہرمز کا بیٹا (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لیگا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی (زکوٰۃ) نکالیگا یہ

أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ
چاہیگا کوئی لے نہ لیگا (اس وقت لوگ مالدار ہونگے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملیگا

يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا
اُس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلاواسطہ باتیں کریگا) فرمائیگا کیا میں تیرے پاس رسول نہیں بھیجا

فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ
میرے حکم سنا دینے کو وہ عرض کریگا بیشک تو نے بھیجا فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کریگا بیشک دیا پھر اپنی

عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ
طرف دیکھیگا تو دوزخ پائیں طرف دیکھیگا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئیگی اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلوات اللہ علیہ وسلم

ف حافظ نے کہا چونکہ ان
ابن ابی بکر بارشاہان عجم کا پتا
کتاب المناقب
نقل کیا جو ایران کے بادشاہ تھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ

سے سنا آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی (اللہ کی راہ میں دیکر) اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے

فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ

تو اچھی (ملائم) بات کرکے ف عدی نے کہا آنحضرت نے جیسا فرمایا تھا یہ تو میں نے دیکھ لیا کہ اکیلی ایک عورت ہودج میں اونٹ پر بیٹھکر حیرہ سے آتی تھی کہ کعبہ کا

لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ

اللہ کے سوا اُس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور اُن لوگوں میں سے میں شریک تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب اگر تم لوگ اور زندہ رہوگے تو یہ بات بھی دیکھ لوگے

مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِلْءُ كَفِّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا

کہ آدمی مٹھی بھر سونا چاندی نکالیگا ف کوئی لیگا مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ

ابوعاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابومجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا میں نے

عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی) مجھ سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى

انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ کے) باہر نکلے اور احد

عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا

کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا میں تم لوگوں کا (قیامت کے دن) پیش خیمہ ہونگا

شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ

اور میں تم پر گواہی دونگا قسم خدا کی میں ابھی اس وقت اپنے حوض (یعنے حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ف

أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

دلوائیں اور قسم خدا کی مجھکو تمہیر یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگوگے مگر مجھے یہ ڈر ہے کہیں دنیا میں پڑکر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو ف

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ قَالَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی سے انہوں نے

أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے فرمایا تم وہ فساد اور فتنے دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں

لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

۵۰

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ

انہوں نے زہری کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے ام المومنین ام حبیبہ رضی

حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ان سے ام المومنین زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ

گھبرائے ہوئے ان کے پاس پہنچے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے جو نزدیک ہے آن پہونچی

رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ

آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپ نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کرکے بتلایا ام المومنین زینب نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي

یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے ہم بھی ہم تباہ ہوجائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے اور اسی سند سے زہری سے روایت

هِنْدُ بِنْتُ الْحَرِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ

ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا ام المومنین ام سلمہ رضی نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ

اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

کیا کیا خزانے اتارے (جو مسلمانوں کو ملینگے) اور کیا کیا فساد فتنے اترے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے آنہوں نے اپنے باپ سے آنہوں نے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ

ابوسعید خدری رضی سے انہوں نے مجھ سے (یعنی ابوصعصعہ سے) کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا (جنگل میں رہنا) بہت پسند ہے تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ

رِعَاءَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ

اگلی ناکمین سنا اور یاد رکھا ف کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا اس وقت سب مالوں

الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَسَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ

میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہونگی انکو لیکر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (بستی سے الگ) اپنا دین

الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ

بچاتا فتنوں سے بھاگتا پھریگا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم نے انہوں نے

صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہ

أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا

ابو ہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہونگے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے

خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ تَشَرَّفْ

بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص اُن کو دیکھنا چاہیگا

لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ

وہ ان میں جا پڑیگا وہ فتنے اُس کو تباہ کر دینگے ف اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کو کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جاکر پناہ لے ف۲ اور اسی سند سے زہری سے

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ

مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ

مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ

سے یہی حدیث مگر ابو بکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنے عصر کی نماز جس کی

فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

وہ نماز جاتی رہے گویا اُسکے بال بچے مال اسباب سب لٹ گئے (تباہ ہوگئے) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أَثَرَةٌ

انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب

وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ

تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہونگی جنکو تم برا جانو گے (یعنے جو تمہارے مذہب کے خلاف ہونگی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تمپر

وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمٰعِيلُ

اور اپنا حق اللہ سے مانگو ف۳ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معمر اسمٰعیل بن

ابْنُ إِبْرٰهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

ابراہیم نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے

هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ

ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنے بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کریگا

قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَخْبَرَنَا

صحابہ نے عرض کیا پھر آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اُس سے الگ رہیں ف محمود نیسابوری نے کہا ہم سے ابو داؤد طیالسی نے بیان کیا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو

کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے ابو زرعہ سے سنا ف ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن

ابْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا

بن سعید اموی نے انہوں نے اپنے دادا (سعید) سے انہوں نے کہا مین مروان اور ابوہریرہ رضہ کے ساتھ تھا مین نے ابوہریرہ رضہ سے سنا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ

وہ کہتے تھے مین نے سچے مصدوق صلعم سے سنا جو سچے نہ تھے کہے گئے تھے فرماتے تھے میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکرون کے ہاتھہ پر ہوگی ف۱

فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَحَدَّثْنَا

مروان نے کہا چھوکرون کے ہاتھہ پر ابوہریرہ رضہ نے کہا اگر تو چاہے تو مین ان کے نام بھی بیان کردون فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے ف۲ ہم سے

يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ

یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ

کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے انہون نے حذیفہ بن یمان سے سنا وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي

اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتون کو پوچھا کرتے اور مین آپ سے بری باتون کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہین) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہین مین ان مین نہ پھنس جاؤن

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا

پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہالت اور برائی مین تھے اللہ تعالی نے (آپ کو بھیجکر) یہ خیر و برکت ہمکو دی اب اس کے بعد کیا

الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ

برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہان اسنے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہان مگر اس مین دھوان ہوگا (یعنے کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی نہ ہوگی) ابن نے

وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ

پوچھا دھوان کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہونگے جو میری طریق (حدیث) پر نہین چلینگے آنکی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری ف۳ اسنے پوچھا پھر اس کے

الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا

بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دوزخ کے دروازون پر کھڑے بلانے ہونگے جس نے آنکی بات منظور کی انہون نے اس کو دوزخ مین جھونک دیا مین نے

رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي

عرض کیا یا رسول اللہ اُن کا حال تو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا وہ ظاہر مین ہماری قوم مین (یعنے مسلمان) ہونگے ہماری زبان بولینگے ف۴ مینے عرض کیا آپ مجھکو اگر

إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ

ان زمانہ پاؤن کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا تو مسلمانون کی جماعت اور ہر امام کے تابع رہیو مینے کہا اگر اس وقت جماعت یا امام نہ ہو (جیسے ہمارے زمانہ مین ہے)

وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى

آپ نے فرمایا تو سب فرقون سے الگ رہیو اگرچہ تجھکو (جنگل) درخت کی جڑ چبانا پڑے اور کچھ تجھے باس کھانے کو نہ ملے اور مرجائے تو وہ تیرے حق مین بہتر ہے (ان کی صحبت

ذٰلِكَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ

یہ حدیث ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا

عَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ تَعَلَّمَ اَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا

اُنہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا میرے ساتھی (صحابی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے حالات سیکھتے اور میں برائی کے حالات دریافت کرتا تھا کہ کہیں مجھ کو بھی نہ آ پکڑے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے شعیب نے اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ

قیامت اُس وقت تک نہیں قائم ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعوے ایک ہی ہو ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں

مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ

بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر

قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

نہ ہولیں ہر ایک یہ کہیگا میں اللہ کا رسول ہوں ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضہ قَالَ

اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ایک بار

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ (حنین کی) لوٹ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا

وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا

جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجئے (انصاف) آپ نے فرمایا ارے کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا

لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ

میں کون انصاف کریگا اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگئی ف حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے

لِّيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ

تو اس کی گردن مار دوں آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہونگے ف تم میں کوئی اپنی نماز کو اُن کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا

وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ

اور اپنے روزہ کو اُن کے روزے کے مقابل کچھ نہیں سمجھیگا قرآن پڑھینگے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا ف یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے (زور دار) تیر

السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ

جانور سے پار ہوجاتا ہے اُس کے پھال میں دیکھے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھے تو کچھ نہیں

ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ

باس میں دیکھے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) امام بخاری نے کہا حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اُس کا معنے تیر کی لکڑی (یعنے بانس) پھر اس میں دیکھے تو کچھ

شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ

کچھ نہیں وہ تو لید اور خون میں سے پہلے نکل گیا ف اُن لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص اُن میں ہوگا سیاہ فام اُس کا ایک بازو عورت کی پستان کی طرح یا

مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي

گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا (اہل رہا ہوگا) یہ لوگ اُس وقت ظاہر ہونگے جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوجائیگی ابو سعید خدری رضؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں

سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

میں نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضؓ نے ان لوگوں کو قتل

قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ

کیا میں اُن کے ساتھ تھا اُنہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اُس شخص کو ڈھونڈھو جس کا پتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا) لوگوں نے ڈھونڈا تو اُسی صفت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

کا ایک شخص اُن میں ملا ف ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے

خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضؓ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

خیثمہ سے اُنہوں نے سوید بن غفلہ سے اُنہوں نے کہا حضرت علی رضؓ کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ

تو یہ سمجھ کر کہو کہ آسمان سے گر پڑنا مجھ کو اس سے آسان ہے کہ آنحضرت پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے کوئی

فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے

يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ

آخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل (بے وقوف) ہونگے بات تو وہ کہینگے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل ہے

الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ

ف دین اسلام سے اس طرح صاف نکل جائینگے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اُس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا

فَإِمَّا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

تم اُن لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو اُن کے مارڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملیگا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى

کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے اُنہوں نے خباب بن ارت سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ

صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دیے کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم نے آپ سے کافروں کی ایذا دہی کا شکوہ کیا (عرض کیا آپ ہمارے لیے اللہ کی

لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ

مدد کیوں نہیں مانگتے دعا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے اُن کے لیے زمین میں گڈھا کھودا جاتا ہے پھر گڈھے میں اُن کو کھڑا کر

بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ

آرہ لاتے وہ سر پر چلایا جاتا دو ٹکڑے کیے جاتے (بناہ بخدا) پھر بھی وہ اپنی راہ سے نہ پھرتے اور لوہے کی

بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ

کنگھیاں اُن کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم

لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ

پروردگار اس دین کو ضرور پورا کریگا ایک شخص سوار ہوکر صنعا سے (جو یمن کا پایۂ تخت ہے) حضرموت تک جائیگا اُس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا بلکہ بھیڑیا

عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

تو بھیڑ پے کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے

ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عون نے کہا مجھکو موسیٰ بن انس نے خبر دی اُنہوں نے انس بن مالک رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا

ثابت بن قیس کو ڈھونڈھا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میں اُنکی خبر لاتا ہوں وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں سر جھکائے

فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

(مغموم) بیٹھے ہیں اُس نے پوچھا کیا حال ہے ثابت کہنے لگے برا حال ہے اُن کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

باتیں کیا کرتے تھے اُنہوں نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں دوزخی ہوگیا یہ سنکر وہ شخص آنحضرت کے پاس آیا آپ سے عرض

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ

کیا موسیٰ بن انس کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لیکر آپ نے اُس شخص سے فرمایا ثابت ہمارے پاس جا

إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

اور کہہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضي الله عنه قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے

وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

اُن کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ بھڑکنے لگا ثابت نے (اور خیال کیا) اسکو تمہارے اوپر سے ڈرایا ۱۲ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بادل ہے جو سایہ کئے ہوئے ہے اُن پر جو اُترتا گیا پھر اُس نے آنحضرت

وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتے رہو یہ سکینہ ہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اُتری ف ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضي الله عنه يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه إِلَى أَبِي فِي

کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے مکان میں والد پاس آئے

مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِلْعَازِبِ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ

اُن سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اُٹھا کر لے چلیں میں اُٹھا کر اُن کے ساتھ چلا

وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتُمَا مَعَ رَسُولِ

اور والد اُس کی قیمت کے روپیہ پر کھوائے نکلے والد نے اُن سے پوچھا ابو بکر رضی تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار

اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا

ثور سے) نکلکر چلے تھے (یعنے ہجرت کا قصہ) انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن دوپہر ہوئی اُس وقت رستہ

الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا

میں کوئی نہ تھا ایک چٹان لمبی ہم کو دکھلائی دی اُس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں اُتر پڑے

عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی تاکہ آپ آرام فرمائیں اور پوستی بچھا دی

فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ

پھر عرض کیا یا رسول اللہ (ذرا) آرام فرمایئے میں آپ کے گرد و کر سب طرف نظر رکھونگا کوئی آ نہ سورہے اور میں ادھر اُدھر نگاہ ڈالنے کی نیت سے

فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ

نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اُسی چٹان کی طرف آ رہا تھا وہی ہماری طرح اُس سایہ میں تھوڑی دیر کے لیے آنچکے چرواہا سے میں

يَا غُلَامُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ

لڑکے تمہارا صاحب کون ہے اس نے ایک کو یا مدینہ والے شخص کا نام بتلایا پھر میں نے پوچھا کیا تیرے پاس دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے پھر کہا کیا تو

قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَاءَ

اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری صنبھالی پھر کہا فرا اس کے تھن مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک کرلے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء کو دیکھا کہا

يَضْرِبُ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيْ

وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بکری کے تھن جھاڑنا بتلاتے تھے (یعنے اس طرح تھنوں کو صاف کیا پھر اس نے ایک لکڑی کے پیالے میں تھوڑا دودھ دوہا پھر ساتھ

اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّاُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ

پانی کی چمڑے کی جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے میں دودھ لیکر آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگانا برا جانا میں اس وقت تک ٹھیرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پر تھوڑا پانی ڈالدیا وہ

عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (پینے خوب پیا)

ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ

پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا (یعنے عرض کیا جی آگیا خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا اگرچہ ہے

ابْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ

سوار ہمکو پکڑنے کے لیے (یا رہا تھا) یعنے عرض کیا یا رسول اللہ (اب ہم پکڑے گئے) دشمن آ ہونچے آپ نے فرمایا گھبرا نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے اللہ ہمکو ضرور بچا کر لیجائے گا پھر آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ شَكَّ

سراقہ پر بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے رہی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی

زُهَيْرٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَرٰى كُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهِ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ

وقت سراقہ نے پیچھے لگا تھا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کرکے مجھ کو چھڑاؤ میں یہ ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئیگا

فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَّا هٰهُنَا

آپ نے دعا کی وہ اس بلا سے بہت پائی پھر سراقہ نے جو شروع کیا جب کوئی کا فر ملتا اس سے کہدیتا اور پھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں اللہ

فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اس کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا کیا ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز

الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابن مختار نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سلم دخل علی اعرابی یعودہ قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی مریض
ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار پاس عیادت کو جاتے
یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ قال قلت
تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دیگی آپ (اُس گنوار سے) یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے ہیں فکر نہیں
طہور کلا بل ہی حمی تفور او تثور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ
ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لیجائے بغیر نہیں چھوڑیگا آپ نے فرمایا
علیہ وسلم فنعم اذا حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز
اچھا ایسا ہی ہوگا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز نے
عن انس رض قال کان رجل نصرانیا فاسلم وقرأ البقرۃ وال عمران فکان یکتب للنبی
انہوں نے انس رض سے کہا ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہوگیا اور سورہ بقرہ اور آل عمران اُس نے پڑھ لی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم فعاد نصرانیا فکان یقول ما یدری محمد الا ما کتبت لہ فاماتہ
وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا تھا پھر وہ نصرانی ہوگیا اور کمبخت یہ سمجھنے لگا محمد کیا جانیں میں جو کچھ لکھدیتا وہی جانتے آخر مر گیا
اللہ فدفنوہ فاصبح وقد لفظتہ الارض فقالوا ہذا فعل محمد واصحابہ لما ہرب
لوگوں نے اُس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اُس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اُس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمد اور اُنکے
منہم نبشوا عن صاحبنا فالقوہ فحفروا لہ فاعمقوا فاصبح وقد لفظتہ الارض فقالوا
اصحاب کا کام ہے جب اُن کو چھوڑ کر یہاں سے بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آکر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر ڈالدی آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور
ہذا فعل محمد واصحابہ نبشوا عن صاحبنا لما ہرب منہم فالقوہ فحفروا لہ و
ہونہ ہو یہ محمد اور اُن کے اصحاب کا کام ہے یہاں ہم سے بھاگ کر جلا آیا اس لیے اُس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہانتک
اعمقوا لہ فی الارض ما استطاعوا فاصبح وقد لفظتہ الارض فعلموا انہ لیس من الناس
گہری کر سکے اُس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اُس کی لاش باہر پڑی ہے جب اُن کو یقین ہوگیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے)
فالقوہ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال واخبرنی
اُس کو یوں ہی چھوڑ دیا ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب
ابن المسیب عن ابی ہریرۃ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ہلک
نے خبر دی اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسری (ایران کا بادشاہ) ہے
کسری فلا کسری بعدہ واذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفس محمد
وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھے گا اور اب جو قیصر (روم کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھے گا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں

بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ
محمد کی جان ہے تم اُن کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کروگے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے اُنہوں نے عبدالملک
الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ
بن عمیر سے اُنہوں نے جابر بن سمرہؓ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جہاں کسریٰ مرے پھر دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جہاں قیصر مرا پھر دوسرا کوئی قیصر
ذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
نہ ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ اُن کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائینگے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ
عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا مسیلمہ کذاب
الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ
ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (پیغمبر بن) آیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو
الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ شَرٍّ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
کردیں (یعنی) میں آنکا تابعدار ہوجاتا ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لیکر آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس آئے (اُس کو سمجھانے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اُس وقت آپ کے ہاتھ میں
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ
کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اُس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے
الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ
تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اُس کو تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑیگا اللہ تجھ کو تباہ کریگا اور
لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَاَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھکو تیرے بارے میں دکھلایا گیا تھا تو وہی ہے ابن عباسؓ نے کہا ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا
علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں مجھے فکر ہوگئی ف
فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ
خواب ہی میں مجھکو بتلایا گیا اُن پر پھونک مار پہلے پھونکا تو دونوں اُڑ گئے اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے (پیغمبر) میرے بعد نکلینگے ف
فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنِيْ
ایک اُن میں کا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا ف مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں نے بُرید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا

اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَاٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ

ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے میں سمجھتا ہوں وہ محمد بن علاء نے یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب میں

اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ

کیا دیکھتا ہوں جیسے میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا پھر سلوم ہوا وہ یثرب (مدینہ

الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا

منورہ) ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے پھر اس کو ہلایا تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی

هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا

کی تعبیر وہ ہے جو احد کے جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار جو پھر اس کو خاصی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے

هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ

کو فتح کرایا اور مسلمان سب اکٹھا ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے

فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ

گایوں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی اور سچائی کا

اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ

بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد ہمکو عنایت فرمایا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے انہوں نے عامر سے انہوں نے

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ النَّبِيِّ

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ چلتی ہوئی آئیں ان کی چال بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِبِنْتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ

کی چال تھی آپ نے فرمایا بیٹی آؤ اچھی آئیں پھر ان کو اپنی داہنی

يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا

یا بائیں طرف بٹھلایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں میں نے ان سے کہا رونی کیوں ہو پھر آپ نے چپکے سے ایک

حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ

بات ان سے کہی تو وہ ہنسنے لگیں میں نے (اپنے دل میں) کہا ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنا جلد دکھ کے بعد ہی سکھ ہو جانا پھر میں نے پوچھا

فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی اس وقت

ف ۱ یہ امام بخاری کا قول ہے انہوں نے شک کی وجہ سے محمد بن علاء نے اس حدیث کو کم فرق کیا

ف ۲ دونوں جگہ بن ہونا چاہیئے

علیہ وسلم فسألتها فقالت أسر إلي أن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وإنه
مجھ سے ان سے کہا اب تو بیان کرو انہوں نے کہا پہلے آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبریل ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس سال
عارضني العام مرتين ولا أراه إلا حضر أجلي وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي فبكيت
دو بار دور کیا ہیں سمجھتا ہوں میری موت آن پہونچی اور تم میرے سب گھر والوں میں مجھ سے پہلے ملوگی یہ سنکر میں رو دی
فقال ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة أو نساء المؤمنين فضحكت
پھر آپ نے (مجھ سے) یہ فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو میں ساری بہشت کی عورتوں کی تم سردار ہوگی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی یہ سنکر میں ہنس دی
لذلك حدثني يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة
ف۱ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيه فسارها
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور چپکے سے ان
بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني
سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ف۲ ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے
النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت
یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے نہ بچنے والا نہیں یہ سنکر میں رو دی
ثم سارني فأخبرني أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت حدثنا محمد بن عرعرة
پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ سنکر خوشی سے میں ہنس دی ف۳ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا
حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه
کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف إن لنا أبناء مثله فقال إنه من
ابن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے ف۴ پر حال عبدالرحمن بن عوفؓ نے دیکھکر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں ف۵ حضرت عمرؓ نے کہا اس
حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية أترى إذا جاء نصر الله والفتح فقال
کی وجہ تم کو معلوم ہے (یا تم بھی جان لوگے) پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر اللہ والفتح انہوں نے کہا
أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه قال ما أعلم منها إلا ما تعلم
یہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی موت کی خبر دی ہے ف۶ حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو ف۷
حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا
ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہم سے

ف۱ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے ف۲ یعنے ہم لوگ ابن عباسؓ سے عمر میں زیادہ ہیں تو تمہاری تعظیم زیادہ کرنی چاہیے ۱۲ ف۳ میں جانتا ہوں جس سے

عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک

فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

چادر اوڑھے ہے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھکر پہلے جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی پھر

ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ

فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائینگے ف یہانتک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائینگے

فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہونچا سکے کسی کو نقصان (یعنے حاکم بن جائے) تو وہ انصار کے نیک شخص کی

وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ

تو قدر کرے اور برے کی برائی سے درگذر کرے (مراد کرے) پس یہ آپکی (آخری وعظ تھی) آخری مجلس تھی ف۲ ہم سے عبداللہ بن

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انہوں نے ابوموسی سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے

أَبِي بَكْرَةَ رض أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ

ابوبکرہ رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لیکر آن کو چڑھ گئے

فَقَالَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا

فرمایا یہ لڑکا میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالی اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کردے ف۳ ہم سے

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دیدی ف۴ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے

عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے

لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي

پاس قالین کہاں سے آئے آپنے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہونگے جابر نے کہا میں جو دوسری کہتا ہوں

ف قوم بہت گھٹ جائینگے یعنی بہت کم رہ جائینگے ف۲ آپکو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہ ملیگی اس لئے انصار کو وصیت فرمائی کہ مہاجرین سے لڑائی نہ کرنا ف۳ ان میں سے کوئی شخص کھڑا ہوکر یہ نہ کہے کہ آپکی پوری ہوئی امام حسن علیہ السلام نے وہ کام کیا کہ ہزاروں مسلمانوں کی جان بچادی صحابہ نے آپکو امیر بنانا پسند کیا خلافت کو دنیا سمجھ کر نہیں لیا باوجودیکہ آپکے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی بعلاوہ ظاہری اور پوشیدہ جو دو کرم امام حسن

ف۴ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

أَمَا طَلَعَ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَمَاطُ فَادْعُهَا

سرکار وہ کہتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین ہونگے تو مین چپ ہوجاتا ہون

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہون نے ابو اسحاق سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ

انہون نے عمرو بن میمون سے انہون نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہون نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے (مکہ کو) گئے تو امیہ

فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ

بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ امیہ جب شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ مین سعد رض کے

بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ

پاس اترا کرتا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھہرے رہو جب دوپہر دن ہو اور لوگ غافل ہوجائین (اپنے اپنے گھرون کو

النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَرْهَذَا الَّذِي

چلدین) تو جا کر طواف کر لیجیو (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانون کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے مین ابوجہل آن پہونچا کہنے لگا یہ کون

يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ

طواف کر رہا ہے سعد نے کہا مین ہون سعد ابوجہل نے کہا واہ کیا بے کھٹکے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگون

آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ كَانَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ

نے تو محمد اور ان کے ساتھ والون کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونون مین گفتگو ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم (یعنے ابوجہل

عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ

ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابوجہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبے کے طواف سے روکے گا

بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ

تو مین بھی تیری شام کی سوداگری خاک مین ملا دونگا امیہ بھی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا

يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ

رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل ہی پرے ہٹ مین نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مجھ کو ابوجہل ہی قتل کرے گا

قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ

ف۲ امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہان تجھ کو اور کس کو ف۳ تب تو امیہ کہنے لگا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات جھوٹی نہین ہوتی اور اپنی جورو پاس آیا

فَقَالَ مَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي يَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا

کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی (یعنے سعد بن معاذ) کیا کہتا ہے اس نے یوجہا کیا کہتا ہوا امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمد نے اس نے یہ سنا ہے

ف۱ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے اور آگے بھی آئیگی ہم نے یہان اس لیے لکھی کہ اس مین ابوجہل کے ایمان نہ لانے کا سبب مذکور ہے

ف۲ یعنے سعد نے امیہ سے کہا تجھ کو ابوجہل ہی قتل کرے گا

ف۳ امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہان تجھ کو اور کس کو

يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ

کہ ابوجہل مجھکو قتل کرائیگا اُس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لشکر نے نکلنا اور اسکو خبر

قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ

بلانے والا آیا تو اُس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی نے کیا کہا تھا امیہ نے بیچارا نہیں نہ جاؤں مگر ابوجہل نے کہا واہ

أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِيرَ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ

تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ چلو یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اُس کو قتل کرایا

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مجھ سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مغیرہ نے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکرؓ نے کھڑے ہوئے اور کنوئے سے ایک یا دو ڈول نکالے

وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا

مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ اُن کو بخشے پھر عمرؓ نے وہ ڈول سنبھالا اُن کے ہاتھ میں جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھ کا) ڈول ہو گیا

فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ

میں نے ایسا زور آور پہلوان اُن کی طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی ہانک کر لائے مگر اونٹ کانوں میں لے گئے اور ہمام

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا ذَنُوبَيْنِ حَدَّثَنِي عَبَّاسٌ

نے ابوہریرہ رضؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکرؓ نے دو ڈول نکالے (نہیں تک) مجھ سے عباس بن ولید نرسی

ابْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ نُبِّئْتُ

نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت

أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ

جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں

ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ

پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) اُنہوں نے کہا

هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ

دحیہ کلبی تھے ام سلمہؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو اُن کو دحیہ ہی سمجھی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلُ وَكَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا

خطبہ میں وحی باتیں سنا میں جو جبریل نے آپ سے لیکن تمیں ف سلیمان نے کہا مجھے ابو عثمان کو پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں

قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ

نے کہا اسامہ بن زید سے باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے

فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

فرقہ انکا جان بوجھ کر حق بات چھپاتا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ يَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

یہ بیان کیا ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی (آپ کیا حکم دیتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا

سَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

تم توراۃ میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہو ف انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت کرتے ہیں اور انکو کوڑے لگاتے ہیں عبداللہ

ابْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ

ابن سلام نے (یہ سنکر) کہا تم جھوٹے ہو توراۃ میں سنگسار کرنے کا حکم ہے تو راۃ لاؤ (وہ لائے) جب اُس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کہ یہ رجم کی آیت

عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ

پر اپنا ہاتھ رکھکر اُس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اُٹھا

فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا

جب ہاتھ اُٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اُس وقت کہنے لگے محمد تم نے سچ کہا بیشک توراۃ میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى

وہ دونوں یہودی اور یہودن (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت) عورت

الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پر جھکا پڑتا تھا اسکو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا باب مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہنا

وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

اور آپ کا شق القمر (چاند بیٹ جانا) اُن کو دکھلانا ف ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ

انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا ف

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے قتادہ سے انہوں نے انس

اِبْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

ابن مالک سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک رض انہوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی

اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ حَدَّثَنِيْ خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا

کوئی نشانی بتلاوے ف۲ آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا ف۳ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن مسعود رض سے

مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھٹا تھا ف۴ باب ف۵

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ وَاَنَّ

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان

اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا

وسلم کے پاس سے نکلے دو چراغ کی طرح ان کے سامنے روشن جا رہے تھے جب وہ الگ الگ

اِفْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہونچ گئے ف۶ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے

اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ

بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے ف۷ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجاوے (یعنی قیامت یا

ف۱ یہ حدیث میں فرمایا اقتربت الساعۃ واشق القمر جن لوگوں نے اشق کا سحر سے یہ کہا کہ آئندہ پیغمبر نبوت میں بیٹھ گیا یا کہ جن سے ان کا کہنا نہ ہوا ف۲ جب ہم آپ سے کوئی پیغمبر جانیں اس کو معلوم ہوتا ہے اکثر آپ کا ایک معجزہ نہ تھا شاہ ولی صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اس کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آسمان پر بہت تھا

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں بڑی برکت تھی ف۴ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹا تھا ف۵ اس حدیث کو ابن مسعود رض سے بیان کیا ہے ف۶ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو بھی کرامتیں ملی تھیں ف۷ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ حق پر کچھ لوگ رہیں گے

وَهُمْ ظَاهِرُونَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

موت) وہ جب تک غالب ہی رہینگے ہم سے حمیدی نے بیان کیا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے

عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ

عمیر بن ہانی نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت

مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہیگا جو کوئی ان کو بیکار کرنا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ کچھ انکا نقصان نہ کر سکیگا یہانتک کہ اللہ کا حکم

أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ

آن پہونچیگا وہ اسی حالت پر رہینگے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل نے کہا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں فرمایا

مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

معاویہ کہتے تھے یہ دیکھو یہ مالک بن یخامر ہے جو کہتا ہے میں نے معاذ سے سنا یہ لوگ شام کے ملک میں ہیں ۳ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ

نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہمکو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ

تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے صحابی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لا وہ گئے بازار میں دو بکریاں ایک دینار

شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي

کو خریدیں پھر ان میں سے ایک ایک دینار کو بیچدیا اور ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے ان کی تجارت میں برکت

بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا

کی دعا کی پھر عروہ کا یہ حال رہا کہ اگر مٹی خرید تے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث

بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ

ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اس کو عروہ سے سنا پس میں شبیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے

مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

نہیں سنا لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے جو کچھ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي

نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں

دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يُشْتَرَى لَهُ شَاةٌ كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا آنحضرت سے جو عروہ نے بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ قربانی کی بکری ہوگی ۳ ہم سے مسدد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ

گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ

کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انس رضہ سے سنا انہوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے ف ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان

مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ

کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک کے لیے گناہ

وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ

ثواب اس کے لیے ہیں جو اسکو راہ میں (جہاد کے لیے) اُن کو باندھے اور ان کی رسی رہنے یا چرنے میں لمبی کردے وہ جہانتک اس کی

وَّمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ

لمبائی میں اس سے یا چرنے میں چرے اس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی اگر انہوں نے رسی تڑالی

طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ

اور ایک دو رسن یا دو رسن بھرے تو اُن کی لید اُس کے لیے نیکیاں ہونگی اور اگر وہ ندی پر جاکر گھوڑ

بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا

پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو تب بھی اُس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی معاف اس کے لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج چاہے

وَّسِتْرًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ

ضرورت پوری کرنے کسی سے سواری مانگنا نہ بڑے اس نیت سے کہ اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ میں فراموش کرے ف۲ عذاب اُس کے لیے ہیں جو

رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فخر اور ریا و اور مسلمانوں کی بدخواہی کی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صحصعہ نے) بستی کے

عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اَنْزَلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورۂ زلزلت کی) جو کوئی رتی برابر نیکی

ف ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب کی کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید شعب کی روایت میں ہو کہ گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی اس کی تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابو ہریرہ رضہ کی حدیث کو

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

کرے وہ اُس کو دیکھ لیگا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اُس کو دیکھ لیگا ف اتری ہے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عیینہ کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح پہنچے

خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ

خیبر بڑے بکرے کہ یہودی لوگ کدالیں ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) لیکر نکلے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہونچے پھر

فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

یسعون فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا

قلعہ کی طرف چلے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں اُن لوگوں کی جماعت میں

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

اُترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو اُن کی صبح منحوس ہوئی ف مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی

فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

فدیک نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے

سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ

بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر اُن کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا میں نے پھیلائی آپ نے تین سے ایک لپ اُس میں ڈالا ف

ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ

فرمایا اس کو اپنے بدن سے لگا لے میں نے لگا لی اُس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا ف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہو

وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو ف وہ صحابی ہے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ

انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رض سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید خدری نے بیان کیا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی اُن

فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي
سے پوچھا جائیگا تو ہم میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہینگے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے فتح ہوگی) پھر ایک زمانہ لوگوں پر

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ
ایسا آئیگا جماعتین کی جماعتین جہاد کرینگی اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ
وہ کہینگے ہاں ہے تب اُن کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا جماعتین کی جماعتین جہاد کرینگی

النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو)

فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ
وہ کہینگے ہاں ہے پھر اُنکی فتح ہوگی ف ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے اُنہوں نے ابوجمرہ سے

سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سُنا کہا میں نے عمران بن حصین سے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي
میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اُن لوگوں کا جو اُن کے بعد ہیں (یعنی تابعین کا) پھر اُن لوگوں کا جو اُنکے بعد ہیں ف عمران کہتے ہیں مجھ

أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَ
یاد نہیں آنحضرت نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا ف۳ آپ نے فرمایا پھر ان کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہونگے جنکی گواہی کوئی نہ چاہیگا

يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ حَدَّثَنَا
اور چوری کرینگے انکا کوئی بہروسا نہیں کریگا اور منت مانینگے لیکن منت پوری نہیں کرینگے اور حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنینگے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے اُنہوں نے عبداللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں پھر تو ایسے لوگ پیدا

يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا
ہونگے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی ف منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) ہم کو مینبنی میں ہمکو

عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ
مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے ف باب ۲ مہاجرین کی فضیلت ف ان مہاجرین میں

کتاب المناقب

ف ان کی فضیلت اور بیان کی طرف ف ان فضیلتوں کا جو بعد ہجرت کے ہوئی ف ان فضیلتوں کا جو ہجرت سے پہلے ہوئی ف ان فضیلتوں کا جو ہجرت کے بعد

أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رض وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا

ابو بکر صدیق رض ہیں جن کا نام عبداللہ تھا ابو قحافہ کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) ان مہاجروں کا ذکر کیا جو مفلس کر چھوڑ دیئے لوگوں کو اسلئے

مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ

کہ اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کی مدد کرنے کو آئے ہیں

هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ لَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ

وہی لوگ سچے ہیں اور سورۂ توبہ میں فرمایا اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اسکی مدد کر چکا ہے اخیر تک یعنے غار ثور میں حضرت عائشہ رض

وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ حَدَّثَنَا

اور ابو سعید خدری رض اور ابن عباس رض کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق رض تھے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رض مِنْ

عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے ابو بکر رض نے پالان میرے والد عازب رض سے ایک پالان

عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ لِلْبَرَاءِ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي فَقَالَ

تیرہ درم کو خریدی پھر اُن سے کہا ذرا تم براء (اپنے بیٹے) سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے والد نے کہا میں

عَازِبٌ لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا

نہیں کہنے کا جب تک تم مجھ سے وہ قصہ بیان نہ کرو تم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو گذرا

مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَأَحْيَيْنَا وَسَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا

جب مکہ کے کافر تمہاری تلاش میں تھے انہوں نے کہا (وہ قصہ یہ ہے) ہم مکہ سے چلے رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے

حَتّٰى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرٰى مِنْ ظِلٍّ فَأَوِي إِلَيْهِ

ظہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جاؤں

فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر ایک چٹان دکھلائی دی اُس کے پاس گیا دیکھا تو وہاں سایہ ہے پہنے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیٹنے کو بچھونا بچھایا

فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جایئے آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا

أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرٰى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ

کہیں لوگ ہماری تلاش میں نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو اسی چٹان کی طرف اپنی بکریوں کو ہانکے لیجا رہا تھا وہ

يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ

بھی سایہ کی جگہ جا چاہتا تھا میں نے اُس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اُس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا

فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن قال نعم قلت فهل انت حالب لنا قال نعم
جس کو میں بھیجا تھا تاہم میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہے میں نے کہا مجھ کو ذرا سا دودھ دوہ دیگا اس نے کہا اچھا

فامرته فاعتقل شاة من غنمه ثم امرته ان ينفض ضرعها من الغبار ثم امرته ان
پھر میں نے کہا تو دودھ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کا باؤن تھاما پھر میں نے کہا ذرا اسکا تھن گرد غبار وغیرہ سے صاف کرلے پھر میں نے اس سے کہا

ينفض كفيه فقال هكذا ضرب احدى كفيه بالاخرى فحلب لي كثبة من لبن وقد
اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اس نے ایسے کیا پھر اس نے ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر بتلایا پھر ایک پیالہ بھر دودھ دوہا اور میں نے

جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چمڑے کا ڈول ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) پھر میں وہ پانی اس دودھ پر ڈالا

حتى برد اسفله فانطلقت به الى النبي صلى الله عليه وسلم فوافقته قد
اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اس کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں

استيقظ فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت قد ان الرحيل
پھر میں نے کہا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

يا رسول الله قال بلى فارتحلنا والقوم يطلبوننا فلم يدركنا احد منهم غير سراقة بن
کوچ کا وقت آن پہونچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش ہی میں تھے ہم کو کسی نے نہیں پایا ایک سراقہ بن

مالك بن جعشم على فرس له فقلت هذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لا
مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آن پہونچا میں نے (اسکو دیکھکر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈھنے والے آن پہونچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر

تحزن ان الله معنا حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن انس عن
اللہ ہمارے ساتھ ہے ف۱ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے

ابي بكر رض قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم وانا في الغار لو ان احدهم نظر
ابوبکر صدیق سے انہوں نے کہا جب ہم غار (ثور) میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں

تحت قدميه لابصرنا فقال ما ظنك يا ابا بكر باثنين الله ثالثهما باب قول
سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو

النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الا باب ابي بكر قال ابن عباس عن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دینا (مسجد کی طرف) سب دروازے بند کردو ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فليح قال
سے روایت کی ہے ف۲ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا

حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ خَطَبَ رَسُولُ

مجھ سے سالم ابوالنضر نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ

لوگوں کو خطبہ سنایا یا اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ پاس (کرامت اور نعمت ہے) اس کو اختیار کرے

ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر رضہ رو دیے ابوسعید کہتے ہیں مجھکو اُن کے رونے پر تعجب ہوا کہ ان کو رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت

وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بندے کا حال بیان کیا اُس کو اختیار ملا (تو ملا باشد) پھر مجھکو معلوم ہوا اخیر بندہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کے رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور

وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ

جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضہ کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت اُن سے ہے

لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ

دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابوبکر رضہ کا دروازہ رہنے دو باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى

صدیق کی دوسرے صحابہ پر فضیلت ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحییٰ

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

بن سعید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض بَابُ قَوْلِ

ابوبکر رضہ کو افضل سمجھتے پھر عمر رضہ کو پھر ف ۲ عثمان رضہ کو باب آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضہ کو بناتا یہ ابوسعید خدری سے مروی ہے ف ۳ ہم سے مسلم بن ابراہیم

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

سے آپ نے فرمایا اگر میں (امت کے سوا) کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضہ کو بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور دوست ہیں

حَدَّثَنِي مُعَلًّى وَمُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے (یہی روایت) اس میں یوں ہے اگر میں کسی کو جانی

لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ

تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی بنانا کیا کم ہے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے ایوب سے

مِثْلَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ایسی ہی حدیث ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن

أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ مَا الَّذِي قَالَ رَسُولُ

ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا کوفہ والوں نے ف عبداللہ بن زبیر کو دادا کے (میراث کے) باب میں لکھا ع انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اسکو بناتا یعنے ابوبکرؓ نے یہ کہا ہے دادا باپ کی طرح ہے جب میت

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ بَابٌ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

کا باپ نہ ہو) باب ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے ع فرمایا پھر آنا کیوں اس نے کہا بتلایئے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپکی وفات ہو جائے)

الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ

آپنے فرمایا اگر مجھ نہ پاؤ تو ابوبکرؓ کے پاس آنا ف ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ

کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ہمام

قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ

سے انہوں نے کہا میں نے عمار بن یاسرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے ع جب آپکے ساتھ (بجز) پانچ

أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ

غلاموں اور دو عورتوں اور ابوبکر صدیقؓ کے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

کہا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوادریس عائذاللہ سے انہوں نے ابوالدرداء سے

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضؓ آئے اپنے کپڑے کا کونا اٹھائے

حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ

گھٹنے کھولے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب (یعنے ابوبکر رضؓ) کسی سے لڑ کر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا

وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ

(آنحضرت صؐ کو اور بیٹھے) پھر کہنے لگے مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنے حضرت عمر رضؓ) میں کچھ تکرار ہو گئی تھی میں نے جلدی میں اُن کو سخت سست کہدیا پھر میں شرمندہ ہوا

يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ

اور اُن سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا ف۲ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں (آپ اُن کو سمجھایئے) یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکر رضؓ اللہ تمکو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر

فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ

اور ابوبکر رضؓ کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکر رضؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں ف۳ آخر حضرت عمر رضؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کو سلام کیا

فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ

آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکر رضؓ ڈرے (کہیں آنحضرت صؐ حضرت عمر رضؓ پر خفا نہ ہوں) وہ دوزانو (مودب) ہو بیٹھے اور عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي

یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری تھی (میں ہی نے عمر رضؓ کو سخت سست کہا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو سمجھ لو) اللہ نے مجھ کو

إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي

تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھکو جھوٹا کہا ف۴ اور ابوبکر رضؓ نے مجھ کو سچا کہا ف۵ اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تم میرے دوست کا ساتھ

صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

چھوڑتے ہو یا نہیں آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضؓ کو کسی نے نہیں ستایا ف۶ ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا

الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضؓ أَنَّ

ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوعثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ذات السلاسل کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا ف۷ وہ آنحضرت صؐ پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ سب لوگوں

أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ

میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ رضؓ سے پوچھا مردوں میں فرمایا اُن کے والد (ابوبکر صدیق رضؓ) سے پوچھا پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب

ابْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

سے اسیطرح کئی آدمیوں کے نام آپ نے لیے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن

أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ

آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا اُس کی ایک بکری لیکر بھاگا چرواہا اُس کے پیچھے لگا

فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَا

بھیڑیے نے اسکی طرف دیکھا کہنے لگا درندوں کے دن (جو قیامت کے قریب آئیگا) بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ایک

رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا

شخص گائے ہانک رہا تھا اُس پر بوجھ لادا تھا گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے نہیں پیدا ہوئی

وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ

میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھکر کہنے لگے سبحان اللہ (عجب قدرت ہے) گائے بات کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضہ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بھی ایمان لائے ۳ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ سَمِعْتُ

انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجکو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میںنے ایک کنواں دیکھا اُس پر ایک ڈول رکھا تھا پھر میں نے اُس کنوئیں

مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ

چند ڈول نکالے اللہ تعالیٰ اسکو مغفرت کرے بعد اُس کے ابوبکر رضہ نے اُس کو لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ

وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ

اللہ انکی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول ایک بڑا سا مشک ہوگیا ۴ عمر رضہ نے اُس کو لیا ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا

النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

جوان کی طرح کھینچتا ہوا اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا ۵ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

أَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

نے فرمایا جو کوئی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ اُس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں پس کر ابوبکر رضہ نے عرض کیا

اِنَّ اَحَدَ شِقَّیَّ تَوَانِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
(میں کیا کروں) میرا اکٹھڑا (بڑھنے) ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلنے ہونگے) مگر ہاں خوب خیال کر کہوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوْسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَذَكَرَ
فرمایا تو عرور کی راہ سے تھوڑے ایسا کرتا ہے ف۱ موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبداللہ
عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ جَرِّ اِزَارِهٖ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ ذَكَرَ اِلَّا ثَوْبَهٗ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا
ابن عمر رضہ نے یوں (اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنی ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے تو ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا لٹکائے ۱۲ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضہ
کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپیہ دو گھوڑے دو بکریاں
الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ
اللہ کی راہ میں دے) وہ (قیامت کے دن) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائیگا (فرشتے کہینگے) اللہ کے بندے ادہر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی
مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ
نماز والا ہوگا (نفل بہت پڑھتا ہوگا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے
الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ
اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہوگا
الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ (وَ) بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُدْعٰى
وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائیگا یہ سنکر ابوبکر صدیق رضہ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی دروازے
مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی کوئی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا
نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہوگا ہم سے اسمعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن
ابْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِيْ بِالْعَالِيَةِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابوبکر رضہ اس وقت سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے دو میل ہے) اسمعیل (راوی) نے کہا یعنی عالیہ میں

فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا
عمر آپ کی خبر سنکر (گھر کے) ہوگئے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں عمر کہا کرتے تھے قسم خدا کی اس وقت میرے

كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ
دل میں یہی آتا تھا اور میں کہتا تھا اللہ آپ کو ضرور (اس بیماری سے) اچھا کرکے (اٹھائیگا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کرینگے ف۱ اتنے میں ابوبکر

أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ
صدیق رضہ آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ

حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا
زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے اور پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو بار موت کا مزہ نہیں چکھائے گا ف۲

الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا
قسم کھانیوالے ذرا تامل کر جب ابوبکر رضہ نے بات کرنا شروع کی تو عمر (خاموش ہوکر) بیٹھ رہے ابوبکر رضہ نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہا (لوگو دیکھو) اگر

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ
کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں کبھی نہیں مریں گے) تو محمد تو مر چکے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا تھا (محمد تو اس کا بندہ اور رسول

اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ
سمجھتا تھا) تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور ابوبکر رضہ نے (سورۂ زمر کی) یہ آیت پڑھی (اے پیغمبر تو بھی مرنے والا ہے وہ بھی مریں گے اور ف۳ محمد (صلے اللہ علیہ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ
پیغمبر (ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ مر جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر جائے

يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ
وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کرے گا (اپنا بگاڑ کریگا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو شکر کا بدلہ قریب دیگا ف۵ لوگ چیخ مار کر رونے لگے ف۶ اور انصار سب سعد

الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ
ابن عبادہ رضہ کے گھر میں اکٹھا ہوئے بنی ساعدہ کے چبوترے میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب ایسا کرو ایک امیر ہمارا قوم کا رہے ایک امیر تمہاری قوم کا

إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ
(دونوں ملکر حکومت کریں) انصار کی خبر سنکر ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور ابوعبیدہ بن جراح وہاں پہونچے حضرت عمر رضہ نے بات کرنا چاہی لیکن ابوبکر رضہ نے

أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِذٰلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ
فرمایا ذرا خاموش رہو عمر کہا کرتے تھے میں نے جو اس وقت (ابوبکر رضہ سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک عمدہ تقریر سوچ رکھی تھی ف۷ میں ڈرتا

أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ
تھا کہ ابوبکر رضہ اس کو بیان نہ کر سکیں لیکن ابوبکر رضہ نے بات میں شروع کی تو نہایت ہی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ انہوں نے انصار سے کہا امیر تو ہم ہی رہینگے

وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ
تم لوگ وزیر (اور مشیر) ہو سکتے ہو ف۱ حباب بن منذر ف۲ کہنے لگے ہرگز نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں کا ہوگا ایک امیر تم میں کا ابوبکر رضی نے

أَبُو بَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا
کہا نہیں ہو سکتا ہم امیر ہونگے تم وزیر رہو وجہ یہ ہے کہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان اور انکا ملک بیچ میں ہے پھر عرب کے بچے میں ہے تو اور

عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ
یا ابوعبیدہ بن جراح عمر نے یہ سنکر کہا وہ تمہارے ہوئے ساتھ ف۳ ہم تو تمہی سے بیعت کرینگے تم ہمارے سردار ہو اور ہم سب میں افضل ہو اور آنحضرت صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدًا
علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ محبت تھی خیر حضرت عمر نے ابوبکر رضی کا ہاتھ تھاما اور بیعت کی اور (دوسرے) لوگوں نے بھی بیعت کر لی یا ایک شخص کہنے لگا

ابْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
تم نے سعد بن عبادہ کو ف۴ مار ڈالا ف۵ حضرت عمر رضی نے کہا اللہ انکو تباہ کرے ف۶ اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا ف۷ اور عبدالرحمن بن قاسم نے

الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی پھر آپ نے فرمایا

قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ
لگے (یا اللہ) بلند رفیقوں ف۸ میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی نے کہتی ہیں ابوبکر رضی اور عمر رضی نے جو خطبے سنائے ان میں

إِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ
ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمر نے لوگوں کو ڈرایا اور بیشک ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے ف۹ پھر اللہ نے انکا خیال حق کی طرف پھیر دیا اور ابوبکر رضی نے جو

بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا
حق بات تھی ہدایت کی ف۱۰ (لوگوں کو سمجھا دی) اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ اسی آیت کو پڑھتے ہوئے نکلے ف۱۱ اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشّٰكِرِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
الا رسول اخیر شاکرین تک پڑھتے

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ
کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلی نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ
انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضیٰ رض) سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا ابوبکر

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ
میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمر رضی (اور میں ڈرا اور پوچھوں تو وہ کہدیں عثمان رضی پھر میں نے خود کہدیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو (عام) مسلمانوں میں سے

ف۱ یعنی کسی اور کو امیر بنا لیں ف۲ انصار کا سردار تھا ف۳ یعنی تمہارے ہاتھ پر ف۴ سعد بن عبادہ انصار کا سردار تھا ف۵ یہ بات کسی نے غصہ میں کہی تھی ف۶ یعنی کسی اور کو امیر بنا لیں ف۷ یعنی اس نے یہ بات کہی تھی ف۸ یعنی جنت میں ف۹ یعنی منافق تھے ف۱۰ یعنی اسلام پر ف۱۱ یعنی اس آیت کو پڑھتے ہوئے

المسلمين حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن عبد الرحمن بن القسم عن
ایک شخص ہمون ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہون نے امام مالک سے انہون نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہون نے
ابيه عن عائشة رض انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض
اپنے والد سے انہون نے حضرت عائشہ رض سے انہون نے کہا ہم ایک سفر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
اسفارہ حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله
جب بیدا یا ذات الجیش مین پہونچے (دونون مقام مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى
اُس کے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھیر گئے وہان پانی نہ تھا نہ لوگون کے ساتھ پانی تنہا یہ حال دیکھکر
الناس ابا بكر فقالوا الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه و
لوگ ابوبکر صدیق رض کے پاس گئے اُن سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہ رض نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھیرا دیا آپ کے
سلم وبالناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول الله صلى
ساتھ لوگون کو بھی ٹھیرا دیا اور ایسے مقام مین جہان پانی نصیب نہین نہ اُن کے ساتھ پانی ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہین ابوبکر رض یہ سنکر آئے اُس وقت آنحضرت
الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى
صلے اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون کو ایسی
الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني وقال ما شاء
جگہہ روک دیا ہے جہان پانی نہین ملتا نہ اُن کے ساتھ پانی ہے غرض ابوبکر نے مجھہ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا دربارہ ایسا
الله ان يقول وجعل يطعنني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا مكان
وہ اُنہون نے کہا اور اپنے ہاتھہ سے میری کوکھہ مین کوچا دینے لگے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
سر میرے ران پر تھا اس وجہہ سے نہ ہل سکی آپ سو یا کیے
اصبح على غير ماء فانزل الله اية التيمم فتيمموا فقال اسيد بن الحضير ما هي باول
تو پانی ندارد پھر اللہ تعالے نے تیمم کی آیت اُتاری فتیمموا اسید بن حضیر (صحابی انصاری) کہنے کہا ابوبکر رض
برکتكم يا ال ابي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا
یہ کچھہ تمہاری پہلی برکت نہین ہے ف۳ حضرت عائشہ رض کہتی ہین پھر ہمنے اُس اونٹ کو اُٹھایا جس پر مین سوار تھی تو ہار اُس کے
العقد تحته حدثنا ادم بن ابي اياس حدثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت
نیچے ملا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہون نے اعمش سے کہا مین نے ذکوان

ذکوان یحدث عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا

میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو اُن کے مد یا آدھے مد (غلہ) کے برابر

نصیفہ تابعہ جریر وعبد اللہ بن داود وابو معویۃ ومحاضر عن الاعمش حدثنا

نہیں ہو سکتا تابعہ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ہم سے

محمد بن مسکین ابو الحسن حدثنا یحیی بن حسان حدثنا سلیمان عن شریک بن

ابو الحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے اُنہوں نے شریک بن ابی نمر

ابی نمر عن سعید بن المسیب قال اخبرنی ابو موسی الاشعری انہ توضا فی بیتہ

سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابوموسی اشعری نے خبر دی اُنہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا

ثم خرج فقلت لالزمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا کونن معہ یومی ھذا

پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑونگا آپ کے پاس ہی رہونگا

قال فجاء المسجد فسال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا خرج ووجہ ھھنا فخرجت

وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ

علی اثرہ اسال عنہ حتی دخل بئر اریس فجلست عند الباب وبابھا من جرید

کے قدموں کے نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا حتی جہاں تک معلوم ہوا کہ آپ اریس کے باغ میں گئے ہیں میں باغ کے دروازے

حتی قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ فتوضا فقمت الیہ فاذا ھو

جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف چلا دیکھا تو آپ اریس کنوے کی

جالس علی بئر اریس وتوسط قفھا وکشف عن ساقیہ ودلاھما فی البئر فسلمت

منڈیر پر بیٹھے ہیں اُس کے بیچ بیچ میں اور دونوں پنڈلیاں کھولکر کنوے میں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا

علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بواب رسول اللہ

پھر میں لوٹ آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

صلی اللہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت من ھذا فقال ابو

دربان رہونگا اتنے میں ابوبکر رضؓ آئے اور دروازے کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے اُنہوں نے کہا ابوبکر رضؓ

بکر فقلت علی رسلک ثم ذھبت فقلت یا رسول اللہ ھذا ابو بکر یستاذن فقال

میں نے کہا ذرا ٹھیرو اور میں گیا جا کر آنحضرت صلعم سے عرض کیا ابوبکر رضؓ آئے ہیں (اندر آنیکی) اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ

اُن کو آنے دو اور اُن کو بہشت کی خوشخبری بھی دو مین آیا اور ابوبکر رضہ سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ

تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے خیر ابوبکر رضہ اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

داہنی طرف اُسی سینڈ پر دونون پاؤن لٹکا کر بنڈلیان کھولکر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِيْ

تسے بیٹھ گئے ف ابوموسیٰ کہتے ہین مین اپنے بھائی (عامر) کو گھر مین وضو کرتا چھوڑ آیا تھا پیچھے اپنے دل پر ہا

فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُّرِيْدُ اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ

کہا اگر اللہ کو اُس کی بھلائی منظور ہے تو اُس کو بھی یہان لے آئیگا ف اتنے مین کیا دیکھتا ہون کوئی دروازہ ہلا رہا ہے مینے پوچھا

مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کون ہے کہا عمر رضہ مینے کہا ذرا ٹھیرو پھر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ

پاس گیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا عمر رضہ حاضر ہین اجازت چاہتے ہین آپ نے فرمایا اُن کو آنے دو

لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بہشت کی خوشخبری دو مینے آکر اُن سے کہا آؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی خوشخبری

بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَ

دی ہے وہ بھی آن کر اُسی سینڈ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف بیٹھ گئے اور

دَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا

دونون پاؤن کنوے مین لٹکا دیے مین لوٹ آیا اور دروازے پر بیٹھا مینے پھر دل مین کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے

يَّاْتِ بِهٖ فَجَاءَ اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى

تو اُس کو بھی لے آئیگا اتنے مین اور ایک آدمی نے دروازہ ہلایا مینے پوچھا کون ہے کہا عثمان مینے کہا ذرا ٹھیرو اور

رِسْلِكَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَّهٗ وَ

آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر ہین آپ نے فرمایا اُن کو آنے دو اور

بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَجِئْتُهٗ فَقُلْتُ لَهٗ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بہشت کی خوشخبری دو مگر وہ ایک بلا مین مبتلا ہونگے (محاصرہ کی تکلیفین اور شہادت وغیرہ) ہین آکر مینے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت

ف ابوبکر رضہ کی نیکی بندلیان کھولکر دین تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ

کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو تم پر آئیگی وہ بھی آئے دیکھا تو سینڈ کا ایک کنارہ بھر گیا ہے اور آخرہ

وَجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ حَدَّثَنِي

دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں اسی طرح ہونگی

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ

سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ

علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد ٹھیرا رہ

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق دو شہید ف ہم سے احمد بن سعید ابو عبداللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ

فرمایا میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوے پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ آئے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور

ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِهِ

ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے

أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتّٰى ضَرَبَ

لے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا (موٹھ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں

النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتّٰى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ

نے اپنے اونٹوں کو حوض سے بلا کر سیراب کر لیا ف وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے سنے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے

حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین

أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ

مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں ان لوگوں میں کھڑا تھا

فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ

جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے انکا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے

عَلٰی مَنْکِبَیَّ یَقُوْلُ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ
سونڈھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھیگا ف اپنے گھر میں

کَثِیْرًا مَا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَ
اور ابوبکر رضہ کے کیونکہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنتا کرتا (فلاں جگہ) میں تھا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ میں

فَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ
یہ کیا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ نے میں گیا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ (غرض اکثر جگہ آپ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کو اپنے ساتھ رکھتے) مجھے اسی لیے امید تھی کہ اللہ تم کو ان کے

مَعَہُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ھُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا
ساتھ رکھیگا ابن عباس کہتے ہیں میں جو پیچھے پھرا تو یہ کہنے والے حضرت علی رضہ تھے ف ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے

الْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ
ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے

قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِکُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا دی

وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ عُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ
تھی انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون)

فَوَضَعَ رِدَاءَہُ فِیْ عُنُقِہٖ فَخَنَقَہٗ بِہٖ خَنْقًا شَدِیْدًا فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی دَفَعَہٗ عَنْہُ فَقَالَ
آپ پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈالکر زور سے آپ کا گلا گھونٹا ف۳ (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں ابوبکر رضہ آن پہونچے انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا آنحضرت

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَاءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ بَابٌ
کو چھڑایا اور کہنے لگے تم ایک شخص کو (ناحق) اس بات پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لیکر آیا ہے ف۴

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَبِیْ حَفْصٍ الْقُرَشِیِّ الْعَدَوِیِّ رض حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
حضرت عمر بن خطاب کی فضیلت کا بیان جنکی کنیت ابوحفص ہے وہ قرشی عدوی تھے ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
کہا ہم سے عبدالعزیز ماجشون نے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے

اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصا (یعنی ام سلیم انس رض

اِمْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا
کی والدہ) موجود ہیں ف۵ اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا بلال ہیں (جبرئیل نے بتلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل

بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَإِذَا تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ
دیکھا اُس کی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اُس محل کو اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمر
غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی ف۱ عمر نے یہ سنکر رو دیے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا ف۲ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ رضؓ نے کہا
قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ
ایک بار ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے تئیں بہشت میں دیکھا
فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ
وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمرؓ کا میں نے اُن کی غیرت یاد کی
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ
اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا ف۳ وہ رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کرونگا ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر
أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ
کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ نے خبر دی اُنہوں نے
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى
اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میں نے دودھ پیا (اتنا کہ میں دودھ
أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ
کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخنوں یا ناخنوں پر سے بہ رہی ہے پھر میں نے (باقی بچا ہوا دودھ) عمرؓ کو دیدیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ
الْعِلْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ
علم ف ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے عبیداللہ نے کہا
حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مجھ سے ابوبکر بن سالم نے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوٍ لِأَبِي بَكْرَةَ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ
فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوے سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہے ف۴ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اُنہوں نے کمزوری کے ساتھ
نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي
ایک یا دو ڈول نکالے اللہ اُن کو بخشے پھر عمرؓ آن پہونچے تو وہ ڈول ایک بڑا چرسر ہو گیا میں نے تو عمرؓ کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں دیکھا

فَرَوَّاهُ حَتّٰى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ

جو انکا سا کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو اُن کے ٹھکانے (پلا لا کر) لے گئے ف ابن جبیر نے کہا ق

يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ دَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

یحیی بن زیاد فراء نے کہا اور ازہری کہتے ہیں یہ چھوٹوں کو جنکے حاشیے باریک باریک ہیں بہت کثرت سے ہوتے ہیں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ

بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے اُنہوں نے صالح سے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمن نے خبر دی

أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے کہ اُن کے والد سعد بن ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ

ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے صالح سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید سے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُولِ

اُنہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا حضرت عمر رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ

سے اندر آنے کی اجازت مانگی اُس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچہ مانگ رہی تھیں

عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ

اُن کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہو گئی تھی جوں ہی حضرت عمر رضی نے اندر آنیکی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چلدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ

وسلم نے اُنکو اجازت دی وہ اندر آئے اُس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر رضی نے کہا

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ

اللہ آپ کو ہنسا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی

اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ

تھیں تعجب آیا جوں ہی اُنہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چلدیں حضرت عمر رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سے وہ زیادہ ڈرتیں پھر حضرت عمر رضی نے اُن عورتوں سے کہا ارے بنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

سے نہیں ڈرتیں اُنہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بیشک تم سخت اکھل کھری ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھوڑے ہیں آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہًا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کر و خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو
الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا
ایک رستہ میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے (اتنا نمایاں رعب شیطان پر ہے) ولید ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا
یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ حَدَّثَنَا
کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جب سے حضرت عمر رضہ اسلام لائے ہم برابر عزت
عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضہ
عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے سنا
یَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ وَاَنَا فِیْہِمْ
جب حضرت عمر رضہ جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اس کے گرد ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے جنازہ کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی
فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَجُلٌ اٰخِذٌ مَنْکِبَیَّ فَاِذَا عَلِیٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰی عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا
میں اس وقت کھڑا ہوا تھا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈھا پکڑا میں کیا دیکھتا ہوں حضرت علی رضہ ہیں کہنے لگے عمر رضہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص
اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ بِمِثْلِ عَمَلِہٖ مِنْکَ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ
نہیں چھوڑا کہ میں اس کے عمل سے عمل کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھکو تو یہی گمان غالب ہے اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں
صَاحِبَیْکَ وَحَسِبْتُ اِنِّیْ کُنْتُ کَثِیْرًا اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَہَبْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا
رکھیگا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بار سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ میں اندر آیا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ
وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا
میں باہر نکلا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے
سَعِیْدٌ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ وَشَمْسُ بْنُ اِلْمَہَّالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ
سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سوار اور شمس بن مہال نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے
عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضہ قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُحُدٍ وَمَعَہٗ
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ
اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِہِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ
ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد تمہارہ تجھ پر ہے کون ایک
وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
نبی ہیں ایک صدیق اور دو شہید ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے

عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَنِيْ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَاْنِهٖ يَعْنِيْ

عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی نے مجھ سے کچھ اپنے والد حضرت عمر رضہ کے حالات پوچھے

عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنِ قُبِضَ

بیٹے بتلائے پھر انہوں نے کہا بیٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہرگز ویسا نہیں کوشش کرنے والا

كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے کبھی نہیں دیکھا ف۱ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ

حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضہ سے ایک شخص (ذوالخویصرہ یا ابوموسیٰ نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئیگی

فَقَالَ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى

آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ

رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو (قیامت کے دن) انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے انس نے کہا یہ حدیث سنکر ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات سے ہم نہیں ہوئے انس رضہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ اِيَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا

ابوبکرؓ اور عمر رضہ سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں انکے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہوں اگرچہ میں انکے سے عمل نہ کر سکا ف۲ ہم سے

يَحْيٰى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو کشف (الہام) ہوا کرتا تھا ف۳ میری

فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمر ہونگے ف۴ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں

مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُّكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَآءَ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْ اُمَّتِيْ

ایسے لوگ گذرے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (انکا الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو

ف۱ اپنی خلافت کے زمانہ میں تا کہ حضرت ابوبکر رضہ سے نکل جائیں کیونکہ وہ حضرت رضہ سے بھی افضل تھے جمہور علما کا قول ہے

ف۲ یا امین اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام اور دل سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی محبت رکھتا ہوں ہم بندی سے اگرچہ میرے اعمال بدسے کہیں بڑھ کر ہیں

ف۳ یعنی جس کو ہونے والی بات بتلا دیتے تھے اور وہ ایسی ہی ہوتی تھی اور قبول ہوتے تھے اور نبی نہ تھے اور ایسا ہونا ضرور نہیں کہ ہر امت میں ایسے لوگ ہوں لیکن اس امت میں ایسے لوگ ہونے کی خبر دی گئی ہے اور ہوئے بھی ہیں جیسے حضرت عمر رضہ اور بعض اولیاء اللہ بھی ایسے گذرے ہیں جن کو کشف ہوا ہے

ف۴ انہوں نے حضرت عمر رضہ کی افضلیت میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضہ میں ایسی صفت تھی جو اور صحابہ میں نہ تھی اور افضلیت کے لیے یہ ضروری نہیں ہے

ف۵ اس حدیث سے حضرت عمر رضہ کی خلافت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضہ کی خلافت حق تھی اور ان کی مخالفت باطل تھی

ف۶ اس حدیث سے حضرت عمر رضہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضہ کی خلافت حق تھی اور ان کی مخالفت باطل تھی

مِنْهُمْ اَحَدٌ غَيْرُ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

تو وہ عمر ہوں گے قال ابن عباس نے (سورہ حج میں) یوں نہیں کہا ہے کہ ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رض

ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا

مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ

چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑا لی تب بھیڑیا کہنے لگا (آج تو نے چھڑا لی) درندے کے دن میرے سوا بکری

السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُومِنُ

کا (کہ جنگل چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھکر کہا سبحان اللہ (عجب قدرت ہے) بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بِهٖ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

فرمایا میں تو اسپر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری سے

الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا سپنے خواب میں دیکھا لوگ

يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ

میرے سامنے لائے جاتے ہیں بعضوں کے قمیص تو اتنے اونچے ہیں کہ چھاتی تک پہنچتے ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں پہونچتے اور عمرؓ

عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ حَدَّثَنَا

جو سامنے لائے گئے انکا قمیص اتنا لمبا تھا جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنا لمبا تھا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین ؎

الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ

صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جُعِلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهُ يَجْزَعُهُ يَا

مسور بن مخرمہ سے کہا جب حضرت عمرؓ زخمی کیے گئے (بعض نماز میں) تو بیقراری کرنے لگے ابن عباسؓ انکو تسلی دینے لگے گھبرائیے نہیں امیر

اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ

المومنین کچھ اندیشہ نہیں ہے (تم نہیں مروگے یا اگر مرو تو بھی مکلو فکر نہ کرنا چاہیے) تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی طرح اب کو ساتھ

صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ

گذاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی ہے پھر تم نے ابوبکرؓ سے صحبت کی اُن سے بھی اچھی طرح گذاری وہ بھی تم سے راضی ہی

وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ

مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت بھی (بینے رعایا سے) اگر تم (خدانخواستہ) مر بھی جاؤ گے تو سب کو راضی

وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ

جھوڑ کر مرو گے حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا (ابن عباس) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کی مرضی تک کی صحبت

فَاِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَاِنَّمَا

رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بڑا احسان تھا جو اُس نے مجھ پر کیا اسی طرح ابوبکرؓ کی صحبت کا جو تم نے ذکر کیا اور مجھ سے راضی رہ کر اُنکا مرنا

ذَاكَ مَنٌّ مَنَّ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَاَجْلِ

یہ بھی اللہ کا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو (وہ کچھ زخم یا تکلیف کے درد سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی

اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَاَفْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

فکر سے ف قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اُس کو دیکر اپنے تئیں چھڑا لوں

قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ف۲ حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے

دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

کہ میں حضرت عمرؓ پاس کہنے گیا پھر یہی حدیث بیان کی ف۳ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے

عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضؓ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابو عثمان نہدی نے ابو موسیٰ سے اُنہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (میرا رئیس)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ف۴ اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ

کھولدے اور اُس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو ابوبکرؓ ہیں میں نے اُنکو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم نے فرمائی تھی اُنہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک دوسرا شخص آیا دروازہ کھولوانے لگا آپ نے فرمایا

سَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کھولدے اور اُس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمرؓ ہیں میں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی وہ اُنکو سنادی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى

انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھولدے اس کو بہشت کی خوشخبری دے مگر ذرا (دنیا میں) اس کو

تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ

مصیبت ہوگی پھر کہنے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان رضؓ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا مجھ سے ان سے کہدیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور یہ

اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ

کہا اللہ مددگار ہے (مصیبت پر وہی صبر دیگا) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو حیوہ بن شریح نے خبر دی

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

کہا مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے (جو طفیل بن عبدالمطلب کے حقیقی بھائی تھے) انہوں نے کہا ہم آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضؓ بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمر رضؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ف باب حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت میں

عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رضؓ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ

کی کنیت ابوعمرو تھی (وہ قریش اموی) تھے ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں ف کھودے اس کے لیے

الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

بہشت ہے حضرت عثمان رضؓ نے اسکو کھود دیا ف اور آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کردے (یعنے غزوہ تبوک کا) اسکے لیے بہشت ہے حضرت عثمان نے اسکا سامان

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رضؓ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے ابوموسیٰ رضؓ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھکو بحکم دیا باغ کے دروازے پر بیٹھ رہوں ف اتنے میں ایک شخص آیا

يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں کہنے کو لا تو ابوبکر رضؓ ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ

فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں کہنے کو لا دیکھا تو عمر رضؓ ہیں پھر ایک اور شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش ہوئے بعد

قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ وَأَحْمَدُ

اس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں کہنے کو لا دیکھا تو حضرت عثمان رضؓ ہیں حماد بن سلمہ نے کہا

وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ

ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابوعثمان سے سنکر یہ حدیث نقل کی وہ ابوموسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے

وزاد فيه عاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا في مكان فيه ما فانكشف عن
عاصم نے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے (ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے پر ہی
ركبتيه او ركبته فلما دخل عثمان غطاها حدثني احمد بن شبيب بن سعيد قال حدثني
کھولے رہے) جب حضرت عثمانؓ آئے تو آپ نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے والد
ابي عن يونس قال ابن شهاب اخبرني عروة ان عبيد الله بن عدي بن الخيار
نے انہوں نے یونس سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُن کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے
اخبره ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قالا ما يمنعك ان
مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا تم (اپنے ماموں) عثمانؓ سے اُن
تكلم عثمان لاخيه الوليد فاكثر الناس فيه فقصدت لعثمن حتى خرج الى الصلاة
کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے معاملہ میں کیوں گفتگو نہیں کرتے تو لوگ اس سے بہت ناراض ہیں تو میں حضرت عثمانؓ نماز کے لیے برآمد
قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة لك قال ايها المرء قال معمر اراه قال اعوذ بالله
ہوئے میں نے اُن سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اُس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں نے کہا بعض آدمی تجھ سے جاہ امام بخاری نے
منك فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتك فقلت
ہٹکتا ہوں ف یہ سنکر میں لوگوں پاس لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمانؓ کی طرف سے ایک بلانیوالا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی
ان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتب وكنت ممن
اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اُن پر قرآن اُتارا اور تم اُن لوگوں میں سے ہو
استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول
جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا اور تم نے تو دو ہجرتیں بھی کیں (ایک حبشہ ایک مدینہ کی طرف) اور آنحضرت صلی اللہ
الله صلى الله عليه وسلم ورايت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد قال
علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کی روش کو خوب دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید کی بہت خفگانیں کرتے ہیں انہوں نے پوچھا
ادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لا ولكن خلص الي من علمه ما
صحیح اللہ تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی ہے) میں نے کہا نہیں ف مگر آپ کی شریعت کی باتیں جو
يخلص الى العذراء في سترها قال فما بعده فان الله بعث محمدا صلى الله عليه
کنواری عورت کو بھی پردہ میں پہونچتی ہیں مجھ کو بھی پہونچیں ف حضرت عثمانؓ نے یہ سنکر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد
وسلم بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وامنت بما بعث به وهاجرت
کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ و رسول کا کہنا مانا اور جو حکم آنحضرت صلعم کے پاس سے لائے تھے اُن پر ایمان لایا

الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتَهُ

اور بیعت دو ہجرتوں کی کیسی جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی

وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلَهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ

نہ آپ کو دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا پھر ابوبکر رضؓ سے بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا انکا

لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ

جو حق مسلمانوں پر تمہارا ہے میرا بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں نے کہا تو پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے

أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا

البتہ ولید کی (زنا لائق) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو واجبی ہے وہ ہم اس کو دینگے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے

فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا

کہا ولید کو حد لگاؤ انہوں نے اسی کوڑے حد کے لگائے ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے

شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمرؓ کے برابر پھر عثمان رضؓ کے

ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ

برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں سمجھتے تھے (سب برابر) شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز

عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ

سے روایت کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے

ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ

نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) مصر کا رہنے والا (کہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ

الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ

ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اس نے پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہیں تب اس نے کہا اے ابن عمرؓ

عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ

میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بھلا کہو کیا تم جانتے ہو کہ عثمان رضؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں بیشک پھر اس نے

تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رضؓ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بیشک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان بیعت رضوان

باقی بصفحہ ۹۴

فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اَبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ

انہوں نے کہا ہاں بیشک جب تو وہ شخص کہنے لگا اللہ اکبر ع۱ ابن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کرتا ہوں اصحابی لڑائی

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ

میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اس کا قصور بخشدیا اور معاف کر دیا ف۱ اور بدر کی لڑائی میں شریک ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں حضرت صلے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تم مدینہ میں رہ کر ان کی دوا دارو کرو) تم کو

لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ

ایک شہید کا ثواب ملیگا اور (لوٹ کے مال میں) حصہ بھی ملے گا ف۲ (یعنی بیعت الرضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہی) اگر مکہ والوں میں آنحضرتؐ

اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمٰنَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ

کے نزدیک حضرت عثمانؓ سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اسی کو اپنی طرف سے) بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو (مکہ کے کافروں پاس) بھیجا تھا حضرت عثمانؓ

وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت الرضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے

وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ

ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے ف۳ عبداللہ بن عمرؓ

لَهٗ ابْنُ عُمَرَ اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ

نے اس شخص سے کہا یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لیکر جا ف۴ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید ابن ابی

قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَمَعَهٗ

قتادہ سے ان سے انس رضؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ

اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهٗ ضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَلَيْسَ عَلَيْكَ

ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھیر جا انس کہتے ہیں میرا خیال کرتا ہوں آپ نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا تجھ پر

اِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

ہے کوئی پیغمبر ہیں) اور صدیق اور دو شہید

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيْهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے

حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے

قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ

انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو اُن کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن یمان اور

ابْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ

عثمان بن حنیف پاس کھڑے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا یہ اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جھم نہ لگائی ہو جس کی گنجایش نہ

مَالَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا

ہو ف انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جھم مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے ف حضرت عمرؓ نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو

حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَالَا تُطِيقُ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ

تم نے ایسی جھم تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں گنجایش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق والوں

لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي

کی بیوہ عورتوں کو ایسا بے ڈر کر دونگا کہ میرے بعد اُن کو کبھی کسی مرد کی احتیاج نہ رہے ف عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ زخمی

لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ

کرا تھا کر میرے اور اُن کے بیچ بن عبد امر بن عباس رضؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا اُن کی عادت تھی جب نماز یوں کی دو صفوں میں سے گذرتے

الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ

تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اُس وقت آگے بڑھکر تکبیر کہتے (اپنے تئیں تکبیر کہتے ہوئے ف اور اکثر ایسا ہوتا

أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ سَمِعْتُهُ

یا سورہ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں (انکو جماعت ملجائے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تو اتنے میں میں نے سنا

يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا

وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھ کو مار ڈالا یا کہا لیا پھر یہ مردود پارسی ف دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگا ف اور

يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ

داہنے بائیں جو مسلمان ملا اُس کو ایک ضرب لگادی یہانتک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا اُن میں سات شخص مر گئے

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ

یہ حال دیکھکر ایک مسلمان (حطان) نے اُس پر چادر پھینکی جب اُس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا فوراً اپنا

نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى

گلا آپ کاٹ لیا ف اور حضرت عمرؓ نے کہا کہا عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑکے اُن کو امام کر دیا کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے

الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ

انہوں نے تو یہ حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر ہی نہیں ہوئی مگر قراءت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی

عُمَرُ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيفَةً

تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پڑھی کی

فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ

جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا دیکھو تو میرا قاتل کون ہے ف ایک گھڑی تک وہ گھومے (جیسے ڈھونڈتے رہے) پھر آکر اور

الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اسکو تباہ کرے میں نے تو اسکے ساتھ انصاف کا حکم دیا تھا ف پھر

لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ

مجھکو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو ابن عباسؓ تم اور تمہارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلام مدینہ میں

الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا

خوب آباد ہوں ابن عباسؓ نے کہا اگر تم چاہو تو نہیں ان سب غلاموں کو قتل کرادوں حضرت

قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِأَلْسِنَتِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ

عمرؓ نے کہا یہ کیا بعید بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان (عربی) بولی اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا ف تب حضرت عمرؓ

فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَ

ہم بھی اُن کے ساتھ ہی گئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری ف کوئی کہتا تھا کچھ ڈر کا مقام نہیں ہے ف

قَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ

کوئی کہتا تھا مجھکو تو ڈر ہے (وہاں پر نہ ہونگے) آخر حضرت کے پاس لانے کو لائے انہوں نے پانی دودھ پیا سو باہر نکل گیا پھر دودھ لائے ف

فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ

سبھی غم کے باہر نکل پڑے جب سب نے جان لیا وہ بچنے والے نہیں عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم اُن کے پاس گئے لوگ آئے اُن کی تعریف کررہے تھے اتنے

وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةٍ رَسُولِ اللّٰهِ

میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین تم خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تمکو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةً

صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان سب کے بعد شہادت

قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ

حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ وبال پڑے ف جب وہ جوان جانے لگا اُسکا تہبند

رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا

اُس کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے بیٹے سے بھتیجے ذرا اپنی ازار اونچی رکھ تیرا کپڑا بھی میلا نہ ہوگا ف اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا ف

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ
پھر عبداللہ (اپنے صاحبزادے) سے کہنے لگے دیکھو تو میرے اوپر قرضہ کتنا ہے لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم یا کچھ ایسا ہی قرضہ نکلا حضرت عمر رضہ نے

إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ
کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضہ کو کافی ہو تو اُن کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ (میری قوم) بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر اُن کا بھی یہ قرض ادا

أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ فَانْطَلَقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ
نہ ہو سکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اور لوگوں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح میرا قرض ادا کر دیجیو اور تو حضرت عائشہ رضہ کے پاس جا اُن

الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ
سے یوں کہہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں (کیونکہ امیر المومنین داخل ہوں دوسرے

لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ
ایسی تکلیف میں ہوں کہ امارت کر سکتا) خیر (سلام کے بعد اُن سے یوں کہنا) عمر آپ کی اجازت مانگتا ہے اگر آپ کی اجازت دیجیے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس

ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَ
اندر گئے تو دیکھا وہ خود (حضرت عمر رضہ کے عم زاد) بیٹھی رو رہی ہیں خبر عبداللہ نے کہا عمر بن خطاب رضہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور

يَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ
آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس گڑنے کی اجازت چاہتے ہیں اُنہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں اُنکو اپنی ذات پر مقدم

عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ
رکھوں گی جب عبداللہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمر رضہ سے کہا یہ عبداللہ آ گئے حضرت عمر رضہ نے کہا مجھکو ذرا اُٹھاؤ ایک شخص نے اُن کو

إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا
اُٹھا کر اپنے اوپر ٹیکا دے لیا (اُنہوں نے عبداللہ سے پوچھا کیا) بولا یا عبداللہ رضہ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہ رضہ نے اجازت دیدی کہنے لگا الحمد للہ

كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قُضِيتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ
اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب تمہارے اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اُٹھا کر لیجانا اور (باہر ہی سے) اُنکو سلام کہنا اور کہنا عمر خطاب کا بیٹا آپ

الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَ
کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ (اُس وقت بھی) اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لیجانا ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا

جَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ
ف۳ ام المومنین حفصہ (اپنے والد کی خبر سنکر) کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے اُن کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے ف۴ وہ باہر کے پاس گئیں

فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ
اور ایک گھڑی رو کر باہر آئیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے کہتے ہی وہ اندر ف۵ چلی گئیں ہم وہیں سے اُن کے رونے کی آواز سنتے رہے

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ میں اہل بیت کی بڑی عزت تھی
ف۲ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عباس رضہ کا یہ کہنا کہ عمر رضہ کو علی کی بڑی فکر تھی یہ غلط ہے
ف۳ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضہ کی بہن حفصہ رضہ کی بیٹی تھیں
ف۴ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا کھڑا ہونا تعظیم کے لیے جائز ہے
ف۵ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا مردوں کے بعد قبر پر جانا جائز ہے

باب ۸۴

ترجمہ کا مطلب اس سے ظاہر ہے کہ اگر اُس وقت بھی اجازت دینی تو صحابہ نے اجازت دیدی تھی حضرت عائشہ رضہ نے اجازت دیدی کہنے لگا الحمد للہ رضی اللہ عنہ دل کی مراد پوری ہوئی اب وہاں سے کہ گئے ف۱ دفن ہونا ف۲ زندگی کا خاتمہ وہیں ہوا ف۳

فَقَالُوْا اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا اَجِدُ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ اَوِ

لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جائیے انہوں نے کہا خلافت کا حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں ہے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ

الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَ

وسلم مرتے تک راضی رہے انہوں نے علی رضہ اور عثمان رضہ اور زبیر رضہ اور

الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاَمْرِ

طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف کا نام لیا اور کہا کہ عبداللہ بن عمر رضہ (مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق

شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهٗ فَاِنْ اَصَابَتِ الْاِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهٖ اَيُّكُمْ

نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا ف پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے ف اور مینے جو اوپر کہ

قَالَ اُمَرُ فَاِنِّيْ لَمْ اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَّقَالَ اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ

کی حکومت سے انکو موقوف کر دیا تھا تو اس وجہ سے نہیں کہ وہ لیاقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت

الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ

کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق کو پہچانے اور انکی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے

تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ

اور ان سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دار الایمان (یعنے مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو ان میں نیک لوگ ہیں انکی قدر کرے اور جو قصوروار ہیں ان سے درگذر

بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَاَنْ لَّا يُؤْخَذَ

کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے قوت بازو ہیں اور انہی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے ف اور کافروں کے دل میں

مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِّضَاهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ

رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کی بابل انکی ضرورتوں سے بچ رہتا ہو میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ عرب لوگوں سے عمدہ سلوک کرے

الْاِسْلَامِ اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَ

سے بنا ہے ف اور کہتے ہیں اس کے وہی مال لیے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ ہوں ف پھر انہی کے محتاجوں کو دیدیے جائیں میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ

ذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ

ذمی کافروں کی بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آگئے ہیں عہد کو پورا کرے انکو اس کے دشمنوں سے بچانے میں سے تنا ہی

وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

کام لے جتنا وہ کر سکتے ہیں غرض جب (زخمی ہونے سے) روز انکا انتقال ہو گیا اور ہم انکا جنازہ لیکر چلے تو عبداللہ بن عمر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ کو سلام کیا

قَالَ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ اَدْخِلُوْهُ فَاَدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ

اور ف کہا عمر بن خطاب رضہ آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ انکو اندلا وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں ف کے ساتھ دفن کیے گئے طا

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلٰثَةٍ

جب اُن کے دفن سے فراغت ہوئی تو چھیوں آدمی جنکے حضرت عمرؓ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھا ہوئے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ایسا کرو تم چھیوں آدمی تین میں سے

مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ

کوئی اپنے میں سے مختار کردو زبیرؓ نے کہا میں نے اپنا اختیار علیؓ کو دیا طلحہؓ نے کہا میں نے عثمانؓ کو اختیار دیا سعدؓ نے کہا

سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيُّكُمَا تَبَرَّاَ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ

میں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو اختیار دیا (غیر چھ کے) میں رہ گئے عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا علیؓ اور عثمانؓ تم دونوں میں کوئی خلافت کا طالب

فَنَجْعَلُهُ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْاِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَاَسْكَتَ الشَّيْخَانِ

نہ ہو ہم اُسی کو خلیفہ بنائینگے اللہ اور اسلام گواہ ہے میں اُسی کو مجبور کرونگا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی عثمانؓ اور علیؓ خاموش ہو گئے

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَفَتَجْعَلُوْنَهٗ اِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ لَّا اٰلُوْ عَنْ اَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَاَخَذَ بِيَدِ

عبدالرحمن نے کہا تم دونوں مجھکو مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اُس کے خلیفہ بنانے میں کوتاہی نہ کرونگا جو افضل ہو دونوں نے کہا ہاں ہمنے تمکو مختار کیا پھر انہوں نے

اَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمُ فِي الْاِسْلَامِ

ایک کا (حضرت علیؓ کا) ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے

فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ

تم خود جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تمکو خلیفہ بناؤنگا تو تم عدل اور انصاف کروگے اور اگر میں عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں تو تم اُنکا حکم سنوگے اُنکی بات

ثُمَّ خَلَا بِالْاٰخَرِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهٗ

پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی کی اُن سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبدالرحمن نے اُن سے بیعت کی

فَبَايَعَ لَهٗ عَلِيٌّ وَوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ

حضرت علیؓ نے بھی اُن سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کر لی ف۱ باب جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب

الْهَاشِمِيِّ اَبِي الْحَسَنِ رضؓ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَ

کی فضیلت جنکی کنیت ابوالحسن تھی اور وہ قریشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے ف۲ اور

قَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

حضرت عمرؓ نے اُن کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے راضی مرے ف۳ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان

سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے اُنہوں نے ابوحازم سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ

فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سپہ سالاری کا) جھنڈا دونگا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا سہل نے کہا لوگ رات بھر

گزشتہ صفحہ ۹۹ سے آگے

فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ

اسی سوچ میں رہے دیکھیے کل کس کو جھنڈا دیا جاتا ہے صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي

آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن کی

عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأُتُوا بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ

تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا کسی کو اُن کے پاس بھیجو آنکھیں میرے پاس بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے اپنا تھوک اُن کی آنکھوں پر لگا دیا اور

فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى

دعا کی وہ ایسے اچھے ہوگئے جیسے انکی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا انکے حوالے کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اُن سے اُس وقت

يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ

تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب انکی مقام پر پہنچ جائے تو انکو اسلام کی طرف بلا

أَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا

اور اسکا جو فرض اُن پر ہے وہ اُن کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ تعالے ایک شخص کو اسلام کی ہدایت دے

خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ

تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے

ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ

یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علی آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ

نہ گئے تھے ف پھر (دل میں) کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں گا ف وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ

سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرا دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح (سرداری کا) جھنڈا ایسی

الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ

شخص کو دونگا یا سرداری کا جھنڈا ایسا شخص کل سنبھالیگا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا

يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ہے اللہ اُس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیگا ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آجائینگے ف صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے عرض کیا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

اللہ سبحانہ کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن

ابن ابی حازم عن ابیہ ان رجلا جاء الی سہل بن سعد فقال ھذا فلان لامیر المدینۃ

ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نامعلوم) سہل بن سعد پاس آیا اور کہنے لگا فلان شخص (مدینے مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے

یدعو علیا عند المنبر قال فیقول ماذا قال یقول لہ ابو تراب فضحک قال واللہ ما سماہ

پاس بیٹھکر حضرت علی رضؓ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا کیا کہتا ہے اُس نے کہا اُنکو ابو تراب کہتا ہے ف۱ سہل یہ سنکر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کنیت

الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما کان لہ اسم احب الیہ منہ فاستطعمت الحدیث

تو علی رضؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علی رضؓ کو یہ کنیت بہت پسند تھی دوسرے نام اتنے پسند نہ تھے ابو حازم نے کہا اُس وقت میں نے سہل

سہلا وقلت یا ابا عباس کیف قال دخل علی علی فاطمۃ ثم خرج فاضطجع فی

سے درخواست کی ابو العباس ف۲ اسکا قصہ بیان کرو اُنہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علی رضؓ جناب فاطمہ زہرا رضؓ پاس شریف لے گئے وہاں سے نکلکر

المسجد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم این ابن عمک قالت فی المسجد فخرج الیہ

مسجد میں جاکر لیٹ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ رضؓ پاس آئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا ف۳ کہاں ہے اُنہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سنکر آپ

فوجد رداءہ قد سقط عن ظہرہ وخلص التراب الی ظہرہ فجعل یمسح التراب عن

دیکھا تو اُنکی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے آپ اپنے ہاتھ سے اُنکی پیٹھ کی مٹی پونچھنے لگے

ظہرہ فیقول اجلس یا ابا تراب مرتین حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسین

اور فرمانے لگے ابو تراب اُٹھکر بیٹھ ابو تراب اُٹھکر بیٹھ ف۴ ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی

عن زائدۃ عن ابی حصین عن سعد بن عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ

نے اُنہوں نے زائدہ سے اُنہوں نے ابو حصین سے اُنہوں نے سعد بن عبیدہ سے اُنہوں نے کہا ایک شخص (رافع بن ارزق) عبداللہ بن عمر رضؓ پاس آیا حضرت

عن عثمان فذکر عن محاسن عملہ قال لعل ذاک یسوءک قال نعم قال فارغم اللہ

عثمان رضؓ کو پوچھا ف۵ عبداللہ نے اُنکی خوبیاں بیان کیں پھر کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاں ف۶ عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری

بانفک ثم سالہ عن علی فذکر محاسن عملہ قال ھو ذاک بیتہ اوسط بیوت النبی

ناک کو خاک لگائے (بجز کو ذلیل کرے) پھر اُس نے حضرت علی رضؓ کو پوچھا عبداللہ نے اُنکی خوبیاں بیان کیں اور کہا علی رضؓ ایسے تھے اُنکا گھر آنحضرت صلی

صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک

اللہ علیہ وسلم کے پیچا میں تھا ف۷ کہنے لگا یہی شاید تجھ کو برا لگتا ہے اُس نے کہا ہاں عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک میں خاک لگائے

انطلق فاجہد علی جہدک حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ

جا تجھ سے جو ہو سکے میرا بگاڑ کر کچھ کمی نہ کیجیو ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عن الحکم سمعت ابن ابی لیلی قال حدثنا علی ان فاطمۃ علیہا السلام شکت ما تلقی

اُنہوں نے حکم سے کہا میں نے ابن ابی لیلی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت علی رضؓ نے بیان کیا حضرت فاطمہ زہرا کو چکی پیتے پیتے تکلیف ہوئی

ف۱ مروان نے مدینہ کا حاکم ہو کر معاویہ رضؓ کے حکم سے یہ بدعت نکالی تھی کہ جمعہ کے دن منبر پر علی رضؓ کو برا کہا کرتا تھا اور اس سے لوگوں کا دل علی رضؓ سے پھیرنا چاہتا تھا ف۲ یہ سہل بن سعد انصاری رضؓ ہیں ف۳ حضرت علی رضؓ کی کنیت ابو تراب تھی ف۴ دو دفعہ کہنے میں تاکید ہے ف۵ یہ حضرت علی رضؓ کی دوسری کنیت ہے ف۶ عبداللہ نے کہا علی رضؓ کو کیوں برا کہتا ہے اُن کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے بیچ میں تھا ف۷ عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تجھ سے اس لیے آیا ہوں کہ تیرے باپ کی کوئی بات مجھ سے نہ چھپے گی اللہ کی قسم تیرا باپ ہمارے گاؤں کا گرہ کاٹتا تھا

کتاب الصلوٰۃ

مِنْ اَثَرِ الرَّحٰی فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْہُ فَوَجَدَتْ عَائِشَۃَ

ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی اسی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ باندیاں آئی تھیں حضرت فاطمہ خود آپ قیدیوں کا مانگنے کو آنحضرت ہم پاس گئیں لیکن

فَاَخْبَرَتْہَا فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ عَائِشَۃُ بِمَجِیْءِ فَاطِمَۃَ فَجَآءَ النَّبِیُّ

حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَہَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا

پھر شب کو رات کو ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میاں بی بی) بستر پر تھے جب اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو

فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اَعُلِّمُکُمَا خَیْرًا تَسْاَلَانِیْ

اور آپ ہم میاں بی بی کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی آپ نے فرمایا میں تمکو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو

اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا تُکَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثًا

جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ

وَّثَلٰثِیْنَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے ف۲ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاہِیْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی حَدَّثَنَا عَلِیٌّ

حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہی ہے جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ کے پاس تھا ف۴ ہم سے

ابْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبِیْدَۃَ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ اقْضُوْا

علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا جیسے تم

کَمَا کُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰی یَکُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَۃً اَوْ اَمُوْتَ کَمَا

فیصلہ کیا کرتے تھے ف۵ ویسا ہی اب فیصلہ کرو ف۶ میں خلاف کو برا جانتا ہوں آخر وقت تک کہ لوگ سب ف۷ ہم ہو جائیں یا میں ہی اپنے

مَاتَ اَصْحَابِیْ فَکَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ یَرٰی اَنَّ عَامَّۃَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْکَذِبُ بَابُ

ساتھیوں (ابوبکر اور عمر) کی طرح دنیا سے چلدوں ابن سیرین نے کہا حضرت علی سے اکثر روایتیں ف۸ غلط اور جھوٹ ہیں ف باب

مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَہْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ

جعفر بن ابی طالب کی فضیلت ف۱ جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کو فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے ف۱

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُہَنِیُّ عَنِ

ہم سے احمد بن ابی بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن

ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رض ان الناس کانوا یقولون

ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہ رض

اکثر ابو ہریرۃ وانی کنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشبع بطنی حیرا

نے بہت سی حدیثیں روایت کیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو رہا کرتا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا یا کسی وقت کا ذکر ہے جب

اکل الخمیر ولا البس الحبیر ولا یخدمنی فلان ولا فلانۃ وکنت الصق بطنی بالحصبا

کھانے کو جھیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادریں مجھ کو میسر نہیں اور فلاں مرد فلاں عورت میری خدمتگاری نہ کرتے ف۱ میں کنکریوں کے اوپر پیٹ

من الجوع وان کنت لاستقری الرجل الآیۃ ھی معی کی ینقلب بی فیطعمنی وکان

بھر بانہ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلانی آیت مجھ کو پڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی ایسے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لیجائے کھانا کھلا دے اور

خیر الناس للمساکین جعفر بن ابی طالب کان ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی

محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لیجاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا کرتے

بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکۃ التی لیس فیھا شیء فنشقھا فنلعق ما

کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو شہد یا گھی اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ

فیھا حدثنا عمرو بن علی حدثنا یزید بن ھرون اخبرنا اسمعیل بن ابی

لیتے ف۲ ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی

خالد عن الشعبی ان ابن عمر رض کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک

انہوں نے شعبی سے عبداللہ بن عمر جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے سلام تجھ پر دو پنکھ والے کے بیٹے ف۳ امام بخاری نے کہا حدیث

یا ابن ذی الجناحین قال ابو عبداللہ یقال کن فی جناحی کن فی ناحیتی کل جانبین جناحان

میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے)

ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس رض کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے

حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبداللہ الانصاری حدثنی ابی عبد

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے ابو عبداللہ یعنی

اللہ بن المثنی عن ثمامۃ بن عبداللہ بن انس عن انس رض ان عمر بن الخطاب کان اذا

مثنی نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ف۴ جب کبھی قحط پڑتا تو حضرت عمر رض حضرت عباس رض

قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک

کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ (پہلے) ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے

بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ

تو ہم کو پانی پلاتا تھا — اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا — اسر پانی — برسانا

بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں — اور — حضرت — فاطمہ زہرا

بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ

علیہا السلام کی فضیلت — اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — فاطمہ سردار ہے بہشت والی

أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

عورتوں کی — ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے — کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے

ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا

بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ رضہ نے حضرت ابوبکر رضہ سے کہلا بھیجا — اپنا ترکہ — باغ فدک — خیبر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بہتر سے آپ کو دیے تھے — اور آپ کے صدقے میں سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ

جو مدینہ — میں تھا — اور فدک میں سے — اور خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اس میں سے ابوبکر رضہ نے

أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

(جواب میں) کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں — وہ صدقہ ہے

إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ

البتہ آنحضرت کی آل اسی مال میں سے کھا بھی جو اللہ کا مال ہے — بس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں کر سکتے

وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا

ف اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے — جو آپ کے زمانہ میں — ہوا — کرتے تھے

فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اس میں کوئی تبدیل تغیر نہیں کرنے کا جیسے آنحضرت — صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے — میں بھی وہی — کروں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشْهَدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُ مِنْ

پھر حضرت علی رضہ ابوبکر رضہ کے پاس آئے کہنے لگے ابوبکر رضہ ہم کو تمہاری بزرگی کا اقرار ہے — لیکن انہوں نے اپنی قرابت کا جو آنحضرت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابوبکر رضہ نے گفتگو شروع کی — کہنے لگے — قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھکو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے ف

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم کو خالد نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے واقد سے کہا میں نے

سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے والد سے سنا وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے تھے وہ ابوبکر صدیق رضہ سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپکے اہل بیت میں

فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ

(کہ دو اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو اور محبت کرو) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ رضہ میرا ایک

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اسکو (ناحق) غصہ دلائے (رستاوے) اس نے مجھکو غصہ دلایا ف ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا

مرض موت میں حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا

فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَاَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ

کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں ہوں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھسے یہ فرمایا کہ میرے گھر

اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ

والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی ف باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت ف ابن عباس رضہ نے کہا وہ

عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے ف اور حواریون (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے) حواری اسلیے کہتے تھے کہ وہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے ف

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا

أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ

مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی اس نے کہا حضرت عثمانؓ کی ایک سال جب کہ بہت بیماری عام ہوگئی تھی کہ بہت نکسیر پھوٹی اور بہت سخت تھی

حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ

کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اسوقت قریش کا ایک شخص (نام نامعلوم) انکے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ کر جاؤ انہوں نے پوچھا کیا لوگ

نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ حَسِبْتُهُ الْحَرِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ

ہاں حضرت عثمانؓ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ سنکر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا اس نے بھی یہی کہا کسی کو خلیفہ کر جاؤ

عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ لَعَلَّهُمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا

حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں یہ سنکر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمانؓ نے کہا شاید وہ زبیر ہیں عوام کا خلیفہ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عثمانؓ نے کہا اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي

ان کو محبت رکھتے تھے ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی

سَمِعْتُ مَرْوَانَ وَإِنْ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيلَ ذَاكَ قَالَ

وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھا تھا تو میں ایک شخص آیا کہتے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا لوگ اسکا ذکر

نَعَمْ الزُّبَيْرَ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثُلُثًا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

کرتے ہیں کیا زبیر کو تم خود جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا ہم سے خالد بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے ہم سے احمد

ابْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ

احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں

يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى

ہوا میں اور عمر بن ابی سلمہ دونوں کمسن تھے جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے پر سوار

فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ

ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے اور آئے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا ابا جی میں نے دیکھا تم بار بار آ جا رہے تھے

قَالَ وَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا بیٹے نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ایسا ہے جو

يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

بنی قریظہ پاس جائے تاکہ ان کی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا یعنے یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے (سبحان اللہ کیا فضیلت ہے) ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا

ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا یرموک کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم نے

سَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ

زبیر سے کہا جی کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں پس زبیر رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو ماریں ان کے

عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ

مونڈھے پر لگائیں ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں آئی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں (بچپنے میں ان زخموں میں ڈالتا

الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ

کھیلتا (اس میں جوف نہ گیا تھا) باب طلحہ بن عبیداللہ کی فضیلت میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

طلحہ سے راضی رہے ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا بعضی لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے یہ ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے سنکر نقل کیا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں

يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شُلَّتْ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدٍ

نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل شل ہو گیا تھا باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ

ابن ابی وقاص زہری اور بنو زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننہال کے لوگ تھے آپ کی والدہ کا نام مالک ہے

ابن مالك حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى قال

ہم سے — محمد بن مثنی نے بیان کیا — کہا ہم سے عبدالوہاب نے — کہا میں نے یحییٰ سے سنا — کہا

سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه

میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے

وسلم أبويه يوم أحد حدثنا ملي بن إبراهيم حدثنا هاشم بن هاشم عن

ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا (یعنی) ہم سے ملی بن ابراہیم نے بیان کیا — کہا ہم سے ہشام بن ہاشم نے — انہوں نے

عامر بن سعد عن أبيه قال لقد رأيتني وأنا ثلث الإسلام حدثني

عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا — ہم سے

إبراهيم بن موسى أخبرنا ابن أبي زائدة حدثنا هاشم بن هاشم بن

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے — کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم — بن

عتبة بن أبي وقاص قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت سعدا

عتبہ بن ابی وقاص نے کہا — میں نے سعید بن مسیب سے سنا — وہ کہتے تھے — میں نے سعد

ابن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد

ابن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا ہی دن اسلام لائے جس دن میں مسلمان ہوا اور سات

مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام تابعه أبو أسامة حدثنا هاشم

دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا

حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن إسمعيل عن قيس

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے — انہوں نے قیس سے — انہوں نے

قال سمعت سعدا رضي الله عنه يقول إني لأول العرب رمى بسهم في

کہا میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے — ساری عرب میں میں — پہلا شخص ہوں — جس نے اللہ کی راہ

سبيل الله وكنا نغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام إلا ورق

میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے — جہادوں میں — درخت کے پتے کھا کر

الشجر حتى إن أحدنا ليضع كما يضع البعير أو الشاة مالَه خلط ثم أصبحت

گذر کرتے ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں نرمی کا نام نہ ہوتا (بالکل سوکھا) باوجود اس حال کے بنی

بنو أسد تعزرني على الإسلام لقد خبت إذا وضل عملي وكانوا وشوا به إلى

اسد مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں ف۵ (جو خوش) ایسا ہو تو بن بالکل محروم اور بے نصیب ہی رہا ف۶ اور میرے کام سب برباد ہو گئے ف۷ ہوا یہ

عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو

کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابوالعاص بن ربیعہ تھے (جو حضرت

الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَقَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

زینب کے شوہر تھے) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے

عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ

امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی (جو پہلی) کو شادی کا پیغام دیا

بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ

یہ خبر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہو چکی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں عرض کیا آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں

لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں آتا (اسی کا اثر ہے) اب علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ

ہوئے (لوگوں کو خطبہ سنایا) مسور کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابوالعاص بن ربیعہ کو دی

فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللّٰهِ

اس نے جو بات کہی وہ سچی کی (یہ جانے رہو کہ) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بڑی لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم یہ تو ہونے

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ

والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (کمبخت ابوجہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں (ایک گھر میں) اکٹھا (متقیضین ہو)

فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ

پس تب ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پیام کو دہنا بتایا محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں

الْمِسْوَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى

نے مسور سے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں کے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف

عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

کی فرمایا انہوں نے داماد ی کا بوجھ اچھا ادا کیا جو بات کہی سچ کر دکھائی جو وعدہ کیا وہ پورا کیا

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

باب زید بن حارثہ کی فضیلت میں (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) براء بن عازب رضی اللہ عنہ

الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے ہم سے خالد بن مخلد نے

ابن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عبد الله بن دينار عن عبد الله بن
بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے آنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ
عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا وأمر عليهم أسامة
سے آنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا جس کو بہت اسامہ کہتے ہیں اور اُس کا سردار اسامہ بن زید کو
ابن زيد فطعن بعض الناس في إمارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن
مقرر کیا جو نوعمر اور کم سن تھے بعضے لوگوں نے اس اسامہ کی سرداری پر طعن کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا (لوگو)
تطعنوا في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمارة أبيه من قبل وايم الله إن
اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو لوگو یا تمنے اُس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا تھا قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا
كان لخليقا للإمارة وإن كان لمن أحب الناس إلي وإن هذا لمن أحب الناس
اور اُس کے بعد یہ اسامہ بھی اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی محبوب ہیں لوگوں میں سے
إلي بعده حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن
ف ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے آنہوں نے زہری سے
عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه
عروہ سے آنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے آنہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اُس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
وسلم شاهد وأسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان فقال إن هذه
بھی موجود تھے اسامہ اور اُن کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھکر کہا
الأقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وأعجبه
یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سُنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت پسند لگی
فأخبر به عائشة باب ذكر أسامة بن زيد حدثنا قتيبة بن سعيد
آپنے حضرت عائشہ رضہ سے بیان کی ف باب اسامہ بن زید کا بیان ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا
حدثنا الليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن
کہا ہم سے لیث نے آنہوں نے زہری سے آنہوں نے عروہ سے آنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی
المرأة المخزومية فقالوا من يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول
کہ بیدا موی ف آنہوں نے (آپس میں) کہا اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے اور
الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي حدثنا سفيان قال ذهبت أسأل الزهري
کون جرات کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے آنہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت

عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَصَاحَ بِيْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْفَظْ عَنْ اَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُّهُ فِيْ

کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علی نے کہا مجھ سے سفیان سے پوچھا پھر سنا مجھ سے یہ حدیث کسی سے انہوں نے کہا میں نے کسی سے اس کو ایوب بن موسیٰ

كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا

اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی تو لوگوں نے کہا اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کریگا

يَجْتَرِئْ اَحَدٌ اَنْ يُّكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اَتَكَلَّمُنِيْ يَا اُسَامَةُ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا سَرَقَ

کسی کی جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی بھی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف

فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

چوری کرتا اس کو تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اسکا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی)

بَابٌ حَدَّثَنِيْ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا

باب ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عباد یحیی بن عباد نے کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد

الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى

ماجشون نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی ایک دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اس کے

رَجُلٍ تَسْحَبُ ثِيَابُهُ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِيْ

کپڑے اپنے پیچھے گھسیٹ رہے ہیں کہ مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے کھسیٹ رہا ہے عبد اللہ بن دینار نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے

قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ اُسَامَةَ قَالَ فَطَاطَا

ایک آدمی نے (نام معلوم) کہنے لگا ابو عبد الرحمن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (غصہ سے) سر جھکا

ابْنُ عُمَرَ رَاْسَهُ وَتَقَرَّبَهُ يَدِهِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

لیا پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس کی محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے

سَلَّمَ لَاَحَبَّهُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا

آپ محبت کرتے تھے) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابو عثمان

اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن رضی اللہ عنہ

كَانَ يَاْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبد اللہ بن مبارک سے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ
روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ام ایمن کا بیٹا

أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ
(جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی اور اسامہ کی والدین ام ایمن اسامہ کا ماجائی بھائی تھا ف وہ انصاری آدمی تھا عبداللہ بن عمر رضی نے اسکو ف دیکھا (نماز میں)

لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ
اس نے رکوع اور سجدہ پورے طور سے ادا نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ
کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن نمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا

مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ
جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمر رضی کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آ گئے

فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا
انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے

قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن عبداللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ
اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور انکی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا ف امام بخاری نے کہا مجھ سے

أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ
بعضے دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرت صلی کی کھلائی تھیں باب

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت ف ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی سے

عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا

قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى
تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو ہوئی کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں

ف ابن سکن کہا باپ بیٹے کا نام ایمن ہے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمرو تھا ف بیٹے کی بڑائی بیان کرنے کو کہا حجاج بن ایمن کو اسامہ کے برابر بتلایا ف یعنی ایمن کو اسامہ رضی سے کیا نسبت حرملہ نے اسامہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں دیکھا ہو چکے تھے آگے کی روایت سے اسکی تفسیر ہو جاتی ہے ف ۱۲

كتاب المناقب

اسامہ بن زید کی حدیث کے ساتھ ان کی مناسبت ظاہر ہے ف ۱۲

ف یعنی اسامہ کی حدیث میں ابن عمر رضی نے ایمن کو نہیں دیکھا تھا ف ۱۲

ف یعنی ابن عمر رضی کے ساتھ اسامہ کی مناسبت ظاہر ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ

نبی محمد گبرو جوان تنہا آپ کے زمانہ مین مسجد ہی مین سویا کرتا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا

مین نے خواب مین کیا دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف

بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ

لے گئے کنوے کی طرح تہ برتہ اُس کی بندش ہو اور جیسے کنوے پر دو کونے اُٹھے ہوتے ہین (جن پر لکڑیان لگائی جاتی ہین) ایسے ہی اُس پر بھی دو

وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا

کیا دیکھتا ہون اُس مین کچھ لوگ وہ بھی ہین جنکو مین پہچانتا ہون مین اُس وقت یہی کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے تو ہین دونون فرشتے

مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ

فرشتون کو (جو مجھ کو لے گئے تھے) اگر ملا مجھ سے کہنے لگا کچھ ڈر نہیں یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا انہون نے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ

علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا

سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

اُس کے بعد سے عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت مین مصروف رہتے تھے) ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہون نے یونس سے انہون نے زہری سے انہون نے سالم سے انہون نے ابن عمرؓ سے انہون نے

أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ

اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا عبداللہ

اللّٰهِ ..... رَجُلٌ صَالِحٌ **بَابُ** مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

نیک آدمی ہے **باب** عمار بن یاسرؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی فضیلت کا بیان

عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ

ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہون نے مغیرہ سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ

انہون نے ابراہیم نخعی سے انہون نے علقمہ سے انہون نے کہا مین شام کے ملک مین آیا پہلے مسجد مین دو رکعتین پڑھین پھر مین نے یہ دعا کی یا اللہ

اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ

مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما تو مین کچھ لوگون کو دیکھا اُن کے پاس جا کر بیٹھا اتنے مین ایک بوڑھا آنکھ سے ہ مازد

جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِىْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ

بیٹھا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا ابو الدرداء (صحابی) رضہ میں نے اُن سے کہا

اِنِّىْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِىْ قَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ

میں نے یہ دعا کی تھی یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھکو عنایت فرما تو اللہ نے تجھکو بھیجدیا اُنہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو میں نے کہا

مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَ

کوفہ کے اُنہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعود رضہ) نہیں ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین

الْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ

تکیہ وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کی زبان

نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

پر شیطان کے اغوا سے بچایا ہے (یعنے عمار بن یاسر رضہ) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ غَيْرُهٗ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَاُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّيْلِ

راز سے واقف تھے جس کو اُن کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنے حذیفہ بن یمان رضہ) پھر یہ پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعود اس سورت کو کیونکر

اِذَا يَغْشٰى فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَ

پڑھتے تھے واللیل اذا یغشے میں نے اُنکو پڑھ کر سنائی واللیل اذا یغشے والنہار اذا تجلے والذکر والانثے

الْاُنْثٰى قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ

(اُنہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھکو مونہہ پڑھائی (جیسے ابن مسعود پڑھتے ہیں

اِلٰى فِىَّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ

میں اسی طرح) ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہونچے تو یہ دعا کی یا اللہ

يَسِّرْ لِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ اِلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ

مجھکو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر اُن کو ابو الدرداء صحابی کی صحبت ملی ابو الدرداء نے پوچھا تم کہاں سے

اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ اَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ

آئے اُنہوں نے کہا کوفہ سے ابو الدرداء نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلعم کے راز دار

الَّذِىْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِىْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ

تھے ایسے رازدان سوا اُنکے جنکو اُنکے سوا کوئی نہیں جانتا تھا یعنے حذیفہ رضہ میں نے کہا ہیں پھر اُنہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں

ف اس مضمون قرأت ابن مسعود وما خلق الذکر والانثی سے منسوخ ہے کیونکہ یہ آیت مدینہ میں اُتری تھی والانثی پہلے ہی اُتری تھی والذکر والانثی پیچھے اُتری

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابن مسعود اور ابو الدرداء کی ملاقات حذیفہ رضہ کی وفات کے بعد ہوئی تھی

اَوْ مِنْكُمُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ مِنَ

جسکو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی کے شر سے بچا رکھا ہے ہمنے

الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ عَمَّارًا قُلْتُ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ فِیْكُمْ اَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ

عمار بن یاسر رض میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم ہیں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلعم کی مسواک رکھتے

اَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلٰی قَالَ كَیْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَقْرَأُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ

تھے یا بھید (یا راز) سے واقف تھے ہمنے کہا ہیں (ہمنے عبداللہ بن مسعود رض) انہوں نے کہا عبداللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی و

اِذَا تَجَلّٰی قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ مَا زَالَ بِیْ هٰؤُلَاءِ حَتّٰی كَادُوْا یَسْتَزِلُّوْنِیْ

النہار اذا تجلی آگے کیونکر ہمنے کہا والذکر والانثی کہنے لگے یہاں کے لوگ یہی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے یہاں تک کہ قریب تھا مجھ سے غلطی کرا لے کوئی

عَنْ شَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ

تھے جس طرح ہمنے آنحضرت صلعم سے سنا اس کے سوا اور طرح بتا کر باب ابوعبیدہ بن جراح کی

عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا

فضیلت رضی اللہ عنہ ف ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے

عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ

عبدالاعلی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالک رض نے بیان کیا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھکر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے

الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ابوعبیدہ بن جراح ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے کہا آنحضرت صلعم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ عَلَیْكُمْ یَعْنِیْ اَمِیْنًا حَقَّ

نے نجران (ایک شہر ہے یمن کے قریب) والوں (انصاری) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو جو پکا امانت دار ہے

اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ اَصْحَابُهٗ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَابُ

ہیں ہمیں کا صحابہ منتظر رہے دیکھیے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رض کو بھیجا باب

ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مصعب بن عمیر کی فضیلت باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت ف ۲

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

اور نافع بن جبیر نے ابو ہریرہ رضہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھا لیا

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو موسیٰ نے کہا ہم سے حسن بصری نے انہوں نے

اَبَا بَكْرَةَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ مِنْ فِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ

ابو بکرہ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میرے کانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے (باز و مبارک میں)

يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّاِلَيْهِ مَرَّةً وَّيَقُوْلُ اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ

تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں

يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ

کے دو (بڑے) گروہوں میں ملاپ کرا دے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا

سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ

سنا میرے والد (سلیمان) سے کہا سنا کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید رضہ سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور اسامہ کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا اَوْ كَمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ

یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرمایا راوی کو شک ہے ہم سے محمد بن حسین نے

بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ

نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسین کا سر مبارک لایا

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا

گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے

فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

لگا (انس نے کہا (اپنی چھڑی سے کا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے آپ کی داڑھی

مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

اور سر بالوں پر وسمہ کا خضاب تھا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

مجھکو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

دیکھا امام حسن آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے

أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابوبکر

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ

صدیق رضؓ کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت صلے کے مشابہ ہے علی رضؓ کے

بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا

مشابہ نہیں ہے اور حضرت علی رضؓ ہنس رہے تھے ف ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو محمد

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ابن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رضؓ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

سے ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب

أَهْلِ بَيْتِهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

میں رکھو ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضؓ سے اور عبدالرزاق نے یوں کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس رضؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت امام حسن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ کوئی نہ تھا ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضؓ

ف دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے امام حسن کو اٹھا لیا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کوفہ میں تشریف لائے تھے اور لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی تھی۔ ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حسن امام حسین سے زیادہ مشابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور امام حسین اس کو امام احمد اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے وصل کیا اسی سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کا مقصد ثابت ہوا کہ زہری کا یہ کہنا کہ انس رضؓ سے معلوم ہوا ہے۔ منہ

ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ
سے سنا اُن سے ایک (عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار
الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
ڈالے ف۱ عبداللہ نے کہا واہ اچھے رہے (عراق والے مکھی کو مارڈالنا کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا
کو انہوں نے بے تکلف مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں میرے ہیں

بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ

باب بلال بن رباح ف۲ کی فضیلت جو ابوبکر صدیق رضہ کے غلام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا
وسلم نے اُن سے فرمایا پہنے تیری جوتیوں کی چٹ چٹ آواز بہشت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا) ف۳ ہم سے
أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ
ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ
ابن عبداللہ رضہ نے خبر دی حضرت عمر رضہ یوں کہا کرتے ابوبکر رضہ ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال رضہ کو
سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ
آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں ف۴ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا
عَنْ قَيْسٍ زَبِيلًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَامْسِكْنِي
انہوں نے قیس سے کہ بلال رضہ نے ابوبکر صدیق رضہ سے کہا ف۵ اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو
وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللَّهِ بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دو میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا ف۶ باب عبداللہ بن عباس رضہ کی فضیلت
اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
ف۷ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ
انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا یا اللہ
عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ
اسکو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے پھر بھی روایت بیان کی اس میں یوں ہے

حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهٗ بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے پھر ابو عمر کی طرح حدیث بیان کی باب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ

کی فضیلت ف۱ ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

نَعٰى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ

زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا)

الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ

جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا

فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ

وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد رضہ نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مسلمانوں کو فتح دی باب سالم بن معقل کی فضیلت ف۲ جو ابو حذیفہ رضہ کے غلام تھے

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے

عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ

انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو کے سامنے عبداللہ بن مسعود رضہ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ ایسے شخص ہیں

لَّا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے

اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَسَالِمٍ

قرآن چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعود رضہ سے پہلے انکا نام لیا اور سالم سے

مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَآ اَدْرِيْ بَدَاَ بِاُبَيٍّ

جو ابو حذیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضہ اور معاذ بن جبل رضہ سے مسروق (یا عبداللہ) نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے ابی

اَوْ مُعَاذٍ بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کا نام لیا یا پہلے معاذ کا باب عبداللہ بن مسعود رضہ ف۳ کی فضیلت

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق کو سنا

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا

انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے

وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ

آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو

مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

عبداللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابوحذیفہ رضؓ کے غلام تھے اور ابی بن کعب رضؓ

وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اور معاذ بن جبل سے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے

عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا پہلے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھکو کسی نیک آدمی کی

فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَى قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ

صحبت عنایت فرما تو میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آرہا ہے جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا

قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ

تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو

وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ

کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعود رضؓ) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر رضؓ) کیا تم میں وہ

الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

اس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا حذیفہ رضؓ (خیر) تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رضؓ) والیل اذا یغشیٰ کو کیونکر پڑھتے تھے میں نے

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ فَرَأَيْتُهُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ

والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ اس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اس طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے

إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چلتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ

شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہ رضؓ سے پوچھا کوئی شخص ایسا

قَرِيبُ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ

بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق

أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

اور وضع میں ابن ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رضہ) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے

أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى الْأَشْعَرِيَّ

میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعری رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخٌ مِنْ أَيْمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرٰى إِلَّا

سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبداللہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى

ابن مسعود رضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان

مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ

کی والدہ برابر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آتے (جاتے) رہتے باب معاویہ بن ابی سفیان رضی کا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافِي عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ

تذکرہ ف ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے انہوں نے عثمان بن

الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ

اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا کہ معاویہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھی عشا کے بعد ان کے پاس

مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضہ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ

ابن عباس رضہ کا ایک غلام (کریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباس رضہ پاس آیا ف ابن عباس رضہ نے کہا جانے بھی دے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ

کی صحبت اٹھائی ہے ف ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر رضہ نے کہا مجھ سے ابن ابی

أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ

ملیکہ نے ابن عباس رضہ سے کہا گیا کیا تم امیر المومنین معاویہ رضہ پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو ایک

إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

رکعت پڑھی ابن عباس رضہ نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں ف ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ عَنْ مُعَاوِیَةَ رض قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے ہو

صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْہَا وَلَقَدْ نَہٰی عَنْہُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ

کہ ہم لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں مگر آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنے عصر کے بعد دو رکعتیں

بَعْدَ الْعَصْرِ بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ

(سنت کی) پڑھنے سے ف باب علیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت ف۲ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ

سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ

تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے ف۳ ہم سے کہا ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو

مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ قَزَعَۃَ اَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ

کوئی فاطمہ رض کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے اپنے

عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فِیْ شَکْوَاہُ الَّتِیْ قُبِضَ فِیْہَا فَسَارَّہَا

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فوت میں حضرت فاطمہ رض اپنی صاحبزادی کو

بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاہَا فَسَارَّہَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَسَاَلْتُہَا عَنْ ذٰلِکَ قَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کچھ اسنے فرمایا وہ روئے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَہْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ

چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائیگی اس پر میں روئے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی

فَضَحِکْتُ بَابُ فَضْلِ عَائِشَۃَ رض حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَبُوْ

اس پر (خوش ہو کر) میں ہنس دی باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت ف۴ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس

سَلَمَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَا عَائِشُ ہٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ

کہا حضرت عائشہ رض نے کہا ایک دن آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تَرٰی مَا لَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ

وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ چیز دیکھ لیتی ہوں جو میں نہیں دیکھ سکتی وہ یہ انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

دوسری سند اور ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رض سے انہوں نے آنحضرت

کتاب المناقب

کتاب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب کے بیان میں

بیان نہیں کی ہے (ابوداؤد) کہا کہ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

حدیث ۱ ف۱ باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت میں

حدیث ۲ ف۲ باب حضرت فاطمہ رض کی فضیلت میں

حدیث ۳ ف۳ حضرت فاطمہ رض کی فضیلت میں

حدیث ۴ ف۴ حضرت عائشہ رض کی فضیلت میں

كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ
مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو
فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا
کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی ف اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں ف پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ف ہم سے
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ حَدَّثَنِي
سے آپ فرماتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر ف ہم سے
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ
محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم سے
ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
محمد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کو آئے کہنے لگے اے ام المومنین
تَقَدِمِينَ عَلَى فَرَطٍ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي
تم ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش رو موجود ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے
أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ
ابووائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا اس لیے کہ کوفہ والوں کو بلا دیں ف عمار نے خطبہ سنایا
عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ
کہنے لگے بیشک مجھکو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرت تم کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے
لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ
دیکھو تم خدا کے حکم کی ف تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ف ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً
وہ اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا

فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا

وہ مر گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اُس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (راستہ میں)

فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کا وقت آن پہونچا (پانی نہ تھا) اُن لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ

تو آپ سے شکایت کی اُس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر رضہ (حضرت عائشہ رضہ سے) کہنے لگے اللہ تجھ کو جزائے خیر دے

خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ

خدا کی قسم جب تجھ پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تجھ کو نجات دیا اور مسلمانوں کو اُس میں فائدہ

لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

کیا ف۱ ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ

ہشام سے اُنہوں نے اپنے والد (عروہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں جب باری باری بی بیوں کے پاس رہتے

يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضہ کے پاس جانے کی آپ کو لو لگی رہتی پوچھتے کل میں کہاں رہونگا کل میں کہاں رہونگا حضرت عائشہ رضہ نے کہا جب میرا

عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

دن ہوا تو آپ چین سے رہے ف۲ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ

کہا ہم سے ہشام نے اُنہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اُنہوں نے کہا لوگ آنحضرت ص کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضہ کی باری کے منتظر رہتے

قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ

ف۳ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میری سوکنیں سب ام سلمہ رضہ پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رضہ خدا کی قسم لوگ جان بوجھکر اپنے تحفے

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ

اُس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضہ کی باری ہوتی ہے ہم بھی ف۴ حضرت عائشہ رضہ پر چپکے چپکے اپنی بھلائی چاہتی ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُّهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ

اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگوں کو حکم دے دیں میں جس بی بی پاس ہوں جسکی باری ہو وہیں سے بھیجدیا کرو (حضرت عائشہ رضہ پاس جانے کے

مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ

منتظر نہ رہو) ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا (جواب دیا)

عَنِّیْ فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَّرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا كَانَ فِی الثَّالِثَةِ ذَکَّرْتُ لَهٗ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ

انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام سلمہ رض

لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ اِمْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَیْرِهَا

عائشہ رض کے بارہ میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم خدا کی میں تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ رض کے ف

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَیَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

الحمد سہ چودہواں پارہ تمام ہوا ف اب پندرہواں پارہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے

فہرست مطالب پارہ چہاردہم تیسر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح بخاری

صفحہ	مطالب
۱	حدیث الغار نماز والون کا قصہ
۳	باب پہلے باب سے متعلق
۱۱	کتاب المناقب فضیلتون کا بیان
۵	باب قول اللہ تعالی یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی الخ آیت یاایھا الناس انا خلقناکم الخ کی تفسیر
۱۳	باب پہلے باب سے متعلق
۱۴	باب مناقب قریش قریش کی فضیلت کا بیان
۱۶	باب نزل القران بلسان قریش قرآن شریف کا قریش کی زبان مین اترنا
״	باب نسبۃ الیمن الی اسمٰعیل یمن والون کا حضرت اسمٰعیل ع کی اولاد مین ہونا
۱۷	باب پہلے باب سے متعلق
۱۸	باب ذکر اسلم وغفار ومزینۃ وجھینۃ واشجع اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلون کا بیان
۲۰	باب ابن اخت القوم ومولی القوم منھم کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم مین سے اصل ہے
״	باب قصۃ زمزم زمزم کے قصے کا بیان
۲۲	باب ذکر قحطان قحطان کا بیان
״	باب ما ینھی من دعوۃ الجاھلیۃ جاہلیت کی سی باتین کرنی منع ہین
۲۳	باب قصۃ خزاعۃ خزاعہ کے قصے کا بیان
״	باب جھل العرب عرب کی جہالت کا بیان
۲۴	باب من انتسب الی اٰبائہ فی الاسلام والجاھلیۃ

صفحہ	مطالب
	اپنے مسلمان یا کافر باپ دادون کی طرف نسبت دینا
۲۵	باب من احب ان لا یسب لنسبہ اپنے باپ دادون کو برا کھوانا نہ چاہنا
۲۶	باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان
״	باب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔
۲۷	باب کنیۃ النبی صلی اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان۔
۲۸	باب پہلے باب سے متعلق
״	باب خاتم النبوۃ مہر نبوت کا بیان
״	باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان
۳۵	باب کان النبی صلی اللہ علیہ تنام عینہ ولا ینام قلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین سوتی تھین دل غافل نہین ہوتا تھا۔
۳۶	باب علامات النبوۃ فی الاسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیون کے بیان مین
۶۵	باب قول اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الخ اللہ تعالی نے فرمایا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹون کے برابر پہچانتے ہین الخ
״	باب سوال المشرکین ان یریھم النبی صلی اللہ علیہ آیۃ فاراھم انشقاق القمر مشرکون کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان چاہنا اور آپ کا شق القمر کو دکھلانا۔

صفحہ	مطالب
۶۶	**باب** پہلے باب سے متعلق
۶۹	**باب** فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی فضیلت۔
۷	**باب** مناقب المہاجرین وفضلہم مہاجرین کی فضیلت۔
۷۲	**باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الابواب
۰	الا باب ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دینا سب دروازے بند کردو ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو
۷۳	**باب** فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیقؓ کی دوسرے صحابہ پر فضیلت
״	**باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔
۷۴	**باب** پہلے باب سے متعلق
۸۴	**باب** مناقب عمر بن الخطابؓ حضرت عمر بن خطابؓ کی فضیلت کا بیان
۹۱	**باب** مناقب عثمان بن عفانؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی فضیلت
۹۹	**باب** مناقب علی بن ابی طالبؓ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کی فضیلت
۱۰۲	**باب** مناقب جعفر بن ابی طالبؓ جعفر بن ابی طالب کی فضیلت
۱۰۳	ذکر العباس بن عبد المطلب حضرت عباسؓ

صفحہ	مطالب
	رضی اللہ عنہ کا ذکر
۱۰۴	**باب** مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنقبۃ فاطمۃؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمہ زہراؓ کی فضیلت
۱۰۵	**باب** مناقب الزبیر بن العوام حضرت زبیر بن عوامؓ کی فضیلت
۱۰۷	**باب** ذکر طلحۃ بن عبید اللہ طلحہ بن عبید اللہؓ کی فضیلت
״	**باب** مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری سعد بن ابی وقاصؓ کی فضیلت
۱۰۹	**باب** ذکر اصہار النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو العاص بن الربیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابو العاصؓ بن ربیع تھے
״	**باب** مناقب زید بن حارثۃ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہؓ کی فضیلت
۱۱۰	**باب** ذکر اسامۃ بن زید اسامہ بن زیدؓ کا بیان
۱۱۱	**باب** پہلے باب سے متعلق
۱۱۲	**باب** مناقب عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ عبد اللہ بن عمرؓ کی فضیلت
۱۱۳	**باب** مناقب عمار وحذیفۃ عمار بن یاسرؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی فضیلت کا بیان
۱۱۵	**باب** مناقب ابی عبیدۃ بن الجراح ابو عبیدہ بن جراحؓ کی فضیلت

صفحہ	مطالب
۱۱۵	**باب** ذکر مصعب بن عمیر مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
〃	**باب** مناقب الحسن والحسین رضہ امام حسنؓ اور حسینؓ کی فضیلت
۱۱۸	**باب** مناقب بلال بن رباح رضہ مولی ابی بکرؓ بلال بنؓ رباح کی فضیلت
〃	**باب** ذکر ابن عباس رضہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت
۱۱۹	**باب** مناقب خالد بن الولید رضہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۱۱۹	**باب** مناقب سالم مولی ابی حذیفۃ رضہ سالم بن معقل مولی ابی حذیفہؓ کی فضیلت
〃	**باب** مناقب عبداللہ بن مسعود رضہ عبداللہ بن مسعود رضہ کی فضیلت
〃	**باب** ذکر معاویۃ رضہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ
۱۲۲	**باب** مناقب فاطمۃ رضہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت
〃	**باب** فضل عائشۃ رضہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت لضاب مسائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری رہنمای سبابع و قاری ہے

تنبیہ الجہال

مطلب خیز ترجمہ

قرۃ العیون

از عمدۃ افاضات و زبدۃ تصنیفات جنابع لانا مولوی مجید الزمان صاحب المخاطب بہ وقار نواز خبک در

در مطبع احمدی لاہور شیخ احمد طبع شد

ہمارے کارخانہ مین ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے ملسکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہو

الجزء الخامس عشر

کتاب ۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب مناقب الانصار والذین تبوؤا الدار والایمان من

باب انصار کی فضیلت کا بیان ف اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ ف پہلے ہی ایک گھر ف جمع ہو گئے تھے

قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ

کو بھی جو یا جو مسلمان اُن کے پاس ہجرت کرکے اُس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو ف جو کچھ ہاتھ آئے اُس سے اُنکا

مما اوتوا حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا مہدی بن میمون

دل میں کڑھتا ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا

حدثنا غیلان بن جریر قال قلت لانس رأیت اسم الانصار

ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انس سے انصار جو تمہارا نام ہو کہا تھا تو

لکنتم تسمون بہ ام سماکم اللہ قال بل سمانا اللہ کنا ندخل علی

یہ تمنے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کہا غیلان نے کہا ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس کرتے

انس فیحدثنا مناقب الانصار ومشاہدہم ویقبل علی و

انصار کی فضیلتیں اُن کی جنگی کارروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا

عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَزْدِ فَیَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُکَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ

یا ازد ف قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا ہم

اِبْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں

کَانَ یَوْمُ بُعَاثٍ یَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نے کہا بعاث کا دن ف۲ بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے پیشتر لایا (اس میں بڑی مصلحت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ

لائے تو انصار کا یہ حال تھا ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی) اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے

لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِهِمْ فِی الْاِسْلَامِ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں ف۳ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَتْ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے انس رضہ سے سنا جس دن کہ

الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ

فتح ہوا اور آپ نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دیدیا ف۴ تو انصار کے بعضے نوجوان (لوگ) کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب

مِنْ دِمَاءِ قُرَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا

کی بات ہے ہماری تلواروں سے ابھی تک قریش کے خون ٹپک رہے ہیں ف۵ اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ انکو دیے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا

الْاَنْصَارَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ وَکَانُوْا لَا یَکْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِیْ

پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہونچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو

بَلَغَکَ قَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ

پہونچی وہ سچ ہے (کہنے میں) ف۶ آپ نے فرمایا انصار کے لوگو تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ

تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر اپنے گھروں کو لوٹو پھر یہ فرمایا ف۷ اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں چلیں تو میں اسی نالے یا

وَادِی الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ بَابٌ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

گھاٹی میں گھس جاؤں جدھر انصار جائیں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے (مکہ سے) ہجرت نہ کی ہوتی ف۸

لَکُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ

تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا یہ عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف۹ مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی

الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِيْ وَادِي الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ

نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں اسی میں گھس جاؤں اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی

امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاظْلِمْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْ كَلِمَةً اُخْرٰى

انصار کا ایک آدمی رہتا ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپ نے یہ کچھ بیچا نہیں فرمایا انہوں نے

بَابُ اِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا ف ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا

اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا ف سے انہوں نے کہا جب

قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ

مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا عبدالرحمٰن بن عوف کو (جو مہاجر تھے) سعد

ابْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيْ

بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنایا سعد عبدالرحمٰن سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے

امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا

اور میری دو بیبیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھکو کہہ میں اس کو طلاق دیدوں جب اس کی عدت گذر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو

قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدُلُّوْهُ عَلٰى سُوْقِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ

عبدالرحمٰن نے کہا تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھکو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار

فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهٖ اَثَرُ

لوتے تو وہاں سے کھو یا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا بیکر آئے پھر دوسرے دن گئے ف ہر ایک دن بخصت پس آئے تو ان پر زردی کا نشان تھا

صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا

آپ نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا

قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ وَوَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

عبدالرحمٰن نے کہا گٹھلی بھر یا گٹھلی برابر (پانچ درم بھر) سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوئی ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف ہم لوگوں پاس آئے

ابْنُ عَوْفٍ وَّاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ

كَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّيْ مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا سَاَقْسِمُ مَالِيْ

بہت مالدار تھے عبدالرحمن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِيْ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ

حصے کرکے آدھوں آدھ میں تم بانٹ لیں اور میری جورو ئیں ہیں تم دیکھو جو تمہیں پسند کرو میں اُس کو طلاق دیدیتا ہوں جب اُس کی عدت گزر جائے

تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَفْضَلَ

تم اُس کو نکاح میں لاؤ عبدالرحمن نے کہا اللہ تمہاری جورو ں اور مال دولت میں برکت دے پھر وہ لوٹے تو کچھ گھی

شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبدالرحمن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ

آپ نے پوچھا ہے کیا کہو تو انہوں نے عرض کیا میں نے ایک

اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ

انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی

فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ

آپ نے فرمایا ولیمہ تو کرا ایک ہی بکری کا سہی ہم سے صلت بن محمد ابو ہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبدالرحمن سے سنا

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ

کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا انصار

الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰؤُلَآءِ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرِ

نے آنحضرت سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو جو وہ باغ

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا بَابُ حُبِّ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

مہاجرین نے کہا منظور ہے باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے

لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ

وہی دوستی رکھیگا جو مومن ہوگا اور اُن سے دشمنی وہی رکھیگا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اُس سے محبت رکھیگا اور جو کوئی

اَبْغَضَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

اللہ بھی اُس سے دشمنی رکھیگا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عبدالرحمن بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن جبر سے اُنہوں نے انس بن مالک رضؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ بَابٌ

آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے باب

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں ہم سے ابو معمر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ

کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے اُنہوں نے انس رضؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ

وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس رضؓ نے یوں کہا شادی میں

عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ

سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھکر رسید ہے کہتے ہوگئے ف اور فرمانے لگے یا اللہ تو گواہ رہ تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں

قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ

چاہتا ہوں تین بار یہی فرمایا ف ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک رضؓ سے سنا انصار

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

ایک بچہ ساتھ لیے آپ نے اُس سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ

بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ بَابُ اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

میں میری جان ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا باب انصار کے تابعدار لوگوں کی ف فضیلت ہم سے

ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا مجھ سے ابوحمزہ (طلحہ بن نزید) سے سنا انہوں نے زید بن

اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا

ارقم سے انہوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں انکی

مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَمَكَثْتُ ذٰلِكَ اِلٰى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ حَدَّثَنَا

یہ دعا فرمائیے اللہ انکو بھی ہم میں شریک فرما دے ف آپ نے دعا کی عمرو کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلے سے بیان کی انہوں نے کہا زید نے ایسا کہا

اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابوحمزہ سے سنا جو ایک انصاری آدمی تھے

قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا

وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرت سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمایئے اللہ ہمارے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِّنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ

آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمن

لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ

ابن ابی لیلے سے بیان کی انہوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید بن ارقم ہیں ف

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت ہم سے محمد بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے ابو اسید ساعدی رض سے ف انہوں نے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے ف پھر بنی عبدالاشہل کا

ثُمَّ بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ

پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار

مَا اَرٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی ہے ف کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ

اور عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا ابو اسید نے کہا انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے ۱۲ ہم سے سعد بن حفص طلحی

حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے کہا کہ ابوسلمہ نے کہا مجھے ابو اسید نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

سے سنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہے

وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ

بنی عبدالاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر

عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ

عبدالاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے

خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے اور

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ وَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ

عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں

تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا

میں ہو ۳ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا

حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۱۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس

ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي

ابن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھکو

كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی ف۱ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے ف۲ تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھے ملو صبر

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس رضی

ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد

سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ حَدَّثَنَا

حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا ف۳ یہانتک کہ تم مجھ سے ملو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالک رضی

اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ

سے سنا جب وہ انس رضی کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلے ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا

إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنَ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا

اور ان کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لینگے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک

قَالَ أَمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ بَابُ دُعَاءِ

نہ دیجیے آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو بہر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا میرے بعد تمہاری حق تلفی ضرور ہونیوالی ہے ف۵ باب

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوایاس معاویہ بن قرہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَ

وقت) یہ شعر پڑھا ۔ زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سدا ۔ نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ۔

ف۱ حافظ نے کہا یہ حوض کوثر میں یا علیحدہ ہے کرمانی نے کہا ممکن ہے دونوں ہوں حوض کوثر پر بھی ہو اور میدان محشر میں بھی ف۲ تم دیکھو گے کہ لوگ مقسم عالم وقت سے بغاوت نہ کرنا ف۳ جو حاکم ظالم کا شکوہ کرنے کو ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا ف۵ باب

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا

قتادہ نے بھی انس رضہ سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے بخشدے انصار اور ہر دیسیوں کو اے خدا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان

شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ

شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالک رضہ سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے

الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ ؎

دن یہ شعر پڑھتے تھے

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا ۔۔۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا

اپنے پیغمبر محمد صہ سے یہ بیعت ہم نے کی جب تلک ہے زندگی لڑتے رہینگے ہم سدا

فَاَجَابَهُمُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنِيْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یوں جواب دیا زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ہے قدر کر انصار اور ہر دیسیوں کی اے خدا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ

محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ

فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو مہاجرین

لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ بَابٌ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اور انصار کو بخشدے باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حشر میں) فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے

اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ بھوکا

فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا آپنے اپنی بی بیوں سے بوجھوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا

مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ

اس کو کون اپنے ساتھ لیجاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لیجاتا ہوں) پھر وہ اسکو لیکر

۱۰

أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اُس کی خدمت کر وہ بولی ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا رمہمان کو کہاں سے

فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً

کھلائیں) اُس نے کہا ایسا کر کہ کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں رکچھ بہانہ کرکے سلادے اُس نے ایسا ہی کیا کھانا

فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ

پکایا چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا رو ہ کھانا مہمان کے سامنے رکھدیا) اور خود اس طرح اٹھی جیسے چراغ درست

سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا

کرتی ہے چراغ بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں ف۱ اور میاں بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا

تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ نے آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر ہنس دیا یا تعجب کیا

فَأَنْزَلَ اللهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ

ف۲ اُس کے بعد اللہ نے (سورہ حشر کی) یہ آیت اُتاری اور دوسروں کی حاجت (روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں کو خود اپنی ضرورت

فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ

وہی کامیاب ہونگے ف۳ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا اُن کے نیک آدمی کی قدر کرو اور

تَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو

برے کے قصور سے درگذر کرو ہم سے ابوعلی محمد بن یحیی مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان

عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے اُنہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

انس بن مالک رضؓ سے سنا ابوبکر صدیق اور عباس رضؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گذرے

الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

دیکھا تو وہ رو رہے ہیں اُنہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو اُنہوں نے کہا ہمکو آنحضرت کا بیٹھنا (اور وعظ کرنا) یاد آیا

وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

(آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سنکر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے ف۴ آپ اپنے سر پر پٹی کا حاشیہ باندھے ہوئے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ

باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے بس

ف۱ اس حدیث میں رودگار کے لیے صفت ضحک اور تعجب دونوں کا اثبات ہے ف۲ بخاری نے اس سے انصاری کی جوانمردی کا اگرم نوازوں کا کہوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ثواب کا پکا رنگ کو نہ پہونچنا

ف۳ انصار کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں ہیں

ف۴ انصار کی ایک مجلس پر سے گذرے

لم يصعده بعد ذلك اليوم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أوصيكم بالأنصار فإنهم
یہ آخری چڑھنا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا (لوگو) میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں فا وہ تو میرے
كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم و
جان وجگر ہیں ف۲ ان پر (جو میرا حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق (رہ گیا ملنا) باقی ہے ان میں جو کوئی نیک ہو اس کی قدر کرنا اور
تجاوزوا عن مسيئهم حدثنا أحمد بن يعقوب حدثنا ابن الغسيل سمعت عكرمة
جو برا ہو اس کے قصور سے درگذر کرنا ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ غسیل نے
يقول سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول خرج رسول الله صلى الله عليه و
وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے
سلم وعليه ملحفة متعطفا بها على منكبيه وعليه عصابة دسماء حتى جلس
دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر
على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد أيها الناس فإن الناس يكثرون
بیٹھے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اما بعد لوگو انصار تو بڑھتی جاتی ہیں
وتقل الأنصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم أمرا يضر فيه أحدا
اور انصار کم ہو رہے ہیں ف۳ کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائینگے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نقصان
أو ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم حدثنا محمد بن بشار
یا نقصان پہونچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور برے کے قصور سے درگذر سے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا
حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله
کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الأنصار كرشي وعيبتي والناس سيكثرون
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا انبیلہ ہیں اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں
ويقلون فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم باب مناقب سعد بن
انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگذر کرو باب سعد بن معاذؓ کی فضیلت
معاذ رضي الله عنه حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے
عن أبي إسحق قال سمعت البراء رضي الله عنه يقول أهديت للنبي صلى الله
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ
ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کسی سے) ف تحفہ آیا آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور پسند کر کے اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم

مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ لَيِّنٌ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ
اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی تو الین ف۲ اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے

سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ
بھی انس بن مالک رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے فضل

ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ
ابن مساور نے جو ابو عوانہ کے داماد تھے کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے

جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ
جابر رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ مرے تو عرش جھوم

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
گیا ف۳ اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا انہوں نے جابر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ
علیہ وسلم سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابر رضہ سے کہا براء ف۴ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے ف۵ اس پر جابر رضہ نے

هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ
کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی ف۶ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کا عرش سعد بن معاذ کی

الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ
موت سے جھوم گیا ف ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
ابراہیم سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ
بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار

فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ
ہو کر آئے جب مسجد ف کے قریب پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار

أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ
کو اٹھ کر لو ف۹ پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں ف۱۰ سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں

۱۳

تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ۵

کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور ان کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا

باب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی فضیلت ف۱ ہم سے

عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہمکو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انس رضؓ سے

أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ

دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) اکبارگی دیکھتے ہیں ان کے ساتھ

بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ

ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے ف۲ معمر نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے یوں روایت کیا کہ

ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ

اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری (آنحضرت صلعم کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا مجھکو ثابت نے خبر دی انہوں نے انس رضؓ سے کہ اسید اور

حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ

عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر وہی حدیث بیان کی) باب معاذ بن جبل

ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

رضی اللہ عنہ کی فضیلت ف۳ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبداللہ

مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ

بن مسعود رض اور سالم ابوحذیفہ رضؓ کے غلام اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے باب سعد بن عبادہ

عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

کی فضیلت ف۴ اور عائشہ رضؓ نے کہا سعد اس سے پہلے نیک آدمی تھے

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن

۱۴
۱۷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال ابو اسید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انس سے سنا ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم

کہ انصار میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر

بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر فقال سعد بن عبادۃ وکان ذا قدم

بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سنکر سعد بن عبادہ نے کہا جو قدیم الاسلام

فی الاسلام اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فضل علینا فقیل لہ قد

تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت

فضلکم علی ناس کثیر باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حدثنا

دی (یہ کافی ہے پھر کرید کی کیا ضرورت ہے) باب ابی بن کعب کی فضیلت ف ہم سے

ابو الولید حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابراہیم عن مسروق قال ذکر

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ

عبد اللہ بن مسعود عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ

ابن مسعود رض کا ذکر آیا عبداللہ بن عمرو بن عاص کے سامنے انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتے آیا

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ

ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن

ابن مسعود فبدا بہ وسالم مولی ابی حذیفۃ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب

مسعود کو بیان کیا پھر سالم رض کو جو ابو حذیفہ رض کے غلام تھے اور معاذ بن جبل رض اور ابی بن کعب رض کو

حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر قال سمعت شعبۃ سمعت قتادۃ عن

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی ان اللہ

انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رض سے فرمایا اللہ نے مجھکو

امرنی ان اقرا علیک لم یکن الذین کفروا قال وسماني قال نعم فبکی باب

یہ حکم دیا ہے کہ تم پر سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھکر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لیکر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو

مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حدثنی محمد بن بشار حدثنا یحیی

زید بن ثابت رض کی فضیلت ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے

۱۷

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ کُلُّھُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَبُوْ زَیْدٍ وَزَیْدٌ

زمانہ میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید (اور ابوزید نام تھا) ثابت بن زید

ابْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ بَابُ مَنَاقِبِ اُبَیِّ طَلْحَۃَ

ف اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انس رضؓ سے پوچھا ابوزید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں سے ایک چچا تھے باب ابوطلحہ انصاری کی

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ

فضیلت کا بیان ف ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْھَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

صہیب نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِہٖ عَلَیْہِ

ف ابوطلحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ہڑے کی سپر کی آڑ اپنے پر کیے رہے (تاکہ کافروں کے تیر

بِحَجَفَۃٍ لَہٗ وَکَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ رَجُلًا رَامِیًا شَدِیْدَ الْقِدِّ یَکْسِرُ یَوْمَئِذٍ قَوْسَیْنِ اَوْ

آپ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیر انداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے اُن کی دو یا تین کمانیں اس

ثَلٰثًا وَکَانَ الرَّجُلُ یَمُرُّ مَعَہٗ الْجَعْبَۃُ مِنَ النَّبْلِ فَیَقُوْلُ انْثُرْھَا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ فَاَشْرَفَ

دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گذرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے ف ایک

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَی الْقَوْمِ فَیَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ

مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ

وَاُمِّیْ لَا تُشْرِفْ یُصِیْبُکَ سَھْمٌ مِنْ سِھَامِ الْقَوْمِ نَحْرِیْ دُوْنَ نَحْرِکَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ

سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے ف اور (اس جنگ میں) میں نے

عَائِشَۃَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ وَاُمَّ سُلَیْمٍ وَاِنَّھُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوْقِھِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ

حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی

عَلٰی مُتُوْنِھِمَا تُفْرِغَانِہٖ فِیْ اَفْوَاہِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاَنِھَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِہٖ

جاتی تھیں پانی لوگوں کے مونہوں میں ڈالدیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے مونہوں میں ڈالتیں

فِیْ اَفْوَاہِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّیْفُ مِنْ یَدَیْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا

سینے انکی پیٹھ میں دیکھیں ف (اسدن) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

باب عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت میں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ

کہا میں نے امام مالک سے سنا انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بن

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ

ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے بارے میں جو

يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ

زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے ف۲ سعد نے کہا عبداللہ بن سلام ہی کے باب

هٰذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَلَكٌ أَوْ

میں (سورۂ احقاف کی) یہ آیت اتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی ف۳ عبداللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں

الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ

جانتا یا حدیث میں ہے ف۴ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر سمان نے

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا

فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى

اتنے میں ایک شخص آئے (عبداللہ بن سلام) اُن کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے

رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هٰذَا

ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے چل گئے میں بھی اُن کے پیچھے چلا اُن سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت

رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ

والوں میں سے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اُس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ

ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ

ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ

كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي

تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اُس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اُس کے بیچ بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں

الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقَ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ

اور سر آسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا

فَاَتَانِیْ مُنْصَفٌ فَرَفَعَنِیْ اِلٰی مَنْ خَلْفَ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ

پھر ایک خدمت گار آیا اُس نے کیا کہ پیچھے کی طرف سے سیر کپڑے اُٹھا دے آخر میں چڑھ گیا اور اُس کی چوٹی پر پہونچ کر وہ کنڈا مینے تھام لیا جو سے

فَقِیْلَ لَهٗ اِسْتَمْسِكْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

کہا گیا اُس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک مومن بیدار سے اُٹھا یہ کنڈا تھامے رہا مینے یہ خواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

آپ نے یون تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنے کلمہ شہادت یا اسلام کے ہم بچون ارکان) اور وہ کنڈا

عُرْوَةُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

عروۃ الوثقی ہے اور تو ہمیشہ اسلام پر قائم رہیگا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے

وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ

ف امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہون نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن

عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِیْفٌ مَكَانَ مُنْصَفٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ

عباد نے انہون نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس مین بجائے منصف کے وصیف ہے یعنے چھوکرا یا چھوکری ہم سے سلیمان بن حرب نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہون نے سعید بن ابی بردہ سے انہون نے اپنے والد (عامر بن ابی موسے) سے انہون نے کہا مین مدینہ مین آیا اور

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِاَبِیْ جِیْءُ فَاُطْعِمُكَ سَوِیْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلُ

عبداللہ بن سلام سے ملا انہون نے کہا میرے ساتھ چلو مین تم کو ستو اور کھجور کھلاؤن اور ایسے گھر مین

فِیْ بَیْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی

لے جاؤن (جہان آنحضرت ہجرت کر گئے تھے) پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) مین رہتے ہو جہان سود (بیاج) علانیہ کھاتے ہین (خیال رکھو) جب کسی پر تمہارا

اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ یَذْكُرِ النَّضْرُ

قرض ہو پھر وہ تمکو گھاس کا یا جو کا یا جارے کا ایک گٹھہ تحفہ کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج مین داخل ہے ف۲ اور نضر بن شمیل اور

وَاَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَیْتَ بَابُ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث مین گھر کا ذکر نہین کیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ

ف۳ اور اُن کی فضیلت کا بیان ہم سے محمد بن سلام بیندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی ہشام

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ

بن عروہ سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے کہا مین نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہون نے کہا مین نے حضرت علی رضہ سے سنا

عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے صدقہ بن فضل نے

اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے

اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا

حضرت علی رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانہ میں) ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہ رضہ

خَدِيْجَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ

ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہشام بن

اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ بھیجی حضرت عائشہ رضہ نے کہا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی

وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَاَمَرَهُ

بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ رضہ پر آئی حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرت صہ کو انکا ذکر کرتے

اللّٰهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ وَّاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِيْ خَلَائِلِهَا

سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہ کو (بہشت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور وقتاً آنحضرت صہ بکری کاٹتے اور انکی دوست عورتوں کو اتنا

مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

گوشت بھیجتے جو انکو بس ہو جاتا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے انہوں نے

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَّا

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا مجھکو آنحضرت صہ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں

غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِيْ

ہوئی جتنی خدیجہ رضہ پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا بہت ذکر کیا کرتے تھے حضرت عائشہ رضہ کہتی تھیں خدیجہ رضہ کے مرنے کے تین

بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِيْنَ وَاَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ

برس بعد آنحضرت صہ نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا حضرت جبریل نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضہ کو بہشت میں ایک موتی

فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا حَفْصُ

محل کی خوشخبری دیں مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ

نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صہ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی

ف اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو حضرت خدیجہ رضہ کو بی بی عائشہ رضہ سے بھی افضل مانتے ہیں اور اللہ اعلم

ف ۲ یعنی اللہ کی طرف سے یہ حکم آیا تھا

ف ۳ یعنی اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضہ کو بی بی عائشہ رضہ سے افضل ہونا چاہیئے اور اللہ اعلم

ف ۴ یعنی اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضہ کو بی بی عائشہ رضہ سے افضل ہونا چاہیئے اور اللہ اعلم

ف ۵ یعنی اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضہ کو بی بی عائشہ رضہ سے افضل ہونا چاہیئے اور اللہ اعلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

جتنی خدیجہ رضہ پر کی حالانکہ میں نے انکو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ

اُن کا ذکر بہت کیا کرتے اور کبھی بکری کاٹتے اُس کے پارچے بنا کر خدیجہ رضہ کے دوست عورتوں کو بھیجدیتے

خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ

میں کبھی آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رضہ کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت تھوڑے تھی تو آپ فرماتے خدیجہ میں یہ

وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ

صفتیں تھیں اور میری اولاد اُنہی کے پیٹ سے ہوئی ف۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے اُنہوں نے اسمعیل سے

لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ

عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی رضہ) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضہ کو خوشخبری دی

قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

اُنہوں نے کہا ہاں آنحضرت نے انکو بہشت میں ایک ایسے ف۲ گھل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہا ہم سے محمد بن فضیل نے اُنہوں نے عمارہ بن قعقاع سے اُنہوں نے ابوزرعہ سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا جبریل ؑ

أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ آپ کے پاس سالن کا یا

أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ

کھانے کا ایک برتن لا رہی ہیں جب وہ لیکر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اُن کو سلام کہو

مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ

اور اُن کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ایک خولدار موتی کا ہوگا نہ اُس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج اور

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اسمعیل بن خلیل نے کہا ہمکو علی بن مسہر نے خبر دی اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ

عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سے اُنہوں نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ رضہ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ

کی) اجازت مانگی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا ف۳ اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں

ف۱ اور میری اولاد اُنہی کے پیٹ سے ہوئی یہ بھی حضرت عائشہ رضہ نے کہا تھا جس سے سوکن پر فخر کرنا مقصود تھا اور یہ بھی ایک طرح کا اظہار ایمان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صرف خدیجہ رضہ سے ہوئی اور عائشہ رضہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور یہ بھی ایک طرح کا اظہار ایمان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صرف خدیجہ رضہ سے ہوئی اور عائشہ رضہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور یہ بھی ایک طرح کا اظہار ایمان تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صرف خدیجہ رضہ سے ہوئی اور عائشہ رضہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی

ف۲ اور جو گھر موتی کا ہوگا اُس میں شور نہ ہوگا اور نہ کوئی رنج کرے گا اُس کو ابوہریرہ رضہ نے خبر دی ہے اور اُس کو ابوزرعہ نے ابوہریرہ رضہ سے سنا ہے اور اُس کو عمارہ نے ابوزرعہ سے سنا ہے اور اُس کو محمد بن فضیل نے عمارہ سے سنا ہے اور اُس کو مسدد نے یحیی سے سنا ہے اور اُس کو یحیی نے اسمعیل سے سنا ہے اور اُس کی کی اور اُس کی بہن تھیں ۱۲ منہ

ف۳ اُس کی آواز ملتی تھی

۲۰ ۲۱

فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ

مجھے رشک آیا میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڈھی کو یاد کرتے ہیں جس کے دانت گر کر صرف سرخ مسوڑے رہ گئے تھے (انہوں نے دانت پیسے

قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

آخر اللہ نے اس کے بدل آپ کو اس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی ف باب جریر بن عبداللہ بجلی کی فضیلت ف

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کبھی (آنے پر)

مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ

بند (آنے سے) نہیں روکا ف اور جب آپ نے مجھکو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ

میں (عرب میں) ایک گھر تھا ذوالخلصہ اس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ف ایک بار آنحضرت

الْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سنکر

فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا

ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے یکبارگی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا

عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھکو اور احمس کے قبیلے والوں کو دعا دی باب حذیفہ بن یمان کی فضیلت

الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلْمَةُ بْنُ رَجَاءٍ

ف ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے خبر دی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا

هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ

اور (پہلے پہل) کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو ف

أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ

یہ سنکر اگلے کے (مسلمان پچھلے مسلمانوں ہی پر لوٹ پڑے ف اور انہی سے (آپس ہی میں) لڑنے لگے حذیفہ نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا ف پکارا

عِبَادَ اللّٰهِ إِنِّي بَرِيءٌ فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا اعْتَجَرَ وَاحِتًى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ

خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک سنی سنائی اُس کو مار ہی ڈالا حذیفہ نے یوں کہا

قَالَ أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَابُ

اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہ رضی میں اس کلمہ کی بدولت مرتبے تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی

ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا

ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ

یونس نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی نے کہا ہند عتبہ کی بیٹی آنحضرت کے پاس

عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آکر کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنے قوم) والوں کا ذلیل وخوار ہونا مجھکو اتنا پسند نہ تھا جتنا

يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار

يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ

إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا

ابوسفیان ایک ہی لالچی بخیل آدمی ہے ف اگر میں اُس کا پیسہ لیکر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق

أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

کچھ گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے) باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ محمد سے محمد بن ابی بکر مقدمی

ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ

نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اُن سے اپنے والد

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(عبداللہ بن عمر رضی) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (زید بن عمرو بن نفیل) سے

بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى

بلدح میں ملے ف ابھی آپ پر وحی آنا شروع نہیں ہوا تھا آپ کے سامنے کھانے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ

کا دسترخوان چنا گیا زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگا میں آج بتوں کا اور جو بتوں کا گوشت میں کھاتے ہیں

بِمَا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ

جن کو تم تھانوں پر ف کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤنگا جو اسکے نام پر کاٹا جائے ف اور زید قریش کے لوگوں پر ان جانوروں کے

يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَ

کے ف کاٹنے کا عیب بہرتا تھا کہتا تھا (عجیب بات ہے) بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے)

أَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنْكَارَ الذَّلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسَى

چارہ بھی زمین سے اسی نے اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اسکو اوروں کے نام پکاتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو

حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو

مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی

ابْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ

تلاش میں کہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے جنکا نام نامعلوم اس سے کہنے لگے

عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا

مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا دین اختیار کرلوں اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کریگا تو اسے

حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ

کے غضب میں سے اپنا حصہ لیگا زید نے خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا) زید نے کہا وہ میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں)

غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَا أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ

پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لونگا اور نہ مجھکو اس کے اٹھانے کی طاقت ہے (چاہا اور کوئی دین تو مجھکو بتلا سکتا ہے اس نے کہا میں

يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف دین کیا ہے اس نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے

وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ

اللہ کی پرستش کرتے تھے غیر زید وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی گفتگو کی اس نے کہا تو

عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا

ہمارے دین میں آئیگا تو اسے کی لعنت میں سے ایک حصہ لیگا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگتا ہوں بھ

أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَا أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى

سے خدا کی لعنت اٹھ سکیگی نہ اسکا غضب کبھی اٹھ سکیگا بلا جو میں اتنی طاقت کہاں ہے اگر (اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھکو بتلا سکتا

غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ

ہے یا دیدی نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین یعنی دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا ابراہیم کا دین جو نہ

ف ان بتوں پر جو کچھ گوشت لوگ چڑھاتے تھے وہ ان مشرک لوگوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے ف اس کی وجہ یہ سمجھنا چاہیے کہ گوشت حلال ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ زید نے یہ حدیث نہیں سنی تھی مگر اس سے کوئی حرج نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتگو کی ہو یا اگر بالفرض کسی سے بھی نہ کی ہو تو اس وقت تک آپ پیغمبر

کتاب المناقب

سنین ہجری کے شمسی اور قمری حساب کا فرق

کتاب مناقب انصار میں حدیث ہجرت کے بعد زید کا نام مذکور ہونا

کتاب مناقب قریش میں زید کا نام مذکور ہونا

کتاب مناقب انصار میں زید کا نام مذکور ہونا

کتاب مناقب قریش میں زید کا نام مذکور ہونا

کتاب مناقب انصار میں زید کا نام مذکور ہونا

يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیم کے باب میں سنا اور

خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اللَّيْثُ

وہاں سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور

كَتَبَ اِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَاَيْتُ زَيْدًا

مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکر رضہ سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن

ابْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا

نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبے سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے

مِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِيْ وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُوْدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقْتُلَ

ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو جیتا نہیں گاڑنے تھے ۳۵ وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا

ابْنَتَهٗ لَا تَقْتُلْهَا اَنَا اَكْفِيْكَهَا مُؤْنَتَهَا فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرْعَرَعَتْ قَالَ لِاَبِيْهَا اِنْ

چاہتا یوں کہتے تو اس کو مت مار (مجھکو دے ڈال) میں پال لونگا پھر اس کو لیکر یا تے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے

شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا بَابٌ بُنْيَانُ الْكَعْبَةِ

اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے میں دیدونگا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دونگا ۳۶ باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان

حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھکو عمرو بن دینار نے انہوں

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا رہینے قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور آپ کے چچا حضرت عباس دونوں پتھر ڈھو رہے تھے عباس نے کہا (میرے بھتیجے) تم ایسا کرو انہا

اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ

تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف نہ ہوگی (آنحضرت نے ایسا ہی کیا) اسی وقت (بیہوش ہو کر) زمین پر گرے اور آنکھیں

اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّ عَلَيْهِ اِزَارَهٗ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

آسمان کو تاکنے لگیں ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہ بند دیدو انہوں نے آپکا تہ بند جو بضبط باندھا تھا آپ کے حوالے کیا ابوالنعمان محمد بن

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ

حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى

زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمرؓ

كَانَ عُمَرُ فِي زَمَانِهِ حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرٌ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بَابٌ

نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اس کے گرد دیوار بنوادی عبید اللہ نے کہا کعبے کی دیوار بہت تھوڑی تھی عبد اللہ بن زبیرؓ نے اونچا بلند کیا ف۱

أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ

باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان ف۲ ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (عروہ)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يُوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ

سے نقل کیا انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نُزِّلَ

رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (۲ھ ہجری میں) فرض ہوئے

رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ

کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ

أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ

اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں ف۳ میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں محرم کو صفر کہا کرتے اُن

وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ

کے یہاں یہ مثل تھی جب اونٹ پیٹھ کے اونٹنے سے اچھی ہو جائے ف۴ اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیں ف۵ تو اب عمرہ کرنیوالے کو عمرہ کرنا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذیحجہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے ف۶ اپنے اصحاب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ حَدَّثَنَا

کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کر کے احرام کھولدیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کرنے سے ہمکو کون سی بات درست ہو جائیگی

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیب نے اپنے والد

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَمَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ

مسیب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار بہت آئی ایسی کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان

ف۱ اپنی خلافت کے زمانہ میں ۷۳ھ میں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے حرم کی دیوار بنا بہت پست تھی ف۲ آدم علیہ السلام نے بنایا پھر آدم علیہ السلام سے ابراہیم علیہ السلام تک یہی دیوار چلی آئی ف۳ قریش نے پھر جرہم نے پھر عمالقہ نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبد اللہ بن زبیرؓ نے پھر حجاج نے

ف۴ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ تھا ف۵ یعنی ذیحجہ کی ۱۳ تاریخ کو منیٰ سے لوٹتے ہیں ف۶ یعنی ۴ ذیحجہ کو

۲۵ ما

سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے ف ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ

انہوں نے بیان ابوبشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ احمس قبیلے کی ایک عورت پاس گئے جس

يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا

کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی نذر مانی ہے

لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

کرنا جاہلیت کی رسم ہے س اس نے بات کرنا شروع کی اور ابوبکر رضؓ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں

قَالَتْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ

اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابوبکر رضؓ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے اس نے کہا قریش کے کون سے خاندان میں سے ابوبکر رضؓ نے

لَسُؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ

کہا بھی تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابوبکر رضؓ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام کے دین) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد

الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ

لایا کب تک (عمر کی کے ساتھ) قائم رہیگی انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہینگے ف اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے

قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ

ابوبکر رضؓ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابوبکر

أُولٰئِكِ عَلَى النَّاسِ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

نے کہا امام سے یہی مراد ہیں ف مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ

ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام معلوم)

الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا

مسلمان ہو گئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آ کر ہم سے باتیں کیا کرتی

فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ؎

جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

کہ بندگا دن خدا کے عجائب میں سے آسی نے مجھ کو بچا لیا مجھ کفر کے ملک سے

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي

جب اس نے یہ شعر کئی بار پڑھا میں نے پوچھا ارے کہ بند کا دن اس سے کیا مطلب اس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جونئی دلہن تھی)

وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَالْتَطَّتْ عَلَيْهِ الْحِدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ

تھلی وہ لال چمڑے کا ایک کمر بند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی

فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي

تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک انہوں نے مجھکو تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو) خیر وہ اسی حال

وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحِدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُوسِنَاتِهَا أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ

میں عذاب میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہونچی اور اس ہار کو پھینکا اُن لوگوں نے اُٹھا لیا میں نے کہا

لَهُمْ هَذَا الَّذِي تَتَّهِمُونَنِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

تم اسی کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ قتیبہ ف ۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن

ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو کچھ قسم کھانا ہو وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھا کرتے

بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي

بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (اُن کے والد) جنازے کے آگے

بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے

يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنِي

ہو جاتے اور کہتے تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا ایسا ہی (کسی پرندے کے بھیس میں) ہے ف ۲ ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عمرو

مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى

ابن میمون سے حضرت عمر رضؓ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منا کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک پہیر (پہاڑ)

تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ

سورج کی روشنی ثبیر پر پڑتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے

تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيٰى

لوٹے وہ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا اُن سے یحییٰ

ابْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَانَ سَادِرُهَا قَالَ مَلَأَ مُتَتَابِعَةً

ابن مہلب نے یہ کہا ہے ہم سے حصین نے بیان کیا اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے کہا (سورۂ بنا میں) جو کاسادہا تھا ہے اُسکا سیدھا اور اچھا کرنا

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَسْقِنَا كَاسَادِرِهَا قَالَ حَدَّثَنَا

(ابو اسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عکرمہ سے منقول ہے اُنہوں نے کہا ابن عباس رضی نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباس رض) سے سنا وہ کہتے تھے

اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہوں نے ابو سلمہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۞ وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ حَدَّثَنَا

جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائیگا ۞ ف۳ اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا ف۴ ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے اُنہوں نے سلیمان بن بلال سے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ

بن قاسم سے اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُنہوں نے کہا ابو بکر صدیق رضہ کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی

لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ

اُن کو لا کر دیا کرتا تھا ابو بکر رضہ اُس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابو بکر رضہ نے اُس کو کھایا غلام نے

الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي

کہا تم جانتے ہو یہ کیا ہے کمائی تھی اُنہوں نے پوچھا کیوں کیا ہے کمائی غلام نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی

الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ هٰذَا

تھی ف۵ حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا ہے دغا بازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مہر کر دیا یہ وہی کمائی

الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

ہے ابو بکر رضہ نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا ف۶ ہم سے مسدد بن مسرہد نے

باطلا اس مصرع کا مصرع ثانی یہ ہے۔ ایک دن جو عیش ہے سو بہشت عدن کا یہ حدیث صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کی شعر سن سنا

حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ

نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے کہا جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ

لوگ اونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدے پر بیچا کرتے تھے ابن عمر رضی نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے بھر اس کی

النَّاقَةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا ثُمَّ تُحْمَلُ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

ذٰلِكَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ

کہا ہم سے غیلان بن جریر نے کہا ہم انس ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے

ابْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِيْ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا اَوْ كَذَا اَوْ

ابن مالک رضی پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور

كَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا اَيَوْمَ كَذَا وَكَذَا *

تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا +

اَلْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی قسامت کا بیان ف

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ اَبُوْ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے فضلن ابو الہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید

يَزِيْدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ

مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم

فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اسْتَاْجَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ

بنی ہاشم کو کون بن ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ ف۳) کو قریش کے ایک دوسرے خاندان (خداش بن عبید عامری) نے نوکر رکھا

قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ اُخْرٰى فَانْطَلَقَ مَعَهٗ فِيْ اِبِلِهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ

اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لیکر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص (نام نامعلوم اس کا)

انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهٖ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفَرُ الْاِبِلُ

سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی (ارے بھائی) میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال

فَاَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِهٖ فَلَمَّا نَزَلُوْا عُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَّاحِدًا

اس نے ایک رسی اس کو دیدی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی

فَقَالَ الَّذِی اسْتَاْجَرَہٗ مَا شَاْنُ ھٰذَا الْبَعِیْرِ لَمْ یُعْقَلْ مِنْ بَیْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَیْسَ لَہٗ
صاحب بولا ہمارے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے
عِقَالٌ قَالَ فَاَیْنَ عِقَالُہٗ قَالَ فَحَذَفَ بِعَصًا کَانَ فِیْھَا اَجَلُہٗ فَمَرَّ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ
صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں گئی ف۱ اور (غصے میں آکر) ایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پہونچی (وہ مرنے کے قریب ہوگیا) اسی وقت
الْیَمَنِ فَقَالَ اَتَشْھَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْھَدُ وَرُبَّمَا شَھِدْتُّہٗ قَالَ ھَلْ اَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّیْ
ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) ادھر سے گذرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اس سے پوچھنے لگا کیا تو ہر سال حج کو جایا کرتا ہے اس نے کہا نہیں لیکن کبھی
رِسَالَۃً مَرَّۃً مِّنَ الدَّھْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکُنْتَ اِذَا اَنْتَ شَھِدْتَّ الْمَوْسِمَ فَنَادِ یَا اٰلَ قُرَیْشٍ
(لگا) جب کبھی تو جائے اس نے کہا اچھا پہنچا دونگا نوکر نے کہا جب تو حج کے موسم پر (مکہ میں) جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو
فَاِذَا اَجَابُوْکَ فَنَادِ یَا اٰلَ بَنِیْ ھَاشِمٍ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَسَلْ عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ فَاُخْبِرُہٗ
جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو اُن سے پوچھ ابوطالب کہاں ہیں جب ابوطالب ملیں تو اُن سے
اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ فِیْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِی اسْتَاْجَرَہٗ اَتَاہُ اَبُوْطَالِبٍ
کہدے کہ فلاں شخص نے مجھکو ایک رسی پر مار ڈالا یہ کہکر وہ نوکر مرگیا اب اُس کا صاحب جب مکہ میں پہونچا تو ابوطالب اُس کے پاس آئے
فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِیَامَ عَلَیْہِ فَوَلِیْتُ دَفْنَہٗ قَالَ قَدْ
پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اُس نے کہا وہ (راستہ میں) بیمار ہوگیا تھا میں نے اچھی طرح اُسکی خدمت کی لیکن قضا سے مرگیا میں نے اُس کو
کَانَ اَھْلُ ذَاکَ مِنْہُ فَمَکُثَ حِیْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ اَوْصَی اِلَیْہِ اَنْ یُّبَلِّغَ
تیری طرف سے بھی ہونا چاہیے تھا ف۲ اور ایک مدت تک ابوطالب خاموش رہے اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اُس نوکر نے پیغام پہونچانے کی وصیت
عَنْہُ وَافَی الْمَوْسِمَ فَقَالَ یَا اٰلَ قُرَیْشٍ قَالُوْا ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَالَ یَا اٰلَ بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالُوْا
کی تھی حج کے موسم پر آن پہونچا اور اُس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے بتلا دیا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اُس نے پکارا بنی ہاشم لوگوں نے بتلایا
ھٰذِہٖ بَنُوْھَاشِمٍ قَالَ اَیْنَ اَبُوْطَالِبٍ قَالُوْا ھٰذَا اَبُوْطَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِیْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَکَ
یہ بنی ہاشم ہیں پھر اُس نے پکارا ابوطالب کہاں ہیں لوگوں نے بتلایا ابوطالب یہ ہیں تب اُس نے یوں کہا ابوطالب فلان شخص نے میرے ہاتھ آپ کو
رِسَالَۃً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَہٗ فِیْ عِقَالٍ فَاَتَاہُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰی
یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلان شخص نے ایک رسی کے بدل مجھکو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابوطالب اُس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہونچے اور اُس سے کہا اب
ثَلٰثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّیَ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّکَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ
ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کرلے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے
حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِکَ اَنَّکَ لَمْ تَقْتُلْہُ فَاِنْ اَبَیْتَ قَتَلْنَاکَ بِہٖ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالُوْا
پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ تو نے اُس کو نہیں مارا ف۳ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو ف۴ قتل کرینگے ف۵ قاتل سیدھا اپنی قوم والوں میں

فَحَلَفَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا

ہم قسمیں کھا چکے اتنے میں بنی ہاشم کی ایک عورت ف الداس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اس کا ایک لڑکا بھی

أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصَيِّرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصَيِّرُ

اس کے پاس آئی کہنے لگی ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جو پچاس قسمیں لی جائینگی اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں ڈالی جائیں

الْأَيْمَانَ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ تَحْلِفُوا

ہیں ف وہاں اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کریں ابوطالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان میں کا ف ایک اور شخص آیا سلام کیا آپ کہنے لگا ابوطالب

مَكَانَ بِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي

کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے معاف

وَلَا تُصَيِّرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصَيِّرُ الْأَيْمَانَ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا

رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابوطالب نے اس کا بھی کہنا مان لیا اب باقی رہے اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ

ابن عباس کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے کہا بعاث کا دن ف ایسا دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں) آنے سے پہلے گزار دیا

فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِّلَتْ سَرَوَاتُهُمْ

تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی اس کے سردار مارے جا چکے تھے

وَجُرِّحُوا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَ

کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لائیں ف

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَعَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ

عبداللہ بن وہب نے کہا ف ہمکو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن الاشج سے روایت کی ان سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس کا

عَبَّاسٍ رضہ قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ

غلام تھا کہ ابن عباس کہتے تھے صفا و مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے

الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ لِأَنْجِيزِ الْبَطْحَاءِ الْأَشَدَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

کہتے تھے پر اس نہر والی جگہ سے دوڑ کر جایا کرو گے ف ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا

۳۱

مُحَمَّدٌ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمکو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابو السفر (سعید بن یحمد) سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضؓ سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَاسْمَعُونِي مَا تَقُولُونَ

سُنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سُنو اور مجھ کو اپنا کہنا سناؤ ف (کہ میں سمجھ لوں قتبہ میری بات یاد کر لی)

وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ

کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباس رضؓ نے ایسا کہا ف۳ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (یعنے حطیم کے

مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيَكْفِي

پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے اُس وقت کے لوگ اُن میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا

سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ

کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا ف۴ ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہمکو ہشیم نے خبر دی اُنہوں نے حصین سے اُنہوں نے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا

عمرو بن میمون سے اُنہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندر یا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندر یا نے زنا کی تھی تو

فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

میں بھی اُن کے شمار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا ف۵ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عبید اللہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ

ابن عباس رضؓ سے سُنا اُنہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے چھ خصلتیں ہیں کسی کی نسب پر (بن جانے پوچھے) طعنہ مارنا میت پر نوحہ کرنا

وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ بَابُ مَبْعَثِ

عبید اللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا ف۶ باب آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا نام مبارک محمد ہے عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد المطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے

ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ

وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے

ابْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے ف۷

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہمکو نضر بن شمیل نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن حسان بصری سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے

قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَمَکَثَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً ثُمَّ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُتری اُس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اُس کے

اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَمَکَثَ بِھَا عَشْرَ سِنِیْنَ ثُمَّ تُوُفِّیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے پھر آپ کی وفات ہوئی ف

سَلَّمَ بَابُ مَا لَقِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَکَّۃَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اُٹھائیں اُن کا بیان

حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا بَیَانٌ وَّاِسْمٰعِیْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَیْسًا

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے اُن دونوں نے

یَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا یَقُوْلُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً

وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سُنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایہ میں ایک چادر پر

وَّھُوَ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شِدَّۃً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ فَقَعَدَ

تکیہ لگائے بیٹھے تھے اُس زمانہ میں مشرک لوگوں سے ہم سخت تکلیفیں اُٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں

وَھُوَ مُحْمَرٌّ وَجْھُہٗ فَقَالَ لَقَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ لَیُمْشَطُ بِمَشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ

کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذرے جن کے

عِظَامِہٖ مِنْ لَّحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرِقِ

کی کنگھیاں جلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ اُن کے بیچوں بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا

رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَیْنِ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَلَیُتِمَّنَّ اللّٰہُ ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ

دو ٹکڑے کر دیے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ف ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء

الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ مَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ زَادَ بَیَانٌ وَّالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ

سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضر موت تک چلا جائیگا ف اور اللہ کے سوا اُس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے بھیڑیا گلہ

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے اسود بن یزید سے اُنہوں نے عبداللہ بن

اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِیَ اَحَدٌ

مسعود رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا

اِلَّا سَجَدَ اَلَا رَجُلٌ رَاَیْتُہٗ اَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَہٗ فَسَجَدَ عَلَیْہِ وَقَالَ ھٰذَا یَکْفِیْنِیْ

کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اُس نے کہا کنکریوں کی ایک مٹھی اُٹھائی (اُسکو ماتھے میں سکر) پھر سجدہ کیا ف کہنے لگا ہمکو یہ بس

فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ابن مسعود کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا (ف) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى

علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند کافر لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی

جَزُورٍ فَقَذَفَ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ

بچہ دان لیکر آیا اور آپ کی پیٹھ پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہانتک کہ حضرت فاطمہ رضی (آپ کی صاحبزادی) آئیں

عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور آپ کے پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے لیے بد دعا کرنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو)

وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ

فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے تجھ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ

ابْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ

اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف یہ شک شعبہ کو ہوا کہ ابی فرمایا یا امیہ عبداللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا پس بدر کے

فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ حَدَّثَنَا

اور انکی لاشیں کنوے میں پھینکدی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہو گئے تھے اس لیے کنوے میں نہیں ڈالی گئی ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن

حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلْ ابْنَ

عتبہ نے سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن ابزے (صحابی) نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضی سے (سورہ

عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ

فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورہ نساء کی) اس آیت ومن یقتل

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو

موسنا متعمدا کو پوچھو (ف) میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورہ فرقان کی آیت اتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے

أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا

ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اسکو مار ڈالا ہے خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی

الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ

کے کام بھی کیے ف اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) یہ آیت اتاری الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا اخیر تک تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے

الرَّجُلِ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ

وہ اس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جانکر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے ف عبدالرحمن بن ابی

لَا مَنْ نَدِمَ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

جو نادم نہ ہو (یعنے توبہ کرے) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان

قَالَ سَأَلْتُ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ

کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے

إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ

اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈالکر آپ کا گلا زور سے گھوٹا ابوبکر صدیق رضہ

أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتُلُونَ

آن پہونچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑکر اس کو ڈھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے ف تم ایک شخص کو یہ کہنے پر مارتے ہو

رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْآيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے

عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ

عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے ف انہوں نے اپنے (والد عروہ) سے یہ روایت کی

الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بَابٌ

عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی ف اسکو ابوسلمہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا باب

إِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ

ابوبکر صدیق رضہ کے مسلمان ہونے کا قصہ مجھ سے عبداللہ بن محمد آملی نے بیان کیا کہا

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ

مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے انہوں نے بیان احمسی سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے

۳۵

همام بن الحارث قال قال عمار بن یاسر رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم و

ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے

ما معه الا خمسة اعبد و امرأتان و ابو بكر باب اسلام سعد حدثني اسحق

جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مسلمان ہونیکا قصہ مجھ سے

اخبرنا ابو اسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت ابا

کہا ہمکو ابو اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابو اسحاق

اسحق سعد بن ابی وقاص یقول ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیه

سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا

ولقد مكثت سبعة ايام و انی لثلث الاسلام باب ذكر الجن و قول الله تعالى

اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا باب جنوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں

قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو

فرمایا اے پیغمبر کہدے مجھ سے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سنا اخیر آیت تک مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد

اسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سالت

بن اسامہ نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے معن بن عبد الرحمن سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق

مسروقا من اذن النبی صلی الله علیه وسلم بالجن لیلة استمعوا القرآن

بن اجدع سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی تھی کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سننا انہوں نے

فقال حدثني ابوك يعني عبد الله انه اذنت بهم شجرة حدثنا موسى بن

کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ (رسول کے) ایک درخت نے آپکو جنوں کی خبر دی تھی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے

اسمعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال اخبرني جدي عن ابي هريرة رضي

بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحیی بن سعید نے کہا مجھکو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا

الله عنه انه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم اداوة لوضوئه وحاجته

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے

فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغني احجارا

یہی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے میں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا مجھے چند پتھر ڈھونڈ دو

استنفض بها ولا تاتني بعظم ولا بروثة فاتيته باحجار احملها في طرف

لادے میں ان سے استنجا کر لونگا اور ہڈی اور گوبر نہ لانا میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لیکر آیا

توفی حتی وضعت الی جنبہ ثم انصرفت حتی اذا فرغ مشیت فقلت مابال
ہو آپ کے پاس کمد ہے پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ بڑی
العظم والروثۃ قال ھما من طعام الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم
اور گوبر ہیں کیا بات ہے ف۱ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں ف۲ اور میرے پاس نصیبین کے ف۳ جنوں کے قاصد
الجن فسالونی الزاد فدعوت اللہ لہم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا
آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گذریں تو ان کو اس پر سے کھانا
علیھا طعاما باب اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ حدثنی عمرو بن عباس
ف۱ باب ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا
حدثنا عبد الرحمن بن مھدی حدثنا المثنی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس رضی
کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے مثنی بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے
اللہ عنہما قال لما بلغ ابا ذر مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاخیہ
انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا
ارکب الی ھذا الوادی فاعلم لی علم ھذا الرجل الذی یزعم انہ نبی یاتیہ
سوار ہو کر اس مقام (یعنی مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور
الخبر من السماء واسمع من قولہ ثم ائتنی فانطلق الاخ حتی قدمہ وسمع
کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے پہ سنکر انکا بھائی روانہ ہوا یہاں تک پہونچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں
من قولہ ثم رجع الی ابی ذر فقال لہ رایتہ یامر بمکارم الاخلاق وکلاما
سنیں پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سنا ہے جو
ما ھو بالشعر فقال ما شفیتنی مما اردت فتزود وحمل شنۃ لہ فیھا ماء حتی
کو شعر نہیں کہہ سکتے ف ابوذر نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میں کسی تشفی نہیں ہوئی آخر ابوذر نے توشہ لیا
قدم مکۃ فاتی المسجد فالتمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعرفہ وکرہ ان
مکہ پہونچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تلاش کیا پر وہ آپ کو نہ پہچانتے تھے اور انہوں نے ف آپ کو پوچھنا
یسال عنہ حتی ادرکہ بعض اللیل فراہ علی فعرف انہ غریب فلما راہ تبعہ
بھی مناسب نہ سمجھا ف کچھ رات گزر گئی اس وقت حضرت علی نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ باہر والے غریب الوطن ہیں خیر ابوذر حضرت
فلم یسال واحد منھما صاحبہ عن شیء حتی اصبح ثم احتمل قربتہ وزادہ
نہ ابوذر نے کوئی اور بات کہی نہ حضرت علی رضہ نے کچھ پوچھا صبح کو ابوذر نے اپنی مشک اٹھائی
توشہ لیا

إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلَى
پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو نہیں دیکھا جب ابوذر اپنے ٹھکانے کی جگہ گئے

مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ
تو حضرت علی رضؓ اُدھر سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص کو نہیں آیا؟ اُنھوں نے ابوذر کو اٹھایا یا اپنے ساتھ لے

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ
گئے دونوں میں کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی تیسرا دن ہوا تو پھر ف حضرت علی رضؓ نے اُن سے یہی گفتگو کی وہ اُن کے ساتھ

ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي قَدِمْتَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا
جا کر رہے اُس وقت حضرت علی رضؓ نے پوچھا (اری یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے ابوذر رضؓ نے کہا اگر تم مجھ سے بکا عہد اور پیمان کرو

وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
کہ میری رہنمائی کرو گے تو میں کہوں حضرت علی رضؓ نے منظور کیا اُس وقت ابوذر رضؓ نے بیان کیا حضرت علی رضؓ نے کہا تم کو جو خبر پہونچی وہ ٹھیک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي
ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو ف تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستہ میں) کوئی خوف کی بات دیکھوں گا تو اس طرح

أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى
کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے ف اگر میں چلتا رہوں تم بھی چلتے رہنا یہاں تک کہ میں جس گھر میں گھسوں تم بھی اُس میں گھس آنا خیر ابوذر رضؓ

دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ
کو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے ابوذر رضؓ بھی پہونچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سنیں (اُسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور اُن سے میرا حال بیان کر تا وہ جب تک کہ تو میرے

أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى
ف خبر پہونچے ابوذر رضؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہہ دونگا

الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ سنتے ہی

اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ
(قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور انکو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اُس وقت حضرت عباسؓ آن پہونچے اور ابوذر پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ
کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو ف غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستہ میں اُن

ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ

دوسرے دن پھر ابوذر نے یہی کیا تو پھر لوگوں نے آن پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباس آئے اور آنحضرت اوندھے پڑ گئے ف باب سعید بن

ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ

زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمعیل بن

عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ

ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا قسم

وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا

خدا کی جس نے اپنے تئیں اُس حال میں دیکھا کہ عمر نے اسلام لانے سے پہلے مجھکو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور مجھے

أَرْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

جو عثمان کے ساتھ تم نے کیا ہے اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے تو بیشک اسکا سرک جانا بجا ہوگا ف باب حضرت عمر رضہ کے مسلمان

عَنْهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

ہونے کا قصہ مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے

قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ

قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جب سے عمر مسلمان ہوئے ہمارا عزت

أَسْلَمَ عُمَرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ

سے رہے ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا

کہا مجھکو میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمر رضہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ ڈرے

هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ

ہوئے گھر میں بیٹھے تھے ف اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک ڈوری دار چادر اور ایکا ریشمی کرتہ

وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ

کا جوڑا پہنے ہوئے اُن کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اُس نے کہا عمر رضہ

لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ

تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزردہ ہو) انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو وہ مجھکو مار ڈالینگے عاص نے کہا تم

بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصِ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ

عاص کے ایسا کہنے پر مجھکو اطمینان ہوا ف پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگوں سے بھر گیا ہے عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا

ف علانیہ پکارا ف چھڑا دیا پھر ابوذر رضہ اپنے گھر پر چلے گئے وہاں ان کے بھائی بند اور قبیلہ کے لوگ ابوذر کے پاس آئے کہا ہے مسلمان ہونے کی بابت لوگ ابوذر کے ف یہ حضرت عمر رضہ کے پیسو زاد بھائی تھے ان کے چچا جاہلیت کے زمانہ میں دین حنیف کے طالب اور ملت ابراہیمی پر ثابت قدم تھے ف یہ حضرت عمر رضہ کے چچا زاد بھائی تھے ان کے والد زید نہیں کرتے تھے اور کفر کیخلاف نماز پڑھا کرتے تھے ف یہ حضرت عمر رضہ کے ماموں تھے ف یہ حضرت عمر رضہ کے ماموں تھے ف یہ حضرت عمر رضہ کے ماموں

تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ

قصد ہے انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمر رضؓ کو مست سنا وہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن دینار نے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ

اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا

ابن عمر رضؓ نے کہا جب عمر مسلمان ہوئے تو کافروں نے ان کے گھر پر دنگا کیا وہ کہہ رہے تھے عمر نے اپنا دین بدل

عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءُ مُزَيَّبٌ فَقَالَ قَدْ

ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی جبہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا اچھا عمر رضؓ

صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَانْتَاهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ

اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تمکو کیا (تم کیوں دنگہ کرتے ہو) دیکھو (یہ سمجھ کر کہو) عمر میری پناہ میں ہے عبداللہ کہتے ہیں اسکی یہ بات سنتے ہی لوگ ہٹ گئے

مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

وائل کا بیٹا (یا لوگوں نے) پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا عاص بن وائل ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ

بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن محمد بن زید نے ان سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمر رضؓ

لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ

کسی امر کے متعلق یوں کہتے سنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت

رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

شخص سامنے سے گزرا انہوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں)

أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَى الرَّجُلِ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ

اپنی قوم کا کاہن تھا خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اس کو حاضر کیا حضرت عمر رضؓ نے وہی بات کہی تو اس نے کہا میں نے آج کے

كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ

دن کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو حضرت عمر رضؓ نے کہا میں تو تجھ کو جھوٹ کہنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا

كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ

بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمر رضؓ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھکو سنائی ہو اس نے کہا

بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَ

ایک دن میں بازار میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پریشان جبانتی) گھبراہٹ سی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا

حب

إِبْلَاسِهَا وَيَأْسِهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقِهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ

اونٹ ہے (آسمان سے) ٹوٹا دیے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں ف اور اونٹنیوں اور اونٹ بالان کی کمیلوں سے مل گئے ہیں ف

صَدَقْتَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ إِلَهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ

سوا سچ کہتا ہے بیچ میں (ان دونوں میں) ایسا ہوا تیوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ف ایک گائے کا بچھڑا لیکر آیا اس کو اور ان (بتوں) نے ذبح

لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ

کو ویسی زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سنی وہ آواز یہ تھی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد ملے ایک فصیح (خوش بیان) شخص یوں کہتا

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ لِقَوْمٍ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى

ہے لا الہ الا انت یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک پڑے (جلدیے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر سی

يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ

آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد برآئے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لا الہ الا اللہ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں

هَذَا نَبِيٌّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا

اور کے بیٹھے ہیں ف ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس

قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرَ عَلَى

ابن ابی حازم نے کہا مجھ سے سعید بن زید نے بیان کیا تھے میں نے اپنے تئیں اور عمر کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمر نے (رسی سے) باندھ دیا تھا

الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

اس وقت تک عمر مسلمان نہیں ہوئے تھے ف اور تم نے جو ظلم (حضرت عثمان رضہ پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو

مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

بیشک بجا ہے باب چاند پھٹ جانے کا بیان مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا کہ مکے کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کی اس طرف ایک اس طرف)

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ

ف ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند جس وقت پھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ

بِمِنًی فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ

میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ لفظ ثانی یاد رکھنا) اور ابوالضحیٰ نے مسروق سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ انْشَقَّ بِمَکَّةَ وَتَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ بُنَیْجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی

اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ

جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ

جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضؓ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا

میں پھٹا ف۳ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے

اِبْرَاهِیْمُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ بَابُ

ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا چاند پھٹ گیا ف۳ باب

هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُ دَارَ

مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان ف۴ اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ

هِجْرَتِکُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ

منورہ) دکھلایا گیا دو پتھریلی زمینوں کے بیچ میں تو کچھ مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو

مَنْ کَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَاَسْمَاءَ عَنِ

حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابوموسیٰ سے رضؓ اور اسماء بنت عمیس رضؓ کی روایتیں ہیں آنحضرت

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

صلے اللہ علیہ وسلم سے ف۵ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَدِیِّ بْنِ

کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی

الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث

کہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث

قال لا ما یمنعک ان تکلم خالک عثمان فی اخیہ الولید بن عقبۃ وکان

دونوں نے اُن سے کہا تم اپنے اموں حضرت عثمان رضؓ سے اُن کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں

اکثر الناس فیما فعل بہ قال عبید اللہ فانتصبت لعثمان حین خرج الی الصلوۃ

تمہیں گفتگو کرتے ف ہمارا یہ تمہارا کہ لوگوں نے اُس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان رضؓ نے ولید کے ساتھ کیا تھا تعزیر میں (کہ اُسے سو

فقلت لہ ان لی الیک حاجۃ وھی نصیحۃ فقال یا ایھا المرء اعوذ باللہ منک

تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اُس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے اُنہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں

فانصرفت فلما قضیت الصلوۃ جلست الی المسور والی ابن عبد یغوث

ف یہ سنکر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور حضرت عثمان رضؓ

فحدثتھما بالذی قلت لعثمان وقال لی فقال قد قضیت الذی کان علیک

سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی اُنہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیے تھا کر چکے)

فبینما انا جالس معھما اذ جاءنی رسول عثمان فقال لی قد ابتلاک اللہ

میں اُنہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے ایک بلانے والا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبد الرحمن کہنے لگے (بجا ہے) اور انصاری

فانطلقت حتی دخلت علیہ فقال ما نصیحتک التی ذکرت آنفا فقال فتشھدت ثم

ف خبر میں جلا اور حضرت عثمان رضؓ پاس پہنچا اُنہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کی تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا امہ گواہ ہے ف

قلت ان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وانزل علیہ الکتاب وکنت ممن

پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور آپ پر قرآن اُتارا تم اُن لوگوں میں ہوئے جنہوں

استجاب للہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وآمنت بہ وھاجرت الھجرتین الاولیین

نے اللہ اور رسول کا فرمانا مان لیا تم اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں ف

وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورایت ھدیہ وقد اکثر الناس فی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی اور آپ کا طریق (دیکھا کیسی عمدہ حالت اور حق پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ

شان الولید بن عقبۃ فحق علیک ان تقوم علیہ الحد فقال لی یا ابن اخی ادرکت

کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے اُن کو سزا دینا (شراب کی حد لگانا) اُنہوں نے کہا میرے بھتیجے (میرے بیٹے کے برابر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لا ولکن قد خلص الی من علمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا نہیں لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو

مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَشَهِدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى
جو ایک کنواری عورت کو اس کے پردے میں ہوتے ہیں مسلم ۲ پس گواہی دی عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا بیشک اللہ نے بھیجا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى
سچا پیغمبر بنا کر اور اتارا اس پر قرآن شریف اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ
ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکر بھیجے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں رضی
الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهِ مَا
اور مدینہ کی جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم نہ میں نے
عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُ
آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اور ابوبکر رضہ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی ان کی بھی میں نے نافرمانی
وَلَا غَشَشْتُهُ ... ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ
کی نہ ان سے کوئی دغا بازی کی پھر عمر رضہ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی انکی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ ان سے دغا بازی کی
ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ فَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ
اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا ۲ عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی
الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ
ہیں جو مجھکو تم لوگوں کی طرف سے بری بری باتیں پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ ویسا ہی
فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ
ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کرینگے راوی کہتا ہے پھر ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے ۵ حضرت عثمان رضہ نے حضرت علی رضہ سے کہا دیکھ
هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ
تو صلگا کو وہی اس کو کوڑے مار رہے ہے اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا
مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ
جیسے ان لوگوں کا حق تم پر رہتا ۴ مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً
مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضہ اور ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا
رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کرکے وہاں گئیں تھیں) آپنے فرمایا ان

أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ

اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب ان میں کوئی نیک (اچھا) شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر سجدہ بنا لیتے مسجد میں اس کی صورتیں رکھتے

تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہوں گے ف۱ ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے انہوں نے

خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں جب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اس وقت میں ایک (کم سن) چھوکری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ایک نقشی چادر مجھکو اڑھائی آپ خود اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرنے

اور سناہ

يَمَسُّ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ

سناہ فرمانے لگے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے)

یعنے اچھا اچھا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

ہم سے یحیی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف) ہجرت کرنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ

يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا

نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام

يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا وَقُلْتُ

یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے اب کے آپ نے جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کو دوسرا

لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ رُدَّ فِي نَفْسِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

ابراہیم نخعی سے کہا تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں دل میں جواب دیدیتا ہوں ف۲ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ

عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا

انہوں نے کہا ہمنے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سنی ہم ایک جہاز میں ف۳ سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبش

ف۱ حدیث اوپر گزر چکی ہے باب قول اللہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ الخ میں

ف۲ اس سے نماز میں سلام کا جواب دینا منسوخ ہو گیا

ف۳ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یمن کے رہنے والے تھے

سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى
کے ملک حبش نجاشی پاس جاپہنچا دہاں ہمکو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہی کے ساتھ (حبش میں) ٹھیرے رہے مدینہ اُس وقت
قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
پہونچے جب آپ رشہ بالشہ ہیں خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا
لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو
جہاز والو تم کو بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملیگا ف باب نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے موت کا بیان ہم سے ابوالربیع سلیمان
الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
ابن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ
سے اُنہوں نے کہا جس دن (حبش کے) ملک بن اصحمہ یا اصحمہ نجاشی ہجری میں) آنحضرت صلے نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اُٹھو
فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو ف۱ ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُن سے عطاء بن ابی رباح نے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ
اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى
انصاری سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی
النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ حَدَّثَنِي
ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا مجھ سے
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے اُنہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے
مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
بیان کیا اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر
عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
(جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان کر اروایت کیا ف۲ ہم سے
ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے والد ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی

أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس

فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کے مرنے کی خبر کر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو ابواسی سند سے صالح بن کیسان سے اور وہ ابن

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ

انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں باندھو اور نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

باب مشرکوں کا قسمیں کھانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ

حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر ٹھہریں گے جہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں

الْكُفْرِ بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

باب ابوطالب کا قصہ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَرِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ

سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبدالمطلب

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام

عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا

آئے وہ تو آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے غصہ ہوتے تھے آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں اُن کی سفارش نہ کرتا

لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد (مسیب) سے انہوں نے کہا جب ابوطالب پر مرنے کا وقت آنحضرت

عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا چچا تم لا الہ الا اللہ کہہ لو

اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا

مجھ کو یہ روز گار بس تمہارے لیے ایک دلیل ملے گی ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب

طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ

کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو دونوں ان کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے آخیر بات جو کی وہ

كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

یہی تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اسی دین پر میرے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے ہمیشہ وقت تک دعا کرتا

لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

رہوں گا جبتک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورۂ برارت کی) یہ آیت اتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہو گیا تو اب ان

وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا

کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے والے ہوں اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نہیں ہدایت کر سکتا کو

تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ

تو جس کو چاہے راہ پر لگا دے (آخیر تک) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ

الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

ابن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے انہوں نے آنحضرت

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ

قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اوتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک ہو جس سے انکا بھیجا ہانڈی کی طرح ابلتا ہو

دِمَاغُهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ

(جو سب سے ہلکا عذاب ہوگا) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے

۴۸

عَنْ يَزِيْدَ بْهٰذَا وَقَالَ تَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ بَابُ حَدِيْثِ الْاِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ

یزید سے یہی حدیث بیان کی اس میں کہا اس کی ام دماغ جوش مارتی ہے باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی

تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

اسرائیل میں ہے پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمد کو راتوں رات مسجد حرام یعنے حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو معراج کے باب میں جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا

فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں نے اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیے

بَابُ الْمِعْرَاجِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

باب معراج کا قصہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے

قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَّيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ

علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا

وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ

اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (بعضے حضرت جبریل) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے یہاں

مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ

سے یہاں تک تو میں نے جارود بن ابی سبرہ سے جو انس رضی کے مصاحب تھے میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا دل تک

نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ

(پسلی کے گڑھے) سے ناف تک اور میں نے انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک خیر جبرائیل نکالا پھر ایک سونے کا طشت

بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ

لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا ف میرا دل دھویا گیا پھر ف بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا ف اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید)

ایک ایک نکات پر

دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ

جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے انس رضی سے پوچھا ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہوں نے کہا

ثُمَّ يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ

ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہونچتی تھی میں اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھکو لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے

الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ

(پہلے) آسمان پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا (میں ہوں) جبریل۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون

اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ

میں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں

فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ

جبریل نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہیں ان کو سلام کرو میں نے انکو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا

اور کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریل (مجھکو لیکر اور) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے

قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا

جبریل نے کہا میں ہوں جبریل (پوچھا) تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ)

بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ

خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہونچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبریل نے کہا

هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَ

یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے

النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ

جبریل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے انہوں نے کہا جبریل

قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ

پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب تو (اندر والے فرشتہ) کہنے لگے مرحبا

الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہونچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یوسف بیٹھے ہیں جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ

انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھے بھائی کیا اچھے پیغمبر ہیں پھر جبریل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان

الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَ

چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبریل ؑ نے جواب دیا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا

قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ

کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جب تو کہنے لگا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلوایا میں اندر گیا تو ادریس پیغمبر کو دیکھا جبریل نے

قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ

کہا یہ ادریس ؑ ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ

کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریل مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے دربان سے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبریل ؑ

جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ

نے جواب دیا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا مرحبا

فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارون پیغمبر کو دیکھا جبریل ؑ نے کہا یہ ہارون ؑ ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى

جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریل ؑ مجھ کو لیکر اور اوپر چڑھے یہاں تک

أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ

چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا

انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا مرحبا خوب آئے جب میں

خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هٰذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

اندر پہنچا موسیٰ پیغمبر کو دیکھا جبریل ؑ نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ

مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں رو کہنے لگے وجہ یہ ہے کہ میں

أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ

اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا دنیا میں میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائینگے

أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ

خیر جبریل ؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے (دروازہ کھلوایا اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں نے کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے لگے

وا اس سے معلوم ہوا کہ ادریس ؑ نوح ؑ کے دادا تھے اور ابراہیم ؑ کے پردادا تھے ۱۲ منہ ۲ حضرت موسیٰ کا یہ رونا رشک کی راہ سے تھا ۱۲ منہ

ف یعنی فرشتوں نے مجھ کو اور مجھ سے میرے ساتھیوں نے بعد ادا کرنے نماز کے ۱۲ منہ

قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجئ
محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا مرحبا خوب ہی آئے ہیں

جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك فسلم عليه قال فسلمت عليه
جب میں اندر پہنچا ابراہیم پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم ہیں انکو سلام کر و میں نے سلام کیا انہوں نے

فرد السلام قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة
جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہیٰ بلند کر کے مجھکو

المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه
دکھلائی گئی کیا دیکھتا ہوں اسکے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اسکے پتے ہاتھی کے کان کیطرح جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ

سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت
منتہیٰ ہے وہاں اسکی جڑ سے چار دریا بہتے ہیں دو تو پوشیدہ (یعنی جنت میں) دو کھلے ہوئے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیسی ندیاں ہیں

ما هذا يا جبريل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران الفرات و
انہوں نے کہا ندیاں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور

الفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من
فرات پھر بیت المعمور مجھکو بلند کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ

عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي
شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اسکو پی گیا جبرئیل نے کہا یہ پیالہ کیا ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت

الصلوات خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت
ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو موسےٰ کے سامنے سے گذرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا

قال امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين
میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر دن رات میں نہیں

صلاة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل
پڑھ سکنے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں

اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسأله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني
تم ایسا کرو اپنے پروردگار پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہ سنکر میں لوٹا اور اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھکو

عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله
لوٹ کر آیا تو پھر موسےٰ سے ملے انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہوگئیں پھر لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہوں نے وہی کہا

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ

مین پھر گیا دس اور معاف ہوگئین پھر لوٹ کر آیا موسےٰ سے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہوگئین دس بار مین

بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ

فرض ہر دن مین پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ نے وہی کہا مین پھر گیا تو پانچ اور معاف ہوگئین پانچ نماز ہین ہر دن اور رات مین

كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ

فرض ہر دن پھر لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہون نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا مینے کہا پانچ نمازون کا ہر دن اور رات مین

قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

انہون نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نماز ہین ہی نہین ہو سکینگی مین تم سے پہلے لوگون کا بھوپل تجربہ کر چکا ہون

وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ

اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہون ف تم اپنا کرو پھر اپنے پروردگار پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ

لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

مین نے کہا مین اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب مینا سر راضی ہوجاتا ہون مان لیتا ہون ف جب مین آگے

نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

بڑھا تو پکارنے والے (یعنے خود پروردگار) نے پکارا میرا امر جو ٹھہرا چکا تھا وہ مین نے جاری کر دیا اور اپنے بندون پر تخفیف بھی کی ف ہم سے حمیدی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا

انہون نے کہا یہ آیت جو سورۂ بنی اسرائیل مین ہے (وما جعلنا الرؤیا التی ارینا ک الا فتنۃ للناس) اس مین رویا سے (خواب بیداری نہین ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد

عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے

قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ بَابُ وُفُودِ

ابن عباس نے کہا (اسی سورت مین) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے باب انصار کے قاصدون کا

الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

مکہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت ہم سے یحیےٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ

لیث بن سعد نے انہون نے عقیل سے انہون نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ

کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی

مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

ان کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب) کو ہنکر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد کعب سے سنا

يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ

جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے (پیچھے رہ گئے) پورا اسکا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں

بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا

حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ

جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھکو تو اُس رات کے بدلے جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ

أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ

لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ لِي خَالَايَ

سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے

الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ حَدَّثَنِي

عقبہ میں امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے ف مجھ سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف صنعانی نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر نے کہا

أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِمَّنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ

میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھکو ابوادریس

اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور بیعۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حاضر تھے (بلکہ عبادہ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ سے

قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا

آپ کے گرد کئی صحابہ (بیٹھے) تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس قرار پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ بناؤ گے

وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ

چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پانوں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے

وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ

اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقرارون پر ثابت قدم رہے اسکو اللہ تعالیٰ اجر دیگا اور جس

اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ

کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اسکو سزا ملجائے تو آخرت کے عذاب کا اوتار ہو جائیگی اور جو کوئی ان کاموں میں

شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ

پھر اللہ نے اسکا گناہ چھپائے رکھا تو اللہ کو (قیامت کے دن) اختیار ہے چاہے تو اسکو عذاب کرے چاہے اپنے فضل سے بخشدے وہ عبادہ

عَلٰى ذٰلِكَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي

آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو

الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ

الخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبدالرحمان صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضؓ سے وہ کہتے تھے میں ان بارہ نقیبوں میں سے ہوں

بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا

آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی عبادہؓ کہتے تھے ہم نے ان شرطون پر بیعت کی تھی اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ بنائیں گے

وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ

چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق نہ ماریں گے (حق سے اور بات ہے) لوٹ نہ کرینگے

وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ

گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطون کے بدلے اگر ہم انکو پورا کیا ہم کو بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو

ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُوْمِهَا الْمَدِيْنَةَ

اللہ کا اختیار ہے ف باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رضؓ سے نکاح کرنا مدینہ میں تشریف لانا

وَبِنَائِهٖ بِهَا حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

صحبت کرنا مجھ سے فروہ بن ابی المغرا نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتٍّ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی

سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي

ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اترے مجھے بخار آنے لگا اور میرے بال جھڑ گئے

فَوَفَاجِيمَةَ فَأَتَتْنِي أُمِّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي

موندھوں تک خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (رضی اللہ عنہا) میرے پاس آئیں میں اپنی ہمجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھ

فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي

پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا وہ کیا کرنا چاہتی ہیں خیر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ

اور گھر کے دروازے پر لیجا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس درست ہوئی تو انہوں نے پانی لیا اور

بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُمْنَ

میرا منہ اور سر دھویا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں تھیں انہوں نے کہا مبارک ہو

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي

مبارک نصیب بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو انکے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور گھر کی تو میں اسوقت

إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ

جب چاشت کے وقت ایک ہی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا اسوقت میری عمر نو برس

سِنِينَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

کی تھی ۱۲ ہمسے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا ہے

فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ

کہ تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اور جبریل کہتے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے میں جو کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی ہے

أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ

میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اسکو پورا کرے گا ہمسے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ

ہم سے ابو اسامہ نے کہا ان سے ہشام بن عروہ نے انکے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہ آنحضرت کے ہجرت کرنے سے

مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ

تین برس پہلے

فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذَٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى
دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہ سے جب نکاح کیا اُس وقت انکی عمر چھ برس کی
بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
تھی پھر جب اُن سے صحبت کی انکی عمر نو برس کی تھی باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
کرنا عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا ف اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ
روایت کی میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے) میرا خیال ہمامہ
وَهَلَةً إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ
کی طرف ف اور ہجر کی طرف ف تو یہ معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عَادَنَا خَبَّابٌ فَقَالَ
نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے خباب بن ارت
هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ
ہجرت کی تھا خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے
مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً
ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے ف انہی میں مصعب بن عمیر ف ہے جو احد کے دن شہید ہوئے صرف ایک دھاری
فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا
دار کمل چھوڑ گئے ف جب (کفن کے وقت) اُس کمل سے اُنکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھلتے تھے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنا چھوٹا کمل تھا)
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اُن کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو کما لس
أَذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ
اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ پک گیا ف وہ اس کو چن رہا ہے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ
ابن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے انہوں نے کہا میں نے

ف ہجرت کی تھی اللہ کی رضامندی کے لیے اور اللہ کے ذمہ ہے اجر دینا ف یہ ہجرت کی فضیلت ہے ف یہ ہجرت کی فضیلت ہے ف یہ ہجرت کی فضیلت ہے

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا

اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ

کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اُس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کے

اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ

رضامندی کے لیے ہجرت کی اُس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی (ثواب ملیگا) ف۱ ہم سے اسحاق بن

ابْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ

یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے

ابْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ

انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر رضی کہتے تھے

يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَحَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ

ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی ف۲ اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطا

زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ

بن ابی رباح سے کہا میں حضرت عائشہ رضہ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہمنے اُن سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں سے

اَلْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رہی ف۳ یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اُس کو

وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ

فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے مسلمان اپنے پروردگار کا پوجا

رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ

جہاں چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے ف۴ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ اَللّٰهُمَّ

ابن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُنہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے

اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُوْلَكَ

تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں اُن لوگوں سے لڑنا پسند ہے جنہوں نے تیرے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا

اُن کو وطن سے نکالا بالا میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور اُن میں لڑائی بند کر دی ف۵

وبینہم وقال ابان بن یزید حدثنا ھشام عن ابیہ اخبرتنی عائشۃ من
اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھکو حضرت عائشہ رضی نے خبر دی
قومہ کذبوا بنبیک واخرجوہ من قریش حدثنی مطر بن الفضل حدثنا
پھر بھی حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا نکال باہر کیا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں ف مجھ سے مطر بن فضل نے بیان
روح حدثنا ھشام حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لبث
کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضی سے کہا آنحضرت صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین سنۃ فمکث بمکۃ ثلث عشرۃ
اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے
سنۃ یوحی الیہ ثم امر بالھجرۃ فھاجر عشر سنین ومات وھو ابن ثلث
آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور ترسٹھ برس کی
وستین حدثنی مطر بن الفضل حدثنا روح بن عبادۃ حدثنا زکریاء
عمر میں آپ نے وفات پائی مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن
ابن اسحق حدثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس قال مکث رسول اللہ صلی اللہ
اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری کے
علیہ وسلم بمکۃ ثلث عشرۃ ثوفی وھو ابن ثلث وستین حدثنا
بعد مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر ترسٹھ برس کی تھی ہم سے
اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن
اسمعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو النضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام
عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول
تھے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان
منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا
یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر
بہار کی چیزیں دنیا کی جو چاہے اللہ اسکو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے اسکو پسند کرے پس اس نے (آخرت میں جو اللہ کے پاس ہے وہ پسند کیا یہ سنکر ابو بکر رو دیئے
وقال فدیناک بآبائنا وامھاتنا فعجبنا لہ وقال الناس انظروا الی ھذا
کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں ابو سعید کہتے ہیں ہمکو ابو بکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو

ف حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت موصولہ ابن السکن نے وصلہ کیا ہے

الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من
(کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اور اُس
زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ وھو یقول فدیناک بآبائنا وامھاتنا فکان رسول
کو عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اُس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے ماں باپ تصدق ہوں ف۱ پھر ہمکو معلوم ہوا اتحاد بندوں کے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر وکان ابوبکر ھو اعلمنا بہ وقال رسول اللہ
سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی آپ) ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابابکر ولو کنت متخذا
وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابوبکرؓ کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں
خلیلا من امتی لاتخذت ابابکر الا خلۃ الاسلام لا یبقین فی المسجد خوخۃ
سے کسی کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا البتہ اُن سے اسلام کی دوستی ہمارے دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کردو)
الا خوخۃ ابی بکر حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل قال ابن
فقط ابوبکرؓ کی کھڑکی رہنے دو ف۲ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے کہا ابن شہاب
شہاب فاخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ
نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
علیہ وسلم قالت لم اعقل ابوی قط الا وھما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم
تھیں مجھے تو جب سے اپنی ماں باپ کی شناخت ہوئی (اتنی عقل آئی) تو میں نے انکو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں
الا یاتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النہار بکرۃ وعشیۃ فلما
گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں (اور دو دفعہ نہ آتے ہوں)
ابتلی المسلمون خرج ابوبکر مھاجرا نحو ارض الحبشۃ حتی بلغ برک الغماد لقیہ ابن
مسلمانوں کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابوبکرؓ حبش کے ملک کو ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد میں ف۳ پہنچے
الدغنۃ وھو سید القارۃ فقال این ترید یا ابابکر فقال ابوبکر اخرجنی قومی
ابن دغنہ (حارث بن یزید) بلاد قارہ ف۴ قبیلہ کا سردار تھا اُس نے پوچھا ابوبکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھکو
فاریدان اسیح فی الارض واعبد ربی قال ابن الدغنۃ فان مثلک یا ابابکر
نکالدیا میں چاہتا ہوں (اب کی) زمین کی سیر و سیاحت اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں ابن دغنہ بولا ابوبکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے
لا یخرج ولا یخرج انک تکسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف
(یعنی نکالے جانے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ انکو مہیا کر دیتے ہو ناطہ داری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَ
اور جبگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو ابوبکرؓ

ارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ
یہ سنکر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں میں گیا اُن سے کہنے لگا دیکھو

لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَ
ابوبکر کا سا (عمدہ) آدمی کہیں (اپنے شہر کی) نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو اُن کے پاس نہیں ہوتی وَ

يَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ
اور ناطا پروردوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور حق کے معاملات میں حق بجانب غرض قریش نے ابن دغنہ

قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا
کی پناہ دینا میں کی (منظور کر لی) اور اُس سے کہا تم ابوبکرؓ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اسی کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں

وَلْيَقْرَاْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّفْتِنَ
قراءت کریں پر ہم لوگوں کو نہ سنائیں نہ علانیہ یہ کام کریں کیونکہ علانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے

نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ
نہ بگڑ جائیں ف ابن دغنہ نے ابوبکرؓ کو یہ پیغام پہونچایا اور ابوبکرؓ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار

رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهٖ وَلَا يَقْرَاُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ
کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے ف پھر معلوم نہیں ابوبکرؓ کے دل میں کیا آیا

فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ
اُنہوں نے اپنے گھر کے جلو خانہ میں (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے) اُس میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں

نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ
اور بچوں کا ایک جھنڈ اُدھر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابوبکرؓ کو تکتے رہتے اُدھر ابوبکرؓ بڑے رونے والے

رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ
آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو نہ تھام سکتے ف بہرحال (بیکھر) قریش کے سردار گھبرا گئے ف آخر

الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ
اُنہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا اُنہوں نے اُس سے شکایت کی ہم نے ابوبکرؓ کو تمہاری پناہ میں

بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ
اس شرط سے دیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہکر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابوبکرؓ نے اس شرط کو خلاف کیا اُنہوں نے اپنے گھر کے سامنے

ف شاید محل حق کو پہونچے ہوں گے کہ ابن دغنہ کو پہونچ کر کہا ہوگا کہ ہم نے تم کو اس لئے پناہ دی تھی کہ ہم کو آرام رہے ابوبکرؓ اپنا آپا کھو بیٹھے تو ہم کو کیا ہم نے تو تم کو پناہ دی تھی ابوبکرؓ کا طریق مقصود کرنا ہو سو کریں ف حافظہ کہتا ہے کہ یہ معلوم

ف اس طرح کی تکرار کی مدت کتنی تھی ف آخر کار

ف کہیں معاہدہ کا ابوبکرؓ کی مدت میں ف کہیں ابوبکرؓ کی مدت میں ف مسلمان تو مسلمان کافر بھی حق کو پہچانتے ہیں

دارہ فاعلن بالصلوٰۃ والقراءۃ فیہ وانا قد خشینا ان یفتن نساءنا وابناءنا
میدان میں ایک مسجد بنالی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہمکو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم
فانہ فان احب ان تقتصر علی ان یعبد ربہ فی دارہ فعل وان ابی الا ان یعلن
ابوبکرؓ کو اس سے روکو وہ جاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں کہ علانیہ عبادت کرینگے
بذلک فسلہ ان یرد الیک ذمتک فانا قد کرہنا ان نخفرک ولسنا مقرین
تو تم اپنی پناہ اُن سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمھاری پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ تو ہم سے نہ ہو سکیگا کہ ابوبکرؓ کو علانیہ عبادت
لابی بکر الاستعلان قالت عائشۃ فاتی ابن الدغنۃ الی ابی بکر فقال قد علمت
کرنے دیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر سنکر ابوبکرؓ پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے
الذی عاقدت لک علیہ فاما ان تقتصر علی ذلک واما ان ترجع الی ذمتی فانی
میں جو شرط قریش کے لوگوں سے ٹھیرائی تھی اب یا تم اُس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس کردو اس لیے کہ
لا احب ان سمع العرب انی اخفرت فی رجل عقدت لہ فقال ابوبکر فانی ارد
میں یہ پسند نہیں کرتا عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جسکو امان دی تھی اُس کی امان توڑ دی ابوبکرؓ نے کہا ارے تو اپنی امان لے جا
الیک جوارک وارضی بجوار اللہ عزوجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
میں اللہ کی امان پر راضی ہوں اُن دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے
بمکۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمسلمین انی اریت دار ہجرتکم
آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھکو تم مسلمانوں کی ہجرت کا مقام دکھلایا گیا
ذات نخل بین لابتین وھما الحرتان فھاجر من ھاجر قبل المدینۃ و
وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں یعنے مدینہ کے وہ دونوں جانب جنکو حرہ کہتے ہیں ۱۲ یہ سنکر جن مسلمانوں نے
رجع عامۃ من کان ھاجر بارض الحبشۃ الی المدینۃ وتجھز ابوبکر قبل المدینۃ
ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش کی طرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی کی طرف لوٹ آئے اور
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلک فانی ارجو ان یؤذن لی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا ذرا ٹھیر جاؤ مجھے امید ہے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملیگی
فقال ابوبکر وھل ترجو ذلک بابی انت قال نعم فحبس ابوبکر نفسہ علی رسول
ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابوبکرؓ ٹھیر گئے اُن کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصحبہ وعلف راحلتین کانتا عندہ ورق السمر
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں خیر ابوبکرؓ نے دو اونٹنیاں جو اُن کے پاس تھیں اُن کو کیکر کے پتے کھلانے فرق ۶ کیے

وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ

چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے (یہ چارہ گھلانے سے اونٹ خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا

يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ اَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ

ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر کو ابوبکر رضؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِينَا فِيهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ

پہونچے آپ سر چھپائے ہوئے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابوبکر رضؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر

لَهُ اَبِي وَاُمِّي وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آن ہی پہونچے آپ نے اندر آنیکی اجازت مانگی ابوبکر رضؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابوبکر رضؓ سے فرمایا اپنے

وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ

لوگوں کو کہو ذرا باہر جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنے حضرت عائشہ اور ام رومان انکی والدہ)

اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّي قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ

یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی ابوبکر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ

اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ

آپ پر سے صدقے آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکر رضؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی

اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ

اونٹنی لے لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لونگا ف۲ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں

فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ

اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا ف۳ تو اسماء (میری بہن) نے اپنا

اَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ

کمربند پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا سونہ باندھا اس روز سے اسماء کا لقب ذات النطاق (یا ذات

النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ

النطاقین) ہو گیا ف۴ حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ دونوں روانہ ہو کر اس غار میں جا

ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ

گئے جو غار پہاڑ ثور میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے ف۵ عبداللہ بن ابی بکر رضؓ جو جوان لڑکے

ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا

بڑا چالاک

ف۱ ابوبکر رضؓ کا غلام

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی چیز بغیر اجازت لے لی جائے تو اس کی قیمت ادا کر دینی چاہیے

ف۳ اس کا کھانا وغیرہ

ف۴ آپ کا کوہ ثور میں جانا ہجرت کے لیے پکڑے جانے کے خوف سے تھا

ف۵ مشہور ہے کہ ان تین راتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ رضؓ کو پڑھایا

ف۶ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بند دروازہ کھولنے کے لیے ایک سے زیادہ کنجیاں ہوں تو ہر کنجی کو الگ الگ باندھنا ایک مشکل کام ہے

ف۷ جبیر بن مطعم سے اسماء کو خبر ملی کہ ابوجہل نے اسماء کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہے

ف۸ ابوجہل کی راہ سے ذات النطاقین کا تعارف

ف۹ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۰ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۱ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۲ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۳ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۴ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۵ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۶ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۷ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۸ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۱۹ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۰ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۱ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۲ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۳ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۴ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۵ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۶ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۷ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۸ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۲۹ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ف۳۰ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے

ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ
ہوشیار تھا رات کو غار میں جاکر ان کے پاس رہتا اور پچھلی رات وہاں سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت قریش لوگوں کے ساتھ
أَمْرًا يَكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو نقصان پہونچانے کی سناؤنی وہ یاد کرتا رات کی اندھیری ہوتے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
يَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا
اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکرؓ کے غلام تھے وہ ایک دودھاری بکری گلے میں سے روز کے رہتے (اسکا دودھ دوہ کر) چھوڑتے (جب ایک گھڑی رات گذر جاتی
حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَ
تو وہ بکری اس غار پر لیکر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پیکر رات (آرام سے) بسر کرتے
رَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ
پچھلی
رات رہے سے عامر بن فہیرہ (بکریوں میں جلد لے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا تھا تین راتیں برابر ایسا ہی
تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا
کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلے کے ایک
مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ
شخص (عبداللہ بن اریقط) کو اجرت پر راہ بتلانے والا خریت تھیرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا تھا خریت کہتے ہیں اس شخص کو جو
قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ
یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اس نے ہاتھ ڈبو کر ان کے ساتھ حلف کی تھی وہ مگر اسی دین پر تھا جس پر قریش کے
فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ
کافر تھے دونوں صاحبوں نے اس پر بھروسا کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اس کے حوالے کردیں اس سے یہ وعدہ تھیرایا کہ تین راتوں کے
ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ فَأَ
(حسب وعدہ) تیسری رات کو صبح کو اونٹنیاں لیکر حاضر ہو اور دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانیوالا شخص کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے
ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ
ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے بیان کیا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا
مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ
اس سے اس کے باپ مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا ہمارے پاس قریش کے کافروں کی
كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ
ایلچی آیا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ہر ایک کے قتل کرنے والے یا پکڑ لانے

وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنْ قَتْلَةٍ أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ
کے لیے دیت (یعنے سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک
أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا
شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو
أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ
ساحل کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور ان کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے کہا میں (دل میں) پہچان گیا کہ یہ لوگ
إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ
یہ کہا کہ یہ لوگ محمد اور ان کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلاں فلاں لوگ ہونگے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) وہ تو ہمارے سامنے
سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ
ہی کھڑا ہوا پھر گھر جا کر میں نے لونڈی سے کہا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا ٹیلہ اور ٹیلے کے پرے جا کر میرا گھوڑا لے آ وہ
فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ
اور میں اپنا برچھا سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر لکیر کرتے ہوئے)
وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعَتْهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ
نکلا اور برچھے کا اوپر کا جانب نیچے جھکا دیا اسی طرح میں اپنے گھوڑے پاس آیا اور اس پر سوار ہو کر دوڑا سرپٹ جلا جب آنحضرت کے
فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ
قریب ہوا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا
تیر نکالے
مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي
اور اس پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان ہو نچا سکونگا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی لیکن (اونٹوں کے طمع سے) میں پھر
وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
اپنے گھوڑے پر چڑھا اور فال کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھکو لیے ہوئے سرپٹ بھاگ رہا تھا کہ بیان تک کہ میں نے آنحضرت کو قرآن پڑھنے کی آواز
وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ
سنی آپ ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکر بار بار ادھر ادھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے
حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا
گھٹنوں تک زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اس کو دانٹا تب وہ اٹھا مگر ایسی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا
فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ
جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ
مینے پر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میںنے آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھ والوں کو امان کی ندا دی کہ وہ ٹھیر جائیں اُس وقت وہ ٹھیر گئے
فَسَرَيْتُ حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرَ
اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کے پاس گیا جس وقت (راستہ میں) مجھے یہ روکیں ہوئیں تو میرے دل میں یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت
أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ
صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا خیر میںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے ف۱ اس لیے دیت مقرر کی ہے
الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ
۱۲ اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو قریش کی آپ کی نسبت سننی تھیں اور یہ بھی کہا اگر آپ کو توشہ یا سامان درکار ہو تو حاضر
يَرْزَأْنِي وَلَمْ يَسْأَلْنِي إِلَّا أَنْ قَالَ اخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ
ہے لیکن آنحضرت ﷺ اور ابوبکر رضؓ نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی آنحضرت ﷺ نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھنا آخر میں نے
عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
آپ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اُس نے چمڑے کے ٹکڑے پر پیسند لکھدی ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (راستہ میں مدینہ کو جاتے ہوئے)
وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تُجَّارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا
حضرت زبیر رضؓ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آرہے تھے زبیر رضؓ نے
الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ کو سفید کپڑے پہنائے ف۳ اُدھر مدینہ والوں کو
بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح حرّہ تک آتے
غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا
(جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہانتک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اُس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا
انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ
ہوا اتنی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہونچ گئے اُس وقت ایک یہودی ف۴ اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اُس نے
يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آرہے ہیں (ریگستان سے جلدی جلدی آرہے ہیں) جتنا آپ

بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَوْرِدُ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ
نزدیک ہو رہے تھے اتنے ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا کم ہوتا جاتا تھا ف یہودی سمجھ گیا یہ دھوکہ رہا نہیں گیا بے اختیار زور سے چلا اٹھا عرب کے لوگو

الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
یہ تمہارا سردار (بخت بیدار) جس کا تم انتظار کر رہے تھے آن پہونچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتیار سنبھالے اور حرّہ میں جا کر

وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ
آپ سے ملے آپ اُن کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جا کر اُترے یہ

ذٰلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
دن پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا ف ابوبکر صدیق کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
خاموش بیٹھے رہے کئی ایک انصاری آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا ابوبکر کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھکر) یکو

وَسَلَّمَ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو
سلام کرنا شروع کر دیا ف یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکرؓ آگے

بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ
اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اُسی وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا

فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً
خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں رہے اور اُس مسجد

وَأَسَّسَ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیزگاری) پر بنائی گئی (یعنے مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے پھر (جمعہ کے دن) اپنی

سَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ
اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہاں آ کر بیٹھ گئی جہاں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ
اب مدینہ میں مسجد نبوی ہے اُن دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل

مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسَهْلٍ وَسُهَيْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور سکھانے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے جب آپ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا
اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی پھر آپ نے اُن دونوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلامین فساومھما بالمربد لیتخذہ مسجدا فقالا لا بل نھبہ
لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس زمین کو مسجد بنائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو
لک یا رسول اللہ فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقبلہ منھما ھبۃ حتی ابتاعہ منھما ثم بناہ
مفت دیے دیتے ہیں آپ نے مفت لینے سے انکار کیا آخر اسے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور
مسجدا وطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل معھم اللبن فی بنیانہ ویقول وھو ینقل اللبن ھذا
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد بنوی وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھوا رہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں کچھ کام کا بے
الحمال لا حمال خیبر ھذا ابر ربنا واطھر ویقول اللھم ان الاجر اجر الاخرہ فارحم الانصار
فائدہ ÷ اس سے عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ اے خدا ہمارے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ÷ بخش دے انصار اور مہاجرین کو
والمھاجرہ ÷ فتمثل بشعر رجل من المسلمین لم یسم لی قال ابن شھاب ولم یبلغنا فی
اے خدا ÷ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی شعر پڑھی زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا اور ہمکو حدیثیں
الاحادیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمثل ببیت شعر تام غیر ھذا البیت
حدیثیں یہ پہنچیں اُن میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اس حدیث میں ہے ۳

حدثنا عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا ابو اسامۃ حدثنا ھشام عن ابیہ وفاطمۃ
مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ
عن اسماء رضی اللہ عنھا صنعت سفرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر
بنت منذر سے انہوں نے اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ کے لیے جب وہ مدینہ کو چلنے
حین ارادا المدینۃ فقلت لابی ما اجد شیئا ارببطہ الا نطاقی قال فشقیہ ففعلت
لگے توشہ طیار کیا میں ابو بکر رضہ سے کہا باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمر باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اسی کے دو ٹکڑے
فسمیت ذات النطاقین قال ابن عباس اسماء ذات النطاقین حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر
کر ڈال اسماء کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے اُن کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباس رضہ نے اسماء کو ذات النطاق کہا فہم سے محمد بن بشار
حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق قال سمعت البراء رضی اللہ عنہ قال لما اقبل النبی صلی
شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے
اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ تبعہ سراقۃ بن مالک بن جعشم فدعا علیہ
نکلکر) مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساخت بہ فرسہ قال ادع اللہ لی ولا اضرک فدعا لہ
لیے بددعا کی اُس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کریں (اس بلا سے چھٹ جائے) میں آپکو نہیں ستاؤنگا آپ نے دعا کی

قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا

(اُسکا گھوڑا جھٹ گیا) پھر رستہ مین (آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابوبکر رض کہتے ہین سینے ایک پیالہ لیا

فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ

اُس مین تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ مین خوش ہوگیا ف مجھ سے زکریا بن یحیے نے بیان کیا

يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا

اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اسماء بنت ابی بکر رض سے عبداللہ بن زبیر

حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ

اُن کے پیٹ مین تھے اُنھون نے کہا مین (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اُس وقت نکلی جب پورے دنون کا پیٹ تھا خیر مین (مدینہ پہونچکر)

فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ

قبا مین جاکر اُتری (وہان عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے مین اُنکو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے اُنکو اپنی گود مین بٹھایا اور

دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ

ایک کھجور منگوائی اُس کو چبا کر اپنا تھوک اُن کے مونہ مین ڈالدیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ مین پہونچی وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلُ

وسلم کا تھوک اُس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے اُن کے منہ مین ڈالی پھر اُن کے لیے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام

مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ تَابَعَهٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

کے زمانہ مین پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحیے کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا اُنھون نے علی بن مسہر سے

اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جُبْلٰى

اپنے والد سے اُنھون نے اسماء رض سے اُنھون نے (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی حاملہ تھین

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے حضرت عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ

رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا اسلام کے زمانہ مین (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ تھا زبیر کا بیٹا رض آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ جَوْفَهٗ رِيْقُ

علیہ وسلم پاس اسکو لیکر آئے آپنے ایک کھجور لی اور چبا کر اُس کے مونہ مین ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ مین گیا وہ آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا ف ٣ مجھ سے محمد (بن سلام بابن بختی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ

ف ٢ اصل مین اوپر گذر چکی ہے اور یہان دوبارہ لکھی ہے

ف ٣ محمد سے بخاری کے استاد مراد ہین

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ

(عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ

وسلم جب (مکہ سے) مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابوبکرؓ بوڑھے (سفید) ہو کر تھے

وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے اور آپکو (کسی) میں کوئی پہچانتا (راستہ میں کوئی شخص ابوبکرؓ سے ملتا تو پوچھتا

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ

ابوبکر یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ (کہا عمداً) جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے

قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو

پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ (مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابوبکرؓ کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے

بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ

خیر ابوبکرؓ نے جو پیچھے نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آ ہی پہنچا انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اس سوار نے تو ہمکو پا لیا آپ نے جو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تَحْمِحِمُ

اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اسکو گرا دیا پھر کھڑی ہو کر ہنہنانے لگی

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مُرْنِي بِمَا شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُنَا

تب سوار کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھکو حکم دو (میں بجا لاؤنگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھیرا رہ اور کسی کو ہم تک پہونچنے دے (عجب بات ہوئی

قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ

صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا مددگار بن گیا (دشمن کو آپ پر

مُسَلِّحًا لَهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ

سے روکنے لگا) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہونچکر) حرّہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا

فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنِينَ مُطَاعِينَ

آنحضرت اور ابوبکرؓ کے پاس آئے عرض کرنے لگے بے فکری سے سوار ہو جیسے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں

فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ (اونٹنی پر) سوار ہوئے اور انصار گرد اگرد ہتیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا

جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ

اللہ کے پیغمبر آتے ہیں اللہ کے پیغمبر آتے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع کیا اللہ کے پیغمبر آگئے اللہ کے پیغمبر آئے

نَبِيُّ اللّٰهِ فَاقْبَلَ يَسِيْرُ حَتّٰى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فَاِنَّهٗ لَيُحَدِّثُ اَهْلَهٗ اِذْ سَمِعَ

اور سواری مبارک روان رہی یہاں تک کہ آپ ابو ایوب انصاری رضی کے گھر کے پاس اترے آپ اپنے لوگوں سے بیان کیا کرتے تھے عبداللہ بن سلام

بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِيْ نَخْلٍ لِاَهْلِهٖ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجِلَ اَنْ يَضَعَ الَّذِيْ

(یہودیوں کے بڑے عالم) نے آپ کا آنا سنا اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے تھے انہوں نے جلدی کے مارے ان کو جو

يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ

کو باغ میں ایک جگہ رکھا تھا بھی نہیں بلکہ ایسے ہی میں لپٹے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے اور آپ کا ارشاد سنا وہ بھرا اپنے گھر چلے گئے

اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ بُيُوْتِ اَهْلِنَا اَقْرَبُ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہمارے عزیزوں میں ف کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا

اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا بَابِيْ قَالَ فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيْلًا قَالَ قُوْمَا

گھر یہ میرا دروازہ ہے آپ نے فرمایا اچھا تو جا دوپہر کو آرام لینے کی جگہ اپنے گھر میں درست کر ہم دوپہر کو وہیں آرام لینگے ابو ایوب

عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ

گھر میں آئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ پاس آئے (اور تین سوال کیے ان کا جواب ٹھیک پاکر)

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُوْدُ اَنِّيْ سَيِّدُهُمْ وَابْنُ

کہنے لگے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام یا دین آپ لائے ہیں وہ برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار انکے

سَيِّدِهِمْ وَاَعْلَمُهُمْ وَابْنُ اَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوْا اَنِّيْ قَدْ

سردار کا بیٹا انکا بڑا عالم انکے عالم کا بیٹا ہوں آپ انکو بلا کر پوچھیے مگر ان کو یہ خبر نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں

اَسْلَمْتُ فَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا اَنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالُوْا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ فَاَرْسَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ

اگر یہ معلوم ہوگا تو میری نسبت جو باتیں مخالفین کرینگے میرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت کے پاس بیٹھ گئے آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا اور یہودیوں سے

وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ

فرمایا یہود یو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى

میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا ہم کو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا

پیغمبر ہیں آپ نے تین بار ان سے یہی فرمایا اور انہوں نے ہر بار یہی کہا ہمکو معلوم نہیں) آخر آپ نے ان سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگوں

ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَعَلَّمُنَا وَابْنُ عَلَّمِنَا قَالَ فَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى
ہمارے پیشوا و پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ
لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ فَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ فَرَأَيْتُمْ
کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے پھر آپ نے فرمایا دیکھو
إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ
اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے اسوقت آپ نے فرمایا (عبداللہ) سلام کے
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ
اور کہنے لگا ارے یہود یو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت صلعم
رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مردود کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ
باہر کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبیداللہ عمری نے
ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے
فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ
مہاجرین اولین کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کیے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ کے لیے
آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ
ساڑھے تین ہزار (چار قسطوں میں) آن سے پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی تنخواہ کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں
فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے دخل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی ہم سے محمد
ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا
بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے
قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
کہا میں نے ابو وائل سے سنا شقیق بن سلمہ سے انہوں نے کہا ہم سے خباب بن ارت رضؓ نے بیان کیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی

اللہ علیہ وسلم بنتغی وجہ اللہ ووجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا وہ اپنے فضل سے عنایت کریگا) تو ہم میں سے کچھ لوگ تو گذر گئے انہوں نے
من اجرہ شیئا منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم نجد شیئا نکفنہ فیہ
نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے جو احد کے دن شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کمل کے سوا
الا نمرۃ کنا اذا غطینا بھا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج
اور کچھ نہیں تھا جب ہم اس کمل سے انکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھلجاتے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھلجاتا
راسہ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نغطی راسہ بھا ونجعل علی
آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ سر کمل سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر گھاس)
رجلیہ من اذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا حدثنا یحیی بن
جما دو۔ بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ خوب پکا تو وہ اس کو چن رہے ہیں ہم سے یحیی بن بشر نے بیان کیا
بشر حدثنا وھب حدثنا عوف عن معویۃ بن قرۃ قال حدثنی ابو بردۃ بن
کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا
ابی موسی الاشعری قال قال لی عبد اللہ بن عمر ھل تدری ما قال ابی لابیک
جو ابو موسی اشعری کے بیٹے تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمر رضی) نے تمہارے باپ (ابو موسی)
قال قلت لا قال فان ابی قال لابنک یا ابا موسی ھل یسرک اسلامنا مع رسول
سے کیا کہا بیٹے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسی تمکو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہمنے آنحضرت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھجرتنا معہ وجھادنا معہ وعملنا کلہ معہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل اُن کا ثواب تو ہمکو مل جائے
بردلنا وان کل عمل عملناہ بعدہ ینجو نا منہ کفافا راسا برابس فقال ابی لا واللہ
اور آپ کے بعد جو عمل ہمنے کیے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر اُنکے بدلے ہم برابر برابر چھٹ جائیں و۳ تو میرے باپ ابو موسی نے یہ جواب دیا
قد جاھدنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلینا وصمنا وعملنا خیرا
ہمنے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور بہت سے نیک عمل کیے
کثیرا واسلم علی ایدینا بشر کثیر وانا لنرجو ذلک فقال ابی لکنی انا والذی
اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو تو یہ اُمید ہے کہ اللہ جل جلالہ اُن کا ثواب بھی ہمکو دیگا اُس وقت میرے والد حضرت
نفس عمر بیدہ لوددت ان ذلک بردلنا وان کل شیء عملناہ بعدہ ینجو نا منہ
عمر نے کہا خیر تم بھی سمجھو امین تو اُس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرت کے ساتھ جو اعمال ہمنے کیے

گفا فارا سا برا س فقلت ان اباک واللہ خبر من الی حدثنی محمد بن صباح
ہیں اُن سے ہم برابر سر ابر جھوٹ حامیں ابو بردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا خدا کی قسم تمہارے والد بریدہ کے والد کہیں بہتر تھے ف
او بلغنی عنہ حدثنا اسمعیل عن عاصم عن ابی عثمن قال سمعت ابن عمر رضی
خود یا کسی اور نے اُن سے نقل کر کے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے ابو عثمان نہدی سے اُنہوں نے کہا میں نے خود
اللہ عنہما اذا قیل لہ ھاجر قبل ابیہ یغضب قال وقد مت انا وعمر علی رسول
سُنا جب عبداللہ بن عمر رضہ سے کوئی یوں کہتا تھا اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو وہ غصہ ہو جاتے ف عبداللہ نے کہا (جواب) میں اور میرے والد حضرت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدناہ قائلا فرجعنا الی المنزل فارسلنی عمر وقال
عمر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف میں نے دیکھا آپ آرام میں ہیں تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھکو (تمیز کر) پھر بھیجا دیکھو
اذھب فانظر ھل استیقظ فاتیتہ فدخلت علیہ فبایعتہ ثم انطلقت الی عمر
آنحضرت صو جائے ہیں میں گیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں آیا بوس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر کی
فاخبرتہ انہ قد استیقظ فانطلقنا الیہ نھرول ھرولۃ حتی دخل علیہ فبایع
کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں اور میں اور والد دونوں دوڑتے چلے والد آنحضرت پاس گئے اور آپ سے بیعت کی میں نے بھی
ثم بایعتہ حدثنا احمد بن عثمان حدثنا شریح بن مسلمۃ حدثنا ابراھیم
دوبارہ آپ سے بیعت کر لی ف ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن
ابن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء یحدث قال بتا عرابو
یوسف نے اُنہوں نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے اُنہوں نے ابو اسحٰق سبیعی سے اُنہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سُنا وہ کہتے تھے
بکر من عازب رحلا فحملتہ معہ قال فسالہ عازب عن مسیر رسول اللہ
اُن کے والد عازب رضہ سے ایک پالان خریدی میں وہ پالان اُٹھا کر ابو بکر رضہ کے ساتھ چلا والد نے اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا
صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ علینا بالرصد فخرجنا لیلا فاحثنا لیلتنا ویومنا
حال پوچھا اُنہوں نے کہا ہمیں تو مشرکوں کی تاک ہو رہی تھی ف ہم رات کو غار سے باہر نکلے اور رات بھر دوسرے دن بھی تیز چلتے رہے ف
حتی قام قائم الظھیرۃ ثم رفعت لنا صخرۃ فاتینا ھا ولھا شئ من ظل قال
جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک ٹیلہ ہمکو دکھلائی دیا اُس کی آڑ میں کچھ سایہ تھا
میں نے
ففرشت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروۃ معی ثم اضطجع علیھا النبی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ایک چمڑا بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا آپ اُس پر لیٹ رہے اور
صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت انفض ما حولہ فاذا انا براعی قد اقبل فی غنیمۃ
لگا اُس کے گرد (کچرا کوڑا صاف کرنے) گرد جھاڑنے اتنے میں ایک چرواہا دکھلائی دیا جو اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے چلا آ رہا

جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے بعضوں میں فاحیینا سے یعنے رات بھر دن بھر چلتے رہے ۱۲ منہ

يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ
تہادہ بھی ٹبہ کا سایہ لینے کی غرض سے آرہا تھا جیسے ہماری غرض تھی پینے اُس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اُس نے بتلایا فلان صاحب کا

فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ
پینے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اُس نے کہا ہاں ہے پینے کہا تو دوہ سکتا ہے اُس نے کہا ہاں پینے کہا اچھا تو ذرا تھن جھٹک ڈال

شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
(الجھ کا گرد غبار صاف کرلے) میں نے تھوڑا سا دودھ (ایک پیالہ بھر) دوہا میرے ساتھ پانی کی ایک

إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّثْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
چمڑے کا گل تھی اُس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بندھا ہوا تھا جسکو پینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا تھا

فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُس میں سے (ٹھنڈا) پانی پینے اُس دودھ پر اتنا ڈالا کہ وہ نیچے کا ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا

فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ
(آپ بیدار ہو چکے تھے) پینے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے ایسا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب چھک کر پیا) پھر

ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي أَثَرِنَا قَالَ لَبْرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا
ہمنے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براء کہتے ہیں میں ابوبکرؓ کے ساتھ اُنکے گھر میں

عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ
حضرت عائشہ انکی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی ہیں پینے دیکھا اُن کے والد (پینے ابوبکر صدیقؓ) نے اُنکا گال چوما اور پوچھا

كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ
بیٹی کیسی ہے ف ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَرَاهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ
کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے اُن سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا اُنہوں نے انس رضؓ سے جو آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَلَفْتُهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ
اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اُنہوں نے کہا آنحضرتؐ (مدینہ میں) تشریف لائے آپ کے صحابہ میں ابوبکرؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے مجھے

وَقَالَ رَحِيمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ
کا خضاب کیا تھا اور رحیمؒ نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابوعبید نے انہوں نے عقبہ بن وساج

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اَسَنَّ اَصْحَابِهٖ اَبُوْبَكْرٍ مُخَلَّفًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا كَوْنُهَا حَدَّثَنَا

تشریف لائے آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ ابوبکر رضؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی اور وسمہ کا ایسا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ

اَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ كَلْبٍ يُّقَالُ لَهَا اُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ

سے اُن کے والد ابوبکر صدیق نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکر رضؓ نے (مدینہ کو) ہجرت

اَبُوْبَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِيْ قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةَ

کی تو اُس کو طلاق دیدیا پھر اُس کے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے اُس سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا رثیہ ہے

رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

اُسی شداد کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اُس کی چند شعر ہیں یہ ہیں)

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ — مِّنَ الشِّيْزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

گڑھے بن بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے — پرے ہیں ف اونٹ کے کوہان کے عمدہ ف پیالے

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ — مِّنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ

گڑھے ہیں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے — شرابی ہیں ف وہاں گانا بجانا سننے والے

تُحَيِّيْ بِالسَّلَامَةِ اُمُّ بَكْرٍ — وَهَلْ لِّيْ بَعْدَ قَوْمِيْ مِنْ سَلَامٍ

سلامت رہ جو کہتی ہے تجھے یہ ام بکری ف — کہاں ہے اب سلامت حرب میرے سب قوم والے

يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِاَنْ سَنَحْيٰى — وَكَيْفَ حَيَاةُ اَصْدَاءٍ وَّهَامٍ

یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیو گے — کہیں الو بھی پھر انسان ف ہوئے اور زندے

حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے ابوبکر رضؓ سے

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ

انہوں نے کہا میں (غار ثور پہاڑ پر) غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا — میں نے سر جو اٹھایا

رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ بَعْضَهُمْ طَاْطَاَ بَصَرَهٗ

تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو

رَاٰنَا قَالَ اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا ابوبکر رضؓ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جنکے ساتھ میسرا اللہ ہے ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے ولید بن مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام

الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے کہا مجھ سے ابوسعید

اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری رضی نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور

فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ

آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا (آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکیگی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا

اس نے کہا جی ہیں فرمایا تو اُن کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں دیتا ہوں فرمایا انکو دودھ پینے کے لیے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا

يَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ

جب وہ پانی پینے کو لائے جاتو ہیں اس وقت انکا دودھ غریبوں کو بلاتا ہے اس نے کہا بلاتا ہوں فرمایا تو (سب جانوروں کو بیچ کر) دریا کے اس پار جا کر عمل کر

شَيْئًا بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ حَدَّثَنَا

کم نہیں کریگا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا ہم سے

اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَبَّاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ

ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھکو ابو اسحاق نے خبر دی اُنہوں نے براء بن عازب رضہ سے سنا اُنہوں نے کہا پہلے

مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّ

جو (مہاجرین میں سے) مدینہ میں آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمر بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسر رضہ اور

بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

بلال رضہ آئے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ

ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ

عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّ

میں) مصعب بن عمیر آئے اُن کے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے پھر بلال رضہ اور سعد بن

سَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی وقاص اور عمار بن یاسر آئے پھر حضرت عمر رضہ بیس صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے

ف۱ اسکا مطلب یہ ہے کہ ابوالولید ہیں شعبہ کا کہ انہوں نے براء سے سنا اور شعبہ نے ابو اسحاق سے سنا اور ابو اسحاق نے براء سے سنا ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ف۳ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کی ہے

اللہ علیہ وسلم ثم قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اھل المدینۃ فرحوا

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیکر تشریف لائے مینے مدینہ والوں کو کسی بات سے اتنا خوش نہیں

بشیء فرحھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جعل الاماء یقلن قدم رسول

دیکھا جتنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیاں تک کہنے لگیں اللہ کے پیغمبر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما قدم حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور

صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ف ہزار کہتے ہیں آنحضرت ابھی مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور مفصل کی

من المفصل حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ

کئی سورتیں پڑھ چکا تھا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے

علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال قالت فدخلت علیھما فقلت یا

تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو (آب وہوا بدلنے سے) بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی ابوبکرؓ سے کہا باوا

ابت کیف تجدک ویا بلال کیف تجدک قالت فکان ابوبکر اذا

جان کیسے ہو بلالؓ سے پوچھا تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو

اخذتہ الحمی یقول

وہ یہ شعر پڑھتے

کل امرئ مصبح فی اھلہ ... والموت ادنی من شراک نعلہ

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر ... موت اس کے جوتی کے تسمے سے ہے نزدیکتر

وکان بلال اذا اقلع عنہ الحمی یرفع عقیرتہ ویقول

اور بلالؓ رضؓ کا یہ حال تھا جب اُنکا بخار اُتر جاتا اور وہ کر بلند آواز سے یہ شعر میں پڑھتے

الا لیت شعری ھل ابیتن لیلۃ ... بواد وحولی اذخر وجلیل

کاش میں کسی وادی میں رہوں میں ایک رات ... سب طرف میری اگے ہوں وہاں جلیل اذخر نباتات

وھل اردن یوما میاہ مجنۃ ... وھل یبدون لی شامۃ وطفیل

کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل ... آخر ہیں پانی کی جگہ کے جو میں آب براث

قالت عائشۃ فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللھم حبب

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے اُن دونوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا الٰہی ہمکو مدینہ کی

إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَ

ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کردے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور

انْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنے جحفہ میں پہنچدے ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلَتْ عَلَى

نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انکو عبیداللہ بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں

عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

حضرت عثمانؓ کے پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا ف مجھسے میرے والد شعیب نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھسے عروہ بن

عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا ف انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ

اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور

آمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ

حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى

علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپکی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغا بازی) کی

تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق بن یحیے کلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا ف ہم سے یحیے بن سلیمان

ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

نے بیان کیا کہا مجھسے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس بن یزید

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَ

عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انکو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا عبدالرحمان بن عوف اپنے

رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

گھر والوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منا میں اترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے انہوں نے

فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ

مجھکو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المومنین حج کے موسم میں رذالے (کمینے) سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں اور فعل شور

ف ہم سے یحیے بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا مجھسے امام مالک نے بیان کیا ف مجھسے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے بیان کیا ف مجھسے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے خبر دی انہوں نے عبدالرحمان بن عوف سے

ف اس کے اخیر تک امام مالک کی روایت ہے جو اوپر گذری

ف اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

ف اس کے اخیر تک امام مالک کی روایت ہے جو اوپر گذری

ف اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

ف اس کے اخیر تک امام مالک کی روایت ہے جو اوپر گذری

ف اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

ف اس کے اخیر تک امام مالک کی روایت ہے جو اوپر گذری

ف اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

ف اس کے اخیر تک امام مالک کی روایت ہے جو اوپر گذری

ف اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے

حَتّٰی تَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ
پہونچنے تک توقف کرو (۱) وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملوگے جو سمجھدار شریف عقل والے ہیں

وَذَوِیْ رَاْیِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِیْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ بِالْمَدِیْنَةِ حَدَّثَنَا مُوْسٰی
حضرت عمرؓ نے کہا (چلتے) مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لیے) ضرور کھڑا ہونگا (لوگوں کو خوب نصیحت کرونگا) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل

ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ
نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے (انکی

ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ
والدہ) ام العلاء نے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اُن سے بیان کیا کہ عثمان بن

اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِی السُّكْنٰی حِیْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُكْنٰی
مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) اُن کے حصے میں آئے یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کو

الْمُهَاجِرِیْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكٰی عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰی تُوُفِّیَ وَجَعَلْنَاهُ
لیے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر میں بیمار ہوئے میں برسے تک انکی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم اُن کو کفن پہنا چکے

فِیْ اَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اَبَا
اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے (بیساختہ) یہ نکلا ابو السائب (۲) اللہ تم پر رحم

السَّائِبِ شَهَادَتِیْ عَلَیْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
کرے میں اس کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم

یُدْرِیْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ
ہوا کہ اللہ نے اُن کو عزت دی میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر (عثمان کو عزت نہ ہوگی تو) پھر اللہ کریم کو

قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْیَقِیْنُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَیْرَ وَمَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ
عزت دیگا آپنے فرمایا عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اُس کے لیے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن (یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا)

وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّیْ اَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِیْ ذٰلِكَ
میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے (۳) ام علاء نے کہا قسم خدا کی عثمانؓ کے بعد میں کسی کو اچھا نہیں کہا

فَنِمْتُ فَاُرِیْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَیْنًا تَجْرِیْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
میں سو گئی کیا دیکھتی ہوں عثمانؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ
آپ سے یہ جواب بیان کیا آپنے فرمایا جیسا اُسکا نیک عمل ہے (۴) ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ
انہوں نے بشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس میں انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچنے سے پہلے مقرر کر دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي
مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا ان کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی انکے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت
الْاِسْلَامِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ
معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کریں (اور یہ مجمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ابوبکر عید الفطر یا عید ضحے کے دن انکے
يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ اَبُوْ
پاس آئے اس وقت انکے پاس دو چھوکریاں بعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابوبکر نے دو بار یوں کہا
بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ
کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر ابوبکر رضہ سے فرمایا ان کو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے
اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے ف۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے
وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا
دوسری سند اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالصمد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبدالوارث سے سنا وہ
اَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
کہتے تھے ہمسے ابوالتیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا
قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اترے
فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ
ایک محلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپنے بنی نجار
اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ
کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور یہ بھی گزر چکا ہے کہ عید کے دن گانا بجانا جائز ہے اور یہ بھی کہ عید کے دن کھیل دیکھنا جائز ہے اور یہ بھی کہ عید کے دن ہتھیار دیکھنا جائز ہے اور یہ بھی کہ عید کے دن ہتھیار کا کھیل دیکھنا جائز ہے اور یہ بھی کہ عید کے دن ہتھیار کا کھیل دیکھنا جائز ہے اور یہ بھی کہ عید کے دن ہتھیار کا کھیل دیکھنا جائز ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَدِيْفُهٗ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى

کو دیکھا، ہاں اونٹنی پر سوار ابوبکر صدیق رضہ آپ کی خواصی میں بنی نجار کے ارد گرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں

بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

فرمیں آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوایوب انصاری کے جلو خانہ میں اُتر پڑے ف آپ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ

قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ

لیتے ف پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے اُن سے فرمایا تم اپنے اس باغ

ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ

کی مجھ سے قیمت دیکر لو انہوں نے عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اُس کی قیمت اللہ ہی سے لینگے انس کہتے ہیں اس باغ

فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ

میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھجوروں کے درخت

نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ

آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کیے گئے

فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ

اور درخت کاٹ ڈالے گئے انس رضہ نے کہا اُن درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایکقطار بنا دی کر کہہ دی گئی اور دروازہ

حِجَارَةً قَالَ فَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں ف پتھر رکھ دیے انس نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَ

ساتھ تھے (بعض تفسیریں تھرڈ ہوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے کہ کہ وہ آخرت کا فائدہ ہے کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ پس مدد انصار اور

الْمُهَاجِرَهْ **بَابُ** اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ

مہاجروں کی اے خدا ف باب جس نے مکہ سے ہجرت کی اُس کو حج یا عمرہ کرکے پھر مکہ میں ٹھیرنا کیسا ہے ف مجھ سے ابراہیم بن

بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ قَالَ

عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھیرنے کے باب میں کیا سنا ہے

سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِلْمُهَاجِرِ

اُنہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو مناسک حج ٹوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہو جاتا ہے)

بعد الصلوٰۃ باب البناء بمکۃ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ حدثنا عبد العزیز عن ابیہ
تین دن تک (مکہ میں) رہنا درست ہوا۔ باب تاریخ ہجرت۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم

عن سہل بن سعد قال ما عدّوا من مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا من وفاتہ
انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہ نے نہ تاریخ کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا نہ آپ کی

ما عدّوا الا من مقدمہ المدینۃ حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا
وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت فرضت الصلوٰۃ
معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا (مکہ میں) نماز کی دو دو

رکعتین ثم ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا وترکت صلوٰۃ السفر
رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی تو ظہر اور عصر اور عشاء میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں

علی الاولی تابعہ عبد الرزاق عن معمر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

اللہم امض لاصحابی ہجرتہم وہم رثیتہ لمن مات بمکۃ حدثنا یحیی بن قزعۃ
یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت قائم رکھنا اور آبکار رنج کرنا اس شخص کے لیے جو مکہ میں مر گیا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا

حدثنا ابراہیم عن الزہری عن عامر بن سعد بن مالک عن ابیہ قال عادنی النبی
کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے

صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع من وجع اشفیت منہ علی الموت فقلت
انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (دسویں سنہ ہجری میں ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا آنحضرت میرے پوچھنے کو تشریف

یا رسول اللہ بلغنی من الوجع ما ترٰی وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ لی واحدۃ
لائے۔ یعنی دیکھ رہے ہیں یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک پہونچ گئی ہے آپ سے پوشیدہ نہیں ہے میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا کوئی

افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال فالصدق بشطرہ قال الثلث یا سعد والثلث
کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں پھر عرض کیا تو آدھا مال سمجھ آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات

کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس
تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انکو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں

قال احمد بن یونس عن ابراہیم ان تذر ذریتک ولست بناف نفقۃ تبتغی بہا
احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی۔ اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضا مندی

وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِيِّ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
(اور اسکا حکم بجالانے کے لیے خرچ کریگا تجھ کو اسپر ثواب ملیگا یہانتک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالتا ہے منہ عرض کیا یا رسول اللہ

اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ
کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے کہ میں رہجاؤنگا ف آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہیگا ف اور تو جو کوئی نیک کام اسے

بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ
کی رضامندی کے لیے کریگا اُس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوتا جائیگا اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں

اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ
یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور انکو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر ع البتہ ف (افسوس آتا ہے) سعد بن خولہ بیچارہ نقصان میں پڑھیا

لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ ہجرت کے بعد پھر مکہ ہی میں آکر مرگیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے اس

اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَدُرَّ وَرْتَنَتُكَ بَابُ كَيْفَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ
حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا ف باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو آپس میں بھائی بھائی بنادینا

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ
اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے

ابْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنادیا ف اور ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ صحابی) نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابودرداء

بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ
کو بھائی بھائی بنادیا ف ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ
انکو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنادیا سعد بہت مالدار تھے) انہوں نے عبدالرحمن سے کہا ایسا کرو میری بی بیوں اور مال میں سے

وَمَالَهٗ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ
آدھا حصہ لے لو عبدالرحمن نے کہا اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار (بتلا دو) انہوں نے بتلا دی

فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ
عبدالرحمن (دوکان) گئے (خرید فروخت کرکے) کچھ کھوہا اور کچھ گھی لیکر آئے کئی دن کے بعد آنحضرت صلعم نے عبدالرحمن کو دیکھا زردی (خوشبو)

مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کا اثر نشان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے آنہوں نے کہا یا رسول اللہ سینے ایک

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ

انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا آنہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بَابٌ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ

فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ف باب مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے بشر

ابْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ

ابن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ

مدینہ میں آنے کی خبر پہونچی وہ آپ پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے انہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں

ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ

جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ (بہشت میں جاکر) پہلے کیا کھانا کھائینگے

الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا

اور بچہ کیا سبب ہے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرت نے فرمایا جبریل نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھکو بتادیں

قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ

عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنے جبریل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرت نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے

تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ

جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لیجائیگی ف اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا ٹکڑا ہوگا اور جو نہایت لذیذ اور زود

الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ

ہضم ہوتا ہے اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی پر بڑھ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی

مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتْ وَلَدَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَا

پر بڑھ جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ

یارسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ ان سے میرا حال پوچھیے مگر انکو میرے اسلام ہونے کی خبر نہ ہو خبر پہونچی یہودی لوگ آئے

الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا

وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ

اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں فضل اور فضل کا بیٹا آپ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان

عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَخَرَجَ

ہوجائے تو تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ انکو اسلام سے بچائے رکھے آپ پھر بھی یہی پوچھا انہوں نے پھر بھی کہا اس وقت

إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ

عبداللہ بن سلام (جو چھپے کھڑے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ ۔۔۔ ان محمد رسول اللہ یہودی یہ سنکر کہنے لگے عبداللہ بن سلام

شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ

تو ہم سب میں خراب آدمی خراب آدمی کا بیٹا ہے اور انکو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسی بات کا ڈر تھا اور ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو المنہال عبدالرحمن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی

دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ

نے بازار میں کچھ روپیہ (روپوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے ف۲ میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا سبحان اللہ میں نے سنا

لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

بازار میں معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا ف۳ عبدالرحمن کہتے ہیں آخر میں یہ مسئلہ براء بن عازب (صحابی) سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقد نقد ہو وہ تو درست ہے اور

وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْوَرِقُ بِنَقْدٍ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابی) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے

فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

سینے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا (جیسے براء نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ بَابُ

مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے ف۴ باب

إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ + هُدْنَا وَأَصَرْنَا وَهُدْنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا (سورۂ بقرہ وغیرہ میں) جو ھدنا کا لفظ ہے

يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

اسکا معنے یہودی ہوئے اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا کا لفظ ہے اسکا معنے ہم نے توبہ کی اسی سے ہے ہائد یعنے توبہ کرنیوالا ہم سے

قرة عن محمد عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو امن بی

قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دس یہودی

عشرة من اليهود لامن بی اليهودی حدثنی احمد او محمد بن عبيد الله

بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے (۱۲ ہم سے

الغدانی حدثنا حماد بن اسامة اخبرنا ابو عميس عن قيس بن مسلم عن طارق بن

کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے کہا ہمکو ابوعمیس نے خبر دی انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب

شهاب عن ابی موسی رضی الله عنه قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم المدينة و

سے انہوں نے ابوموسیٰ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے

اذا اناس من اليهود يعظمون عاشوراء ويصومونه فقال النبی صلی الله علیه و

دیکھا تو یہود کے کچھ لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا

سلم نحن احق بصومه فامر بصومه حدثنا زياد بن ايوب حدثنا هشيم حدثنا

ہمکو یہ روزہ رکھنے کا یہود سے زیادہ حق ہے پھر آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے

ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لما قدم النبی

ابوبشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب

صلی الله علیه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك

مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا اُن سے پوچھا تو

فقالوا هذا اليوم الذی اظفر الله فيه موسی وبنی اسرائيل على فرعون ونحن

کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبا دیا) اور ہم

نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولی بموسی منكم

اس دن کو بڑا سمجھ کر اس میں روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہمکو تم سے زیادہ موسےٰ سے (لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو)

ثم امر بصومه حدثنا عبدان حدثنا عبد الله عن يونس عن الزهری قال

اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ۱۲ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری

اخبرنی عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما

سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس رضہ سے

ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤسهم

انہوں نے کہا (پہلے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (نماز کے طرح بالوں کو پریشان) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے

وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ

اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا حکم نہ ہوتا تو (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے ف

مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ

حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَ

نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسکی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کچھ باتوں پر

كَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ بَابُ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ

یہ باتوں کا انکار کیا ف باب سلمان فارسی کے اسلام کا بیان ف ہم سے

الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ

حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے کہا دوسری سند ف اور

الْفَارِسِيِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰى رَبٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ

سلمان فارسی سے وہ کئی آقا تھے مجھکو پے در پے اور دس آدمیوں نے ایک ایک کے بعد دوسرے مالک نے خرید کر کے بیچا گیا) ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ

بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ

اَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ

کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حماد نے

اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتَرَةٌ

کہا ہمکو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا حضرت عیسی

بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ

اور حضرت عیسے علیہما السلام کے بیچ میں فترت کا زمانہ (یعنے جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا گذرا ف

ثُمَّ اَبْوَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ اَبْوَابُ السَّادِسَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

فہرست مطالب پارہ پانزدہم تیسیر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح البخاری

صفحہ	مطالب
۱	**باب** مناقب الانصار۔ انصار کی فضیلت کا بیان
۲	**باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأ الانصار۔ آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا اگر میں ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا
۳	**باب** اخاء النبی صلعم بین المہاجرین والانصار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا
۴	**باب** حب الانصار۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے
۵	**باب** قول النبی صلعم للانصار انتم احب الناس الی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں
۶	**باب** اتباع الانصار۔ انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت
″	**باب** فضل دور الانصار۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت
۷	**باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو
۸	**باب** دعاء النبی صلعم اصلح الانصار والمہاجرۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا
۹	**باب** ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے تئیں خود تنگی ہو
۱۰	**باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگزرو۔
۱۱	**باب** مناقب سعد بن معاذ۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۱۲	**باب** قصۃ اسیدبن حضیر وعباد بن بشر رضی اللہ عنہما۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی فضیلت
″	**باب** مناقب معاذ بن جبل۔ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
″	**باب** مناقب سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
۱۴	**باب** مناقب ابی بن کعب۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت
″	**باب** مناقب زید بن ثابت۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۱۵	**باب** مناقب ابی طلحۃ زید بن سہل۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
۱۶	**باب** مناقب عبداللہ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
۱۷	**باب** تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وفضلہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور انکی فضیلت کا بیان۔
۲۰	**باب** ذکر جریر بن عبداللہ البجلی۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت
″	**باب** ذکر حذیفۃ بن الیمان العبسی۔ حذیفہ بن یمان کی فضیلت
۲۱	**باب** ذکر ہند بنت عتبۃ۔ ابن ربیعہ ہند بنت عتبہ کا ذکر
″	**باب** حدیث زید بن عمرو بن نفیل۔ زید بن عمرو بن نفیل

صفحہ	مطالب
۲۳	**باب** بنیان الکعبۃ۔ کعبہ شریفہ کی مرمت کا بیان
۲۴	**باب** ایام الجاہلیۃ۔ جاہلیت کے زمانہ کا بیان
۲۸	القسامۃ فی الجاہلیۃ۔ جاہلیت کی قسامت کا بیان
۳۱	**باب** مبعث النبی صلعم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان
۳۲	**باب** ما لقی النبی صلعم واصحابہ من المشرکین بمکۃ۔ آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کا مکہ میں مشرکوں کے ہاتھ سے جو تکلیفیں اٹھانیں اسکا بیان
۳۴	**باب** اسلام ابی بکر الصدیق۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ
۳۵	**باب** اسلام سعد بن ابی وقاص۔ سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ
″	**باب** ذکر الجن۔ جنوں کا بیان
۳۶	**باب** اسلام ابی ذر الغفاری۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ
۳۸	**باب** اسلام سعید بن زید۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ
″	**باب** اسلام عمر بن الخطاب۔ حضرت عمر کے مسلمان ہونے کا قصہ
۴۰	**باب** انشقاق القمر۔ چاند پھٹ جانیکا بیان
۴۱	**باب** ہجرۃ الحبشۃ۔ مسلمانوں کے حبش کیطرف ہجرت کرنے کا بیان
۴۵	**باب** موت النجاشی۔ نجاشی کی موت کا بیان
۴۶	**باب** تقاسم المشرکین علی النبی صلعم۔ مشرکوں کا قسم کھا کر آنحضرت صلعم کے خلاف عہد و پیمان کرنا
″	**باب** قصۃ ابی طالب۔ ابوطالب کا قصہ
۴۸	**باب** حدیث الاسراء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت المقدس تک جانیکا قصہ

صفحہ	مطالب
۴۸	کا قصہ
۵۲	**باب** ہجرۃ النبی صلعم واصحابہ الی المدینۃ۔ آنحضرت اور آپکے اصحاب کی مدینہ کو ہجرت کرنا
۵۶	**باب** مقدم النبی صلعم واصحابہ الی المدینۃ۔ آنحضرت اور آپکے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا
۸۱	**باب** اقامۃ المہاجر بمکۃ بعد قضاء نسکہ۔ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مہاجر کا مکہ میں ٹھیرنا کیسا ہے
″	**باب** التاریخ۔ تاریخ کا بیان
۸۲	**باب** قول النبی صلعم اللہم امض لاصحابی ہجرتہم۔ آنحضرت صلعم کا اس طرح دعا کرنا یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ اور جو مہاجر مکہ میں فوت ہو گیا اس کے حال پر رحم کرنا۔
۸۳	**باب** کیف اخی النبی صلعم بین اصحابہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ میں بھائی بھائی بنا دینا
۸۴	**باب** پہلے باب سے متعلق
۸۵	**باب** اتیان الیہود النبی صلعم حین قدم المدینۃ۔ یہودیوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا جب آپ مدینہ تشریف لائے
۸۷	**باب** اسلام سلمان الفارسی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

تمت

(اعلان) مشکوۃ مترجم ترجمہ تیسیر الباری اثنا جلدوں میں چھپنی شروع ہو گئی فقط

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

المرتبہ کو کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری مبنائی بہر سامع و قاری مسمی بہ

مطلب خیر ترجمہ

صحاح البخاری

از عمدہ افادات و زبدہ لیفات جناب مولانا مولوی حیدر زمان صاحب المخاطب بہ بخار نور خشک ہائے دیسلسلہ

در مطبع احمدی واقع شہر لاہور شیخ احمد طبع شد

نیازمند کے کتب خانہ میں ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب اکتب مطبع احمدی لاہور

الجزء السادس عشر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۶۴ کتاب المغازی ابواب ۸۹

کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے اور جنہوں نے جہاد دین کے بیان میں

باب غزوۃ العشیرۃ او العسیرۃ قال ابن اسحٰق اول ما

باب عشیرہ یا عسیرہ کی غزوہ کا بیان محمد بن اسحٰق نے کہا سب سے پہلے آنحضرت

غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الابواء ثم بواط ثم العشیرۃ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوا کی غزوہ کیا پھر بواط کا پھر عشیرہ کا

حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا وھب حدثنا

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے

شعبۃ عن ابی اسحٰق کنت الی جنب زید بن ارقم فقیل لہ کم

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں زید بن ارقم کے پاس تھا تو ان سے پوچھا گیا

غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ قال تسع عشرۃ قیل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے انہوں نے کہا انیس

لہ کم غزوت انت معہ قال سبع عشرۃ قلت فایہم کانت

ان میں سے تم کتنے غزووں میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا سترہ میں ابو اسحاق نے کہا میں نے

۲ ۲

أَوَّلَ قَالَ الْعَسِيرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرُ بَابُ ذِكْرِ
پہلے ہوا انہوں نے کہا عسیرہ یا عشیر (شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے اس کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا عشیرہ ف باب آنحضرت صلی اللہ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ
علیہ وسلم کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائینگے ف مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن
ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ
مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابو اسحٰق سبیعی سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون
مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ
نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے سنا انہوں نے کہا ایسا ہوا سعد بن معاذ (انصاری صحابی)
قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَ
اور امیہ بن خلف (قریش کے بڑے کافر) میں دوستی تھی امیہ جب مدینہ پر سے (سوداگری کے لیے شام کے ملک کو) جاتا تو سعد بن معاذ رضہ
كَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
کے گھر پر اترتا کرتا اور سعد جب کبھی (حج یا عمرے کے لیے) مکہ جاتے تو امیہ کے گھر پر اترتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت
سَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي
کرکے) مدینہ میں آگئے تو سعد عمرے کے لیے مکہ گئے وہاں امیہ کے پاس اترے اور اس سے کہنے لگے ذرا ایسا وقت دیکھتے رہو جب کعبہ
سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَامَ بِهِمَا
میں کوئی نہ ہو تو میں اس وقت جا کر کعبے کا طواف کر لوں ف۳ خیر امیہ دوپہر دن کے قریب سعد کو ہمراہ لیکر نکلا (عین طواف میں)
أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ
(ابوجہل (مردود) ملا وہ امیہ کو کہنے لگا ابوصفوان ف۴ یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے امیہ نے کہا سعد ہے ابوجہل نے سعد سے کہا
أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ
کیا تجھ سے بے ڈر ہو کر مکہ میں طواف کر رہا ہے اور دین بدلنے والوں ف۵ کو (اعانت کی) تم نے (اپنے ملک میں) جگہ دی اور لطف یہ کہ
أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ
خدا کی قسم اگر تو ابوصفوان کے ساتھ (اس وقت) نہ ہوتا تو پھر کر اپنے گھر نہ جا سکتا (مارا جاتا) سعد نے بلند آواز سے جواب دیا
صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقُكَ
خدا کی قسم اگر تو مجھکو طواف سے روکیگا تو میں تیرا وہ رستہ روک دونگا جو اس سے بڑھ کر تجھ پر گراں گزریگا یعنے تو مدینہ
عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي
پر سے (شام کے ملک کو) نہ جانے پائیگا امیہ نے سعد کو سمجھایا ابوالحکم ف۶ پر اپنی آواز بلند نہ کرو وہ اس ملک کا سردار ہے

فقال سعد دعنا عنك يا أمية فوالله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

سعد نے کہا امیہ بس کر ابوجہل کی اتنی طرفداری نہ کر قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو آنحضرت ؐ اور آپکے

إنهم قاتلوك قال بمكة قال لا أدري ففزع لذلك أمية فزعا شديدا فلما رجع أمية

اصحاب کے ہاتھ سے مارا جائیگا ف امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں مارینگے سعد نے کہا یہ تو میں نہیں جانتا امیہ سعد کی یہ بات سنکر بہت ڈر گیا ف جب امیہ اپنے گھر گیا

إلى أهله قال يا أم صفوان ألم تري ما قال لي سعد قالت وما قال لك قال زعم

تو اپنی جورو (صفیہ بنت معمر) سے کہنے لگا ام صفوان تو نے سعد کی بات سنی اس نے کہا کیوں سعد کیا کہتا ہے اس نے کہا کہتا ہے کہ محمد صلے

أن محمدا أخبرهم أنهم قاتلي فقلت له بمكة قال لا أدري فقال أمية والله

بیان کیا وہ مجھکو مار ڈالینگے سیدنے پوچھا مکہ میں تو کہتا ہے میں نہیں جانتا خیر (اس کے بعد یہ ہوا) امیہ نے قسم کھالی میں

لا أخرج من مكة فلما كان يوم بدر استنفر أبو جهل الناس قال أدركوا

مکہ سے باہر نہیں نکلنے کا جب بدر کا دن ہوا ابوجہل نے لوگوں سے کہا لڑائی کے لیے نکلو اپنے قافلہ کو بچاؤ

عيركم فكره أمية أن يخرج فأتاه أبو جهل فقال يا أبا صفوان إنك متى ما يراك

امیہ نے مکہ سے نکلنا ناپسند کیا (اس کو اپنی جان کا ڈر تھا) لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابوصفوان تم میدان والوں کے سردار ہو

الناس قد تخلفت وأنت سيد أهل الوادي تخلفوا معك فلم يزل به أبو جهل حتى

جب لوگ دیکھینگے تم نہیں نکلتے تو کوئی نہیں نکلیگا غرض اسی طرح ابوجہل اس کو سمجھاتا رہا آخر (مجبور ہوکر) امیہ

قال أما إذ غلبتني فوالله لأشترين أجود بعير بمكة ثم قال أمية يا أم صفوان

نے کہا خیر جب تو کسی طرح نہیں مانتا (مجھ کو لیے ہی جاتا ہے) تو میں خدا کی قسم ایک ایسا تیز رو عمدہ اونٹ خریدونگا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہوگا پھر امیہ نے

جهزيني فقالت له يا أبا صفوان وقد نسيت ما قال لك أخوك اليثربي قال

اپنے سفر کا سامان کر دے اس نے کہا ابوصفوان کیا تو اپنی مدینہ والے بھائی (سعد) کا کہنا بھول گیا اس نے کہا نہیں میں

لا ما أريد أن أجوز معهم إلا قريبا فلما خرج أمية أخذ لا ينزل منزلا إلا

بھولا نہیں مگر تھوڑی دور تک ان لوگوں کے ساتھ جاتا ہوں ف جب امیہ نکلا (تو رستہ میں) جہاں اترتا دو تین اونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا

عقل بعيره فلم يزل بذلك حتى قتله الله عز وجل ببدر باب قصة غزوة

(تاکہ بھاگنے کا موقع ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے ہی احتیاط کرتا رہا یہانتک کہ اللہ نے اس کو قتل کرا دیا ف باب بدر کی لڑائی کا بیان

بدر وقول الله تعالى ولقد نصركم الله ببدر وأنتم أذلة فاتقوا الله لعلكم

ف اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا اور اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا تھا جبکہ تم ف ذلیل تھے آخر اسلیے

تشكرون إذ تقول للمؤمنين ألن يكفيكم أن يمدكم ربكم بثلثة آلاف من

شکر گزار رہو جب اے پیغمبر مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تمکو یہ بس نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے اتار دے

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

بلکہ اگر تم لڑائی میں صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (یا گو نہیں) اور کافر اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو پروردگار

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

پانچ ہزار نشان دار (یا عمدہ گھوڑوں پر سوار فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا اور یہ جو اللہ نے فرشتوں کی مدد تمہارے لیے بھیجی تو تمہارے دلوں کو خوشی

بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ

اور اطمینان دینے کے لیے ورنہ درحقیقت فتح خدا کی طرف سے ہے جو بڑا زبردست ہے حکمت والا اور فرشتوں کی مدد بھیجنے سے یہ بھی غرض

يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

تھی کہ کافروں کا ایک گروہ کاٹ ڈالے یا اُن کو ایسا مغلوب کرے کہ وہ ناامید ہو کر لوٹ جائیں اور وحشی (ابن حرب حبشی) نے کہا کہ حمزہ نے بدر کے دن

يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ اٰلَايَةَ حَدَّثَنِيْ

طعیمہ بن عدی بن خیار کو مارڈالا اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا یعنی (وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا یہ ایک

يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن

ابْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ

کعب سے اُن کے والد عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے

لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةٍ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ

میں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی آپکو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہ گیا تو

وَلَمْ يُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ

اس میں نہ جانے سے اور سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں (لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ) قریش کا قافلہ

عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ بَابٌ قَوْلُ اللّٰهِ

لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہانی مسلمانوں کو اُن کے دشمنوں سے بھڑا دیا باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال

تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ

میں) فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی فرمایا میں لگاتار ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرونگا

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

اور یہ مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تمکو خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے ورنہ فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے کیونکہ اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

زبردست ہے حکمت والا یہ وہ وقت تھا جب تمکو بے ڈر بنانے کے لیے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور تم کو پاک کرنے اور شیطان کی گندگی

به ويذهب عنكم رجز الشيطان وليربط على قلوبكم ويثبت به الاقدام اذ
دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تیر بارش برسا رہا تھا یہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا
يوحي ربك الى الملئكة اني معكم فثبتوا الذين امنوا سالقي في قلوب
مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جاکر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کافروں کے دل میں
الذين كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان
دہشت ڈالتا ہوں تم ایسا کرنا ان کی گردنوں اور پور پور پر مار لگانا ان
ذلك بانهم شاقوا الله ورسوله ومن يشاقق الله ورسوله فان الله شديد
کی یہی سزا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جو کوئی خلاف کرے اس کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ
العقاب حدثنا ابو نعيم حدثنا اسرائيل عن مخارق عن طارق بن شهاب
کا عذاب سخت ہوتا ہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے طارق
قال سمعت ابن مسعود يقول شهدت من المقداد بن الاسود مشهدا لان اكون
انہوں نے کہا میں نے ابن مسعود رضی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی اگر وہ بات مجھکو حاصل ہوتی تو
صاحبه احب الي مما عدل به اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يدعو
اس کے مقابل میں کسی نیکی کو نہ سمجھتا اس سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہوتی ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں پر بددعا کرتے ہوئے
على المشركين فقال لا نقول لك كما قال قوم موسى اذهب انت وربك فقاتلا
تھے اتنے میں مقداد آن پہونچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس طرح نہیں کہنے کے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے ان سے کہا تھا تم
ولكنا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبين يديك وخلفك فرايت النبي
ہم تو آپکے داہنے طرف بائیں طرف سامنے پیچھے (حاضر) رہ کر آپ فرمائیے جہاں آپکا قدم ہوگا اس سے) الگ نہ ہونگے ابن مسعود کہتے ہیں مقداد کو یہ کہتے ہی
صلى الله عليه وسلم اشرق وجهه وسره يعني قوله حدثني محمد بن عبد الله
میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمکنے لگا آپ خوش ہوگئے محمد بن عبداللہ ابن حوشب
ابن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال قال
نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے
النبي صلى الله عليه وسلم يوم بدر اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا بااللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اقرار پورا کر بااللہ
ان شئت لم تعبد فاخذ ابو بكر بيده فقال حسبك فخرج وهو يقول سيهزم
اگر تیری مرضی یہی ہو (کہ یہ کافر غالب ہوں) تو پھر زمین میں تیرا پوجا نہ ہوگا تب ابوبکر صدیق رضی نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا یا رسول

الجمعة ويولون الدبر باب حدثني ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان ابن

جلے اب پکا فروں کا گردہ شکست پاتا ہے اور پیٹھ دکھاتا ہو باب مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُن کو ابن جریج

جريج اخبرهم قال اخبرني عبد الكريم انه سمع مقسما مولى عبد الله بن الحرث

نے کہا مجھ کو عبد الکریم بن مالک نے خبر دی اُنھوں نے مقسم سے سُنا جو عبد اللہ بن حارث کے غلام تھے

يحدث عن ابن عباس انه سمعه يقول لا يستوي القاعدون من المؤمنين

وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے (سورۂ نساء کی) اس آیت کی جو مسلمان جہاد نہ کر کے گھروں میں بیٹھ رہیں وہ اُنکے برابر نہیں ہو سکتے

عن بدر والخارجون الى بدر باب عدة اصحاب بدر حدثنا مسلم

وہ لوگ جو بدر میں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور جو اُس میں شریک نہیں ہوئے باب جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے اُنکا شمار ہم سے مسلم بن

حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن البراء قال استصغرت انا وابن عمر حدثني

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے براء بن عازبؓ سے کہا میں اور عبد اللہ بن عمر رضؓ دونوں (بدر کے دونوں برس

محمود حدثنا وهب عن شعبة عن ابي اسحق عن البراء قال استصغرت انا وابن

امام بخاری کہتے ہیں اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے براء بن عازب

عمر يوم بدر وكان المهاجرون يوم بدر نيفا على ستين والانصار نيفا و

ابن عمرؓ دونوں بدر کی لڑائی میں کم سن سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کا شمار کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار دو سو چالیس پر کچھ تھے

اربعين ومائتين حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا ابو اسحق

(سب تین سو دس میں سو تیرہ یا تین سو ستاسی تھے) ۳ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہمسے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے

قال سمعت البراء رض يقول حدثني اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ممن

کہا میں نے براء بن عازب سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ بدر کی جنگ

شهد بدرا انهم كانوا عدة اصحاب طالوت الذين جازوا معه النهر بضعة

میں جو لوگ شریک تھے اُنکا شمار وہی تھا جو طالوت ۳ (بادشاہ) کے ساتھ والوں کا تھا جو نہر کے پار گئے تھے یعنے تین سو دس پر

عشر وثلثمائة قال البراء لا والله ما جاوزه النهر الا مؤمن حدثنا عبد

کئی آدمی براءؓ نے کہا طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایماندار تھے (بے ایمان بزدل شقاوت پیکر نہر پر رہ گئے تھے) ہم سے عبد اللہ

الله بن رجاء حدثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء قال كنا اصحاب محمد

بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے براء بن عازبؓ سے اُنھوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم نتحدث ان عدة اصحاب بدر على عدة اصحاب طالوت

وسلم کے اصحاب یوں کہا کرتے تھے کہ بدر والوں کا شمار وہی تھا جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا

الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا يُجَاوِزُ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَثُمِائَةٍ

جو طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی اور وہی لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے جو ایماندار تھے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضا قَالَ كُنَّا

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے براء

نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ

ابن عازب سے انہوں نے کہا ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی جنگ والوں کا شمار تین سو دس پر کئی آدمی کا تھا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ

جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نہر پار گئے تھے اور طالوت کے ساتھ نہر پار وہی گئے تھے جو ایماندار تھے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے بد دعا کرنا اور انکا مارا جانا

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا

الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ

اور قریش کے کئی کافروں کے لیے بد دعا کی ف۱ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور

وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ

ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں خدا گواہ ہے میں نے ان لوگوں کو بدر کے میدان میں پڑے دیکھا دوپ

وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا بَابٌ ۵ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

اس دن بڑی گرمی تھی باب ابوجہل کا مارا جانا ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد نے

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضا أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ

اسامہ نے کہا ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا ہمکو قیس بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے وہ جنگ بدر میں ابوجہل کے

بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

پاس آئے اس میں کچھ جان باقی تھی ف۲ ابوجہل نے کہا بھلا مجھ سے بڑھکر کوئی شخص ہے جسکو تمنے مارا ف۳ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے ان سے انس رضی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ

نے انس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے دن صحابہ سے) فرمایا ابوجہل کو کون دیکھکر آئے گا اس کی خبر لاتا ہے فلاں (یہ سنکر)

مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ

عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا تو عفراء کے دونوں بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو (تلوار دے) اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا ہے (یہ دیکھ کر) فرمایا

بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو

وہ کیا کہنے لگا بھلا مجھ سے بڑھکر کون شخص ہے جسکو اسکی قوم نے قتل کیا یا یوں کہنے لگا اس شخص سے کون بڑھکر ہے جس کو اسکی قوم نے قتل کیا ہو

جَهْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انس رضی سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابوجہل کو دیکھکر اس کی کون خبر لاتا ہے یہ سنکر عبداللہ بن

ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ

مسعود گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے انہوں نے اسکی داڑھی پکڑ لی اور کہا تو

أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى

ابوجہل ہے اس نے جواب دیا مجھ سے بڑھکر کون شخص ہے جس کو اسکی قوم نے یا تم لوگوں نے مارا (۱۲) مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان

أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا

کیا کہا ہمکو معاذ بن معاذ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہمکو انس بن مالک نے خبر دی پھر ایسی ہی حدیث بیان کی ہم

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَتْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے یوسف بن ماجشون سے یہ حدیث لکھی انہوں نے صالح بن ابراہیم سے

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

روایت کی انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمن بن عوف سے یہی قصہ عفراء کے دونوں بیٹوں کا بیان کیا مجھ سے

الرُّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ

محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ

انہوں نے حضرت علی رضؓ سے — انہوں نے کہا قیامت کے دن سب سے پہلے ف میں پروردگار کے سامنے جھگڑا چکانے کے لیے دوزانو

لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا

بیٹھوں گا — قیس بن عباد نے کہا اسی بارہ میں (سورۂ حج کی) یہ آیت اتری یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے

فِي رَبِّهِمْ قَالَهُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ

پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے دونوں فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے ایک طرف حمزہ اور علی رضؓ اور عبیدہ رضؓ

ابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ

ابن حارث بن عبد المطلب (مسلمانوں کی طرف سے) اور دوسری طرف سے شیبہ اور عتبہ پسر ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ ۵ ہم سے قبیصہ نے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضؓ

کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابوذر غفاری رضؓ سے

قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ

انہوں نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن آخر تک قریش کے چھ آدمیوں کے بارہ میں اتری علی اور حمزہ اور

وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ

عبیدہ بن حارث ایک فریق — اور شیبہ بن ربیعہ — اور عتبہ بن ربیعہ — اور ولید بن عتبہ ایک طرف

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا — کہا ہم سے یوسف بن یعقوب نے — وہ بنی ضبیعہ کے

فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ + حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي

محلہ میں اترا کرتے تھے اور بنی سدوس کے غلام تھے + انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے بیان کیا انہوں نے

مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضؓ فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ هٰذَانِ

ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا حضرت علی رضؓ نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن آخر تک

خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

ہم لوگوں کے بارہ میں اتری — ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری

عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رضؓ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ

سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے

هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

یہ آیتیں ہذان خصمان اخیر تین آیتوں تک) عدد ان چھ آدمیوں کے بارہ میں اتری جو بدر کے دن مقابل ہوئے ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس سے کہا میں نے ابوذر سے سنا

ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ

وہ قسم کھا کر کہتے تھے یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم (سورہ حج کی) اُن لوگوں کے حق میں اتری

بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَرِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَيْ رَبِيعَةَ

جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے تھے حمزہ اور علی اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے

وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے) مجھ سے احمد بن سعید ابو عبداللہ اشقر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور

مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَ

سلولی نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحق سبیعی سے انہوں نے کہا ایک شخص

أَنَا أَسْمَعُ قَالَ شَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

میاں حضرت علی بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں شریک تھے کیا مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے تھے اور (اوروں سے) بڑھ کر تھے ہم سے عبدالعزیز

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے

عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبَتْ أُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ

انہوں نے اپنے والد (ابراہیم) سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمن بن عوف رضؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے اور امیہ بن خلف سے ایک تحریر ہو گئی

يَوْمُ بَدْرٍ ذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ حَدَّثَنَا

تھی کہ بدر کے دن امیہ اور اسکے بیٹے علی کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ بلال بدر کے دن (مسلمانوں میں) کہنے لگا اگر امیہ بن خلف بچ

عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے

عَبْدِ اللَّهِ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اس میں سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت جتنے

مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا

لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بڈھے (امیہ بن خلف) نے کیا کیا ایک مٹھی مٹی لی اور اپنی پیشانی سے لگا لی کہنے لگا بس یہ کافی ہے

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

(اسحٰق کے بدل) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس بڈھے کو امیہ کو دیکھا بدر کے دن، کفر ہی کی حالت میں مارا گیا ف مجھ کو ابراہیم

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلٰثُ

ہشام یوسف نے بیان کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا زبیر کو تین گہرے زخم

ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ اِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاُدْخِلُ اَصَابِعِي فِيهَا

لگے تھے ان میں ایک مونڈھے پر تھا میں (بچپنے میں) اپنی انگلیاں اس میں گھسیڑا کرتا عروہ

قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ

نے کہا ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور ایک یرموک کی لڑائی میں ف عروہ نے کہا حبیب عبداللہ بن زبیر (حجاج ظالم کے ہاتھوں) شہید ہوئے

الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ

ف تو عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو ہیں نے

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَّةٌ فَلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ ۔ بِهِنَّ فُلُولٌ

کہا ہاں اس کے کہا اس کی نشانی کیا ہے میں نے کہا بدر کی لڑائی میں اسکی دھار ایک طرف سے ذرا ٹوٹ گئی تھی عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ کہتا ہے ہیں

مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ۔ ثُمَّ رَدَّهُ عَلٰى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَاَقْمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ

ان کی تلواروں کی دھاریں ٹوٹی ہیں ف پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دیدی ہشام بن عروہ کہتے ہیں میرے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار

وَاَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اَخَذْتُهُ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ

اور ہمارے لوگوں میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے (قیمت دیکر) وہ تلوار لے لی مجھے آرزو رہگئی (کاش) میں اسکو لے لیتا ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا ہم

عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ حُلِّيَ بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ حُلِّيَ

سے ہشام نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میرے والد زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا زیور تھا شاید وہی

بِفِضَّةٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

زبیر رضی کی تلوار ہوگی ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے

اَنَّ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ اَلَا

انہوں نے کہا ایسا ہوا یرموک کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ نے زبیر رضہ سے کہا چلو کافروں پر حملہ کرو

تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ اِنِّي اِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ

ہم تمہارے ساتھ حملہ کرینگے انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں تم نہ کرو تو جھوٹے ہوگے انہوں نے کہا نہیں ہم ضرور حملہ کرینگے (جھوٹے نہیں ہینگے)

عَلَيْهِمْ حَتّٰى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ اَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَاَخَذُوا

غرض زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے (انکو مارتے ہوئے) بار نکل گئے انکے ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا پھر وہاں سے اپنے لوگوں کی طرف

بِلِجَامِ فَرَسِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةً ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ

لوٹے تو رومی کافروں نے ان کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور انکے مونڈھے پر دو ماریں لگائیں ان ماروں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں علی عروہ کہتے ہیں

كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ ۔ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ

میں بھیجتی میں ان زخموں میں انگلیاں ڈالکر کھیلا کرتا تھا ق ۔ عروہ نے کہا یہ موکل کی لڑائی میں زبیر کے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا

ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیر نے عبداللہ کو ایک گھوڑی پر سوار کرکے (حفاظت کے لیے) ایک شخص کے سپرد کر دیا تھا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا انس نے ابوطلحہ انصاری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ

بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے ناپاک کنوئے میں

مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

پھینکدینے کا حکم دیا اور آنحضرت ﷺ کا قاعدہ یہ تھا جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین رات انہی کے مقام میں تیر کرتے (گذارتے)

فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ

بدر میں بھی تین دن رہے تیسرے دن آپ نے حکم دیا اونٹنی پر زین کسا گیا پھر آپ چلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی چلے

أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ

وہ سمجھے شاید آنحضرت ﷺ کسی کام کے لیے جا رہے ہیں خیر آپ (چلتے چلتے) اس کنوئے کے سینڈ پر کھڑے ہوئے اور قریش کے کافروں کو

فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ

نام بنام آواز دینے لگے ان کا نام لیتے اور ان کے باپوں کا ذکر کرتے فلانے فلانے کے بیٹے فلانے فلانے کے بیٹے

فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا

اب تمکو یہ اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا فرمانا مان لیتے ہم سے تو جس ثواب اور اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ

حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ

سچا پالیا تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ پایا یا نہیں ابوطلحہ نے کہا یہ سنکر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی

أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

لاشوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں (بیفائدہ کیا سنینگی) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے

بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ۔ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ

میں جو باتیں کہہ رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سنتے (انہی کے برابر سنتے ہو) قتادہ نے (اس حدیث کی تفسیر میں) یہ کہا اللہ نے اس وقت ان مردوں کو

قولہ توبیخاً وتصغیراً ونقیمۃً وحسرۃً وندماً حدثنا الحمیدی حدثنا
انکو تنبیہ کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس لانے اور شرمندہ کرنے کے لیے ف ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا
سفیان حدثنا عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفراً قال
ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے (سورہ ابراہیم کی)
ھم واللہ کفار قریش قال عمرو ھم قریش ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم نعمۃ اللہ
قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو (دینار) نے کہا (اس آیت میں) لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرت صلعم کی ذات ہے
واحلوا قومھم دار البوار قال النار یوم بدر حدثنی عبید بن اسمٰعیل حدثنا
دار البوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ پہنچا دیا عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے
ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ قال ذکر عند عائشۃ رض ان ابن عمر رفع الی النبی
ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر آیا
صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب فی قبرہ ببکاء اھلہ فقالت انما قال
کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیعذب بخطیئتہ وذنبہ وان اھلہ
علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے
لیبکون علیہ الان قالت وذاک مثل قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ہیں (انکو یہ خبر نہیں کہ مردے کا کیا حال ہے) اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر
وسلم قام علی القلیب وفیہ قتلی بدر من المشرکین فقال لھم ما قال انھم
کے گڑھے پر کھڑے ہوئے تھے جس میں مشرکوں کی لاشیں تھیں جو بدر کے دن مارے گئے تھے آپ نے فرمایا وہ میرا کہنا سن رہے ہیں
لیسمعون ما اقول انما قال انھم الان لیعلمون ان ما کنت اقول لھم حق ثم
ہیں حالانکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اب ان کو معلوم ہو گیا کہ جو میں کہتا تھا (کفر کو چھوڑ دو اللہ پر ایمان لاؤ) سچ تھا ہم حضرت عائشہ رض (سورہ نمل کی) یہ
قرأت انک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع من فی القبور تقول حین تبوؤا
آیت اور (سورہ فاطر کی) یہ آیت کہ پیغمبر تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور (سورہ فاطر کی) یہ آیت کہ پیغمبر تو قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا یہ معنی ف
مقاعدھم من النار حدثنی عثمان حدثنا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن
دوزخ میں اپنے ٹھکانے ہو پہنچ جائینگے ف مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے
ابن عمر رض قال وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلیب بدر فقال ھل
انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور (مشرکوں کو جو مارے گئے تھے مخاطب کر کے) فرمایا

وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ (رض)

تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تحقیق سچے ہے یا پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میری کہنا سنتے ہیں ابن عمر رضی کی یہ روایت حضرت عائشہ

فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ

سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا ان لوگوں کو اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا

أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ **بَابُ** مَا

وہ سچ تھا پھر انہوں نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت پڑھی اے پیغمبر تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اخیر آیت تک **باب** جو صحابہ جنگ بدر میں

مَنْ شَهِدَ بَدْرًا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو

شریک ہوئے ان کی فضیلت مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق (ابراہیم بن محمد

إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ

فزاری) نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہ رض بدر کے دن شہید ہوئے وہ لڑکے تھے

هُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ

ان کی والدہ (ربیع بنت نضر انس رض کی پھوپھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر کہنے لگیں (یا رسول اللہ) آپ جانتے ہیں

مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى

حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (جیسی ہے) تو میں صبر کروں گی ثواب کی امید رکھوں گی اگر کسی اور (بری) حال میں ہے

مَا آصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي

تو آپ دیکھیے میں کیا کروں (کیسا رونی پیٹنی ہوں) آپ نے فرمایا افسوس کیا تو دیوانی ہے کیا بہشت ایک ہی سمجھتی ہے (اللہ کی بہت سی جنتیں ہیں

جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ

اور تیرا بیٹا حارثہ تو فردوس میں ہے **ق** مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی کہا

سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن حبیب)

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ

سلمی سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابومرثد غنوی اور زبیر (تینوں کو بھیجا

وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ

تینوں گھوڑے سوار تھے فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان) وہاں ایک مشرک عورت ملیگی (اسکا نام سارہ تھا)

مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ

اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا (مکہ کے) مشرکوں کے نام پر وہ اس سے لے آؤ) حضرت علی رض کہتے ہیں (ہم چاروں روضہ خاخ میں)

قال ما صفحہ ۱۴

۱۵

لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا
جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں پہنچے اس کو پایا وہ ایک اونٹ پر جارہی تھی ہمنے اس سے کہا لا خط (نکال) اس نے کہا میرے پاس تو
كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کوئی خط نہیں ہے ہمنے اسکا اونٹ بٹھایا اور تلاشی لی تو کوئی خط نہ ملا آخر ہمنے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جھوٹ نہیں ہوسکتا
وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ وَلَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ
خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کرکے دیکھینگے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو (مجبور ہوکر) اپنے تہبند ایک چادر کی تہ بند
مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باندھے ہوئے تھی اور خط نکالکر دیا فلما خیبر ہم وہ خط لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے (خط بڑا تھا)
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ
حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاطبؓ نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت (دغابازی) کی ہے آپ اجازت دیجیے میں اسکی گردن اڑا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ مَا بِي أَنْ
دیتا ہوں آپ نے حاطب (کو بلاکر آنا) ہو پوچھا حاطب تو نے یہ کیا کیا حاطب رضؓ نے عرض کیا خدا کی قسم بھلا مجھکو کیا جنون ہوا ہے
لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ
کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (نہ رکھوں (یا خدا کی قسم میں تو دل سے اسلام اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں) میری عرض صرف خط کا لکھنے سے حرف
الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ
اتنی ہی تھی کہ قریش کے کافروں پر میرا کچھ احسان ہوجائے اس کے لحاظ سے میرے بال بچوں جائیداد وغیرہ کو (تباہ نہ کریں) اللہ انکا مالک ہے وہی انکی بچائی کرے (آپ جانتے
مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جن کی وجہ سے انکا گھر بار مال سب (بچا ہوا ہے) اللہ بچاتا ہے (میرا کوئی ایسا عزیز وہاں نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاطب کا بیان سنکر)
صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
فرمایا سچ کہتا ہے اس کو اچھا ہی کہو (مسلمان سمجھو منافق وغیرہ ایسے لفظ نہ کہو) حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی
فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ
حکم دیجیے میں اسکی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا تم کو معلوم نہیں (اللہ نے (آسمان سے) بدر والوں کو دیکھ
بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
فرمایا اب تم جیسے چاہو اچھے برے کام کرو تمہارے لیے (بہشت واجب ہوگئی یا میں نے تم کو بخشدیا)
فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ بَابٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
حضرت عمرؓ یہ سنتے ہی آبدیدہ ہوگئے اور کہنے لگے اللہ اور اسکا رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتا ہے باب مجھ سے عبداللہ بن محمد

مُحَمَّدٌ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا کہا ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید

ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ قَالَ لَنَا

اور زبیر بن منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تمہارے قریب آجائیں (زد پر) اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو بچائے رکھو

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن

ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ

غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اور منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید سے انہوں نے کہا

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَّرُوكُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تم پر ہجوم کر آئیں

فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

اس وقت انکو تیر مارو اور اپنے تیر (ایسے وقت کے لیے) بچا کر رکھو مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے

أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں

عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

عبداللہ بن جبیر کو (درہ کی حفاظت کے لیے) تیر اندازوں پر سردار کیا وہ ۷۰ کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ

صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر کا نقصان کیا ستر

أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ حَدَّثَنِي

کو قید کر لیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا جنگ احد میں ابو سفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ آج ہو گیا اور لڑائی دونوں کی ایک طرح ہے مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے دادا (عامر)

أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ

کہا میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا ہے (خواب میں) جو اس خیر کا لفظ دیکھا اس کی تفسیر یہی ہے

وَتَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِیْ اَتَانَا بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ

کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنے فتح دی اور سچائی کا بدلہ وہ ہو جو بدر کی لڑائی کے بعد اسنے ہمکو دیا ف مجھ سے یعقوب بن

سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنِّیْ لَفِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ

اُنہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے اپنے دادا (عبد الرحمن بن عوف) سے اُنہوں نے کہا بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا

اِذِ الْتَفَتُّ فَاِذَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ یَسَارِیْ فَتَیَانِ حَدِیْثَا السِّنِّ فَکَاَنِّیْ لَمْ اٰمَنْ

یعنے نگاہ پھیری تو کیا دیکھتا ہوں میرے داہنے بائیں دو نوجوان جو ان لڑکے ہیں (انصار کے) مجھے اُن لڑکوں کو دیکھکر (ڈر پیدا ہوا) ف

بِمَکَانِهِمَا اِذْ قَالَ اَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ یَا عَمِّ اَرِنِیْ اَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ یَا ابْنَ

اُن کے داہنے بائیں ہونے سے کہ اطمینان جاتا رہا تب ہیں کیا ہوا اُن میں سے ایک نے چپکے سے جس کی خبر اُس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا چچا ذرا ابوجہل

اَخِیْ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ اِنْ رَاَیْتُهٗ اَنْ اَقْتُلَهٗ اَوْ اَمُوْتَ دُوْنَهٗ

بھتیجے تجھ کو ابوجہل سے کیا مطلب تو کیا کریگا وہ کہنے لگا بھتیجے خدا سے یہ عہد کیا ہے اگر میں ابوجہل کو دیکھوں تو اُسکو مار ڈالونگا یا خود مارا جاؤنگا ف

فَقَالَ لِیْ الْاٰخَرُ سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ فَمَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ مَکَانَهُمَا

پھر دوسرے نے بھی اسی طرح چپکے سے جس کی خبر اُس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے یہی پوچھا جب تو میں نے اُنکو بدل دوسرے مرد وں کے بیچ میں رہنے کی آرزو نہ کی

فَاَشَرْتُ لَهُمَا اِلَیْهِ فَشَدَّ عَلَیْهِ مِثْلُ الصَّقْرَیْنِ حَتّٰی ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ

آخر مجھ نے اشارہ سے بتلا دیا یعنی ابوجہل ہے یہ سنتے ہی وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح اسپر جھپٹے ف الد (مار تلوار دن) اُسکا کام تمام کر دیا

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب زہری نے خبر دی

کو کہا مجھ

عُمَرُ بْنُ اُسَیْدِ بْنِ جَارِیَةَ الثَّقَفِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُهْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

عمر بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابو ہریرہ رضہ کے یاروں میں تھا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَیْنًا وَّ

اُس نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی جاسوسی کی ٹکڑی بھیجی ف اور

اَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰی اِذَا

اور اُسکا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو کیا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے (یا ماموں) جب جب

کَانُوْا بِالْهَدْاَةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ هُذَیْلٍ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْیَانَ

ہدہ میں پہونچے جو ایک مقام ہے عسفان اور مکہ کے درمیان وہاں ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ بنی لحیان سے کسی نے اُنکو آنے کا ذکر کر دیا

فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰی وَجَدُوْا مَاْکَلَهُمْ تَمْرًا

اُنہوں نے سو آدمی تیر انداز اُن کے تعاقب میں روانہ کیے یہ لوگ (یعنے بنی لحیان) اُس ٹکڑی کا کھوج لگاتے لگے ایک مقام پر جہاں اُس ٹکڑی کے لوگ

فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوْہُ فَقَالُوْا لَمْ یَثْرِبْ فَاتَّبَعُوْا آثَارَہُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِہِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُہٗ

مسلمان یا مین گھسنے لگے یہ یثرب (مدینہ) کا بھوز معلوم ہوتا ہے ف۱ انکی پتہ پر انکے قدموں کا نشان دیکھتے چلے جب عاصم اور انکے ساتھیوں نے

لَجَؤُا اِلٰی مَوْضِعٍ فَاَحَاطَ بِہِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَہُمْ اِنْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَیْدِیْکُمْ وَلَکُمُ

دیکھا یہ لوگ آن پہونچے تو ایک (بلند) جگہ پر پناہ لی بنی لحیان کے تیراندازون نے انکو گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ اپنے تئین سپرد کردو ہم تم سے

الْعَھْدُ وَالْمِیْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْکُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَیُّھَا الْقَوْمُ اَمَّا

عہد و پیمان کرتے ہین ہم کسی کو نہین مارنے کے عاصم نے اپنے ساتھیون سے کہا لوگو مین تو کافر کی

اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِیْ ذِمَّۃِ کَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پناہ مین نہین اترنے کا اور دعا کی یا اللہ ہمارا حال ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دے

فَرَمَوْھُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَّنَزَلَ اِلَیْھِمْ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ عَلَی الْعَھْدِ وَالْمِیْثَاقِ مِنْھُمْ

بنی لحیان نے انکو تیر مارنا شروع کیے عاصم (سات آدمیون سمیت) شہید ہو رہگئے تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ

خُبَیْبٌ وَّزَیْدُ بْنُ الدَّثِنَۃِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْکَنُوْا مِنْھُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِیِّھِمْ

اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) یہ تینون (لاچار ہوکر) انکے عہد پر بھروسا کرکے اتر آئے جب انھون نے ان تینون پر قابو پایا تو کمان کی

فَرَبَطُوْھُمْ بِھَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ ھٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰہِ لَا اَصْحَبُکُمْ اِنَّ لِیْ

اور اُس سے انکی تشکین کسین اسپر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے ف۲ مین تو تمھارا کہی تمھارے ساتھ نہین جانیکا مجھ

بِھٰؤُلَاءِ اُسْوَۃً یُّرِیْدُ الْقَتْلَی فَجَرَّرُوْہُ وَعَالَجُوْہُ فَاَبٰی اَنْ یَّصْحَبَھُمْ فَانْطَلَقَ بِخُبَیْبٍ وَّ

اپنے ساتھیون کے پاس جو مارے گئے جانا چاہتا ہون انھون نے اُس کو کھینچا اور بہت زور لگایا کہ تا کہ لیجائین اما اُس نے کسی طرح نہ مانا ف۳ اور خبیب اور

زَیْدِ بْنِ الدَّثِنَۃِ حَتّٰی بَاعُوْھُمْ بَعْدَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ

زید بن دثنہ کو اپنے ہمراہ لیگئے ان دونون کو کہ مین جاکر بیچا یہ واقعہ بدر کی لڑائی کے بعد ہوا تو خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹون

ابْنِ نَوْفَلٍ خُبَیْبًا وَّکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ یَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَیْبٌ

نے خرید لیا ف۴ ہوا یہ تھا کہ خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا ف۵ خیر خبیب (ایک مدت تک) بنی حارث کے پاس قید رہے

عِنْدَھُمْ اَسِیْرًا حَتّٰی اَجْمَعُوْا قَتْلَہٗ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰی

(انکو حرام مہینے گذر جانے کا انتظار تھا) جب انھون نے انکے قتل کی ٹھان لی تو خبیب نے حارث کی ایک بیٹی سے استرہ مانگا ف۶

یَسْتَحِدُّ بِھَا فَاَعَارَتْہُ فَدَرَجَ بُنَیٌّ لَّھَا وَھِیَ غَافِلَۃٌ حَتّٰی اَتَاہُ فَوَجَدَتْہُ مُجْلِسَہٗ

کے بال صاف کرنے کو اُس نے دیدیا اتفاق سے اسکا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا ماں کو خبر نہ تھی اُس نے جو دیکھا تو وہ بچہ خبیب کی ران پر بیٹھا

عَلٰی فَخِذِہٖ وَالْمُوْسٰی بِیَدِہٖ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَۃً عَرَفَھَا خُبَیْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَیْنَ

ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ مین ہے یہ حال دیکھکر بچہ کی ماں پریشان ہوگئی ف۷ ایسی گھبرائی کہ خبیب نے اُسکی پریشانی (چہرے سے) پہچان لی

اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ

کہ میں اس بچہ کو مار ڈالونگا میں ایسا کبھی نہیں کرنیکا (واہ رے خدا ترسی) اس بچہ کی ماں کہتی ہے خدا کی قسم میں نے کوئی قیدی خبیب سے بڑھ کر نیک نہیں

وَّاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمًا يَّاْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا

یا خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اُن دنوں

بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَّكَانَتْ تَّقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ

مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ (خاص) اللہ تعالیٰ نے خبیب کو بھیجا تھا ف۱ خبیب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے کیلئے حرم کی سرحد سے

مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ

باہر لے گئے تو خبیب نے اُن سے کہا ذرا مجھ کو دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے کہا اچھا

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسِبُوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ

خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں ف۲ پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبرا رہا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا

اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ ؎

انکو بالکل تباہ کردے ایک ایک کرکے مار ڈال ان میں سے کسی کو مت چھوڑ پھر یہ شعر پڑھے

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا	عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں	مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ پہ گروں
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ	يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں گر وہ چاہے نہ ہو ٹکڑوں میں بوں	تن جو ٹکڑے ہو کر بے اب ہو جانگا اسکو جو روپہ برکت دے ذوالجلال

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ سُرُوْعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهٗ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ

اُس کے بعد حارث کا بیٹا ابو سروعہ عقبہ اُٹھا اور اُس نے خبیب کو شہید کیا خبیب ہی سے یہ سنت نکلی جو مسلمان اس طرح

مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَاَخْبَرَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ

بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے ف۳ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو عاصم اور اُنکے ساتھیوں کے شہید ہوتے کی اُسی

اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ يُّؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ

دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے ف۴ قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصم کی لاش پر بھیجا یا کہ اُس میں سے کچھ کاٹ کر لائیں جو پہچانا جائے کیونکہ

قَتَلَ رَجُلًا عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ

عاصم نے ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط طعون) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح اُن کی لاش پر

مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَّقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَّقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوْا امْرَاَةً

آدمیوں سے لاش کو بچایا (ایک کو بھی اس لاش میں ہاتھ نہ دینے دیا) اور کعب بن مالک (صحابی) نے کہا جو سے لوگوں نے بیان کیا کہ عورت

ابن الربیع العمری وھلال ابن امیۃ الواقفی رجلین صالحین قد شھدا
ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دو نیک بخت شخص تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے (لیکن تبوک کی لڑائی میں پیچھے رہ گئے

بدرا حدثنا قتیبۃ حدثنا اللیث عن یحیی عن نافع ان ابن عمر رض ذکر لہ ان
تھے) ف۱ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا کسی نے

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وکان بدریا مرض فی یوم جمعۃ فرکب
عبداللہ بن عمر رض سے جمعہ کے دن یہ بیان کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو بدری صحابی (اور عشرہ مبشرہ میں) تھے بیمار ہیں وہ سوار ہو کر اُن کے دیکھنے

الیہ بعد ان تعالی النھار واقربت الجمعۃ وترک الجمعۃ وقال اللیث
کو گئے اُس روز دن چڑھ گیا تھا جمعہ کا وقت قریب تھا انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا ف۲ اور لیث بن سعد رح نے

حدثنی یونس عن ابن شھاب قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ
کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے

ان اباہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزھری یامرہ ان یدخل علی
اُن کے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث

سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسالھا عن حدیثھا وعن ما قال لھا
اسلمیہ پاس جاؤ اور اُس سے حدیث پوچھو اور جو اُس کے سوال کے جواب میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استفتتہ فکتب عمر بن عبد اللہ بن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عمر بن عبداللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ

الارقم الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ بنت الحرث اخبرتہ انھا
سبیعہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا وہ

کانت تحت سعد بن خولۃ وھو من بنی عامر بن لوی وکان ممن شھد بدرا
سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوے کے قبیلے میں (یا اُن کا حلیف) تھا اور وہ اُن لوگوں میں تھا جو جنگ بدر میں

فتوفی عنھا فی حجۃ الوداع وھی حامل فلم تنشب ان وضعت حملھا بعد وفاتہ
شریک تھے نیکن حجۃ الوداع میں گذر گیا سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گیا اُس کے مرتے ہی کچھ مدت نہیں گذری کہ سبیعہ جنی (پچیس دن میں یا اس سے بھی کم)

فلما تعلت من نفاسھا تجملت للخطاب فدخل علیھا ابو السنابل بن بعکک
جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو بناؤ سنگار کیا اُس نے بناؤ سنگار کیا اُس وقت ابوالسنابل بن بعکک عبدالدار

رجل من بنی عبد الدار فقال لھا مالی اراک تجملت للخطاب ترجین النکاح
قبیلے کا ایک شخص اُس کے پاس گیا کہنے لگا سبیعہ کیا کیفیت ہے میں دیکھتا ہوں تو تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے بن ٹھن کر بیٹھی ہے شاید تو نکاح

ف۱ اس کو دیا تھا
کا دعوا جس سے کیا تھا
ان دونوں شخصوں کو
کسی شہر والوں میں نہیں
شریک کیا کیونکہ ثبوت
کے لئے یہ ضروں ایک
کا ہونا چاہیے جس کو امام بخاری
نے غزوہ تبوک میں وصل کیا ہے
ف۲ اس حدیث سے کیا ہے
کہ خطبہ سے پہلے جمعہ
چھوڑ دینا جائز ہے
زید بن عمرو بن نفیل
جنگ میں شریک نہ تھے
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
کو جاسوسی کے لیے بھیجا تھا
ان کے لوٹنے سے پہلے لڑائی

فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا

کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت کے) نہ گذر جائیں سبیعہ کہتی ہے جب میں نے

قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو السنابل کی یہ بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي

آپ کے فتوے چاہا آپ نے یہ فتوے دیا کہ جب تو جن چکی تو عدہ کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو گیا اور آپ نے

بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

فرمایا اگر تجھ کو خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے لیث کہ ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے روایت کیا اور

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ

یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے یونس نے کہا مجھے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھکو محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے خبر دی جو

مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا

بنی عامر بن لوی کا غلام تھا اُن کو محمد بن ایاس بن بکیر نے خبر دی اور اُن کے والد ایاس بدر کی جنگ میں شریک تھے

بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

اَخْبَرَهُ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر

جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ

دی اُنہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے اُنہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے اُنہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو

أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

بدر والوں میں تھے انہوں نے کہا حضرت جبریل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آ کے کہنے لگے آپ بدر والوں

تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ

کو کیسا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو

مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى

جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحیی بن سعید

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ

انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے اور رفاعہ بدر والوں میں اور اُن کے والد رافع بیعت عقبہ والوں

أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ

میں سے تھے ۱۲ رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے تھے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے ۱۲ کہتے تھے

سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تھا (یعنے بدر والوں کو جیسے اوپر گذرا) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو

يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے یحیے بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا ایک فرشتہ (حضرت جبریل ؑ) نے آنحضرت صلعم سے پوچھا

وَعَنْ يَحْيٰى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيثَ

ف اور یحیی بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہاد سے روایت کی یحیے اس دن یزید کے ساتھ تھے جب معاذ نے ان سے یہ حدیث بیان کی

فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ

یزید نے کہا معاذ نے کہا پوچھنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے مجھ سے ابراہیم بن موسے نے

ابْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ

سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریل آن ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے

عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ بَابٌ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

لڑائی کے ہتیار لگائے ہوئے ف باب مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے

الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ

کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ابوزید (قیس بن سکن) صحابی لاولد مرگئے وہ

عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

بدری تھے ف۳ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ

یحیے بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن حباب سے کہ ابوسعید خدری رض

الْخُدْرِيَّ رض قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا أَنَا

سفر سے واپس آئے ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا انہوں نے کہا میں تو یہ نہیں

بِآكِلِهِ حَتّٰى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلٰى أَخِيهِ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ

کھانے کا جب تک مسئلہ نہ پوچھ لوں ف آخر وہ اپنے ماں جائے بھائی پاس گئے جو بدری تھے یعنے قتادہ بن نعمان انصاری پاس

فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقَضَ لَنَا مَا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ

انہوں نے کہا تمہارے (سفر کو) جانے کے بعد ایک دوسرا حکم دیا گیا جس سے وہ حکم منسوخ ہوگیا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت

رُءُوْمِ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ

رکھنا منع ہوا تھا مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَیْرُ لَقِیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ عُبَیْدَةَ بْنَ سَعِیْدِ بْنِ

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا زبیر سے والد زبیر بن عوام کہتے تھے بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو

الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا یُرٰی مِنْهُ اِلَّا عَیْنَاهُ وَهُوَ یُکْنٰی اَبَا ذَاتِ الْکَرِشِ فَقَالَ اَنَا

دیکھا ہتیار دن میں غرق صرف دونوں آنکھیں اسکی کھلی ہوئی تھیں اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی کہنے لگا میں

اَبُوْ ذَاتِ الْکَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِیْ عَیْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ

ابو ذات الکرش ہوں میں نے ایک برچھی لیکر اس پر حملہ کیا اسکی آنکھ پر ماری فوراً وہ مر گیا ہشام کہتے ہیں مجھ

فَاَخْبَرَتْ اَنَّ الزُّبَیْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلَیْهِ ثُمَّ تَمَطّٰیْتُ فَکَانَ الْجَهْدُ اَنْ

سے بیان کیا گیا زبیر کہتے تھے اس عبیدہ پر گرا تو میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور دونوں ہاتھ کھینچ کر کے بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی اس کی آنکھ

تَزَعَهَا وَقَدِ انْثَنٰی طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلَهُ اِیَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

میں سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے (مڑ گئے تھے) عروہ نے کہا یہ پر مجھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضہ سے مانگی

وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا

انہوں نے دیدی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو زبیر نے پھر ابو بکر رضہ سے مانگی

اَبُوْ بَکْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ اَبُوْ بَکْرٍ سَاَلَهَا اِیَّاهُ عُمَرُ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ

انکو دیدی جب ابو بکر رضہ کی وفات ہوئی تو عمر نے مانگی ان کو دیدی جب عمر رضہ کی وفات ہو گئی

اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ

پھر زبیر نے لی تو عثمان رضہ نے مانگی انکو دیدی جب عثمان شہید ہو گئے تو یہ برچھی

اٰلِ عَلِیٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ فَکَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰی قُتِلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ

حضرت علی رضہ کے (یا اس کے بعد ان) کی اولاد پاس رہی آخر عبداللہ بن زبیر رضہ (ان سے) مانگ لی انکے پاس رہی جب یہ شہید ہو گئے ہم سے ابوالیمان

اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری کو کہا مجھ کو ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ خولانی نے خبر دی

اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَکَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کہ عبادہ بن صامت نے کہا جو بدری تھے اور (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو (آخر حدیث تک جو کتاب

قَالَ بَایِعُوْنِیْ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

الایمان میں گزر چکی) ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ

کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ

ہیں تھے جو بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت (ثبیتہ ابوحذیفہ کی جورو)

أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ

کا غلام تھا (ایران کا رہنے والا) اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنی بیٹے کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا تھا جیسے آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی (جیسے اب ہندوؤں میں ہے) جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا (متبنے

إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ

کر لیتا) تو اسی کے نام سے پکارا جاتا (اسی کا بیٹا کہلاتا) اور اس کے مال کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالے نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اتاری ہے بالکون

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک ۳ ہم سے علی بن حفص مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن مفضل نے

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى

کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جلوے کے روز (جس دن آپ خاوند

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ

نے اُن سے صحبت کی) میرے پاس تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھے گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے (یہ ربیع نے خالد سے کہا) اور کچھ چھوکریاں

بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ

اُس وقت دف بجا رہی تھیں بدر کا دن جو اُنکے بزرگ مارے گئے اُن کی تعریفیں کر رہی تھیں ۳ ایک چھوکری ان میں لگانے گانے یہ کہنے لگی مصرعہ

يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ

ہم میں پیغمبر ہے جو جانتا ہے کل کی بات ۔ یعنے کل کیا ہوگا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہہ ۳ اور پہلے جو کہہ رہی تھی وہی کہہ

تَقُولِينَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا

۳ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے دوسری

إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ

بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ ابن عباس رضی نے کہا مجھ کو ابوطلحہ نے خبر دی

صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور بدر کی جنگ میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ یُرِیْدُ التَّمَاثِیْلَ الَّتِیْ

(رحمت کے) فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (ابن عباسؓ نے کہا) جاندار وں کی

فِیْھَا الْاَرْوَاحُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

مورتیں مراد ہیں ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس بن یزید ایلی نے دوسری سند

ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَۃُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ

امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے اُنہوں نے زہری سے کہا ہمکو امام زین العابدین

اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ کَانَتْ لِیْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِیْبِیْ مِنَ

اُنکو اُن کے والد امام حسین علیہ السلام نے اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰؓ سے اُنہوں نے کہا بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی میرے حصے میں

الْمَغْنَمِ یَوْمَ بَدْرٍ وَّکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مِنَ

آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پانچواں حصہ اُس دن اللہ نے عطا کیا تھا اُس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھکو

الْخُمُسِ یَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِیَ بِفَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

دی (ایسی) واونٹنیاں ہاں (جب میں حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے صحبت کرنا چاہی تو

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا فِیْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ اَنْ یَّرْتَحِلَ مَعِیَ فَنَاْتِیَ بِاِذْخِرٍ

میں نے ایک سنار (نام نامعلوم) سے وعدہ لیا جو بنی قینقاع کے یہودیوں سے تمہارے ساتھ چلے اور دونوں ملکر اونٹنیوں پر لاد کر) اذخر گھاس

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِیْعَہٗ مِنَ الصَّوَّاغِیْنَ فَنَسْتَعِیْنَ بِہٖ فِیْ وَلِیْمَۃِ عُرْسِیْ فَبَیْنَا اَنَا اَجْمَعُ

لائیں (وہ سنار لوگوں کے کام آتی ہے) میرا مطلب یہ تھا یہ گھاس بیچکر میں اپنے کام کا ولیمہ کروں جبر میں اسی خیال میں اپنی اونٹنیوں کے لیے

لِشَارِفَیَّ مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَایَ مُنَاخَتَانِ اِلٰی جَنْبِ حُجْرَۃِ

پالان رسیاں اور توبڑے فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے گھر کے بازو

رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِشَارِفَیَّ قَدْ اُجُبَّتْ اَسْنِمَتُھُمَا وَ

بیٹھی تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں اونٹنیوں پاس گیا دیکھتا کیا ہوں کسی نے اُنکے کوہان کاٹ لیے ہیں اور

بُقِرَتْ خَوَاصِرُھُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَکْبَادِھِمَا فَلَمْ اَمْلِکْ عَیْنَیَّ حِیْنَ رَاَیْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ

اُن کی کوکھیں چیر کر کلیجی نکال لی ہے یہ سامان دیکھکر میں بے اختیار رو دیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا

فَعَلَ ھٰذَا قَالُوْا فَعَلَہٗ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَھُوَ فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ

(بھائی) یہ کس کا کام ہے اُنہوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا اور کس کا اور وہ اس گھر میں کئی انصاریوں کے ساتھ (شراب پی رہے ہیں

الانصار عندہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائہا الا یا حمز للشرف النواء ✤

ایک گانے والی لونڈی بھی ہے (نام نامعلوم) اُن کے یار دوست بھی ہیں ہوا یہ کہ گانے والی نے یوں گایا اے اونٹنیوں حمزہ کا ٹوپہ موٹی بلند اونٹنیاں ✤

فوثب حمزۃ الی السیف فاجب اسنمتہما وبقر خواصرہما واخذ من اکبادہما قال

یہ سنتے ہی حمزہ تلوار لیکر لپکے اور بیدھڑک اُن اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ کر انکی کلیجیاں نکال لیں ف حضرت علی رضؓ

علی فانطلقت حتی ادخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ

کہتے ہیں میں وہاں سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پاس زید بن حارثہؓ بیٹھے تھے

وعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لقیت فقال مالک قلت یا رسول اللہ ما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھکر پہچان لیا (کہ میں سخت رنجیدہ ہوں) پوچھا کیوں خیریت تو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رایت کالیوم عدا حمزۃ علی ناقتی فاجب اسنمتہما وبقر خواصرہما وہا ہو

آج کی سی مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھی حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم کیا اُن کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور ایک گھر

فی بیت معہ شرب فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ فارتدی ثم

میں بیٹھے شرابیوں کے ساتھ پی رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی چادر اوڑھکر آپ بیدل

انطلق یمشی واتبعتہ انا وزید بن حارثۃ حتی جاء البیت الذی فیہ حمزۃ

چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپکے پیچھے چلے آپ اُس گھر پر پہونچے جس میں حمزہ تھے

فاستاذن علیہ فاذن لہ فطفق النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما فعل

اور اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت دی گئی آپ نے حمزہ کو ملامت کرنی شروع کی تم نے یہ کیا کیا

فاذا حمزۃ ثمل محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صعد

دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں انکی آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی پھر نظر اوپنچی کی

النظر فنظر الی رکبتیہ ثم صعد النظر فنظر الی وجہہ ثم قال حمزۃ وہل انتم

اور گھٹنوں تک آپکو دیکھا پھر اور اونچی کی اور آپکے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ دادا (عبد المطلب)

الا عبید لابی فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ

کے غلام معلوم ہوتے ہو ف اُس وقت آپنے پہچان لیا کہ حمزہ بالکل نشہ میں (مست) ہیں اور آپ اُلٹے پاؤں

علیہ وسلم علی عقبیہ القہقری فخرج وخرجنا معہ حدثنی محمد بن عباد

وہاں سے لوٹے اور گھر کے باہر نکلے ہم لوگ بھی آپکے ساتھ نکلے ف مجھ سے محمد بن عباد نے بیان کیا

اخبرنا ابن عیینۃ قال لقنہ لنا ابن الاصبہانی سمعہ من ابن معقل ان علیا

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عبد اللہ اصفہانی نے حدیث مجھکو لکھکر بھیجدی انہوں نے عبید بن معقل سے سنا کہ حضرت

كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ اِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا

سہل بن حنیف (انصاری کے جنازے) پر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے ف۱ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضہ

ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا انہوں نے کہا مجھکو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضہ سے

يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضہ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ جو

سنا انہوں نے کہا جب ام المومنین حفصہ رضہ بیوہ ہوگئیں اُن کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی

وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے تو حضرت عمر

عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ

نے کہا میں حضرت عثمان رضہ سے ملا اُن کے سامنے حفصہ رضہ کا ذکر کیا کہ وہ بیوہ ہیں اگر تم کہو تو میں اُنکا نکاح تم سے کردوں انہوں

بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ

نے کہا اچھا میں سوچ کر کہونگا میں کئی راتوں تک ٹھیرا رہا پھر اُن سے ملا تو کہنے لگا ابھی میں ابھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں

هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ

(دوسرا) نکاح نہ کروں ف۲ پھر میں ابوبکر رضہ سے ملا اُن سے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہ رضہ کو تمہارے نکاح میں دیدوں یہ سنکر ابوبکر رضہ چپ

اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ

ہو رہے (کچھ نہیں) مجھکو ابوبکر رضہ کے اس چپ رہنے سے اُس سے زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمان رضہ سے ہوا تھا ف۳ میں

خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ

میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضہ کو پیغام بھیجا میں نے (جھٹ) اُنکا نکاح آنحضرت صلعم سے کردیا ف۴ اُس کے بعد ابوبکر مجھ سے ملے کہنے

وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ

لگے شاید تم کو رنج ہوا ہوگا جب تم نے حفصہ رضہ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا بیشک مجھکو رنج تو ہوا تھا انہوں

يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے کہا بات یہ ہے میں نے تم کو جو جواب نہ دیا وہ اس وجہ سے ف۵ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) حفصہ رضہ کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِّاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ

تھا کہ میں اُس سے نکاح کرلوں) اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرسکتا تھا ف۶ اگر آنحضرت صلعم حفصہ سے نکاح

تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

کرنیکا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں اُن سے نکاح کرلیتا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت

سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَۃُ الرَّجُلِ عَلٰی اَھْلِہٖ

اُنہوں نے سنا ابومسعود رضؓ (عقبہ بن عمرو انصاری) سے جو بدری تھے ف اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی جو کچھ خرچ کرتا ہے اپنے گھر

صَدَقَۃٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ بْنَ

کا ثواب ملتا ہے ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے

الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فِیْ اِمَارَتِہٖ اَخَّرَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ الْعَصْرَ وَھُوَ اَمِیْرٌ

سنا وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کرتے تھے تو کہنے لگا ایک روز مغیرہ بن شعبہ رضؓ نے (جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم

الْکُوْفَۃِ فَدَخَلَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ جَدُّ زَیْدِ بْنِ حَسَنٍ شَھِدَ بَدْرًا

تو ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علی علیہم السلام کے نانا تھے ف اور بدر کی لڑائی میں

فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَصَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

شریک ہوچکے تھے مغیرہ سے کہنے لگا تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبریل (معراج کی صبح کو) اترے اُنہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں

ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا اُمِرْتَ کَذٰلِکَ کَانَ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ

پھر جبریل کہنے لگے تمکو معراج کی رات میں (اسیطرح (اتنی وقتوں میں) نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود رضؓ اپنے والد

حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن یزید

ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

نخعی سے اُنہوں نے (اپنے چچا) علقمہ بن قیس سے اُنہوں نے ابومسعود بدری رضؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ الْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَاَھُمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

سورہ بقر کی اخیر کی دو آیتیں (اٰمن الرسول سے اخیر سورت تک) جو کوئی رات کو پڑھ لے وہ اسکو بس کرتی ہیں ف عبدالرحمن بن یزید نے

فَلَقِیْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْہِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی

کہا پھر میں خود ابومسعود رضؓ سے ملا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے یہ حدیث اُن سے پوچھی اُنہوں نے (اسی طرح) بیان کی ف ہم سے یحییٰ بن بکیر

ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ

نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھکو محمود بن ربیع نے خبر دی

اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَھِدَ

کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن صحابہ میں تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے

بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّہٗ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

وہ آپ کے پاس آئے ف ہم سے احمد نے بیان کیا

ف ابوعبداللہ امام بخاری کا ابومسعود رضؓ سے خبر سننا کبھی ان سے کہا ہے اور کبھی ان سے اور حکم اور ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا ہے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابومسعود رضؓ سے بدری ہونے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے اسی لیے ان کو بدری نہیں کہتے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ ان کا بدری ہونا صحیح نہیں ہے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ عتبان رضؓ سے محمود نے سنا ہے اور محمود سے زہری نے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ عتبان رضؓ سے محمود کی روایت کی بابت اختلاف کیا گیا ہے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ عتبان رضؓ سے محمود کی روایت کی بابت اختلاف کیا گیا ہے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ عتبان رضؓ سے محمود کی روایت کی بابت اختلاف کیا گیا ہے ف ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں کہ عتبان رضؓ سے محمود کی روایت کی بابت اختلاف کیا گیا ہے

هو ابن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس قال ابن شهاب سألت الحصين
جو صالح کے بیٹے تھے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حصین بن محمد انصاری نے جو
ابن محمد وهو احد بني سالم وهو من سراتهم عن حديث محمود بن الربيع عن
بنی سالم کے شریف لوگوں میں تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت
عتبان بن مالك فصدقه حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري
کی انہوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے
قال اخبرني عبد الله بن عامر بن ربيعة وكان من اكابر بني عدي وكان ابوه
انہوں نے کہا مجھکو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی اور وہ بنی عدی کے سب لوگوں میں بڑے تھے (جن کو زہری نے
شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم ان عمر استعمل قدامة بن مظعون على
ملاقات کی) اور انکے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ نے قدامہ بن مظعون
البحرين وكان شهد بدرا وهو خال عبد الله بن عمر وحفصة رضي الله عنهم
کو بحرین کا حاکم بنایا اور قدامہ بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے یہ قدامہ عبداللہ بن عمر رضہ اور ام المومنین حفصہ رضہ کے ماموں تھے
حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري ان سالم بن
ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک رح سے انہوں نے زہری سے ان سے سالم بن عبداللہ
عبد الله اخبره قال اخبر رافع بن خديج عبد الله بن عمر ان عميه وكانا شهدا بدرا
بن عمر رضہ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا انکے دونوں چچاؤں (ظہیر اور مظہر رافع بن عدی بن زید انصاری کے بیٹوں) نے
اخبراه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع قلت لسالم فتكريها
ان سے بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ دینے سے منع کیا زہری نے کہا میں نے سالم سے کہا تم کو کرایہ
انت قال نعم ان رافعا اكثر على نفسه حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حصين
پر دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
ابن عبد الرحمن قال سمعت عبد الله بن شداد بن الهاد الليثي قال رأيت
حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا انہوں نے کہا میں نے رفاعہ
رفاعة بن رافع الانصاري وكان شهد بدرا حدثنا عبد ان اخبرنا عبد
ابن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک
الله اخبرنا معمر ويونس عن الزهري عن عروة بن الزبير انه اخبره ان المسور
معمری نے خبر دی کہا ہمکو معمر اور یونس نے دونوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے مسور بن مخرمہ صحابی نے

ابن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف لبني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا

بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور بدر کے جنگ میں آنحضرت صلی

مع النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ (ٹیکس)

الجراح الى البحرين يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح

لانے کے لیے بھیجا آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاء بن

اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين

حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لیکر آئے (ایک لاکھ درہم)

فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه و

انصار نے جب یہ خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن موجود ہوئے

سلم فلما انصرف تعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم

جب آپ نے سلام پھیرا تو انصار کے لوگ سامنے آئے (حسن طلب کی) آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے بھر

قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء قالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا وا

فرمایا میں سمجھتا ہوں تم ابوعبیدہ کی روپیہ لانے کی خبر سنکر آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ (یہی بات تو ہمیں ہے) آپ نے فرمایا تو خوش

املوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى ان تبسط عليكم الدنيا

ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھکو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھکو یہ ڈر ہے کہیں تم کو بھی اگلی امتوں کی طرح دنیا کی فراغت

كما بسطت على من قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم حدثنا

ہو جائے پھر تم ایک دوسرے سے رشک کرنے لگو اور دنیا تمکو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے اگلی امتوں کو اس نے تباہ کیا ہم سے

ابو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن نافع ان ابن عمر رضي الله عنهما كان يقول

ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے کہ عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ

الحيات كلها حتى حدثه ابو لبابة البدري ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى

کو مارڈالتے یہانتک کہ ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری بدری نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے

عن قتل حنان البيوت فامسك عنها حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا

سپید یا پتلے نیلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے انگا مارنا چھوڑ دیا ف۱ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا

محمد بن فليح عن موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثنا انس بن مالك ان رجالا

ہم سے محمد بن فلیح نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انصار کے کئی

ف۱ حدیث اوپر بیان ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے سانپ صرف اتنا مطلب اس ترجمہ کا یہ ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے ف۲ کیونکہ سانپ میں زہر نہیں ہوتا اور سانپ جو آپ نے منع فرمایا اس کے کاٹنے میں یہ فائدہ ہے کہ وہ زہر پھیل جاوے جب کہ کیڑا کاٹے اور زہر تن درختوں کی خاصیت ہے یہ حدیث بدر انصار میں اور

کتاب المغازی ۱۱۰

ف۲ بدری صحابی کا نام ہے

مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ

لوگوں نے (انکے نام معلوم نہیں ہوسکے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہمکو اجازت دیجیے ہم اپنے بھانجے

لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ

حضرت عباسؓ کو انکا فدیہ معاف کردیں ف۱ آپنے فرمایا نہیں خدا کی قسم ایک روپیہ بھی نہ چھوڑنا ف۲ ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ

اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عطا بن یزید لیثی سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عدی سے اُنہوں نے مقداد بن اسود

الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ

سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحٰق بن منصور کوسج نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ

میرے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اُنہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے کہا مجھکو عطا بن یزید لیثی نے خبر دی اُن کو عبیداللہ

اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ

ابن عدی بن خیار نے خبر دی اُن سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف اور

زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ

بدر کی لڑائی میں ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا اُنہوں نے عرض

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا

کیا یارسول اللہ بتلایئے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں

فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ

پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اُس کے بعد ایک درخت کی پناہ لیکر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار بن گیا (یعنے

اَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ

مسلمان ہوگیا) اب میں اُس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اُس کو قتل نہ کر

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مقداد نے عرض کیا یارسول اللہ اُس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ

اُس کو قتل نہ کر ورنہ اُس کو وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھ کو اُس کے قتل سے پہلے حاصل تھا ف۴ اور تیرا وہ حال ہوجائیگا

بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

جو اسلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اُس کا حال تھا ف۵ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

ف۱ حضرت عباسؓ کو اسلام کا کلمہ پڑھنے کے بعد بھی اپنا فدیہ معاف نہیں کیا اور اُن سے بدر کی لڑائی میں جو روپیہ لیا تھا وہ بھی واپس نہیں کیا

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مقروض مرجائے اور اُسکے ذمہ کسی کا قرض ہو تو اُسکے وارث کو قرض ادا کرنا چاہیے

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مقروض مرجائے اور اُسکے ذمہ کسی کا قرض ہو تو اُسکے وارث کو قرض ادا کرنا چاہیے

ف۴ کہ اسکا مارڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مارڈالنا اُس کے قصاص میں درست ہوجائیگا ۱۲ منہ

ابن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہمسے سلیمان تیمی نے کہا ہم سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے

وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا

دن فرمایا ابوجہل کو کون جاکر دیکھتا ہے اسکا حال ہوا یہ سنکر عبداللہ بن مسعود رض گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے

عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٌ هٰكَذَا أَقَالَهَا

اُس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا ہے ابن مسعود نے کہا کیا تو ہی ابوجہل ہے ابن علیہ نے کہا سلیمان نے کہا انس نے یوں ہی نقل

أَنَسٌ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سُلَيْمٌ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ

کیا تو ہی ابوجہل ہوا اُس نے (مرنے مرتے) کیا جواب دیا مجھے بھی بڑھ کر کوئی ہے جس کو تم لوگوں نے مارا ہو سلیمان نے کہا یا یوں جواب دیا

قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا

جس کو اسکی قوم نے مارا ہو ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے کہا ابوجہل (اُس وقت ابن مسعود رض سے) کہنے لگا کاش مجھکو کسی نہلکے کاس نہلکے نے مارا ہوتا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رض

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہا مجھ سے ابن عباس رض نے

عَنْ عُمَرَ رض لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا

اُنھوں نے حضرت عمر رض سے اُنھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے ابوبکر رض سے کہا چلو اپنے بھائی انصاریوں پاس

مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

چلیں (وہ کیا کررہے ہیں) پھر ہمکو (رستے میں) اُن میں کے دو انصاری نیک بخت آدمی ملے دونوں بدر کی لڑائی میں شریک ہوچکے تھے عبیداللہ

فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ

تو اُنھوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن

مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ

فضیل سے سنا اُنھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنھوں نے قیس بن ابی حازم سے کہا بدری صحابہ کا سالانہ وظیفہ پانچ پانچ ہزار

آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا

تھا اور عمر رض نے کہا میں بدری صحابہ کو دوسرے صحابہ سے زیادہ دونگا ف مجھ سے اسحاق بن منصور مروزی نے بیان کیا کہا ہم

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے کہا میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھتے سنا اور یہ پہلا وقت تھا جب ایمان نے میرے دل میں جگہ لی تھی

قلبی وعن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ

اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے

علیہ وسلم قال فی اسارٰی بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء

قیدیوں کے لیے یہ فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتا

النتنی لترکتھم لہ وقال اللیث عن یحیی عن سعید بن المسیب وقعت

تو میں اس کے کہنے سے انکو چھوڑ دیتا ف۱ اور لیث نے ف۲ یحیی بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا پہلا

الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم تبق من اصحاب بدر احدا ثم وقعت

فساد (اسلام میں) جو ہوا یعنے حضرت عثمان شہید کیے گئے ف۳ اس میں بدر والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا ف۴ پھر دوسرا

الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ فلم تبق من اصحاب الحدیبیۃ احدا ثم وقعت

فساد حرہ کا ہوا جس میں یزید پلید نے مدینہ والوں کو قتل کیا) اس فساد میں ان صحابیوں میں سے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے کوئی باقی نہ رہا پھر ایک

الثالثۃ فلم ترتفع وللناس طبخ حدثنا الحجاج بن منھال حدثنا عبد

تیسرا فساد ہوا ف۵ وہ اس وقت تک نہیں گیا جب تک لوگوں میں کچھ بھی خوبی یا عقل باقی تھی ف۶ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے

اللہ بن عمر النمیری حدثنا یونس بن یزید قال سمعت الزھری قال سمعت

عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے

عروۃ بن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمۃ بن وقاص وعبید اللہ بن عبد

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سنا

اللہ عن حدیث عائشۃ رضہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل حدثنی طائفۃ

ان چاروں نے حضرت عائشہ رضہ پر جو تہمت ہوئی تھی اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا

من الحدیث قالت فاقبلت انا وام مسطح فعثرت ام مسطح فی مرطھا فقالت

حضرت عائشہ رضہ کہتی تھیں میں اور مسطح کی ماں (سلمے بنت ابی رہم) دونوں پاخانہ کو گئے تھے چلیں ف۷ تو میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں اور بجاوے

تعس مسطح فقلت بئس ما قلت تسبین رجلا شھد بدرا فذکر حدیث

کوسا کہنے لگی سو انگوٹھا اسنے کہا میں بری بات ارے اسکو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا ف پھر سارا قصہ تہمت کا بیان کیا

الافک حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح بن سلیمان عن

ف۸ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے بیان کیا انہوں نے

موسی بن عقبۃ عن ابن شھاب قال ھذہ مغازی رسول اللہ صلی اللہ

موسی بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا ذکر کیا پھر) کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ

پہر ہدر والوں کا قصہ بیان کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کی لاشین کنوے مین ڈال رہے تھے

هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ

اس وقت آپ نے فرمایا اب کہو جی جو تمہارے پروردگار نے تم سے قطعی وعدہ کیا تھا (عذاب اور سزا کا) وہ تمنے پایا یا نہین اور اسی سند

مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آپ کے اصحاب مین سے کچھ لوگون نے (جن مین حضرت عمر بھی تھے) عرض کیا یا رسول اللہ آپ مردون کو پکارتے ہین ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ

ان سے بڑھکر تو میری بات تم بھی نہین سنتے ف بدر مین قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصہ (لوٹ کے مال مین) لگایا گیا وہ

قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ

اکاسی آدمی تھے اور عروہ بن زبیر کہتے تھے زبیر

قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سِهَامُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نے کہا ہمنے اُن لوگون کے حصے تقسیم کیے وہ سو آدمی تھے اور اللہ خوب جانتا ہے مجھ سے ابراہیم بن موسے نے بیان

مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی اُنھون نے معمر سے اُنھون نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے زبیر بن عوام سے اُنھون

ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ **بَابُ** ۱۳۵ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ

نے کہا بدر کے دن مہاجرین کے لیے سو حصے لگائے گئے ف باب اُن لوگون کے نامون کا بیان جن کا ذکر اس کتاب

بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ * اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

مین آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنا یا کہ وہ بدر کی جنگ مین شریک تھے بہ ترتیب حروف تہجی ف

عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ * بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ

سرور عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ابوبکر

مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ * حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ * حَاطِبُ بْنُ

صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام (۴) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ (۵) حاطب بن ابی بلتعہ

أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ * أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ

قریش کے حلیف (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی

حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ

(۷) حارثہ بن ربیع انصاری جن کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہین وہ (بچے تھے) صرف تماشا دیکھنے کے لیے گئے تھے لیکن شہید ہوئے ہاتھی پینے

فِي النَّجَّارِ * خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ * خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ *

میں ایک تیر لگا) (۸) خبیب بن عدی انصاری رضؓ (۹) خنیس بن حذافہ سہمی رضؓ

رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ * رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ *

(۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضؓ (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری رضؓ

الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ * زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ * أَبُو زَيْدٍ

(۱۲) زبیر بن عوام قرشی رضؓ (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضؓ (۱۴) ابوزید

الْأَنْصَارِيُّ * سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ * سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ * سَعِيدُ بْنُ

انصاری رضؓ (۱۵) سعد بن مالک یعنے سعد بن ابی وقاص رضؓ (۱۶) سعد بن خولہ قرشی رضؓ (۱۷) سعید بن

زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ * سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ * ظُهَيْرُ بْنُ

زید بن عمرو بن نفیل قرشی رضؓ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضؓ (۱۹-۲۰) ظہیر بن رافع

رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ * عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ * عَبْدُ

انصاری اور اُن کے بھائی (مظہر) رضؓ (۲۱) عبداللہ بن عثمان حضرت ابوبکر صدیق رضؓ قرشی (۲۲) عبداللہ

اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ * عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ * عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ * عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ

ابن مسعود رضؓ ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی رضؓ (۲۴) عبدالرحمن بن عوف زہری رضؓ (۲۵) عبیدہ بن حارث

الْقُرَشِيُّ * عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ * عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ *

قرشی رضؓ (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری رضؓ (۲۷) حضرت عمر بن خطاب عدوی رضؓ (۲۸)

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ

حضرت عثمان بن عفان قرشی رضؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبر گیری کے لیے (جو بیمار تھیں ہجرت کرتے وقت) پیچھے چھوڑ گئے تھے لیکن بدر

لَهُ بِسَهْمِهِ * عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ * عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ

کے حصہ آپ نے لگایا (۲۹) حضرت علی بن ابی طالب حیدر کرار ہاشمی رضؓ (۳۰) عمرو بن عوف بنی عامر بن لوے کے حلیف

ابْنِ لُؤَيٍّ * عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ * عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ * عَاصِمُ

(۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری رضؓ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی رضؓ (۳۳) عاصم

ابْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ * عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ * عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ

ابن ثابت انصاری رضؓ (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رضؓ (۳۵) عتبان بن مالک رضؓ

الْأَنْصَارِيُّ * قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ * قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ * مُعَاذُ

انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون رضؓ (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری رضؓ (۳۸) معاذ

ابن عمرو بن الجموح * معوذ بن عفراء واخوہ * مالک بن ربیعۃ ابو اسید الانصاری

ابن عمرو بن الجموح رضؓ (۳۹-۴۰) معوذ بن عفراء اور اُن کے بھائی عوفؓ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری رضؓ

مرارۃ بن الربیع الانصاری * معن بن عدی الانصاری * مسطح بن اثاثۃ

(۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رضؓ (۴۳) معن عدی انصاری رضؓ (۴۴) مسطح بن اثاثہ رضؓ

ابن عباد بن المطلب بن عبد مناف * مقداد بن عمرو الکندی حلیف

ابن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو کندی رضؓ بنی زہرہ کے

بنی زھرۃ * ھلال بن امیۃ الانصاری رضی اللہ عنھم باب حدیث بنی

حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رضؓ ان سب سے راضی ہوا اور برزخ اور حشر اور نشست میں ہم اُن کے پاس ہے ف باب بنی نضیر

النضیر وخروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فی دیۃ الرجلین وما

یہودیوں کا قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لیے اُن

اراد وا من الغدر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزھری عن عروۃ کانت

کے پاس جانا اور اُن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کرنا ف زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی اُنہوں نے کہا

علی رأس ستۃ اشھر من وقعۃ بدر قبل احد وقول اللہ تعالی ھو الذی

یعنی نضیر کی لڑائی بدر کی لڑائی سے چھ مہینے کے بعد اور احد کی لڑائی سے پہلے ہوئی ف اور اللہ تعالی کا (سورہ حشر میں) یہ فرمانا

اخرج الذین کفروا من اھل الکتب من دیارھم لاول الحشر وجعلہ ابن اسحٰق

وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو اُن کے گھروں سے نکالا یہ اُن کا پہلا نکالنا تھا ف اور ابن اسحاق نے بنی نضیر کی لڑائی

بعد بئر معونۃ واحد حدثنا اسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن

بعد بیر معونہ اور جنگ احد کے رکھی ہے (صفر ۴ ہجری میں) ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام نے کہا ابن

جریج عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر رضؓ قال حاربت النضیر و

جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضؓ سے اُنہوں نے کہا بنی نضیر اور بنی قریظہ (دونوں

قریظۃ فاجلی بنی النضیر واقر قریظۃ ومن علیھم حتی حاربت قریظۃ فقتل

یہود کی قوموں) نے آنحضرت سے لڑائی کی آپ نے بنی نضیر کو تو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان رکھکر انکو رہنے دیا یہاں تک اُنہوں

رجالھم وقسم نساءھم واولادھم واموالھم بین المسلمین الا بعضھم لحقوا

اُن کے مردوں کو قتل کیا اُن کی عورتیں بچے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیے مگر بعض بنی قریظہ بچ گئے جو

بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فامنھم واسلموا واجلی یھود المدینۃ کلھم بنی

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آملے اور مسلمان ہو گئے تو آپ نے اُنکو امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع کو جو

قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ

عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو جو اور یہودی مدینہ میں تھے سب کو آپ نے نکال دیا

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہمکو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ

ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے سامنے یوں کہا سورہ حشر انہوں نے کہا یوں کہہ

النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

سورہ نضیر ف ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابوبشر سے روایت کیا ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

معتمر نے انہوں نے اپنے والد سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ف لوگ کھجور کے درخت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

(بطور تحفہ کے) گذرانتے (تا کہ آپ انکا میوہ کھا کر گذر کریں) یہانتک کہ آپنے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی عہ پھر تو آپ ان لوگوں

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ

وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت کھجور کے جلوا دیے اور کٹوا ڈالے یعنے بویرہ کے ق اس وقت (سورہ حشر کی) یہ آیت اتری کہ جو

تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا

(ہاتھ تک نہ لگایا) اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا مجھ سے اسحاق (بن منصور یا بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہمکو حبان

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ

کہا ہمکو جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت

بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

جلوا دیے اور حسان بن ثابت (آنحضرتؐ کے شاعر) نے اسی باب میں یہ شعر کہی ؎

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

بنی لوی کے سرداروں پر ہو گیا آسان لگی ہوئی آگ بویرہ میں سب طرف پر ان ق

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَرِثِ ؎

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (جو آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی اور آخر وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ حسان کا ان شعروں میں جواب دیا ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں یہ حال

وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں

سَتَعْلَمُ أَيَّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون ہم ہیں

وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ
رہیگا بچا کس کا ملک اٹھائیگا نقصان ف۱

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ
ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو مالک بن اوس بن حدثان نے انہوں

الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ
نے کہا حضرت عمر نے اُن کو بلا بھیجا (وہ گئے اُن کے پاس بیٹھے تھے) اتنے میں یرفا انکا دربان آیا کہنے لگا

هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَهُمْ
کیا آپ چاہتے ہیں کہ عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملنے یہ لوگ اذن مانگ رہے ہیں انہوں نے کہا اچھا انکو

فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ
آنے دے تھوڑی دیر گذری تھی کہ پھر وہی یرفا آکر کہنے لگا کیا آپ چاہتے ہیں کہ عباس رضؓ اور علی رضؓ آپ سے ملیں انہوں نے کہا اچھا انکو آنے دو

فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ
جب وہ آئے انہوں نے سلام کیا عباس نے کہا امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنے علی رضؓ کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجیے وہ دونوں اُس میں جھگڑ رہے

فِي الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ
تھے جو اللہ نے بنی نضیر کا مال اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے عنایت فرمایا تھا ف۲ ان دونوں نے ایک دوسرے

وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ
کو سخت بُرا کہا ف۳ اور عثمان اور اُنکے ساتھی (عبدالرحمن زبیر سعد) بولے اٹھے (اچھا تو ہے) امیر المومنین انکا فیصلہ کر دیجیے (تاکہ دن کے) نمٹنے سے

فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ
حضرت عمر رضؓ نے کہا ذرا دم لو جلدی نہ کرو میں تمکو اُس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں

تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
تم کو یہ معلوم ہے کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا (یعنے تمکین (اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد لیا کوئی وارث نہیں ہوتا

يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ
ہے اُن کو لوگوں نے کہا بیشک آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضؓ علی رضؓ اور عباس رضؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے

أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ
اسی میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تم جانتے ہو یا نہیں

قَالَ لَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ

انہوں نے کہا بیشک (آپ نے ایسا فرمایا ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا اب میں تم سے اس مسئلہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ

وسلم کو اس مال میں جو بن لڑے ہاتھ آئے ایک خاص حق دیا ہے جو اوروں کو (دوسرے پیغمبروں کو) نہیں دیا فرمایا (سورہ حشر میں) اور اللہ نے

وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهِ

بن لڑے ہاتھ جو اپنے پیغمبر کو غنیمت فرمایا اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے — اخیر آیت — قدیر تک

قَدِيرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا

اس آیت کے موجب اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (ان میں مجاہدین کا حق نہ تھا) مگر خدا کی قسم آنحضرتؐ نے ان مالوں کو

احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ

خاص اپنی ذات کے لیے جوڑ نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر اٹھایا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور بانٹا — بانٹنے کے بعد جو

هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ

بچ گیا وہ یہ مال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے — اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال — یعنے

مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ

جو بچ رہتا اس کو انہی کاموں میں صرف کرتے جن میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے (یعنے ہتیار گھوڑے سامان جنگ کی طیاری میں) آپ اپنی زندگی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

بھر ایسا ہی کرتے رہے — جب آپ کی وفات ہو گئی — تو ابوبکرؓ نے — کہا

فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں — اور اس مال کو اپنے قبضے میں لیکر — ویسا ہی کرتے رہے — جیسے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے — اس وقت بولے کہتے

تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ

تھے کہ ابوبکرؓ کی یہ کارروائی ٹھیک نہیں ہے ف اور اللہ جانتا ہے ابوبکر اس کارروائی میں سچے راستباز ٹھیک سیدھے پر حق کے تابع تھے ف

لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي

پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو اٹھا لیا اور میں نے یہ سوچا — اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا — جانشین ہوں — پہلے شروع

بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شروع اپنی خلافت میں دو برس تک اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے جیسے ابوبکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے (میں بھی ان کا سا) عمل میں لاتا

۴۰

وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ

اور اللہ خوب جانتا ہے میں اس مال کے معاملہ میں سچا راست باز ٹھیک رستہ پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئے

كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِيْ يَعْنِيْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنْ

اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی تمہارا معاملہ ایک تھا ف۱ پھر عباس (تم اکیلے بھی) میرے پاس آئے میں نے تم سے یہی کہا ف۲ دیکھو آنحضرت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال اسباب) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھکو (بوجہ کثرت کا) مناسب معلوم ہوا

اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ

میں یہ مال تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ مال تمکو دیے دیتا ہوں بشرطیکہ تم پر خدا کا عہد و پیمان ہو کہ تم اس

فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مُنْذُ

مال میں وہی کرتے رہو گے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور جیسے ابوبکر رضہ کرتے رہے اور میں کرتا رہا جب سے میں حاکم ہوا

وَلِيْتُ وَلَا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ

اگر تمکو یہ شرط منظور نہیں ہے تو مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے کہا کہ اسی شرط پر یہ مال ہمارے حوالے کر دو میں نے حوالے کر دیا اب تم کیا اس کے سوا اور کوئی فیصلہ

مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهِ

چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک

بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَاهُ اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهُ

اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ف۳ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے سپرد کر دو میں یہ کام بھی کر لونگا

قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ اَنَا سَمِعْتُ

زہری نے کہا میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ

عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَهٗ مِنْهُنَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

حضرت عثمان کو ابوبکر صدیق رضہ کے پاس بھیجا اُن مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ

کو بن لڑے بھڑے دیے اپنا آٹھواں حصہ ترکہ کا مانگنے کے لیے میں نے اُن کو منع کیا اور کہا کیا تم کو خدا کا خوف نہیں تم یہ نہیں جانتیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آپ نے

ف۱ کوئی اختلاف نہ تھا ۱۲ منہ
ف۲ اسوقت حضرت عباس کا دعویٰ تھا کہ ہم گذشتہ چلن تھے حضرت کا ان کو حصہ دینا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور حضرت عباس کا اپنا حصہ طلب کرنے سے ۱۲ منہ
ف۳ جب حضرت علی رضہ نے خلافت پائی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ اور حضرت عباس رضہ اپنا حصہ بھی آنحضرت

بذلك نفسه إنما يأكل آل محمد صلى الله عليه وسلم في هذا المال فانتهى
اپنے تئیں مراد لیا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھائیگی نگذار کے موافق اس میں سے اپنا خرچ لیگی پس عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بیان
أزواج النبي صلى الله عليه وسلم إلى ما أخبرتهن قال فكانت هذه الصدقة
ترکہ مانگنے سے باز آگئیں عروہ نے کہا یہ مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا
بيد علي مما منعها على عباس فغلبه عليها ثم كان بيد حسن بن علي ثم بيد
انہوں نے حضرت عباس کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد) امام حسن رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا
حسين بن علي ثم بيد علي بن حسين وحسن بن حسن كلاهما كانا
امام حسین کے رضی اللہ عنہ پھر امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ اور امام حسن بن حسن رضی اللہ عنہ (حسن مثنیٰ) دونوں
يتداولانها ثم بيد زيد بن حسن وهي صدقة رسول الله صلى الله عليه و
کے قبضے میں دونوں رہی ہے پس کا انتظام کرتے رہے پھر زید بن حسن بن علی (انکے بھائی) پاس رہی اور ہر شخص کے پاس اسی طرح رہا کہ آنحضرت
سلم حقا حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري
کا صدقہ ہے (یہ لوگ متولی رہے نہ مالک) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انکو زہری سے
عن عروة عن عائشة أن فاطمة عليها السلام والعباس أتيا أبا بكر يلتمسان
انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس آئے مانگتے
ميراثهما أرضه من فدك وسهمه من خيبر فقال أبو بكر سمعت النبي صلى الله
مانگتے تھے اپنے تئیں آپکی زمین فدک کی ہیں اور اپنا (یا بچوں کا) حصہ جو خیبر کی آمدنی میں ہے وہ ہم کو دیدو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو آنحضرت
عليه وسلم يقول لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد في هذا المال والله
صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ محمد رضی اللہ عنہ کی آل اس مال میں
لقرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب إلي أن أصل من قرابتي والذي نفسي
خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھکو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے ف باب
بيده لأن أصل من قرابتي باب
قتل كعب بن الأشرف حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو
کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ ف ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار
سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لكعب
نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کعب بن اشرف کی
ابن الأشرف فإنه قد آذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة فقال يا رسول الله
کون خبر لیتا ہے (کون اسکا کام تمام کرتا ہے) اس لئے اللہ اور اسکے رسول کو بہت ستایا ہے (یہ سنکر) محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ

انجب ان اقتله قال نعم قال فاذن لی ان اقول شیئا قال قل فاتاه محمد بن مسلمة
آپ کو منظور ہے میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر اجازت دیجیے جو میں مناسب سمجھوں (کعب کو خوش کرنے کے لیے) کہوں
فقال ان هذا الرجل قد سالنا صدقة وانه قد عنانا وانی قد اتیتك استسلفك
ف آپ نے فرمایا جو تو مناسب سمجھے (کہہ) چنانچہ محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے اجی یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب ہم پر زکوٰۃ مانگتا ہے اور ہمارے
قال وایضا والله لتملنه قال انا قد اتبعناه فلا نحب ان ندعه حتى ننظر الى
کعب نے کہا ابھی کیا ہے قسم خدا کی آگے چلکر تو بہت تکلیف ہوگی ف محمد بن مسلمہ نے کہا (ہوگی) بات یہ ہے کہ ہم (یکبارگی) اسکی پیروی کر چکے اب یہ بھی تو اچھا
ای شیء یصیر امره وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقین وحدثنا عمرو غیر
نہیں معلوم کہ اسکو چھوڑ دیں مگر دیکھ لیں کہ آخر میں اسکا انجام کیا ہوتا ہے ف خیر ابہ یہ کہو (یار) ہماری غرض یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق (کھجور) ہمکو
مرة فلم یبن کر وسقا او وسقین فقلت له فیه وسقا او وسقین فقال ری فیر
عمرو نے ہمارے نزدیک یہ حدیث ہم سے ایک بار نہیں کئی بار بیان کی تو ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا یعنے جب کہا کہ اس میں ایک وسق ہے یا دو وسق تو کہنے لگے
وسقا او وسقین فقال نعم ارهنونی قالوا ای شیء تریدقال ارهنونی نساءکم
سمجھتا ہوں اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا (چھپا دیا) مگر یہ گروی رکھواں لوگوں نے کہا تم کیسا چہرہ گروی رکھنا چاہتے ہو کہ
قالوا کیف نرهنك نساءنا وانت اجمل العرب قال فارهنونی ابناءکم قالوا
اُن لوگوں نے کہا واہ اچھی ٹھیری ساری عرب لوگوں میں تو تم خوبصورت ہو بھلا حور و میں تمہارے پاس کیونکر گروکریں ف اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو
کیف نرهنك ابناءنا فیسب احدهم فیقال رهن بوسق او وسقین هذا عار علینا
گروکر دو ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو گروکریں تو ساری عمر لوگ اپنے بیٹے کو ایک وسق یا دو وسق پر گروہوئے کہنے لگے ارے شرم کی بات ہے (یہ تو
ولکنا نرهنك اللامة قال سفین یعنی السلاح فواعده ان یاتیه فجاءه لیلا و
ہم اپنی ہتیار تمہارے پاس گروی کر سکتے ہیں انہی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے رات کو آئے تو ابو نائلہ کو ساتھ
معه ابو نائلة وهو اخو کعب من الرضاعة فدعاهم الى الحصن فنزل الیهم فقالت
لائے جو کعب کا دودھ بھائی تھا کعب نے انکو قلعہ کے پاس بلا لیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آئے عورتوں نے ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ
له امراته این تخرج هذه الساعة فقال انما هو محمد بن مسلمة واخی ابو نائلة
انکی جورو (یا نہ معلوم) کہنے لگی اتنی رات کو کہاں جاتا ہے کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ بلا رہے ہیں
وقال غیر عمرو وقالت اسمع صوتا کانه یقطر منه الدم قال انما هو اخی محمد بن
سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار کے دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اسکی جورو کہنے لگی اس آواز سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ
مسلمة ورضیعی ابو نائلة ان الکریم لو دعی الى طعنة بلیل لاجاب قال و
محمد بن مسلمہ میرا دوست اور ابو نائلہ میرا دودھ بھائی ف اور شریف آدمی کو اگر رات کو برچھا مارنیکو بھی بلائیں تو وہ جائیگا ف اور پھر محمد بن مسلمہ

۴۳

یدخل محمد بن مسلمة معه رجلين قيل لسفين سماهم عمرو قال سمى بعضهم قال

اپنے ساتھ دو آدمی لیکر آئے تھے سفیان سے پوچھا گیا عمرو نے ان لوگوں کا نام لیا تھا انہوں نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ کا)

عمرو جاء معه برجلين وقال غير عمرو وابو عبيس بن جبير والحرث بن اوس و

عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ دو آدمی اور اپنے ساتھ لیکر آئے تھے (انکا نام نہیں لیا) اور دوسرے لوگوں نے ابو عبس بن جبیر اور حارث بن اوس اور

عباد بن بشر قال عمرو جاء معه برجلين فقال اذا ما جاء فاني قائل بشعره

عباد بن بشر کا نام لیا۔ قال (خبر عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ جو اپنے ساتھ دو اور آدمیوں کو لائے تھے اُن کے کہنے لگے جب کعب یہاں آئیگا میں

فاشمه فاذا رأيتموني استمكنت من رأسه فدونكم فاضربوه وقال مرة ثم انهم

اسکے بال تھام کر سونگھونگا جب تم دیکھنا میں نے اسکا سر مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا (تلوار کی) ضربیں لگانا ایک مرتبہ عمرو نے یوں کہا

فنزل اليهم مترشحا وهو ينفح منه ريح الطيب فقال ما رأيت كاليوم ريحا اے

عہ عرض کی مجھ سے جلد ادا دے ہے تو اُس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے تو ہماری عمر میں آج کی طرح خوشبو نہیں

اطيب وقال غير عمرو وقال عندي اعطر نساء العرب واكمل العرب قال عمرو

سونگھی عمرو کے سوا دوسرے راوی یوں کہتے ہیں کہ کہنے جواب میں کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و

فقال اتاذن لي ان اشم راسك قال نعم فشمه ثم اشتم اصحابه ثم قال اتاذن

پھر محمد بن مسلمہ نے اُس سے کہا تم مجھکو اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو اُس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا

لي قال نعم فلما استمكن منه قال دونكم فقتلوه ثم اتوا النبي صلى الله

اُس نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اُسکا سر زور سے تھاما اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہاں لیو انہوں نے اُسکا کام تمام کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور

عليه وسلم فاخبروه باب قتل ابي رافع عبد الله بن ابي الحقيق ويقال

آپ کو خبر دی ف۲ باب ابو رافع یہودی عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ کہتے ہیں اسکا

سلام بن ابي الحقيق كان بخيبر ويقال في حصن له بارض الحجاز وقال الزهري

نام سلام بن ابی الحقیق تھا یہ خیبر میں رہتا تھا بعضوں نے کہا ایک قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا ف۳ زہری نے کہا

هو بعبة كعب بن الاشرف حدثني اسحق بن نصر حدثنا يحيى بن آدم حدثنا

ف۱ ابو رافع کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا اور رمضان ۶ھ ہجری میں) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے کہا ہم سے

ابن ابي زائدة عن ابيه عن اسحق عن البراء بن عازب رض قال بعث رسول الله

یحیی بن ابی زائدہ انہوں نے اپنے والد زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم رهطا الى ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته

صلے اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ف۲ ابو رافع کے پاس بھیجا (جنکے آگے) عبد اللہ بن عتیک رات کو اُس کے گھر میں گھسے

لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى

سوتا تھا اُس کو قتل کیا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي

اور اسرائیل بن یونس سے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازب سے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو رافع یہودی کے پاس انصار کے کئی آدمیوں کو بھیجا اُن کا سردار عبد اللہ بن عتیک کو کیا یہ ابو رافع آنحضرت صلعم کو تکلیف دیتا تھا

وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ

اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا ف حجاز میں اُسکا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا خیبر یہ لوگ عہ جب اس قلعہ کے قریب پہونچے

بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ

چکے تھے عبد اللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اس جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ

وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ

کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں وہ آئے قلعہ کے دروازے پر پہونچکر کپڑا ڈھانک کر

كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ

طرح بیٹھے جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہو قلعہ کے لوگ سب اندر جا چکے تھے اتنے میں دربان نے اُن کو آواز دی او بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو

تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا

آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں ف۳ عبد اللہ بن عتیک کہتے ہیں پس کمر میں قلعہ کے اندر گیا اور ف۴ جب ہا

دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ

جب قلعہ والے سب اندر آچکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو کر سویا) میں اُٹھکر کنجیاں لیں

فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا

اور قلعہ کا دروازہ کھولدیا (تاکہ بھاگتے وقت آسانی ہو) اُدھر ابو رافع پاس رات کو داستان ہوا کرتی تھی ف۵ وہ اپنے بالاخانوں میں بیٹھا تھا

ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ

جب اہستان کو چلدیے (ابو رافع لیٹ رہا) تو میں بالاخانے پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اُس کو اندر سے بند کر لیتا تھا

دَاخِلٍ قُلْتُ إِنْ لَقُومُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا

میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جیسا بھی اُن کے پہونچنے پہونچنے تک (دروازے توڑنے تک) میں ابو رافع کا کام تمام کر ڈالوں

هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ

خیر میں ابو رافع تک پہونچا وہ ایک اندھیری کوٹھری میں اپنے بال بچوں کے بیچ میں سو رہا تھا مجھے اُسکا ٹھکانا معلوم نہ ہوا گھر میں کہاں ہے

قَالَ مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا

اُس نے کہا کون ہے مین اُسی طرف جھکا اور آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک دھک کر رہا تھا دہشت

اَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ

بہرا تھا) اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا اور ابورافع چلایا مین کوٹھڑی کے باہر آگیا تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کوٹھڑی مین گیا اور مین نے (آواز بدلکر)

فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ

پوچھا ابورافع تم چلائے کیون وہ (مجھکو اپنا آدمی سمجھکر) کہنے لگا ارے تیری ماں مرے ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی مین مجھ پر تلوار

ضَرَبَنِيْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ

کا وار کیا یہ سنتے ہی مینے اُس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ اب کے اُسکو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہین آخر مینے تلوار

ظُبَةَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ

کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور کیا) وہ اُسکی پیٹھ تک پہونچکر نکل گئی جب مجھے یقین ہوا اب مین نے اُسکو مار ڈالا اُس وقت

اَلْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى اَنْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ وَاَنَا اُرٰى اَنِّيْ

مین ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا سیڑھیون پر پہونچکر اُترنے لگا مین سمجھا کہ اب زمین آگئی چاندنی رات تھی

قَدِ انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا

ف۱ مین گر پڑا اسیری پنڈلی ٹوٹ گئی مگر مینے عمامہ سے اُس کو باندھ لیا

بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلٰى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا اَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى

اور وہان سے چلتا ہوا (قلعہ کے باہر آکر) دروازے پر بیٹھ گیا مینے (اپنے دل مین) کہا مین یہان سے اُس وقت تک نہین

اَعْلَمَ اَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِيْ عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ نَعٰى اَبَا رَافِعٍ

جاؤنگا جب تک مجھکو ابورافع کی موت کا یقین نہ ہوجائے ف۲ جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہوگئی) اُس وقت قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے

تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ اَبَا رَافِعٍ

حجاز کے سوداگر گذر گئے یہ سنتے ہی مین اپنے ساتھیون کی طرف چلا اور اُن سے کہا جلدی بھاگو اللہ نے ابورافع کو قتل کرا دیا

فَاَنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ

وہان سے بھاگتا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا آپ نے فرمایا ذرا اپنا پاؤن پھیلا مینے پھیلا یا

رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ

آپ نے اُس پر ہاتھ پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اُس پاؤن مین کوئی صدمہ ہی نہین ہوا ف۳ ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا

هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہون نے اپنے والد (یوسف بن اسحٰق) سے انہون نے ابواسحٰق سے کہا مین نے براء سے سنا

قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کی طرف (اس کے مارنے کو) عبداللہ بن عتیک اور

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِىْ نَاسٍ مَّعَهُمْ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو اُن کے ساتھ بھیجا ف یہ لوگ گئے جب قلعہ کے قریب پہونچے تو عبداللہ بن عتیک نے

بْنُ عَتِيْكٍ اِمْكُثُوْا اَنْتُمْ حَتّٰى اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ

اپنے ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھیرے رہو میں جاکر دیکھوں (کیا تدبیر کرنا چاہیے) عبداللہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو ملا ملو کر میں چاہتا تھا کہ قلعہ

فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَّهُمْ قَالَ فَخَرَجُوْا بِقَبَسٍ يَّطْلُبُوْنَهٗ قَالَ فَخَشِيْتُ اَنْ اُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ

میں گھس جاؤں اتنے میں کیا ہوا قلعہ والوں کا ایک گدھا کھو گیا وہ روشنی لیکر (رات کو وقت) اسکو ڈھونڈھنے نکلے میں ڈرا کہیں مجھکو پہچان نہ لیں

رَاْسِىْ كَاَنِّىْ اَقْضِىْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ

ف میں اپنا سر چھپا لیا اور اس طرح بیٹھ گیا (جیسے کوئی پاخانے پھر رہا ہے) اب دربان نے آواز دی اگر جسکو اندر آنا ہو وہ آجائے میں

قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَهٗ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَاْتُ فِىْ مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَجَعَلْتُ

دروازہ بند کرنا ہوں یہ سنکر میں قلعہ کے اندر گھس گیا اور قلعہ کے دروازے پاس جہاں گدھے باندھا کرتے تھے جھپ رہا قلعہ والوں نے

عِنْدَ اَبِىْ رَافِعٍ وَّتَحَدَّثُوْا حَتّٰى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ

ابو رافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گذری تک وہیں (بیٹھے) باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چلدیے جب

فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ

خاموشی ہوگئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے) تو میں (اُس طویلے سے) باہر نکلا سیڑھی (پہلے ہی) دربان کو دیکھ لیا

حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِىْ كُوَّةٍ فَاَخَذْتُهٗ فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ

تھا اُس نے دروازے کی کنجی ایک روزن میں رکھدی تھی وہ کنجی لیکر میں نے دروازہ کھولدیا میرا مطلب یہ تھا

قُلْتُ اِنَّ نَذِيْرَ الْقَوْمِ اَنْ ظَلَقْتُ عَلٰى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُّ اِلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا

کہ اگر لوگوں کو خبر ہوجائے تو میں آسانی سے چلدوں (بھاگتے وقت تعجل کرنا نہ پڑے) اب میں قلعہ میں جو گھر تھے اُن کے دروازے بند کیا اور سب کی

عَلَيْهِمْ مِّنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ فِىْ سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُ

زنجیریں باہر سے چڑھا دیں (تاکہ وہ باہر نہ نکل سکیں) اس کے بعد میں سیڑھی پر چڑھا جہاں ابو رافع تھا اوپر جاکر دیکھا ہوں جس کوٹھری میں

فَلَمْ اَدْرِ اَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُّ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ

اُس کا سونگھنا معلوم نہ ہوا آخر میں نے پکارا ابو رافع اُس نے پوچھا کون میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی ابو رافع نے

وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَاَنِّىْ اُغِيْثُهٗ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ

چیخا سی گھبراہٹ میں کام نہ نکلا عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر میں ابو رافع پاس گیا جیسے اُسکی مدد کو آیا ہوں پھر آواز بدلکر پوچھا ابو رافع

ف وہ لوگ کعب بن اشرف یہودی کے مسلمان اسلمی اور عبداللہ بن انیس اور ابو قتادہ انصاری

۴۷

صوتی فقال الا اعجبک لا ام لویل دخل علی رجل فضربنی بالسیف قال فعمد

کیوں خیر تو ہے اس نے کہا برا ہو تیری ماں کا ارے خطا ابھی ابھی کوئی میرے پاس گھس کر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار لگایا پہ سنتے ہی میں نے ایک اور

له ایضا فاضربه اخری فلم تغن شیئا فصاح وقام اهل فقال ثم جئت وغیرت صوتی

ضربہ دگائی پر کچھ کام نہ نکلا اس نے چیخ ماری اس کی جورو جاگ اٹھی ف۱ عبد الرحمن علیک کہتا ہوا میں پھر (تیسری بار) میں آیا اور منہ اور آواز

کهیئة المغیث فاذا هو مستلق علی ظهره فاضع السیف فی بطنه ثم انکفئ علیه

بدلی جیسے کوئی مدد کو آتا ہے میں نے دیکھا وہ چت لیٹا ہوا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ اس پر ڈالا

حتی سمعت صوت العظم ثم خرجت دهشا حتی اتیت اصحابی اسلم اریدان انزل

ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی ف۲ اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا زینہ پر آیا چاہتا تھا اتروں لیکن (گھبراہٹ اور جلدی میں)

فاسقط منه فانخلعت رجلی فعصبته ثم اتیت اصحابی اعجل فقلت نطلقوا

گر پڑا میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا ف۳ میں نے اس کو کپڑے سے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں پاس اس طرح سے (آہستہ آہستہ چلتا) آیا جیسے قیدی

فبشروا رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی لا ابرح حتی اسمع النائحة فلما

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں سرکوں گا جب تک خبر دینے والے کی آواز نہ سن لونگا ف۴

کان فی وجه الصبح صعد النائحة فقال انعی ابا رافع قال فقمت امشی ما بی

جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا قلعہ کی دیوار پر چڑھا اس نے پکارا (لوگو) ابو رافع کی موت کی خبر دیتا ہوں اس وقت میں اٹھ کر چلا دیکھتا کیا ہوں کہ

قلبة فادرکت اصحابی قبل ان یاتوا النبی صلی الله علیه وسلم فبشرته باب

پاؤں میں کچھ درد نہیں ہے میں اپنے ساتھیوں کو (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) راستہ میں پالیا ابھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہونچے تھے میں نے خود

غزوة احد وقول الله تعالی واذ غدوت من اهلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال

جنگ احد کا قصہ ف۵ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر جب تم صبح صبح اپنے گھر سے احد پہاڑ کی طرف نکلے مسلمانوں کو مورچوں

والله سمیع علیم وقوله جل ذکره ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم

پر لڑائی کے لیے جمانے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (اسی سورت میں) فرمایا ہمت نہ ہارو رنجیدہ ہو اگر تم سچے ایماندار ہو تو آئندہ تم ہی کو غلبہ ہوگا

مؤمنین ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلک الایام نداولها بین

اگر اس لڑائی میں تمکو کچھ صدمہ پہونچا تو بیدل کہیں ہوتے ہو ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہونچ چکا ہے یہ تو زمانہ کے ایسے پھیر

الناس ولیعلم الله الذین امنوا ویتخذ منکم شهداء والله لا یحب الظالمین

ہیں (کبھی فتح کبھی شکست) اور اس شکست میں یہی حکمت تھی اللہ کو سچے ایماندار دیکھنا اور تم میں سے بعضوں کو شہید بنانا منظور تھا اور اللہ

ویمحص الله الذین امنوا ویمحق الکافرین ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما

ف۶ اور یہی طرح تھی کہ ایمان والوں کو صاف ستھرا کر دے اور کافروں کا ستیاناس کر دے مسلمانو کیا تم یہ سمجھے ہو کہ کھیل سے (بیٹھے بٹھائے) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے

يَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ

نہ ابھی اللہ نے یہ کھولا کہ تم میں کون لڑنے والے اور (تم اتنا گھبراتے کیوں ہو) اس جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے

قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ

اب تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور (اسی سورت میں) فرمایا اور جب تم کافروں کو اللہ کے حکم سے (شروع لڑائی میں) خوب قتل کر رہے تھے تو خدا نے

تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ

اپنا وعدہ تم کو سچا کر دکھایا (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تمنے بزدلی کی اور پیغمبر کے حکم کو نہ سنا اور اختلاف کرنے اور جو امر تم چاہتے تھے (یعنے فتح) اسکو

مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

کوئی تو دنیا کے پیچھے پڑ گیا (لوٹ کی فکر میں) اور کوئی کوئی آخرت کے خیال میں تھا اللہ نے تم کو دشمنوں کی طرف سے پھیر دیا (تم بھاگ کھڑے

لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

ہوئے) اس میں تمہارا آزمانا بھی منظور تھا اور اللہ تعالیٰ تمہارا یہ قصور (احد کے دن بھاگنا) معاف کر چکا اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے اور جو

قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

(شہید) ان کو مردہ نہ سمجھنا (خبر آیت تک) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالوہاب بن عبدالمجید نے خبر

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا

اُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اٰدَاةُ الْحَرْبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

یہ جبریل (آن پہونچے) ہتیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے ف ہم سے محمد بن عبدالرحیم

ابْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ

(صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہمکو زکریا بن عدی نے خبر دی کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے حیوہ سے

عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ

انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِىْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاۗءِ وَ

وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنے انہوں برس میں) احد کے شہیدوں پر اس طرح کی نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا

الْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّىْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَ

ہے ف پھر (وہاں سے آکر) منبر پر چڑھے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تمسے پہلے عالم آخرت میں جاتا ہوں) اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور

اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّىْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِىْ هٰذَا وَاِنِّىْ لَسْتُ اَخْشٰى

میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے ف اور میں تو (اسوقت بھی) اسی مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (بطور کشف کے) اور مجھکو اپنے اوپر

عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ

کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھکو خوف ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے مزوں میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے رشک

نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى

میں بس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ میرا آخری دیدار تھا ۱۲ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضه قَالَ لَقِيَنَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحٰق (عمرو بن عبید اللہ سبیعی) سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ ہم مشرکوں سے ملے اور ہمارا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا

فرمایا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کی ایک جماعت ۳ بٹھادی اور انکا امیر عبد اللہ بن جبیر کو کیا اور فرمایا تم اس جگہ سے نہ ہٹنا

إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا

خواہ تم دیکھو ہم ان کافروں پر غالب ہوئے جب بھی نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم شکست کھائے (جب بھی نہ سرکنا) ہماری مدد کو نہ آنا (خبردار)

لَقِيَنَاهُمْ هَرَبُوا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ قَدْ

ہماری اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگے بھلے میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھائے ہوئے بھاگی جا رہی ہیں

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ

انکی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں ۳ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا اے لوگو مال لوٹ کا مال لوٹ کا عبد اللہ بن جبیر نے انکو سمجھایا دیکھو

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کر دی ہے اس جگہ سے ہرگز نہ سرکنا اس جملہ سے مراد انہوں نے یہ لیا ۱۲ جب مسلمانوں نے نہ مانا اور بھاگ کھڑے ہوئے اور

سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ

ستر مسلمان شہید ہوئے ۵ اور ابو سفیان ایک اونچے مقام پر چڑھ کر پکارا کیا مسلمانوں میں محمد زندہ ہیں آپ نے ۵ فرمایا خاموش رہو

أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ

(چچا ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر رضی اللہ عنہ زندہ ہیں آپ نے فرمایا جب ہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا (چچا خطاب کے بیٹے (عمر) زندہ ہیں ۵ تب ابو سفیان

هٰؤُلَاءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا

۵ کہنے لگا بس معلوم ہو گیا یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ رہ سکے بے اختیار کہہ اٹھے ارے او

عَدُوَّ اللّٰهِ أَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ اعْلُ هُبَلْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے ابھی ان لوگوں کو تجھے ذلیل کرنے کے لئے قائم رکھا ہے ابو سفیان نے کہا اب کیا ہبل تو بلند ہو ۵ آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُ عَلِيٌّ وَأَجَلُّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند اور بہت زیادہ

لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ
ہمارا مددگار عزیٰ ہے جو ایک بت کا نام تھا تم مسلمانوں کا کوئی عزیٰ نہیں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب

قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ
دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا مددگار نہیں ابوسفیان نے کہا خیبر بدر کا بدلہ ہو گیا اور لڑائی تو ہیں ڈولوں

سِجَالٌ وَتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
کی طرح ف دیکھو بعضی لاشوں میں ناک کان کترے ہوئے پاؤ گے میں نے ایسا حکم نہیں دیا گو میں اس کو برا بھی نہیں سمجھتا ف۳ محمد کو عبداللہ

سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَصْبَحَ الْخَمْرُ يَوْمَ اُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا کہ بعضے لوگوں نے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ
ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد

اِبْرٰهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ
ابراہیم سے ان کے والد عبدالرحمن بن عوف روزہ دار تھے (شام کو) انکے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیر رضؓ (احد کے

اِبْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ
دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے ف ایک چادر میں ان کو کفن دیا گیا اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا

رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا
(دنیا چھوٹی چادر تھی) ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمن نے یہ بھی کہا اور حمزہ بن عبدالمطلب (بھی اسی دن) مارے گئے وہ مجھ سے

مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ
کیسی فراغت یا یوں کہا یہ تو ہمکو دنیا دی گئی کیسی دی گئی (بہت دی گئی) اور ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی سے دنیا ہی میں نہ

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
ملگیا ہو ف اسکے بعد رونے لگے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے جنگ احد کے دن آپ سے

يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ
عرض کیا فرمایئے اگر میں مارا جاؤں تو (مارے جانے کے بعد) کہاں جاؤنگا آپ نے فرمایا بہشت میں وہ شخص یہ سنکر ہاتھ میں جو کھجوریں لئے ہوئے

قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ
پھر لڑنا رہا یہاں تک کہ مارا گیا ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رض قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ

شقیق بن سلمہ سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا)

فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ

تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا ف۱ ہم میں بعضے لوگ ایسے ہیں جو جلد ہی گذر گئے انہوں نے دنیا میں کچھ

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

لوگوں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی جب ہم اس سے انکا سر ڈھانپتے

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا

غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس جما دو یا ڈالدو

وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا

اور ہم میں بعضے ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پکا وہ اس کو چن رہا ہے ف۲ ہم کو حسان بن حسان نے خبر دی کہا ہم کو محمد

مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ

بن طلحہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں نہ شریک ہو سکے تھے ف۳

أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنے لگے اگر رسول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے جنگ میں شریک نہ ہوا خیر اگر اللہ نے اب کسی لڑائی میں مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا

لَيُرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَجِدُ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا

تو اللہ دیکھ لیگا میں کیسی کوشش کرتا ہوں ف۴ جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ میں تیری درگاہ میں اسکا

صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ

عذر کرتا ہوں جو مسلمانوں نے کیا ف۵ اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بیزار ہوں یہ کہکر تلوار لیکر آگے بڑھے راستہ میں

فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى

سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آ رہے تھے) انس نے کہا کیوں سعد کہاں جاتے ہو میں تو اس پہاڑ (احد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو

فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ

اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہوئے انہیں اتنے زخم تھے کہ انکی لاش پہچانی نہ گئی انکی بہن ف۶ نے ایک تل یا انگلی کی پور دیکھکر انکو پہچانا انکو اسی

طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

برچھی زخم بھالے اور تلوار اور تیر کے لگے تھے ف۷ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

ابن سعد حدثنا ابن شہاب اخبرنی خارجۃ بن زید بن ثابت انہ سمع
کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی انہوں نے زید بن ثابت
زید بن ثابت رض یقول فقدت ایۃ من الاحزاب حین نسخنا المصحف کنت
سے سنا وہ کہتے تھے ہم جب حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مصحف لکھتے تھے سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہ ملی جس کو میں
اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا آخر ڈھونڈے وہ آیت خزیمہ
ابن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ
بن ثابت انصاری پاس پائی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ تنہم
فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر فالحقناہا فی سورتہا فی المصحف
من قضی نحبہ اور منہم من ینتظر مصحف میں اسی سورت میں شریک کر دی
حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت سمع عبد اللہ بن یزید
ہم سے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید سے سنا
یحدث عن زید بن ثابت قال لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی احد رجع ناس ممن خرج معہ وکان
حدیث بیان کرتے تھے زید بن ثابت سے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف (جہاد کو) نکلے تو کچھ لوگ جو گئے وقت آپ کے ساتھ تھے لوٹ آئے
کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ تقول نقاتلہم وفرقۃ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک گروہ کہتے تھے ہم تو ان (منافقوں) کو قتل کر لیں ایک گروہ کہتا
تقول لا نقاتلہم فنزلت فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسہم بما کسبوا
تھا نہیں انکو قتل نہیں کر سکتے اسوقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کی یہ آیت اتاری سہل تو تمکو کیا ہوگیا ہے منافقوں کے باب میں
وقال انہا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الفضۃ باب اذ ہمت
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا مدینہ کا نام طیبہ (پاکیزہ) ہے وہ گناہوں کو اس طرح نکالتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل
طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون حدثنا
باب یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے قصد کیا چاہی کہ اور اللہ انکا مددگار تھا اور مسلمانوں کو اسی پر بھروسا کرنا چاہئے
محمد بن یوسف عن ابن عیینۃ عن عمرو عن جابر رض قال نزلت ہذہ الایۃ
ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے
فینا اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا بنی سلمۃ وبنی حارثۃ وما احب
جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہارنی چاہی ہم لوگوں کے حق میں اتری اس میں دو گروہوں سے بنی سلمہ مراد ہیں اور بنی حارثہ اور مجھے

أَنْهَا لَوْ تَنْزِلُ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا

(اس آیت کا اترنا پسند نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اللہ انکا مددگار رہتا ہے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے

عَمْرٌو وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ

عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض

نَعَمْ قَالَ فَأَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا

کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا رانڈ سے میں نے کہا رانڈ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی رہتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ

میرے باپ احد کے دن شہید ہوئے اور نو بیٹیاں چھوڑیں نو میری نو بہنیں تھیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ

أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ

انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لاکر ان میں شریک کروں میں نے چاہا ایک سمجھدار عمر والی عورت لاؤں جو ان کی کنگھی چوٹی اور انکی خدمت

قَالَ صَبَتْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

کرے آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہمکو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے شیبان

شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ

نے بیان کیا انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ان کے والد احد کے دن

يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ

شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں جب ان کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت صلی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ

اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں میرے والد احد کے دن شہید ہوگئے اور

أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ

قرضداری بہت چھوڑ گئے میں چاہتا ہوں آپ تشریف لے چلیں آپ کو قرضخواہ دیکھیں گے تو آپ نے فرمایا اچھا تو باغ میں چل اور

تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أَغْرَوْا بِي تِلْكَ

ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگا میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کو بلا بھیجا جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اس وقت اور صندکرنے

السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ

لگے تو آپ نے جب قرضخواہوں کا یہ حال دیکھا تو ان ڈھیروں میں سے بڑا ڈھیر تین بار آپ نے گرد پھرے پھر

جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ

اس پر بیٹھ گئے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا آپ برابر انکو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہانتک کہ اسنے میرے والد کا پورا قرضہ ادا

وَالِدِیَّ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَۃَ وَالِدِیَّ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَخَوَاتِیْ
اور میں تو اسی پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا فرضہ پورا ادا کر دے گو میں اپنی بہنوں پاس ایک کھجور لیکر نہ لوٹوں (یعنے مجھکو ایک کھجور
بِتَمْرَۃٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّھَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ
بھی نہ ملے) اللہ تعالےٰ نے ف سب کھیروں کو (جو ان کا تھا) بچا دیا اور جس کھیر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اسکو دیکھ رہا تھا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّھَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃً وَّاحِدَۃً حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا
اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ
کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَہٗ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْہُ
سے انہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے
عَلَیْھِمَا ثِیَابُ بِیْضٍ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں انکو کبھی نہیں دیکھا نہ اس کے پہلے نہ اس کے بعد ف مجھ سے عبداللہ
اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا ھَاشِمُ بْنُ ھَاشِمٍ السَّعْدِیُّ
بن محمد مسندی نے بیان کیا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے کہا
قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ نَثَلَ لِیْ
میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ آنحضرت
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِنَانَتَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ حَدَّثَنَا
صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنی ترکش میں سے تیر نکالکر میرے سامنے رکھے اور فرمایا (اے سعد) تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان
مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے
سَعْدًا یَّقُوْلُ جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ
میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملا دیا ف ہم سے قتیبہ بن
حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ
کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے
لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَیْہِ کِلَیْھِمَا مَا یُرِیْدُ حِیْنَ
کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملایا سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں

قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يَقْتَتِلُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ
فرمایا تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد

شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ
عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نہیں سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے

لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يُسَيْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہم سے یسیرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ
عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا میں نے تو نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو تصدق

إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي
کیا ہو سوا سعد بن مالک کے احد کے دن میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرما رہے تھے سعد تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ صدقے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ
ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ابوعثمان نہدی کہتے تھے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهَا مِنْ غَيْرِ طَلْحَةَ
کہ ایک جنگ میں جس میں آنحضرت صلعم لڑے (یعنی احد کے دن) آپ کے ساتھ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص کے سوا کوئی نہ رہا یہ ابوعثمان

وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ
نے طلحہ اور سعد سے سنا تھا ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے

إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ
انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا انہوں نے کہا میں عبدالرحمن

الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رض فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا
ابن عوف اور طلحہ بن عبیداللہ اور مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا میں نے ان

مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ
میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ طلحہ کو احد کا قصہ بیان کرتے

يَوْمِ أُحُدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
سنا ہم سے ابوبکر (عبداللہ) بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسمٰعیل

قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے احد کے دن آنحضرت صلعم کو اس ہاتھ سے بچایا تھا

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا

ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو عقدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے

كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن ابوطلحہ انصاری (انس رض کی والدہ کے دوسرے خاوند) آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم کے سامنے ڈھال لئے آپ پر کیے رہے (تاکہ آپ کو کافروں کا تیر وغیرہ نہ لگے)

بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز زوردار کمان والے تھے انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں

وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ

جو مسلمان اس دن تیروں کا ترکش لیے ہوئے گذرتا تو آنحضرت ﷺ اس سے فرماتے یہ تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے اور آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا

علیہ وسلم (کھڑے کھڑے) سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے (کہ بہت کیا کر رہے ہیں) ابوطلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ

تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ

سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا گلا آپ کے گلے پر تیر لگے تو لگے وہ آپ کے گلے پر سے تصدق ہے انس کہتے ہیں میں نے اس

بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ

دن حضرت عائشہ (اور اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لادتیں

عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ

مردوں کے مونہوں میں ڈالتیں پھر لوٹ کر جاتیں مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے

فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا

منہ میں چھوڑتیں انکی پازیبیں دیکھیں ف اور ایسا ہوا (اللہ نے اس جنگ میں لوگوں پر آدھی نیند بھیجی) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ

انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا احد کے دن (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان ملعون نے (دہوکا دینے کو) یوں آواز

عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ

دی ارے خدا کے بندو تمہارے عقب میں جو لوگ آرہے ہیں ان سے بچو ف یہ سنتے ہی اگلے لوگ پچھلوں پر پلٹ پڑے ف اتنے میں معلوم ہوا

حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللهِ
حذیفہ کے والد یمان کو مسلمان سمجھے تھے اس لئے حذیفہ نے پکارا ارے خدا کے بندو یہ تو میرا باپ ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضہ نے کہا خدا کی
مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللهِ مَا زَالَتْ
قسم انہوں نے کسی طرح اس کو نہ چھوڑا مارہی ڈالا ف۱ حذیفہ ان سے کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (سبحان اللہ کیا صبر ہے) عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ جیتک
فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ بَصُرَتْ عَلِمَتْ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَ
جیے اُن کے دل میں نیکی ہی رہی ف۲ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو بَصُرَتْ کا لفظ ہے یہ بصر سے ہو بصیرت سے نکلا ہے یعنے میں نے جانا اور
أَبْصَرَتْ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ بَابٌ ف۳ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى
اَبْصَرْتُ کا معنے انکھ سے دیکھا بعضوں نے کہا بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ کا ایک ہی معنے ہے (جیسے سرعت اور اسراع) باب اللہ تعالیٰ کا رسورۂ آل عمران
إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا
میں) فرمانا جس دن (یعنے احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم میں سے جو لوگ بھاگ نکلے (کچھ کا ذمہ نہیں ہے بلکہ) شیطان نے انکو بعضے کرتوتوں کے بدلے الٹو
كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا
پھر کا دیا اور بیشک اللہ نے انکا قصور معاف کر دیا کیونکہ اللہ بخشنے والا اور تحمل والا ہے ف۴ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ
أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا
نے خبر دی انہوں نے عثمان بن موہب سے کہا ایک شخص (یزید بن سرسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا اس نے وہاں کئی لوگوں کو بیٹھا دیکھا (انکا نام معلوم
فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ
نہیں ہوا) پوچھا یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ ہیں وہ شخص انکے
فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ
پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتلاؤ گے میں تم کو اس گھر کی (یعنے خانہ کعبہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا عثمان بن
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ لَهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا
عفان رضہ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رضہ بدر کی لڑائی میں غیبت حاضر تھے اس میں شریک نہ تھے
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ
انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو وہ بیعۃ الرضوان سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھا انہوں نے کہا ہاں تب اس نے تکبیر کہی ع
قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ وَأُبَيِّنْ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ
عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے بیان کروں اور تیرے سوالات کی حقیقت کھول دوں احد کے دن جو وہ بھاگ نکلے تھے
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ
میں گواہی دیتا ہوں یہ تصور تو اللہ معاف کر چکا (جیسا اوپر آیت میں گذرا) باقی جنگ بدر میں غیر حاضر ہونا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ رقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واکہ وسلم کی صاحبزادی اُن کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آپ نے اُن سے فرمایا (تم مدینہ میں رہ کر اُن کی بیمار داری کرو

إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَقَالَ نَعَيْبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ

تمکو اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا ایک شخص کو جو اس جنگ میں شریک ہوگا اور اتنا ہی لوٹ کے مال میں سے حصہ بھی ملیگا رہ گیا بیعۃ الرضوان میں شریک نہ ہونا

لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَ

تو اگر عثمان رضؓ سے زیادہ مکہ میں کوئی عزت اللہ شان والا ہوتا تو آنحضرت صلعم (غیر کو نہ بھیجتے کہ) اُس کو بھیجتے ف آپ نے انہی کو بھیجا اور بیعۃ

كَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرضوان اُسوقت ہوئی جب عثمان رضؓ مکہ کو جا چکے تھے ف تو آنحضرت صلعم نے اپنا داہنا

بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ

ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمان رضؓ کا ہاتھ ہے (گویا اُن سے بیعت لے لی یہ تو اور زیادہ عثمان رضؓ کا شرف ہوا) جا اب جا بائیں

بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ بَابٌ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ

ہاتھ کہہ ف باب (سورہ آل عمران میں یہ فرمایا ہے جب تم بھاگتے چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پیچھے گروہ میں رہ کر تم کو بلا رہا

فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ

تھا لیکن تم پھر کر بھی کسیکو نہیں دیکھتے تھے (بھاگنے کی دھن میں لگے تھے) آخر تمنے جو پیغمبر کو رنجیدہ کیا اسکے بدلے تمکو شکست دیکر (یہ رنجیدہ کیا

بِمَا تَعْمَلُونَ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ حَدَّثَنِي

اللہ کو تمکی پوری خبر ہے امام بخاری نے کہا تصعدون کا معنے تذہبون یعنے جا رہے تھے عہ معنے گھر کے اوپر چڑھ گیا ف مجھ سے

عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ

عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا وہ

قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ

کہتے تھے آنحضرت صلعم نے احد کے دن پیدل لڑنے والوں کا سردار عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا

وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذٰلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ بَابٌ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

وہ مدینہ کی طرف بھاگتے ہوئے چلے اسی باب میں یہ آیت اتری والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنی باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں)

مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ

فرمانا جب تم شکست کا غم کر چکے تو تمپر امن کی اونگھ بھیجی جو تم میں سے ایک گروہ کو دبا رہی تھی اور بعضوں کو اُس وقت بھی اپنی جان کے لالے پڑے

يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ

تھے (یعنے منافقون کو) وہ اسکی نسبت جہالت کے وقت کی سی بدگمانی کر رہے تھے کہہ رہے تھے اب وہ بات ہمکو کہاں ملی جس کا پیغمبر صاحب نے

إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
وعدہ کیا تھا (یعنے فتح) اے پیغمبر کہدے سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ دلوں میں اور ہی باتیں (کفر اور نفاق کی) چھپائے ہوئے ہیں جن کو تجھ پر
الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
نہیں کہتے تم اپنے دل میں کہتے ہیں اگر ہماری بات چلتی تو ہم لوگ یہاں کیوں آ کر جاتے اے پیغمبر کہدے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی قتل
إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
قسمت میں لکھا جا چکا تھا وہ (کسی بہانے سے) اپنی قتلگاہ میں آ موجود ہوتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو تمہارے دلوں کی بات آزمانا اور
الصُّدُورِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
خوب جانتا ہے اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے
أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي
انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے کہا میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھکو ایسی اونگھ آئی کہ
مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ بَابٌ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
بار بار میرا ہاتھ سے ہتھیار گر پڑتا تھا وہ گر جاتی تھی میں اٹھا لیتا تھا (باب ۔۔۔ کا مطلب یہ ہے کہ آل عمران کی) آیت اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ
شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شُجَّ
کا اختیار ہو جائے اگر اللہ معاف کرے چاہے انکو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں حمید نے اور ثابت بنانی نے انس رضہ سے روایت کیا آنحضرت
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں احد کے دن زخم آیا آپ نے فرمایا بھلا اس قوم کو کیا فلاح ہو گی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اس وقت
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
کچھ اختیار نہیں (اخیر تک) ہم سے یحیے بن عبید اللہ بن زیاد سلمی نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر بن راشد
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رض) سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا
جب فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا کرتے یا اللہ فلانے (صفوان بن امیہ) اور فلانے
وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ
(سہیل بن عمرو) اور فلانے (حارث بن ہشام) پر لعنت کر یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد کرتے اس وقت اللہ نے
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمًا
لیس لک من الامر شیء فانہم ظالمون تک اور عبد اللہ بن مبارک نے (اسی سند سے) حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی انہوں نے

ابن عبد الله يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو على صفوان

کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے جو سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد کے دن زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ

ابن أمية وسهيل بن عمرو والحرث بن هشام فنزلت ليس لك من الامر

اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کے لیے بددعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر

شئ الى قوله فانهم ظالمون باب ذكر ام سليط حدثنا يحيى بن بكير

شئ فانہم ظالمون تک ف باب ام سلیط کا بیان ف یحیی بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب وقال ثعلبة بن ابي مالك ان عمر

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

ابن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء اهل المدينة فبقي منها مرط

چادریں مدینہ کی عورتوں کو تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی

جيد فقال له بعض من عنده يا امير المؤمنين اعط هذا ابنة رسول الله صلى الله

تو بعضے لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے تھے (جنکا نام معلوم نہیں ہوا) یوں کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو

عليه وسلم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق

دیجیے جو آپ کی ابی ابی ہیں یعنے ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں

به وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر

اور ام سلیط ایک انصاری عورت ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی

فانها كانت تزفر لنا القرب يوم احد باب قتل حمزة رضي الله عنه

حضرت عمر نے کہا یہ ام سلیط احد کے دن ہمارے لیے مشکیں بھر لاتی تھیں ف باب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا قصہ

حدثني ابو جعفر محمد بن عبد الله حدثنا حجين بن المثنى حدثنا

مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے حجین بن مثنی نے کہا ہم سے

عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن سليمان

عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے سلیمان

ابن يسار عن جعفر بن عمرو بن امية الضمري قال خرجت مع عبيد الله بن

بن یسار سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے کہا میں عبیداللہ بن عدی

عدي بن الخيار فلما قدمنا حمص قال لي عبيد الله هل لك في وحشي نسأله

بن خیار کے ساتھ سفر میں نکلا جب ہم لوگ حمص میں پہنچے (جو شہر ہے شام میں) تو عبیداللہ بن عدی نے کہا چلو وحشی (ابن حرب حبشی)

عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ
سے ملنے ہوا اس سے حمزہ کے قتل کا حال پوچھینگے مینے کہا اچھا چلو وحشی حمص ہی مین رہا کرتا تھا خیر (ہم گئے) ہمنے اُسکا پتہ پوچھا لوگون نے
ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حُمَيْتٌ قَالَ فَجِئْنَاهُ حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا
کہا دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ مین بیٹھا ہے مرغکی کی طرح بیٹھا ہوا ف جعفر نے کہا ہم جب اُسکے پاس پہونچے تو تھوڑی دیر کھڑے رہے
فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
اُسنے سلام کا جواب دیا اُس وقت عبید اللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے وحشی کو اُن کا کوئی عضو نظر نہین آتا تھا صرف آنکھین اور پاؤن
فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ
تو عبید اللہ نے اُس سے پوچھا وحشی تو مجھکو پہچانتا ہے وحشی نے اُنکو دیکھا اور کہنے لگا نہین خدا کی قسم مین اتنا جانتا ہون
أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتَ أَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهُ
کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا ام قتال مکہ مین ایک
غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلَتْهَا إِيَّاهُ
لڑکا جنی تھی مین اُس کے لیے انا کوڈھونڈھ رہا تھا مینے اُسکی ماں کے ساتھ اُس لڑکے کو اُٹھا لیا پھر وہ لڑکا مینے اُس کی ماں کو دیدیا
فَلَمَّا أَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا
(اس کے دونون پاؤن مینے دیکھے تھے) گویا اب مین وہی پاؤن دیکھ رہا ہون ف عبید نے یہ سنکر اپنا منہ کھولدیا پھر وحشی سے کہا حمزہ کے
بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي
قتل کا قصہ تو بیان کر اُس نے کہا قصہ یہ ہے کہ حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مارڈالا تھا (جو عبید اللہ کے باپ کا چچا تھا) جبیر بن
مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ
مطعم نے جو میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدلہ مارڈالے تو تو آزاد ہے جب قریش کے لوگ عینین کی
عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
جنگ جس سال ہوئی اُس سال نکلے عینین ایک پہاڑ ہے احد پہاڑ کے بازو دونون کے درمیان ایک نالہ ہے مین بھی قریش کے ساتھ
إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ
لڑنے گیا جب لوگون نے جنگ کے لیے صف باندھی تو (قریش کی طرف سے) ایک شخص سباع (بن عبد العزیٰ) میدان مین نکلا اور کہنے لگا
حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ أَلْحَادٌ
حمزہ بن عبد المطلب اُس کے مقابلہ کے لیے نکلے اور کہنے لگے ارے سباع ارے ام انمار (حجامنی) کے بیٹے تیری ماں (عورتون کے) ختنے تراشا کرتی تھی
اللَّهِ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ
اور تو اللہ اور رسول سے مقابلہ کرتا ہے (یہ جوش دلا کر کہ حمزہ نے اسپر حملہ کیا اور جیسے کل کا دن گذر جاتا ہے اس طرح صفحہ ہستی سے

قَالَ وَكُنْتُ حَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ
اس کو نابود کر دیا وحشی نے کہا میں ایک پتھر کی آڑ میں حمزہ کو مارنے کے لیے چھپ کر بیٹھا رہا ف جب پاس قریب آیا تو میں نے اپنا حربہ (دھار دار)

حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ
جبکہ اُن پر پہنچ گیا ارادہ اُن کے زیر ناف لگانے کا اور دونوں سرین میں سے پار نکل گیا حمزہ اُسی وقت سر گئے خیر جب جنگ کے بعد قریش لوگ (اپنی سکا لوں کو)

فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ
لوٹے میں بھی اُن کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھیرا رہا یہاں تک کہ اسلام مکہ میں وہاں پھیل گیا (اُس وقت میں طائف چلا گیا طائف کے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ
لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ اپنی پھیجے (رسمہ بھیجا) میں سو لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو نہیں ستاتے

حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ أَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ
میں بھی اُن کے ساتھ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا آپ نے مجھکو دیکھا فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے میں نے عرض کیا

نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تو ہی نے قتل کیا تھا میں نے کہا آپ کو تو سب کیفیت پہنچ چکی ہے (کہ حمزہ کو میں نے کیوں مارا) آپ نے فرمایا ف مگر تو ایسا

أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھ کو نہ دکھلائے ف میں سُنکر میں آپ کے پاس سے چلدیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ
اور مسیلمہ کذاب (یمامہ والا) نمود ہوا ف تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور جاکر مسیلمہ کو مارونگا اور حمزہ کے قتل کا گناہ اُتار دونگا

بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ
ف پھر میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا اور مسیلمہ کے لوگوں نے جو کیا دہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں کیا دیکھتا ہوں کہ خود مسیلمہ ایک دیوار کی رونزن

فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ
میں کھڑا ہے سر پریشان راکھی اونٹ کا سا رنگ میں نے وہی حربہ (جس سے حمزہ کو مارا تھا) اُس کے دونوں جھاتیوں کے درمیان مارا

ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ
وہ اُس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا آنحضرت میں ایک انصاری آدمی (عبداللہ بن زید بن عاصم یا عدی بن سہل یا ابو دجانہ) کود کر گیا اور اُسی

بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
کھوپری پر ایک تلوار بھی حمائی عبداللہ بن فضل (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھکو

يَسَارٍ أَنَّهُ
سلیمان بن یسار نے خبر دی انہوں نے

ف وہ ہم شریان کی طرح ہے
ف جب پاس قریب آیا تو میں نے اپنا حربہ (دھار دار)
ف خیر اب میں کیا کہوں تو
ف میں سُنکر میں آپ کے پاس سے چلدیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی
ف تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور جاکر مسیلمہ کو مارونگا اور حمزہ کے قتل کا گناہ اُتار دونگا

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قُتِلَ

عبداللہ بن عمر رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے (جب سیدنا عمرؓ کو ایک چھوکری گھر کی چھت پر سے کہنے لگی ہائے امیر المومنین (جیسے سیدنا عمرؓ کو ایک کافر

الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ بَابٌ مَا اَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ اُحُدٍ

غلام نے مار ڈالا) ف باب احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سخت غصہ ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا آپ

يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے اپنے (مبارک) دانت کی طرف اشارہ کیا اللہ سخت غصہ ہوا اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر نے اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپ

وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ

نے خود جنگ احد میں مارا) مجھ سے مخلد بن مالک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اشْتَدَّ

ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت

غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ

غصہ اس پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں ماریں اللہ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جو اپنے

اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ حَدَّثَنَا

پیغمبر کا منہ خون آلود کر دیں (جیسے قریش کے کافروں نے کیا تھا) ف باب ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان

يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ

سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا انہوں نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں آنحضرت صلے

مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ

اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا

وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور کون سی دوا لگائی گئی ہو یہ کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ کی صاحبزادی زخم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ

دیکھ رہی تھیں اور حضرت علی رضؓ ڈھال میں پانی لیے ڈال رہے تھے جب حضرتؐ فاطمہؓ نے دیکھا جوں جوں پانی ڈالتے

لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا

ہیں خون زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اُس کو جلا کر زخم پر جما دیا اُس

فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ

وقت خون بند ہوا اُسی دن (یعنی احد کے دن) آپ کا دانت توڑ گیا اور آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور خود (پہنا رکھا) آپ کے سر

عَلَى رَأْسِهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو

پر ٹوٹ گیا ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَ

انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اُس شخص پر ہے جسکو پیغمبر خود قتل کریں

اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

اور اللہ کا سخت غصہ اُس پر ہے جس نے اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ خون آلود کیا **باب** (سورۂ آل عمران کی)

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

یہ آیت جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا کہنا مانا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَ

اپنے والد (عروہ) سے اُن سے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جو آیت ہے (سورۂ آل عمران کی) جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا

الرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ

کہنا مانا اُن میں جو نیک اور پرہیزگار ہیں اُنکو بڑا ثواب ملیگا

قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ

بھانجے تیرے والد زبیر اور نانا ابوبکرؓ اُنہی لوگوں میں تھے ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ

کو احد میں جو صدمہ پہونچنا تھا وہ پہونچ چکا اور مشرک (مکہ کو) لوٹ گئے تو آپ کو یہ ڈر پیدا

يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ

ہوا کہ شاید پھر نہ لوٹ کر آجائیں **ف۲** تو کافروں کا تعاقب کون کرتا ہے یہ سنکر ستر صحابہ نے آپ کا فرمانا قبول کیا اُن میں ابوبکرؓ اور

أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ **بَابُ** مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ

زبیر بھی تھے **ف۳** **باب** جو مسلمان احد کے دن شہید ہوئے

حمزہ بن عبدالمطلب

ف یعنی ہم کافروں کے تعاقب کرنے کے لیے جل کر نہ جائیں ان میں جو زخمی ہیں اور پیر کا کام ہے کہ اُن میں جو کوئی اٹھ کر ساتھ چلنے کا ہو ساتھ لے لیں گے یہ مسلمان کو دلاسا دیا کہ تمہیں اس وقت مسلمان کو خود ہمت کرنی چاہیے ہیں اُن کا قصور پاک کرنے کو ہم ہیں **ف۲** اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعدؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور ابی وقاصؓ اور عبیداللہ بن جراحؓ

ف۳ یہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ کبریٰ میں اسلام پر بیعت کی تھی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان صحابہ کو دعوت اسلام کے لیے مکہ اور اطراف مکہ میں بھیجا تھا یہ سب صحابہ بئر معونہ پر شہید ہوئے ان کا قصہ آگے آتا ہے

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو

اور یمان اور نضر بن انس اور مصعب بن عمیر اُن کا بیان مجھ سے عمرو بن علی

ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنَ أَحْيَاءِ

فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد نے اُنھوں نے قتادہ سے اُنھوں نے کہا ہم تو نہیں سمجھتے کہ عرب کے کسی

الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ

قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ شہید یا قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے

ابْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ

نے بیان کیا کہ احد کے دن انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی (جنکو قاری کہا

الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

کرتے تھے) اور یمامہ کے دن بھی (جہاں مسیلمہ والوں سے لڑائی ہوئی) اتنے ہی آدمی بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا

سَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

اور یمامہ کا واقعہ ابوبکر صدیق رضہ کی خلافت میں جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تھا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے

ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضه أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ

اُن سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو دو شہیدوں کو

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ

ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا

فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جب آپ سے اشارہ کیا جاتا کہ اس کو (قرآن زیادہ یاد تھا) تو آپ اسکو آگے کرتے (یعنے قبلہ کی طرف) اور آپ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا

وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ

میں گواہ ہوں گا اور آپ نے حکم دیا ان لوگوں کو خون سمیت گاڑ دینے کا نہ انپر نماز پڑھی نہ انکو غسل دیا ف اور ابوالولید نے شعبہ سے

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ

روایت کی اُنھوں نے محمد منکدر سے اُنھوں نے کہا میں نے جابر رضہ سے سُنا اُنھوں نے کہا جب میرا باپ (عبداللہ احد کے دن) شہید ہوا تو میں (اُنکی لاش پر) اپنا

الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ

منہ پر سے کپڑا اٹھاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مجھکو رونے سے منع کرتے لیکن آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ

صلے اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے (کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ سے روتے ہوں گی) آپ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا تو عبداللہ پر برابر روتا رہا یا روتی ہے

مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

اس پر تو برابر تختہ جب تک اسکا جنازہ اٹھایا گیا سایہ کیے رہے ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه

ابو اسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ بن عامر سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ

أُرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا

اشعری کو (امام بخاری یا محمد بن علاء نے کہا) میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ نے آنحضرت سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے خواب میں ایک تلوار ہلائی

فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ

اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو خاصی اچھی

أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللّٰهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ

ہوگئی اس کی تعبیر وہ تھی کہ اللہ نے آخیر میں مسلمانوں کو فتح دی اُن میں ایکا کرا دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں

فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

(جو بچ ہو رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہیں اُسکی یہی تعبیر تھی کہ مسلمان احد کو دن شہید ہوئے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا

کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے خاص

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ

خدا کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اب کچھ

فَمِنَّا مَنْ مَضَى وَذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ

لوگ تو ہم میں دنیا سے گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا کچھ بدلا (دنیا میں) نہیں کھایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے

قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَ

وہ احد کے جنگ میں شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑ گئے جب انکا سر اس سے ڈھانپتے تو پاؤں باہر کھل آتے جب پاؤں

إِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا

ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ

بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

دو اور پاؤں پر اذخر کی گھاس جما دو یا یوں فرمایا پاؤں پر اذخر کی گھاس تھوڑی ڈالدو

وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا **بَابُ أُحُدٌ يُحِبُّنَا** قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ

اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہیں جنکا میوہ (خوب) پکا وہ اسکو چن چن کر کھاتے ہیں ف۱ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنِي** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا

نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۲ مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے خبر

أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دی انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ احد پہاڑ

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ وَمَوْلًى

ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف۳ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ

غلام تھا انہوں نے انس بن مالک رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خیبر سے لوٹتے وقت) احد پہاڑ دکھلائی دیا فرمانے لگے

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے ہم اس کو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلی زمینوں کے بیچ میں حرم کرتا

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے

عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ

انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے

عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ **إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي**

مردوں پر پڑھتے ہیں یعنے انکو ایسے دعا کی پھر (مدینہ میں) منبر پر آکے فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں ف۱ اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں

لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَمَفَاتِيحَهَا أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا

تو اسی وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یوں فرمایا زمین کی کنجیاں (راوی کو شک ہوا)

أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ

اور بات یہ ہے مجھکو تم سے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد (پھر) مشرک بن جاؤ گے ف مجھکو یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں رغبت نہ پیدا کرو ف۲ باب غزوہ رجیع

وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور ان کے ساتھیوں کا قصہ

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ **حَدَّثَنَا** عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى

ابن اسحٰق نے کہا ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع جنگ احد کے بعد ہوا ف مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ

کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاسوسی ٹکڑی (قریش کی خبر لانے کو پیچھے بھیجی) اسکا افسر عاصم

عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا

بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے ف۱ یہ لوگ روانہ ہوئے

حبب عسفان

كَانُوا بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا

اور مکہ کے درمیان پہونچے تو ہذیل قبیلے کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے اُن کی خبر دیدی انہوں نے سو

بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى

مرد تیر انداز اُن کے تعاقب میں بھیجے یہ اُن کا نشان ڈھونڈتے رہے ایک جگہ جاکر پہنچے تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی پائیں جس کو

تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ

عاصم بن ثابت اور اُنکے ہمراہی بطور توشہ کے لے گئے تھے اُن کو دیکھکر کہنے لگے یہ کھجور مدینہ کی معلوم ہوتی ہے ف۲ اور اُنکے پیچھے چلکر پہانتک کہ

فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا

جب عاصم اور اُنکے ہمراہی گھبرا گئے (بھاگ نہ سکے تو لاچار ہوکر ایک ٹیلہ پر پناہ لی اور بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا کہنے لگے

لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمُ أَمَّا

اگر تم ٹیلے سے اتر آؤ تو ہم مضبوط عہد و پیمان کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہیں کرنے کے عاصم نے کہا میں تو کافر کی

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا

پناہ لیکر نہیں اُتروں گا (جو ہووے ہو) یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر کو پہونچا دے آخر بنی لحیان نے اُن کو تیر مارنا شروع کیے عاصم سمیت

فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَ

سات آدمی شہید ہوئے (تین آدمی) خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) بچ رہے کافروں نے اُن سے عہد

الْمِيثَاقَ فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا

کیا کہ تم اُتر آؤ ہم نہیں ماریں گے وہ اقرار اور عہد لیکر اُترے اُترتے ہی حرب کافروں کے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کی تانت کھولے

أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ

اور اُن کی کمانیں باندھیں یہ حال دیکھکر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے (آئندہ معلوم نہیں کیا کروگے)

فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا

میں تو تمہارے ساتھ نہیں چلنے کا انہوں نے اُسکو گھسیٹا اور بہت کوشش کی کہ ہمکو ساتھ لیجاویں مگر اُس نے نہ مانا تا آخر کافروں نے اُس کو

ف۱ کہتے ہیں یہ غلط ہے عاصم بن ثابت عاصم بن عمر کے نانا تھے یہ ہوگی عاصم بن عمر نامی کسی جلیل القدر ثابت

ف۲ اور انکو پیچھے چلکر پہانتک کہ

بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ

رہ گئے دو آدمی خبیب اور زید ان کو پکڑے گئے اور مکہ پہونچکر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى إِذَا أَجْمَعُوْا

کیونکہ انہوں نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا غیر خبیب اُن کے پاس (ایک مدت تک) قیدی رہے جب اُن کے قتل کے لیے تیار

قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوْسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ اسْتَحَدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ

ہوئے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی (زینب) سے صفائی کرنے کو اُسترہ مانگا اُس نے دیا زینب نے کہا میرا خیال اور طرف تھا اتنے

عَنْ صَبِيٍّ لِّيْ فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً

میں میرا ایک بچہ (ابوحسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اُس کو اپنی ران پر بٹھا لیا جب میں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئی اور ایسا گھبرائی

عَرَفَ ذٰلِكَ مِنِّيْ وَفِيْ يَدِهِ الْمُوْسٰى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ

کہ خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی استرہ انہیں کے ہاتھ میں تھا وہ کہنے لگے کیا تو یہ ڈرتی ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالونگا خدا چاہے

شَاءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ

تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا زینب کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی خبیب سے زیادہ نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا خبیب انگور کا خوشہ

قِطْفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ

کھا رہے تھے اور ان دنوں مکہ میں کسی کا نام نہ تھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے (کہیں باہر سے لایا نہیں کہتے تھے) یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے

رَزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

خبیب کو عنایت کیا تھا غیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی حد کے باہر لے گئے انہوں نے کہا مجھکو اتنی مہلت دو میں

إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ

نماز پڑھ کر خبیب ان سے کہنے لگا اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مرنے سے گھبراتا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا غرض خبیب ہی کی یہ طریقہ جاری ہوا کہ قتل

الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ؎

ہونے وقت دو رکعتیں پڑھنا نماز کے بعد خبیب نے یوں دعا کی یا اللہ ان سب کو گن گن کر کے مار کوئی باقی نہ رہے) پھر یہ شعر ان پر پڑھے

مَا أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا	عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں	کسی کروٹ مروں مجھکو کیا ڈر ہے
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ	يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہونگا میں یوں	جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا اُسکے چھوڑوں پر وہ برکت کو فزوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ

آخر ابوسروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اُس نے خبیب کو قتل کیا دوسرے قریش نے کہا کیا عاصم بن ثابت کی لاش پر لوگوں کو بھیجا کہ اُن کے

مِنْ جَسَدِهٖ یَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِیْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ

بدن کوئی پہچان کر لائیں جس کو وہ بھیجا تھا عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کی

عَلَیْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ

لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیجدی اُنھوں نے عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے بھیجے ہوئے لوگ (اُنکے پاس تک پہنچ سکے) کچھ نہ کر سکے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے جابر کو سنا کہ خبیب کو ابوسروعہ (عقبہ

خُبَیْبًا هُوَ اَبُوْ سَرْوَعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ

بن حارث) نے قتل کیا تھا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ یُقَالُ لَهُمُ

اُنھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا جن کو قاری کہتے تھے ستر

الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَیَّانِ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ یُقَالُ لَهَا بِئْرُ

بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ پاس اُن کے آڑے آئے ان لوگوں نے

مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِیَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِیْ حَاجَةٍ لِّلنَّبِیِّ

کہا ہمکو تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لیے جا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ شَهْرًا فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

رہے ہیں جانے دو مگر اُنھوں نے نہ مانا اُن کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں اُن کافروں کے لیے

وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ

بددعا کرتے رہے اُسی وقت سے دعا قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبدالعزیز بن صہیب سے (اسی سندسے) روایت ہے

اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ

رکوع کے بعد پڑھیں یا جب قراءت سے فارغ ہوں (رکوع سے پہلے) اُنھوں نے کہا جب قراءت سے فارغ ہو (یعنے رکوع سے پہلے)

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے اُنھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَدَّثَنِیْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں (رعل ذکوان وغیرہ) پر بددعا کرتے تھے مجھ سے

عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی

عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اُنھوں نے قتادہ سے اُنھوں نے انس

مَالِكٍ رض اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
ابن مالک سے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان ان قبیلوں کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنوں
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِي
کے مقابل مدد چاہی آپ نے ستر انصاریوں کو اُن کی کمک کے لیے روانہ کیا جنکو ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے
زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ
لوگ دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھا کرتے جب بیر معونہ پر پہونچے تو ان قبیلے والوں نے دغا
وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَاءٍ
دی انکو مار ڈالا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں عرب کے اُن قبیلوں پر بد دعا کرتے رہے یعنی
مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ
رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر انس کہتے ہیں ہم نے تو اُن کے حق میں
قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ
ہیں قرآن کی کئی آیتیں پڑھتے تھے یہاں آیتوں کی تلاوت موقوف ہوگئی وہ آیتیں یہ ہیں ہماری طرف سے ہماری قوم والوں کو یہ پیغام پہنچا دو
قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ
قتادہ سے مروی ہے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک مہینے
صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ
تک قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں پر بد دعا کرتے تھے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ
وَبَنِي لِحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
اور بنی لحیان پر خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اور بڑھایا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے
اَنَسٌ اَنَّ اُولٰئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَرَاْنَا كِتَابًا بِنَحْوِهٖ حَدَّثَنَا
انس رض نے بیان کیا کہ یہ انصار کے ستر قاری بیر معونہ پر مارے گئے اس حدیث میں قرآنا سے کہا تا ملا دے یعنی اسی کی کتابت ہم سے
مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے کہا مجھ سے انس رض نے بیان کیا
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخَا اُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَكَانَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے ماموں (حرام بن ملحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (بنی عامر پاس) بھیجا اور
رَئِيْسُ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ
(بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ) مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اُس نے شرارت اور تکبر کی راہ سے آنحضرت صلعم کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا

السَّهْلِ وَلِيَ أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونَ خَلِيفَتَكَ وَأَغْزُوَكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ
کہتا تا یا تو مجھے گنوار اور دیہاتیوں پر آپ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں یا میں آپ کا خلیفہ (جانشین) بنوں یا تو میں غطفان

فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبِكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ
پھر تو عامر ایک عورت ام فلان کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا اور (دُہائی) پیٹ پیر سے کیا کہنے لگا فلان خاندان کی عورت کے گھر میں اونٹ کی گلٹی کی

فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ
طرح بری سی غدود نکلا تو میرا گھوڑا لاؤ (اُس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ ہی پر اُسکا دم نکل گیا خیر حرام بن ملحان جو ام سلیم کے بھائی تھے

رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي
ایک لنگڑے آدمی اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لیکر (بنی عامر پاس) پہونچے حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو پھر

كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ تُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ
اس نے کہا تو تم ہی چلے آنا اگر انہوں نے مجکو مار ڈالا تو تم (بیگانے) ساتھیوں میں چلے جانا یہ کہکر حرام اُن لوگوں کے پاس گئے اُن سے پوچھا کیوں تم مجکو امن دیتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَأَ إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ
اور اُن سے باتیں کرنے لگے اتنے میں انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اُس نے پیچھے سے آکر حرام کو برچھا مارا

قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
ہمام راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں (اسحاق نے یوں کہا) وہ برچھہ اُن کے آر پار نکل گیا حرام نے کہا اللہ اکبر کعبے کے مالک کی قسم میں تو اپنی مراد

فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ نَسَخَ
باقی (شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے ساتھی کے پیچھے لگے سب کے سب کے صرف وہ لنگڑا شخص پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا اللہ نے اُسوقت

مِنَ الْمَنْسُوخِ أَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اُس سے خوش تو آپ نے تیس دن تک رعل

سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ
اور بنی لحیان اور عصیہ والوں کے لیے بددعا کی جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول

عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (راوی حدیث) مجھ سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض
نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رض سے سُنا وہ

يَقُولُ لُمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا
کہتے تھے جب حرام بن ملحان کو (جو انس کے ماموں تھے) بیر معونہ کے دن برچھہ لگا تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لیکر منہ اور

فنضحه على وجهه ورأسه ثم قال فزت ورب الكعبة حدثنا عبيد بن
سر پر چھڑکا کہنے لگے میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہونچ گیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان
اسمٰعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة رض قالت استاذن
کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب
النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر في الخروج حين اشتد عليه الاذى فقال
رکہ مین) مشرکوں کا ابو بکر صدیق کو سخت تکلیف دینے لگے تھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت مانگی (دوسرے بیان میں چلا جائیگا)
له اقم فقال يا رسول الله اتطمع ان يؤذن لك فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
آپ نے فرمایا ابھی ٹھیرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ امید ہے کہ آپ کو بھی ہجرت کی اجازت ملیگی آپ نے فرمایا بے شک مجھکو تو
يقول اني لارجو ذلك قالت فانتظره ابو بكر فاتاه رسول الله صلى الله
امید ہے خیر ابو بکر رضہ انتظار کرتے رہے ایک دن ظہر کے وقت (خلاف معمول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضہ
عليه وسلم ذات يوم ظهرا فناداه فقال اخرج من عندك فقال ابو بكر انما
کے پاس آئے اُن کو آواز دی فرمایا جو لوگ تمہارے پاس ہیں انکو باہر کردو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بیان کرتی
هما ابنتاي فقال اشعرت انه قد اذن لي في الخروج فقال يا رسول الله
غیر آدمی نہیں ہے) بس میری دو بیٹیاں ہیں (عائشہ رضہ اور اسماء رضہ) آپ نے فرمایا تمکو معلوم ہو مجھکو ہجرت کی اجازت مل گئی عہ ابو بکر رضہ نے کہا میں بھی
الصحبة فقال النبي صلى الله عليه وسلم الصحبة قال يا رسول الله عندي ناقتان
آپکے ساتھ چلونگا آپ نے فرمایا اچھا چلو ابو بکر رضہ نے کہا میرے پاس دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں
قد كنت اعددتهما للخروج فاعطى النبي صلى الله عليه وسلم احدهما وهي
میں نے انکو چار رہ وغیرہ کہلا کر) بھاگ جانے کے لیے طیار کر رکھا تھا عرض انہوں نے اُن میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گذرانی اسکا
الجدعاء فركبا فانطلقا حتى اتيا الغار وهو بثور فتواريا فيه فكان عامر بن
نام جدعا رتھا ف دونوں سوار ہوکر غار ثور پر آئے وہاں چھپ رہے عامر بن فہیرہ جو
فهيرة غلاما لعبد الله بن الطفيل بن سخبرة اخو عائشة لامها وكانت لابي
عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام تھا یہ عبداللہ حضرت عائشہ رضہ کا مان جائی بھائی تھا ابو بکر رضہ پاس جو ایک دودھیل
بكر منحة فكان يروح بها ويغدو عليهم ويصبح فيدلج اليهما ثم يسرح فلا
اونٹنی تھی اُس کو دن کو چرائے اور صبح سویرے انکے پاس لیجاتا تازہ دودھ دوہ کر ان کو دے آتا صبح کو کیا کرتا کہ تھوڑی رات رہے سے
يفطن به احد من الرعاء فلما خرج خرج معهما يعقبانه حتى قدما المدينة
انکے پاس جاتا اور صبح ہونے سے پہلے دودھ دیکر چراگاہ چلدیتا کسی چرواہے کو اسکے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی جب آنحضرت اور ابو بکر رضہ اس غار سے

فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ وَعَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
یہ عامر بن فہیرہ بیر معونہ پر اور قاریوں کے ساتھ شہید ہوا اور (اسی سند سے) ابواسامہ سے روایت ہے محمد سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے

فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَاُسِرَ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ
کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے کہا جب بیر معونہ کے قاری لوگ شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید کر لیے گئے

الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ
تو عامر بن طفیل نے اُن سے ایک لاش کو پوچھا یہ کس کی لاش ہے تو انہوں نے کہا

اُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَآءِ
یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا جب یہ شخص قتل ہوا تو اس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی

حَتّٰى اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
میں نے دیکھا آسمان زمین کے بیچ میں معلق رہی پھر زمین پر رکھدی گئی غیر ان لوگوں کے شہید ہونے کی خبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَاِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی (حضرت جبرئیل نے خبر دی) آپ نے (صحابہ سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کیے گئے اور (شہید ہوتے وقت) انہوں

رَبَّنَا اَخْبِرْ عَنَّا اِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَاُصِيْبَ
نے یوں دعا کی یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش ہوا تو اللہ نے اگلی خبر مسلمانوں کو پہونچا دی ان شہیدوں

يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ اَسْمَآءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةَ بِهٖ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ
میں اُس دن عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے تو عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے انکا نام عروہ رکھا گیا اور انہی شہیدوں میں

بِهٖ مُنْذِرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ
منذر رکھا گیا ہم سے محمد بن سفاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز

مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَيَدْعُوْ
(لاحق بن حمید) سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ رعل

عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ
اور ذکوان (قبیلوں) پر بددعا کرتے تھے اور کہتے تھے عصیہ (قبیلہ) نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے بیر معونہ پر آپ کے صحابہ کو مارا بددعا کی یعنی رعل اور

عہ انہی کے نام پر آج کل کا مشہور شہر سلوم ہوا کہ عامر بن طفیل اس واقعہ کے بعد طاعون سے ۱۱ھ میں مرے

ف

ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
(ذکوان) اور لحیان قبیلوں کے لیے بددعا کی اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کی نافرمانی کی انس نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر ان لوگوں کے بارے میں جو بیر معونہ
فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا
پر مارے گئے قرآن کی آیتیں (آثار ہیں) لیکن بعد میں انکا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیتیں یہ ہیں ہماری قوم کو
فَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا عَنْهُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا
پیغام پہونچا دو ہم اپنے مالک سے مل چکے وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم کو اس سے خوش ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضہ عَنِ الْقُنُوْتِ
عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے کہا میں نے انس رضہ سے پوچھا نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے
فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قُلْتُ فَاِنَّ
انہوں نے کہا درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھے ہے بار رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب
فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهٗ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
(محمد بن سیرین یا اور کوئی تو لنہار انام لیکر یہ کہتے ہیں کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّهٗ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ
وسلم نے صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی تھی اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو مشرک
وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
لوگوں (بنی عامر) کی طرف بھیجا تھا (انکو تعلیم دینے کو ان کی مدد کر نیکو) اس طرف جو دوسرے مشرک رہتے تھے (رعل ذکوان
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَتَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ
وغیرہ) ان سے اور آپ سے عہد تھا تو ان لوگوں نے جن سے عہد تھا (رعل ذکوان وغیرہ) دغا بازی کی
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
(عہد کے خلاف ان قاریوں کو مار ڈالا) ف۲ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (صبح کی نماز میں) رکوع کے بعد قنوت
الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْاَحْزَابُ قَالَ
پڑھتے رہے ان (دغا بازوں) پر بددعا کرتے تھے باب جنگ خندق کا قصہ جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں ف۳ موسیٰ بن
مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
عقبہ نے کہا جنگ خندق شوال ۴ھ ہجری میں ہوئی (ابن اسحاق نے کہا ۵ھ ہجری میں ہوئی) ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

ف۲ ان قاریوں کا قصہ یہ ہے کہ ستر قاری مدینہ سے بنی عامر کے پاس گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا بنی عامر نے ان کو مار ڈالا یا تھا اس لیے آپ نے ان کے قاتلوں پر بددعا کی تھی ف۳ جنگ احزاب ۵ھ ہجری میں ہوئی تھی اس جنگ میں مشرکین مکہ اور یہود مدینہ نے مل کر مسلمانوں پر حملہ کیا تھا مسلمانوں نے مدینہ کے گرد خندق کھود لی تھی اس لیے اس جنگ کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ

کہا ہمسے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ابن عمر رض سے انہوں نے کہا ابن جنگ احد کے دن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا (تاکہ مجاہدین میں شریک ہوں) میری عمر چودہ برس کی تھی آپ نے منظور نہ کیا پھر جنگ خندق میں

يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَهُ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

پیش کیا گیا اُس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی آپ نے منظور کر لیا ف مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن

الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ

ساتھ تھے مسلمان خندق کھود رہے تھے ہم لوگ مٹی اپنے مونڈھوں پر ڈھو رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ

زندگی جو کہ ہے وہ آخرت کی زندگی + بخشدے الصار اور پردیسیوں کو

الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

اے خدا + ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق

اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسًا رض يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق

اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ

کے لیے نکلے دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دن صبح کے وقت خندق کھود رہے ہیں ان کے پاس غلام (خدمتگار) نہ تھے

لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ

جو یہ کام کرتے (اس لیے اپنے ہاتھوں سے کھود رہے تھے) جب آپ نے ان کی تکلیف اور بھوک کی حالت دیکھی تو یوں فرمانے لگے ؎ زندگی جو کچھ

اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ ؎

کہ ہے وہ آخرت کی زندگی + بخشدے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا + آنہوں نے یہ جواب دیا

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا	عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

ہم تو وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے بیعت کر چکے + جان جب تک ہے لڑتے کافروں سے ہمیشہ

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ جُعِلَ

ہم سے ابومعمر عبداللہ بن عمر عقدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا

ف اس حدیث کو امام بخاری رح نے یہاں نکالا کہ وہ کافرین مقیم کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق میں

الجامع الصحیح للبخاری

الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى

مہاجرین اور انصار نے مدینہ کے گرد خندق کھودنا شروع کی مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے

مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ؎

اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎ (حسب تذکرہ حال ہے کذا فی الاسلام)

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا ۔۔۔ عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

ہم تو پیغمبر محمد سے بیعت کر چکے جان جبتک ہے اس دین کے کافروں سے ہم لڑیں گے

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا

الْاٰخِرَهْ فَبَارِكْ فِى الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفَّىَّ مِنَ الشَّعِيْرِ

فائدہ ۔ کردی انصار اور باہر والوں میں برکت خدا ۔ انس نے کہا اس وقت (خوراک کا) کال تھا ایک مٹھی (یا دو مٹھی) جو بدبودار جربی

فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاُهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَىِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِىَ بَشِعَةٌ

ملا کر پکاتے ان کے سامنے رکھتے وہ بھوکے ہوتے (اسی کو کھا لیتے) حالانکہ وہ جربی بدمزہ علق پکڑ لیتی

فِى الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

اس دین سے خراب بو آتی ہم سے خلاد بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن آمین

اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا رض فَقَالَ اَنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ

انہوں نے اپنے والد ایمن حبشی سے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری پاس آیا انہوں نے بیان کیا ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں

شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِى الْخَنْدَقِ

بیں ایک ٹکڑا سخت نکلا (جو کدال سے کٹ نہ سکا) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے آپ سے عرض کیا یہ ایک سخت ٹکڑا ہے جو خندق میں نکل آیا (اب کیا

فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا

کرنا) آپ نے فرمایا (ٹھیرو) میں خود اترتا ہوں (اس کو کھود دیتا ہوں) پھر آپ کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگوں

فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ

آپ نے کدال (یا کاس) ہاتھ میں لی اور اس ٹکڑے پر ماری وہ بھربھری ریتی ہو گیا (یا تو اتنا سخت تھا یا اتنا نرم ہو گیا) (راوی کو شک ہے اہیل کا لفظ کہا

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِىْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِىْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى

آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا مجھ کو گھر تک کی پروانگی دیجیے (آپ نے اجازت دی) میں نے گھر آکر اپنی جورو (سہیلہ بنت مسعود) سے کہا آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِىْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَىْءٌ قَالَتْ عِنْدِىْ شَعِيْرٌ

علیہ وسلم میں نے وہ بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا (یعنے آپ بہت بھوکے ہیں) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا ہاں تھوڑے سے جو ہیں (ایک صاع)

وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ
اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے جب ہم گوشت ہانڈی میں ڈال چکے (اس کو پکنے چڑھا دیا) اور آٹا

ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ
خمیر ہو گیا ہانڈی چولہے کے پتھروں پر تھی گوشت پک جانے کے قریب تھا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور

قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ
چکے سو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ تھوڑا سا کھانا میرے پاس طیار ہوا آپ تشریف لیجئے اور ایک یا دو آدمی اپنے ساتھ

رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعْ
لے لیجئے آپ نے پوچھا کتنا کھانا ہے میں نے بیان کیا ایک صاع جو ایک بکری کا بچہ آپ نے فرمایا بہت ہوا اور عمدہ ہے تو جا اپنی جورو سے کہدے جب تک میں

الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَ
نہ آؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارے اور روٹی تنور میں سے نہ نکالے میں آتا ہوں یہ آپ نے فرمایا (یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں چلو) یہ سنکر مہاجر

الْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور انصار کھڑے ہو گئے جابر نے اپنی جورو کے پاس پہنچ کے تو کہنے لگی ہائے اب کیا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا
مہاجرین اور انصار اور اُن کے ساتھ والے سب کو لیکر آ رہے ہیں انکی جورو نے کہا آنحضرت نے تجھ سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے کہا ہاں پوچھا تھا

وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ
آپ نے فرمایا اندر چلو بھیڑ مت کرو اور دھکا نہ کرو آپ روٹیاں توڑ توڑ کر گوشت رکھ رکھ کے لوگوں کو دینا طروع کیا جب ہانڈی اور تنور میں سے

إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ
لے چکتے تو انکو ڈالنے دیتے کہ لاؤ اپنے صحابہ کے سامنے رکھتے پھر اسیطرح کرتے (اسکے بعد ہانڈی چولہے پر سے اتار لیتے) آپ اسیطرح برابر روٹیاں توڑ توڑ کر دیتے رہے

حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هَذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ
یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور تھوڑا کھانا بچ رہا آپ نے جابر کی جورو سے فرمایا تو بھی کھا اور لوگوں کو ہدیہ بھیج کیونکہ اجمل لوگ بھوکے ہیں

مَجَاعَةٌ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ
ف مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہمکو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی

أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضي قَالَ
کہا ہمکو سعید بن میناء نے کہا جابر نے سنا وہ کہتے تھے

لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ
جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے وہاں سے لوٹ کر

الی امرأتی فقلت ھل عندک شیء فانی رأیت برسول اللہ صلی اللہ علیہ
اپنی جورو (بیبی) پاس آیا اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
وسلم خمصا شدیدا فاخرجت الی جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بھیمۃ
بہت بھوکا دیکھا ہے اس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلیرو بچہ تھا
داجن فذبحتھا وطحنت الشعیر ففرغت الی فراغی وقطعتھا فی برمتھا
ف میں نے اس کو ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے وہ پیسنے سے آسوقت فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کرکے اسکا گوشت کاٹ کر
ثم ولیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تفضحنی برسول
پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے لگا میری جورو نے کہا دیکھو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبمن معہ فجئتہ فسارررتہ فقلت یا رسول اللہ
آپکے اصحاب کے سامنے مجھکو شرمندہ نہ کیجیو (کہ بہت سے آدمی بلا لائے اور کھانا بہت کم ہو) میں آپ کو پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ
ذبحنا بھیمۃ لنا وطحنا صاعا من شعیر کان عندنا فتعال انت ونفر معک
ہمنے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا آپ تشریف لے چلیے اور چند آدمیوں کو اور
فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اھل الخندق ان جابرا قد صنع
لے چلیے یہ سنتے ہی آپ نے پکار کر (لوگوں سے) کہا یا خندق والو جابر رض کے پاس تمہاری دعوت ہے
سورا فحی ھلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم
چلو جلدی چلو اور جابر رض سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں نہ
ولا تخبزن عجینکم حتی آتی فجئت وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تم ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹیاں پکانا یہ سنکر میں (گھر میں) آیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنے
یقدم الناس حتی جئت امرأتی فقالت بک وبک فقلت قد فعلت الذی
پیچھے لیے ہوئے آپ آگے تشریف لائے میری جورو نے ف کہنے لگی ارے تم سے سمجھے اور تم سے سمجھے (تم نے میرا ہونہ کالا کیا) میں نے کہا (کالا
قلت فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق و
ف پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت صلے نے اپنا لعاب اس میں ڈالدیا اور برکت کی دعا دی اسکے بعد آنحضرت ہانڈی کی طرف گئے اس میں بھی لعاب
بارک ثم قال ادع خابزۃ فلتخبز معی واقدحی من برمتکم ولا تنزلوھا
ڈالا میری جورو سے فرمایا روٹی پکانیوالی ایک اور بلا لے (اس سے کہہ) میرے ساتھ مگر روٹی پکا اور کف گیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا اس
وھم الف فاقسم باللہ لقد اکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط
کو چولہے پر سے نہ اتار جابر نے کہا یہ کہا نبی الوگوں ایک ہزار آدمی تھے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں سب نے کھانا پیا یہانتک کہ کھانا چھوڑ دیا پھر چلے گئے اور

گما هي وإن عجيننا يخبز كما هو حدثني عثمن بن أبي شيبة حدثنا عبدة
سو بھری ہوئی جوش مار رہی تھی آٹے کی بھی وہی کیفیت اس میں سے روٹیاں بن رہی تھیں ف۱ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن
عن هشام عن أبيه عن عائشة رض إذ جاءوكم من فوقكم ومن أسفل منكم وإذ
سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا سورۂ احزاب کی یہ آیت مجھ سے میرے
زاغت الأبصار قالت كان ذاك يوم الخندق حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا
آنکھیں پتھرا گئیں الآیۃ جنگ خندق کے بیان میں ہے ف۲ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج
شعبة عن أبي إسحق عن البراء رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ينقل التراب
نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے دن بنفس نفیس مٹی
يوم الخندق حتى أغمر بطنه أو اغبر بطنه يقول ۔
ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد سے چھپ گیا یا گرد آلود ہو گیا ف۳ آپ یہ شعر بن پڑھ رہے تھے

والله لولا الله ما اهتدينا	ولا تصدقنا ولا صلينا
تو ہدایت کرتا تو کہاں ملتی نجات	کیسے پڑھتے ہم نماز بن کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
فأنزلن سكينة علينا	وثبت الأقدام إن لاقينا
اب اتار ہم پر تسلی اے شبیہ عالی صفات	پانوں جمے ادے ہمارے لڑائی میں ثبات
إن الألى قد بغوا علينا	إذا أرادوا فتنة أبينا
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں	جب وہ پکارے ہیں یہیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

ورفع بها صوته أبينا أبينا حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن
آواز میں سنتے نہیں ہم ان کی بات اس کو پکار کر دو بار کہتے ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں
شعبة قال حدثني الحكم عن مجاهد عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله
نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
عليه وسلم قال نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور حدثني أحمد بن
فرمایا مجھ کو پوروا ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھوا سے ہلاک ہوئی مجھ سے احمد بن عثمان
عثمن حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثني إبراهيم بن يوسف قال حدثني
نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے کہا مجھ سے میرے والد یوسف
أبي عن أبي إسحق قال سمعت البراء يحدث قال لما كان يوم الأحزاب
بن اسحاق نے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جنگ احزاب یعنی خندق

وَخَنْدَقَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى

کی لڑائی کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہانتک کہ آپ کے پیٹ کی کمال

وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهٖ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعَرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ

گرد میں چھپ گئی تھی اور آپ کے مبارک سینے پر بال بہت تھے ف آپ عبداللہ بن رواحہ کی شعرمیں پڑھ رہے تھے

رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ ؎

اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا — وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

تو ہدایت نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات کیسے پڑھتے ہم نماز میں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا — وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اب اُتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات ہاؤں جمادے ہمارے دلڑائی میں ثبات

اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا — وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں جب وہ بہکانا ہمیں ہمیں سنتے نہیں ہم انکی بات

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِاٰخِرِهَا حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

اور اخیر کی شعر پکار کر پڑھتے مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضہ قَالَ اَوَّلُ

انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے کہ عبداللہ بن عمر رضہ کہتے تھے پہلا جس جنگ میں میں

يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ حَدَّثَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ

شریک ہوا وہ خندق کی جنگ تھی مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ

انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے سمعہ نے کہا اور مجھکو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنِسْوَتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرٍ

انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہ رضہ پاس گیا انکی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی

النَّاسِ طَرَنَّ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئًا فَقَالَتِ الْحَقِ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ

ہو لوگوں نے کیا کیا ف۱ اور مجھ کو کچھ بھی حکومت نہیں ملی ف۲ انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں پر ملو تو وہ تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں

وَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ حَبْسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا

اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے ٹھہرنے سے لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے ف۳ غرض ام المومنین حفصہ رضہ نے انکو نہ چھوڑا ف۴ آخر وہ گئے ف۵ جب لوگ

ف۱ خلفاء کے ساتھ حکومت میں شریک ہونا ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ حکومت دنیا میں کوئی بڑی چیز نہیں ف۳ جانے کے بعد فائدہ ہوگا ف۴ بڑی دیر میں جانے کا حکم دیا ف۵ جان کر

تفرق الناس خطب معوية قال من كان يريد ان يتكلم في هذا الامر فليطلع
جلسے (جلسہ رخاست ہوا) تو معاویہؓ نے خطبہ سنایا ف۱ کہا کہتے لگے اگر کسی کو خلافت کے مقدر میں کچھ کہنا ہو تو ذرا ہمارے
لنا قرنه فلنحن احق به منه ومن ابيه قال حبيب بن مسلمة فهلا اجبته
ہم اُس کے اور اُس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں ف۲ حبیب بن ابی مسلمہ (صحابی) نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تھا سے معاویہ
قال عبد الله فحللت حبوتي وهممت ان اقول احق بهذا الامر منك من قاتلك
انہوں نے کہا میں اپنی لنگی کھولی (جواب دینے کو طیار ہوا) جی میں آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حق دار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے
وابالك على الاسلام فخشيت ان اقول كلمة تفرق بين الجمع وتسفك الدم
باپ کو دین کے لیے لڑا رہا ف۳ پھر میں ڈرا کہیں ایسا کلمہ منہ سے نکالوں جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور خونریزی شروع نہ ہو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ
ويحمل عني غير ذلك فذكرت ما اعد الله في الجنان قال حبيب حفظت وعصمت
لیں (یہ نفسانیت کرتا ہے) پھر بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنیوالوں کے لیے) طیار رکھی ہیں اُنکا خیال کیا حبیب بن مسلمہ نے کہا
قال محمود عن عبد الرزاق ونوساتها حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان
اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے (انہوں نے سفیان سے) روایت کیا اُس میں بجائے (نوساتھا کے) نوسانھا ہے عاصم سے ابو نعیم نے بیان کیا
عن ابي اسحق عن سليمان بن صرد قال قال النبي صلى الله عليه يوم الاحزاب
انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے (انہوں نے سلیمان بن صرد سے وہ کہتے تھے جب جنگ احزاب میں کافر بھاگ گئے تو ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
نغزوهم ولا يغزونا حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا
نے فرمایا اب کے ہم اُن پر چڑھ کر جائینگے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے ف۴ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم
اسرائيل سمعت ابا اسحق يقول سمعت سليمان بن صرد يقول سمعت النبي صلى
سے اسرائیل بن یونس نے (انہوں نے ابو اسحاق سے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن صرد سے سنا وہ کہتے تھے جب جنگ خندق میں کافروں کے گروہ
الله عليه وسلم يقول حين جلى الاحزاب عنه الان نغزوهم ولا يغزونا
(لشکر) اپنے ملک کو) لوٹ گئے تو صلے حسان ہو گیا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اب ہم اُن سے لڑینگے اُن پر چڑھ کر جائینگے ف۵ ہم پر چڑھائی
نحن نسير اليهم حدثنا اسحق حدثنا روح حدثنا هشام عن محمد عن
نہیں کرنے کے
ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن
عبيدة عن علي رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يوم الخندق ملا الله
عبیدہ سلمانی سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خندق کے دن فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں
عليهم بيوتهم وقبورهم نارا كما شغلونا عن صلوة الوسطى حتى غابت الشمس
آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمکو سورج ڈوبنے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں مشغول رکھا)

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر

اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ

بن عبداللہ انصاری سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خندق کے دن (آنحضرت کے پاس) اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا تھا مگر قریش کے کافروں کو گالیاں

كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ

دینے لگے اور بارسول اللہ ان مردود کافروں نے مجھکو (عصر کی) نماز نہ پڑھنے دی سورج ڈوبنے ہی کو تھا اس وقت میں نے پڑھی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان میں گئے

بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ

ف وہاں آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہمنے بھی وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت سورج ڈوب گیا تھا اس کے بعد

صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ

مغرب کی نماز پڑھائی ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ

انہوں نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں فرمایا (لوگو) ہی قریظہ کی

يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا

یہودیوں کی کون جا کر خبر لاتا ہے عمہ زبیر بن عوام نے عرض کیا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں

ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَ

پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں اس وقت آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (خاص رفیق یا وزیر) ہوتا ہے

إِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

میرا حواری زبیر ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن

أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا

الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس نے اپنی فوج (رسولوں کو) عزت دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی

شَيْءَ بَعْدَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

اس کی ہی ہستی کسی کی نہیں (سب نابود ہیں) ف ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

ف یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے اور یہاں دوبارہ اس لیے لائے کہ اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے

عمہ کیا وہ یہی عہد توڑ کر قریش کے کافروں سے مل گئے ہیں

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رض یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کے دن) کافروں کی فوجوں پر بددعا

عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ

کی فرمایا یا میرے اللہ کتاب (قرآن) اُتارنیوالے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے یا اللہ

اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسٰی

ان کو شکست دے انکا قدم اکھیڑ دے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو موسیٰ بن عقبہ نے

اِبْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

خبر دی انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور نافع سے دونوں نے عبداللہ بن عمر رض سے روایت کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ یَبْدَاُ فَیُكَبِّرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ

سلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹ کر آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ہے اللہ کا کوئی ساجھی نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اُسی کو تعریف سجتی ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ

ہم لوٹ کر آرہے ہیں توبہ کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اپنے مالک کے شکر گذار ہیں اُس نے اپنا وعدہ سچا کیا

نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بَابٌ ۲۹ رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اپنے بندے (محمد ص) کی مدد کی کافروں کی فوجوں کو اکیلے اُسی نے شکست دی ۲۹ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا

مِنَ الْاَحْزَابِ وَمَخْرَجِهٖ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهٖ اِیَّاهُمْ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ

اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا اُن کو گھیر لینا مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ

اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے (مدینہ کو) لوٹے اور ہتیار اُتارے غسل کیا (گرد و غبار صاف کیا) تو

جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ

حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئے کہنے لگے تم نے ہتیار اُتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو واللہ ابھی تک ہتیار نہیں کھولے چلو

اِلَیْهِمْ قَالَ فَاِلٰی اَیْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اُن پر حملہ کرو آپ نے پوچھا کدھر انہوں نے کہا ادھر بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپ اُن سے لڑنے کے لیے نکلے

اِلَيْهِمْ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا جیسے میں

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(اس وقت) وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے خروج کا ایک خاندان ہے کی گلیوں میں اٹھی تھی وہ حضرت جبریل ع کی سواری کی تھی یہ اس وقت کا ذکر ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا

کہ جب آپ بنی قریظہ سے لڑنے کے لیے چلے ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں (جب

الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي

جنگ ہو چکی) یوں فرمایا تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز بنی قریظہ کے پاس پہونچکر پڑھے اب نماز کا وقت رستہ میں ان پہونچا تو

الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرَدْ مِنَّا

بعضوں نے کہا ہم تو جب تک بنی قریظہ پاس پہونچ نہ لینگے عصر کی نماز نہیں پڑھینگے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لینے میں کیونکہ آنحضرت ص

ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ حَدَّثَنَا

کا یہ مطلب تھا کہ ہم نماز قضا کریں ع پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر آیا ع آپ نے کسی پر خفگی نہیں کی ف ہم سے

اِبْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ

عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا انصار میں کوئی کوئی ایسا کرتا تھا کہ اپنے درختوں میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا ع یہاں تک

قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ الَّذِيْ

کہ اللہ تعالیٰ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی للہ انس کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے لیے بھیجا کہ میں آپ سے وہ سب

كَانُوْا اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ

درخت (انہیں میں سے کچھ) واپس مانگوں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر دیے تھے آپ نے یہ درخت ام ایمن (اپنی کھلائی) کو دیدیے تھے

فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ تَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا

اتنے میں ام ایمن آگئیں اور میری گردن میں کپڑا ڈالکر جھٹکنے لگیں کہنے لگیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ درخت

يُعْطِيْكَهُمْ وَقَدْ اَعْطَانِيْهَا اَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو دے چکے ہیں اب تمکو واپس نہیں دینے کے یا ایسا ہی کچھ کہا راوی کو شک ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ف فرما رہے تھے

كذا أو تقول كلا والله حتى أعطاها حسبت أنه قال عشرة أمثالها أو كما قال حدثنا محمد

امام امین تم اسے درخت ان درختوں کے بدلے لو مگر وہ یہی کہے جاتی ہیں خدا کی قسم میں نہیں دوں گی بیان تک میں سمجھا ہوں آنحضرت صلعم نے

بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت أبا أمامة قال سمعت أبا سعيد الخدري

بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابو امامہ سے سنا کہتے تھے میں نے ابو سعید خدری

يقول نزل أهل قريظة على حكم سعد بن معاذ فأرسل النبي صلى الله عليه

وہ کہتے تھے بنو قریظہ کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوگئے تو آنحضرت صلعم نے

وسلم إلى سعد فأتى على حمار فلما دنى من المسجد قال للأنصار قوموا إلى سيدكم

سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہونچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کو لو (یا مرد)

أو خيركم فقال هؤلاء نزلوا على حكمك فقال تقتل مقاتلتهم وتسبي ذراريهم

یا یوں فرمایا اٹھو اپنے سردار کو یا جو سب میں بہتر ہے پھر سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہوگئے ہیں سعد نے کہا میں

قال قضيت بحكم الله وربما قال بحكم الملك حدثنا زكريا بن يحيى

کہتا ہوں کہ قیدی نہیں آپ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسا سارا کا حکم تھا یا جیسے بادشاہ (یعنے خدا) کا حکم تھا ہم سے زکریا بن یحیی نے بیان کیا کہا

حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت أصيب

ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا سعد رضی اللہ عنہ کو

سعد يوم الخندق رماه رجل من قريش يقال له حبان بن العرقة رماه في الأكحل

جنگ خندق میں حبان بن عرقہ قریش کے ایک کافر نے تیر مارا (وہ ہمیشہ اندام کی رگ میں لگا جس کا خون مشکل سے بند ہوتا ہے)

فضرب النبي صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب فلما رجع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد نبوی میں ایک ڈیرہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے آنکو بوجہ لیا کریں سو جب آپ جنگ خندق سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخندق وضع السلاح واغتسل فأتاه

لوٹ کر آئے اور ہتیار اتارے اور غسل کیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آن پہونچے

جبريل عليه السلام وهو ينفض رأسه من الغبار فقال قد وضعت السلاح

(ایک گھوڑے پر سوار) وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتیار اتار ڈالے

والله ما وضعته اخرج إليهم قال النبي صلى الله عليه وسلم فإلى فأشار إلى

خدا کی قسم میں نے تو اب تک ہتیار نہیں کھولے چلو نبی قریظہ کی طرف چلو آپ اُن کے پاس پہونچے (انکو گھیر لیا)

بني قريظة فأتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلوا على حكمه فرد الحكم

آخر آپ کے فیصلے پر راضی ہوکر قلعہ سے اتر آئے آپ نے فرمایا سعد جو

إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ

فیصلہ کریں وہ کرو پھر سعد آئے انہوں نے کہا میں تو یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لوگ ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو قتل کیے جائیں عورت بچے قید

وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ

کر لیے جائیں (لونڈی غلام بنیں) اور ان کے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم ہو جائیں ف ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے

إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ

تو جانتا ہے مجھ کو اس سے زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑوں جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ

جھٹلایا وطن سے نکالا (یعنے قریش کے کافروں نے) اور میں یہ سمجھتا ہوں تو نے ہماری ان کی لڑائی ختم کر دی ہے

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُمْ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ

اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھ کو ان سے لڑنے کے لیے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اور

وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ

اگر تو نے لڑائی ختم کر دی ہو تو پھر میرے زخم بہا دے (اس کا خون جاری کر دے) میں اسی میں مر جاؤں (شہادت پاؤں) اس دعا کے بعد

يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ

انکا خون سینہ سے نہ نکلا ف مسجد کے لوگ تو اس وقت ڈرے کہ بنی غفار کا ڈیرہ جو مسجد میں لگا تھا خون بہ کر اس طرف سے آنے لگا سب

مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ

یہ ہماری طرف سے بہ کر کیا آ رہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہہ کر بہ رہا ہے آخر وہ مر گئے اللہ ان

اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ

سے راضی ہو ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے انہوں نے

سَمِعَ الْبَرَاءَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجِهِمْ أَوْ هَاجِهِمْ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیل

وَجِبْرِيلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

تیری مدد پر ہیں ابراہیم بن طہمان نے شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ

انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن

لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجِ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ

حسان بن ثابت سے یوں فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیل تیری مدد پر ہیں ف باب ذات الرقاع

محمد اسماعیل بخاری

الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا
کی جنگ کا بیان ف۱ یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ سے کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ کی اولاد میں سے تھا جو غطفان قبیلہ

وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا
یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ ابوموسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد (حبش سے) آئے ہے ف۲ اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ف۳ ہمکو عمران

عِمْرَانُ الْمِطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض
عطار نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز سات میں غزوہ ذات الرقاع میں ف۴ پڑھائی

غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کی) نماز ذی قرد میں پڑھی ہے ف۵

قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا
اور بکر بن سوادہ نے کہا ف۶ مجھ سے زیاد بن نافع نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ (علی بن رباح) سے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے

حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ
بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو (خوف کی) نماز پڑھائی

إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ابن اسحاق نے کہا میں نے وہب بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ
نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی ہر ایک نے دوسرے

النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ
کو ڈرایا (مسلمانوں نے کافروں کو کافروں نے مسلمانوں کو) آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی ف۷ اور یزید بن ابی

يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ حَدَّثَنَا
عبید نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد کیا ف۸ ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ کے

عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں نکلے

بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَ

ہم جیشوں آدمیوں میں سواری کے لیے ایک ہی اونٹ تھا باری باری اُس پر سوار ہوا کرتے آخر (چلتے چلتے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور سر

كُنَّا نُلَفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ

ہم کیا کرتے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (چند یاں) لپیٹ لیتے اسی سے اس لڑائی کا نام ذات الرقاع ہوا (یعنے چیتھڑے والی لڑائی) کیونکہ پاؤں پر

عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

چیتھڑے باندھنے کی وجہ سے چیتھڑے (اور ابو موسیٰ اشعری نے (پہلے) یہ حدیث بیان کی پھر اُنہوں نے اُسکا بیان کرنا برا سمجھا اُنہوں نے کہا

گویا اپنے نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُنہوں نے یزید بن رومان سے اُنہوں نے صالح بن خوات سے اُنہوں نے اُس شخص سے ف جو غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً

کے ساتھ موجود تھا خوف کی نماز پڑھی نہی اُس نے کہا ایک گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) صف باندھی اور ایک

وُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ

گروہ دشمن کے مقابل ہوا آپ نے اُس گروہ کے ساتھ جو آپکے پیچھے تھا ایک رکعت پڑھی پھر آپ (چپچاپ) کھڑے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت

انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ

اور پڑھکر اپنی نماز پوری کر کے لوٹ گئے دشمن کے مقابل صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابل تھا آپ نے اُنکو ایک رکعت پڑھائی

الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ

جو آپ کی نماز میں باقی رہی تھی پھر آپ (چپچاپ) بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت اور پڑھکر اپنی نماز پوری کی پھر آپ نے اُنکو سلام پھیرا

مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

معاذ بن ہشام نے کہا ف ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا اُنہوں نے ابو الزبیر سے اُنہوں نے جابرؓ سے اُنہوں نے کہا ہم نخل میں آنحضرت صلی اللہ

سَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر خوف کی نماز کا ذکر کیا (صبر اور برگذرا) ف امام مالک نے کہا خوف کی نماز میں سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی

الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ

معاذ بن ہشام کے ساتھ اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا اُن سے قاسم بن محمد نے

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی

ابن سعید القطان عن یحیی بن سعید الانصاری عن القسم بن محمد عن صالح بن

ابن سعید قطان نے انہوں نے یحیے بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات

خوات عن سہل بن ابی حثمۃ قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ وطائفۃ

سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا (خوف کی نماز میں) امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (مسلمانوں کا) امام کے

منہم معہ وطائفۃ من قبل العدو وجوہہم الی العدو ویصلی بالذین معہ

پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کیے کھڑا ہو جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے (اب امام چیکا کھڑا رہے)

رکعۃ ثم یقومون فیرکعون لانفسہم رکعۃ ویسجدون سجدتین فی مکانہم

مقتدی کھڑے ہو کر اپنے اپنے لیے ایک رکعت اور پڑھ لیں اسی جگہ دو سجدے کر کے ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں

ثم یذہبون الی مقام اولئک فیرکعون رکعۃ فلہ رکعتان ثم یرکعون

اب وہ لوگ آئیں ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں یا لوگ ایک رکعت اور اپنے لیے پڑھ لیں اور دو دو سجدے

ویسجدون سجدتین حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ عن عبد الرحمن

کریں (پھر امام اور یہ لوگ سب سلام پھیریں) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے

ابن القسم عن ابیہ عن صالح بن خوات عن سہل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی

انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے

اللہ علیہ وسلم حدثنی محمد بن عبید اللہ قال حدثنی ابن ابی حازم عن یحیی

آنحضرت صلعم سے ایسی ہی حدیث مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یحیے بن سعید انصاری سے انہوں نے

سمع القاسم اخبرنی صالح بن خوات عن سہل حدثہ قولہ حدثنا ابو الیمان

قاسم بن محمد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو صالح بن خوات نے خبر دی انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انکا قول بیان کیا (اور) ہم سے ابوالیمان نے

اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سالم ان ابن عمر رض قال غزوت مع

بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کے والد عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فوازینا العدو فصافقنا لہم

علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (لشکر) میں جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے پس (پوری) صف باندھی

حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا معمر عن الزہری عن سالم

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم

ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باحدی

ابن عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پہلے ایک گروہ کے ساتھ

الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ

شروع کی دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے کھڑا رہا پھر ایک رکعت پڑھکر پھر گروہ لوٹ گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر جو دشمن کے

فَجَاءُوا فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا

مقابل تھا کھڑا ہو گیا اب وہ آئے انکے ساتھ بھی آنحضرت صلعم نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ایک گروہ کھڑا ہوا اس نے

رَكْعَتَهُمْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَ

اپنی رکعت پڑھی ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

سنان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا انکو جابر رضؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلعم علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے

شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضؓ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا جب آپ وہاں سے لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا

وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اتفاق سے دوپہر دن کو ایسے مقام میں پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اتر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پڑے اور آپ کے ساتھی لوگ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ

ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (آپ سو گئے) جابر رضؓ کہتے ہیں ہم لوگ بھی ذرا سو رہے ایک ہی بار کیا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ

دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بلا رہے ہیں ہم آئے دیکھا تو آپ کے پاس ایک گنوار بیٹھا ہے (بقدر) آپ نے فرمایا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَ

ابھی اس گنوار نے کہا کہا میں سو رہا تھا میری تلوار سوت لی میں جاگا تو ننگی تلوار

هُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ

اس کے ہاتھ میں دیکھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تجھکو کون بچا یگا میں نے کہا اللہ بچا یگا دیکھو وہ گنوار یہ بیٹھا ہے پھر

لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ
آپ نے اُس کو کوئی سزا نہ دی ف اور ابان بن یزید نے کہا ف ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے بیان کیا
عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ
انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم غزوۂ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ
اتنے میں ایک درخت بہت سایہ دار نظر آیا ہم نے وہ درخت آپ کے اترنے (آرام لینے) کے لیے چھوڑ دیا ف اتنے میں ایک شرک
الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ
مرد آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے لٹکی تھی اُس نے کھینچ لی سونت لی کہنے لگا
تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
آپ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں نہیں ڈرتا کہنے لگا آپ کو کون بچائیگا آپ نے فرمایا اللہ بچانیوالا ہے آخر آپ کے اصحاب نے اُسکو دھمکایا
وَسَلَّمَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ
ف اور نماز کی تکبیر ہوئی آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف یہ گروہ ہٹ گیا دشمن کے سامنے جا کھڑا ہوا اب آپ نے دوسرے گروہ کے
الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَ
ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں (دو فرض و دو نفل) اور لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں
قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ اِسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ
ف اور مسدد نے ابوعوانہ سے روایت کی ف انہوں نے ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے کہ اُس شخص کا نام ف غورث بن حارث تھا اور
فِيْهَا مُحَارِبُ خَصْفَةَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کی نبی اور ابوالزبیر نے جابر رض سے یوں روایت کی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ
کے ساتھ نجد کے نخل میں (جو ایک مقام کا نام ہے) آپ نے خوف کی نماز پڑھی اور ابوہریرہ رض نے کہا ف میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَاِنَّمَا جَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ
نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی حالانکہ ابوہریرہ رض خیبر کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيْعِ قَالَ ابْنُ

باب بنی مصطلق خزاعہ کی ایک شاخ ہیں انکی لڑائی کا قصہ اس کو غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں ف ابن اسحاق نے کہا
اِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ
یہ جنگ ۵ھ ہجری میں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ۴ھ ہجری میں ف اور نعمان بن راشد نے

ابن راشد عن الزهري كان حديث الافك في غزوة المريسيع حدثنا قتيبة
زہری سے روایت کی کہ تہمت کا واقعہ (جو حضرت عائشہ رضہ پر لگائی گئی) اسی جنگ مین ہوا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے
ابن سعيد اخبرنا اسمعيل بن جعفر عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن محمد بن
بیان کیا کہا ہمکو اسمعیل بن جعفر نے خبر دی انہون نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہون نے محمد بن یحیی بن حبان سے
يحيى بن حبان عن ابن محيريز انه قال دخلت المسجد فرايت ابا سعيد الخدري
انہون نے ابن محیریز سے انہون نے کہا مین مسجد نبوی رض مین گیا مین نے ابوسعید خدری رضہ کو وہان دیکھا
فجلست اليه فسالته عن العزل قال ابو سعيد خرجنا مع رسول الله صلى الله
پاس انہون سے عزل کا مسئلہ پوچھا ف انہون نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فاصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا
وہان ہم نے عرب لوگون کو قید کیا عورتون کی ہمکو بہت
النساء واشتدت علينا العزبة واحببنا العزل فاردنا ان نعزل وقلنا نعزل
خواہش ہوئی بے عورت رہنا مشکل ہو گیا ہمنے چاہا عزل کرین پھر ہمنے یہ کہا کہ عزل کیسے کرین
ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا قبل ان نسأله فسألناه عن
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمین سو جو دین آپسے پوچھ لین تو عزل کرین آخر ہمنے پوچھا
ذلك فقال ما عليكم ان لا تفعلوا ما من نسمة كائنة الى يوم القيامة الا وهي
آپنے فرمایا عزل کرنے مین کیا برائی ہے کیون نہین کرتے اللہ کے علم مین قیامت تک جو جان (دنیا مین) آنیوالی ہے وہ ضرور آئیگی ف
كائنة حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن
ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہون نے زہری سے انہون
ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے ابوسلمہ سے انہون نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہون نے کہا ہمنے نجد کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا
غزوة نجد فلما ادركته القائلة وهو في واد كثير العضاه فنزل تحت شجرة
اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسے جنگل مین آیا جہان کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے سایہ مین اترے
واستظل بها وعلق سيفه فتفرق الناس في الشجر يستظلون وبينا نحن كذلك
اور تلوار درخت سے لٹکا دی (لوگ آپکے ہمراہی) جدا جدا درختون کے سایہ مین اترے اسی اثنا مین ہم کیا دیکھتے ہین
اذ دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئنا فاذا اعرابي قاعد بين يديه
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو بلا رہے ہین خیر ہم گئے دیکھا تو ایک گنوار آپکے سامنے بیٹھا ہے
آپنے

ف اس سے جو بعض لوگون نے سمجھا ہے کہ عزل حرام ہے یہ صحیح نہین ہے
عزل کی ممانعت حدیث جذامہ سے منسوخ ہو گئی ہے
ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالعزیز دراوردی نے خبر دی انہون نے ابوحازم سے انہون نے سہل ساعدی سے
قریب ہوتا تو ذکر بیان نکال دیتا کہ اولاد نہ ہو مرد سے اس کا انا بنہ ہونا عورت کے عیب سے

فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخْتَرَطَ سَیْفِیْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِیْ
فرمایا ابھی میں سو رہا تھا اس نے کہا کیا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو کیا دیکھتا ہوں ننگی تلوار لیے میرے سر
مُخْتَرِطًا صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهٗ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ
پر کھڑا ہے کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائیگا میں نے کہا اللہ بچانیوالا ہے یہ سنتے ہی اس نے تلوار نیام میں کرلی اور بیٹھ گیا دیکھو بیٹھا ہے
وَلَمْ یُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ حَدَّثَنَا اٰدَمُ
حاضر ہوئے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف۱ باب بنی انمار کی لڑائی کا قصہ (جو ایک قبیلہ ہے) ہم سے آدم بن
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے
اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ یُّصَلِّیْ عَلٰی
انہوں نے کہا میں نے غزوۂ انمار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا آپ کا
رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا بَابُ حَدِیْثِ الْاِفْكِ وَالْاِفْكُ
منہ پورب کی طرف تھا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے باب حضرت عائشہ پر جو افک (یعنی طوفان) لگایا گیا اسکا قصہ
بِمَنْزِلَةِ النَّجَسِ وَالنَّجَسِ یُقَالُ اَفِكَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
افک کا لفظ نجس اور نجس کی طرح ہے کہا جاتا ہے افکھم ف۲ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدُ
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب
ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ
اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں)
عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ
نے حضرت عائشہ رضہ سے طوفان کا قصہ روایت کیا
مَا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً مِّنْ حَدِیْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰی لِحَدِیْثِهَا مِنْ
اور ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا ان میں سے کوئی دوسرے سے
بَعْضٍ وَّاَثْبَتَ لَهٗ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَیْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ
زیادہ یاد رکھنے والا تھا اور عمدگی سے یہ قصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد کی ہے جو اس نے
حَدَّثَنِیْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِیْثِهِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا وَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعٰی لَهٗ
حضرت عائشہ رضہ سے نقل کی اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا

کتاب المغازی

مِنْ بَعْضٍ قَالُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ

ان لوگون نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا آپ جب سفر مین جاتے تو اپنی بی بیون

بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ

پر قرعہ ڈالتے جسکا نام اُس کو سفر مین ساتھ لیجاتے ایک بار ایسا ہوا (غزوۂ مریسیع مین)

قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ

آپنے ہمپر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ

وسلم کے ساتھ گئی اُسوقت پردے کا حکم اُتر چکا تہا ف مین ایک ہودے مین بٹھا کر (اونٹ پر) چڑہائی جاتی اور اسی مین رہ کر اُتاری

فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ

جانی غیرہم اسی طرح سفر کرتے رہے جب آپ اس جہاد سے لوٹے اور ہم مدینہ کے

دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ

نزدیک پہونچے تو ایک رات آپنے کوچ پکارا جب کوچ پکارا گیا تو مین اُٹھی (اواجاحت کے لیے اکیلی)

فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ

چلی لشکر کے پرے نکل گئی حب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی سینے اپنا سینہ

صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي

جو ہوا تو معلوم ہوا میرا ہار جو ظفار ف کے نگینون کا تہا وہ ٹوٹ کر گر گیا ہے مین پہر لوٹی اور ہار ڈہونڈہنے لگی اُس کے

فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَنِي فَاحْتَمَلُوا

ڈہونڈہنے مین مجھکو دیر ہوگئی ادہر وہ لوگ آن پہونچے جو میرا ہودہ اُٹہایا کرتے تہے وہ سمجہے مین ہودے مین بیٹہی ہون انہون نے

هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ

ہودہ اُٹہا کر میرے اونٹ پر رکہدیا جسپر مین سوار ہوا کرتی تہی اُس زمانہ مین

كَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ

عورتین ہلکی پہلکی تہین ایسی موٹی پر گوشت نہ تہین ذرا سا تو کہانا کہا تین

مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ

اس لیے ہودہ اُٹہانیوالون نے جب ہودہ اُٹہایا اُنہون نے اُس کے ہلکے پہلکے پر خیال نہین کیا اور یہ بہی تہا کہ مین

جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا

اُس وقت کم سن چھوکری تہی (میرا بوجہ ہی کیا تہا) غرض اُنہون نے اونٹ اُٹہایا اور چل پڑے جب لشکر روانہ ہوگیا اُس وقت میرا

اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي
ہین جوان کے ٹھکانون ہین آئی دیکھتی کیا ہون آدمی کا نام نہین نہ کوئی بات کرنیوالا نہ کوئی جواب دینیوالا آخر مجبور ہوکر اپنے
الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ
اس مقام پر چلی گئی جہان ہین ٹھیری تھی سمجھے یہ خیال کیا کہ جب قافلہ والے مجھکو (ہودہ ہین) نہ پائینگے تو ہمین ڈھونڈھنے
فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ
آئینگے غیر ہین اسی جگہ بیٹھی تھی اتنے مین میری آنکھ لگ گئی مین سو گئی ایک شخص تھا صفوان بن معطل سلمی ذکوانی وہ
مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي
لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا پڑا اٹھا لیتا (وہ جو میری ٹھکانے پر آیا اُس نے دیکھا کوئی شخص سو رہا ہے اُس نے دیکھتے ہی مجھکو پہچان لیا
وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي
کیونکہ پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اُس نے مجھکو دیکھا تھا اُس نے مجھکو پہچان کر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اور مین نے
بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَ
سے منہ ڈھانپ لیا خدا کی قسم نہ ہم دونون نے کوئی بات کی نہ مین نے اُسکی کوئی بات سنی ایک انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا تو سنا
هَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ
خیر وہ اونٹ پر سے اترا اُس نے اونٹ بٹھایا اور اونٹ کی ہاتھ پر پاؤن رکھا مین کھڑی ہوئی اونٹ پر چڑھ گئی وہ بیچارہ پیدل
بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ قَالَتْ
چلتا رہا یہانتک کہ ہم دونون سخت گرمی کے وقت ٹھیک دوپہر کو لشکر مین پہونچے اُس وقت لشکر کے لوگ (آرام کے لیے اُترے
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ
تھے حضرت عائشہ کہتی ہین پھر جو لوگ تباہ ہونیوالے تھے وہ (اس مقدمہ مین طوفان لگانکر) تباہ ہوئے اور اس طوفان والون کا سرغنہ
قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ
عروہ نے کہا مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اس طوفان کا اُس کے پاس چرچہ ہوتا لوگ بیان کرتے تو وہ اُسکو تسلیم کرتا کان لگاکر سنتا گھور کر
وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ
خواہ مخواہ اُسکو پوچھتا اور (اسی سندسے عروہ سے منقول ہے کہ ان طوفان جوڑنیوالون مین انہی لوگون کا نام لیا گیا حسان بن
ابْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ
ثابت ومسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش باقی لوگون کے نام معلوم نہین ہوئے
لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ
گمان کی ایک جماعت تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور مین) فرمایا ہے ان سب مین ٹھہ (بیٹھے بڑا) عبداللہ بن ابی بن سلول

ابن ابی ابن سلول قال عروۃ کانت عائشۃ تکرہ ان یسب عندھا حسان

تمام رہی سند وہی عروہ نے کہا حضرت عائشہ (باوجود اس کے کہ حسان نے انکو تہمت لگائی تہی مگر وہ) احسان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تہیں

وتقول انہ الذی قال ؎

اور کہتی تہیں کہ حسان ہی نے یہ شعر کہی ہے ؎

فان ابی ووالدہ وعرضی ۔۔۔ لعرض محمد منکم وقاء

میرا باپ دادا میری آبرو محمد ہی عزت کا ہمنگے بچاؤ ہی

قالت عائشۃ فقدمنا المدینۃ فاشتکیت حین قدمت شہرا والناس

حضرت عائشہ نے کہا (یہ بات تو یہ ہے کہ) خیر ہین سفر سے مدینہ ہین آئی ہمار پڑ گئی ایک مہینے تک بیمار ہی رہی اور ہر لوگ طوفان والوں

یفیضون فی قول اصحاب الافک لا اشعر بشیء من ذلک وھو یریبنی فی

کی باتون ہین کہس پیسہ کرتے رہے مجہکو کچہ خبر ہی نہین ہوئی ایک ذرا وہم پر سے دل ہین اس وجہ سے آتا

وجعی انی لا اعرف من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللطف الذی کنت

کہ جیسی مہربانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجہ پر پہلے رکہتے تہے ویسی ہین نے اس بیماری مین نہ

اری منہ حین اشتکی انما یدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پائی آپ اندر آکر سلام کرتے

فیسلم ثم یقول کیف تیکم ثم ینصرف فذلک یریبنی ولا اشعر بالشر

اور صرف یا پوچہکر چلے جاتے اب کیسی ہے اس سے مجہکو شک ہوتی (کہ آپ کچہ ناراض ہین) مگر اس طوفان کی مجہکو خبر نہ تہی

حتی خرجت حین نقہت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصع وکان

خیر جب ہین بیماری سے ذرا اچہی ہوئی تو مسطح کی ماں کے ساتہ مناصع کی طرف گئی ۳ وہان ہم لوگ راتون

متبرزنا وکنا لا نخرج الا لیلا الی لیل وذلک قبل ان نتخذ الکنف قریبا

کو پاخانہ کو جایا کرتے ایک رات کو جاتے پہر دوسری رات کو اُس زمانہ مین ہمارے گہرون کے پاس پاخانے نہین بنے تہے

من بیوتنا قالت وامرنا امر العرب الاول فی البریۃ قبل الغائط وکنا نتاذی

اور ہم اگلے زمانہ کے عربون کی طرح جنگل مین پاخانہ پہرنے کو جایا کرتے گہرون مین

بالکنف ان نتخذھا عند بیوتنا قالت فانطلقت انا وام مسطح وھی ابنۃ ابی

پاخانے بنانے سے اہکو تکلیف ہوتی مین اور مسطح کی ماں (سلمی) جوابور ہم

رہم بن المطلب بن عبد مناف وامہا بنت صخر بن عامر خالۃ ابی بکر الصدیق

بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تہی اور اسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابوبکر رضہ (میرے والد) کی خالہ تہی

وَابْنَهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي

مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا ف ساتھ ساتھ گئے جب میں اور وہ دونوں پاخانے سے فراغت پاکر

حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ

گھر کو لوٹے آرہے تھے اس وقت اس کا پاؤں چادر میں الجھا وہ گر پڑی کہنے لگی ہوا نگوڑا مسطح سننے کہا

لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا

بائیں بری بات مسطح بدر کی جنگ میں شریک تھا تو اس کو برا کہتی ہے اس نے کہا ۔ ماری ہندی تو نے مسطح کی بات نہیں سنی

قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا

سننے پوچھا کیا بات ہے اس نے بیان کی جب تو ہمارے رنج کے اپنی بیماری اور دونی ہو گئی ف

عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب میں گھر پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيدُ

آپنے (دور ہی سے) سلام کیا پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھے اپنے ماں باپ پاس جانے کی پروانگی بھیجے میری نیت یہ تھی کہ میں

أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اُن کے پاس جاکر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے غلط کہا ہو) آپنے اجازت دی (رہ گئی)

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ

میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹا تو اتنا رنج نہ کر خدا

فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ

کی قسم یہ تو اکثر ہوتا آیا ہے جب کسی خوبصورت کی سوکنیں ہوں اور خاوند اسکو چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت چلتر کرتی ہیں

عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ

ف میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ ایسی (جھوٹی) بات منہ سے نکالنے لگے (اسکا چرچہ کرنے لگے) میری ساری رات روتے دھوتے

تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي

گذری صبح تک نہ آنسو تھمے نہ نیند آئی ف صبح کو بھی میں رو ہی رہی تھی

قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وحی آنے میں دیر ہوئی تو حضرت علی اور اسامہ بن زید کو بلوایا

حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا

اُن سے پوچھا مشورہ لیا کیا میں اس عورت کو (یعنے حضرت عائشہ رضؓ کو) چھوڑ دوں اسامہ نے

ف توسط ابوبکر کا بھائی
ف اسے لئے
قاسی الطب بطوفان لگانے
واسطے ایک معمولی بیماری
شریف زادی دو دھ بچہ
ایسی نیچ بیچ
ف
خاوند کی نظر سے گر جائے
چنداں طوفان
صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی
جو حضرت ام المومنین زینب

أُسَامَةَ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَ

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ عورت ایسی باتوں سے پاک ہے اور

بِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ

جیسے وہ ہمارے لوگوں سے دلی محبت رکھتے تھے یہی مشورہ دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اسکو نیک دیکھا ہے من

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ

یا رسول اللہ اللہ نے آپ پر عورتوں کی تنگی نہیں رکھی کیا یہی عورت ہے اور بہت سی عورتیں ہیں ف۲ آپ ذرا بریرہ اسکی چھوکری سے تو

تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ

پوچھیے وہ سچ سچ اس کا حال بتلا دیگی حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضؓ کو بلایا اور پوچھا بریرہ (کیا کہیو

هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا

کیا تو نے عائشہ سے کبھی کوئی بات دیکھی ہے جس سے اسکی پاکدامنی میں شک پیدا ہو بریرہ رضؓ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر

أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا

اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنی بات ہے (اور کہی) ابھی کم عمر لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے) کہ بعض آٹا گندھا رکھا ہوتا ہے وہ سو جاتی

فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ

ہے بکری آکر آٹا کھا لیتی ہے ف۳ حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر اسی دن کھڑے ہوئے اور

فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ

منبر پر آکر عبداللہ بن ابی (مردود) کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا مسلمانو اس شخص سے

يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا

کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہونچائی خدا کی قسم میں تو اپنی بی بی کو نیک (پاکدامن)

خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي

ہی سمجھتا ہوں اور جس (بیچارے) سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی بھلا آدمی جانتا ہوں وہ کبھی میری بی بی پاس نہیں گیا جبتک میں

قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْذِرُكَ

یہ سنتے ہی سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل (اوس قبیلے) میں سے کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں

فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا

اگر یہ تہمت لگانیوالا میرے قبیلے اوس میں سے ہے تو ابھی اسکی گردن مارتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو آپ حکم

فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ

دیں ہم بجا لائینگے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ سنکر خزرج کا ایک مرد کھڑا ہوا احسان (تہمت کرنے والے) کی ماں اسکی چچازاد بہن ہوتی تھی

فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا
اُسکے قبیلے کی تھی اُس کا نام سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا بہت تو وہ اچھا نیک آدمی تھا
صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا
مگر اُس کو (سعد بن معاذ کے کلام پر) اپنی قوم کی بیچ آئی وہ سعد بن معاذ سے کہنے لگا پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹا ہے تو اسکو نہیں
تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ
مار سکتا تیری کیا مجال جو مارے اگر وہ (تمہت لگانیوالا) تیری قوم کا ہوتا تو کبھی اسکا قتل گوارا نہ کرتا (یہ سنکر) اسید بن حضیر کھڑے
وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ
ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تو جھوٹا ہے قسم اللہ کے بقا کی ہم تو ضرور اُس کو قتل کرینگے
مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا
تو منافق ہے جب تو منافقوں کی بیچ کرتا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں (اسپر گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ
أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ
کھڑے ہوئے اور لڑنے پر مستعد ہوگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ انکو چپ کرانے (سمجھانے) رہے یہانتک کہ وہ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ
خاموش ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں برابر
يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي
سارے دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھ کو نیند آتی تھی میرے ماں باپ بھی میرے پاس
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ
رہے میں دو رات اور ایک دن سے برابر روتی تھی نہ تو میرا آنسو تھمتا تھا نہ مجھکو نیند آتی تھی یہانتک کہ میں سمجھے
الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ
روتے ہیٹ جائیگا اسی حال میں میرے ماں باپ بھی میرے پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت (اسکا نام معلوم نہیں
عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى
ہوا) اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اُس کو اجازت دی وہ بھی بیٹھکر میرے ساتھ رونے لگی غرض ہم اسی حال میں تھے اتنے میں
ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے اور جس دن سے
يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي
مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے تہمت کے بعد ایک مہینہ تک آپ میرے پاس رہے پھر باب میں

باب حدیث الافک

اس سعد بن عبادہ اس وقت شیطان کے اغوا میں آکر کہنے لگا تو جھوٹا ہے ہم تو ضرور اُس کو قتل کرینگے اُسکو فوجی جوش نے ناحق کو کوش کر دیا ورنہ وہ صحابی تھا اسلام لانے پر سلمان تھے حالانکہ سعد بن معاذ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خزرج کے آدمی کو مار دینگے صرف یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلعم کا حکم بجا لانے میں اس بن سعد بن عبادہ کا لحاظ نہ کرینگے

حدیث افک کا ترجمہ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب انکی نسبت تہمت لگائی گئی تھی اور آنحضرت صلعم نے اس بارے میں خطبہ پڑھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپکی برأت نازل فرمائی تھی تو آنحضرت صلعم نے منبر پر کھڑے ہوکر مسلمانوں کے سامنے اس کا ذکر کیا اور آیتیں پڑھیں پھر جب منبر سے اترے تو دو مسلمانوں کو حکم دیا کہ عبداللہ بن ابی کے گھر جاکر اُسکو مارو اور اُسکا گھر جلا دو پھر آپ نے دعا کی اے اللہ عبداللہ بن ابی کی خبر لے اے اللہ عبداللہ بن ابی کی خبر لے اے اللہ عبداللہ بن ابی کی خبر لے پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو تم نے اللہ کے رسول کی مدد کی اور اللہ کے دین کی مدد کی پھر آپ نے حضرت علی رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت زبیر رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت محمد بن مسلمہ رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت عمار رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت عبادہ رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوایوب رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوذر رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوہریرہ رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوسعید رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوطلحہ رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت عمر رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو پھر آپ نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم اپنی تلوار لیکر جاؤ اور عبداللہ بن ابی کی گردن مارو

بشئ قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال اما
کوئی وحی آپ پر نہیں آئی ف حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں آپ نے بیٹھکر کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے اما بعد
بعد يا عائشة انه بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله و
عائشہ مجھکو تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہونچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ عنقریب تیری پاک دامنی بیان کردیگا اور اگر
ان كنت المممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف ثم
بالفرض اتو کسی گناہ میں آلودہ ہوگئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر
تاب تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته
توبہ کرے تو اللہ معاف کردیتا ہے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تقریر ختم کرچکے
قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله صلى الله عليه
ایک ہی ایکا میرے آنسو بند ہوگئے ایسے بند ہوئے کہ ایک قطرہ بھی مجھے نہیں پایا ف میں نے اپنے والد سے کہا اجی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم عني فيما قال فقال اي والله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه
وسلم کو میری طرف سے جواب دو آپ کیا کہدیں ہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کی بات کا کیا جواب دوں
وسلم فقلت لامي اجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت امي
ف پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم تو جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کچھ جواب دو انہوں نے بھی یہی کہا خدا کی قسم میری
والله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية
سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کو کیا جواب دوں (جب میں نے دیکھا میرے ماں باپ ہی عاجز ہوگئے کچھ نہیں کہہ سکتے) تو میں لڑکی خود ہی کہنا شروع کیا
حديثة السن لا اقرأ من القرآن كثيرا اني والله لقد علمت لقد سمعتم
اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی قرآن بھی میں نے بہت نہیں پڑھا تھا میں نے کہا قسم خدا کی تم نے تو یہ بات سن لی اور
هذا الحديث حتى استقر في انفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم اني بريئة
وہ تمہارے دلوں میں جم گئی تم نے اس کو سچ سمجھا (جب تو میری طرف سے کچھ شبہ نہ گیا) اب اگر میں یہ کہوں میں بیگناہ ہوں
لا تصدقوني ولئن اعترفت لكم بامر والله يعلم اني منه بريئة لتصدقني
جب بھی تم مجھکو سچا نہیں سمجھوگے ہاں اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کرلوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ
فوالله لا اجد لي ولكم مثلا الا ابا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان
خدا کی قسم اب میری اور تمہاری وہی کیفیت ہے جو یوسف کے والد کی تھی ف انہوں نے کہا تھا اب اچھی طرح صبر کرنا ہی بہتر ہے اور جو
على ما تصفون ثم تحولت واضطجعت على فراشي والله يعلم اني حينئذ بريئة
کہدرہے ہو اسپر اللہ میری مدد کرنیوالا ہے یہ کہہ کر میں نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِیْ بِبَرَاءَتِیْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ اللّٰهَ مُتَكَلِّمٌ فِیْ شَاْنِیْ وَحْیًا

اور وہ ضرور میری پاکدامنی بیان کریگا مگر مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ میرے باب مین قرآن اترےگا جو (قیامت تک)

یُتْلٰی لٰكِنْ فِیْ نَفْسِیْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ یَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِیْ اَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ

پڑھا جائیگا کیونکہ مین اپنی حیثیت اتنی نہین سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی (اتنا بڑا شہنشاہ) میرے باب مین کچھ کلام کرے ف مجھکو یہ امید

یَّرَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ رُؤْیَا یُبَرِّئُنِیَ اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ

تھی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مقدمہ مین کوئی خواب پڑجائیگا جس کے ذریعہ سے اللہ میری پاکی کھولدیگا پھر خدا کی قسم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ حَتّٰی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے جہان بیٹھے تھے سرکے بھی نہین نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا اتنے مین آپ پر وحی کی حالت

اُنْزِلَ عَلَیْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ یَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ

جیسی سخت وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی یہ سخت اس کلام کے بوجہ ہے جو آپ پر اترتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ سردی کے دنون مین آپ جسم سے موتی

مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثَقَلِ الْقَوْلِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ قَالَتْ فَسُرِّیَ

پسینا کپکنے لگتا (خیر جب وحی کی حالت گذر چکی) تو آپ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا

(خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپ نے منہ سے نکالی

اَنْ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ قُوْمِیْ اِلَیْهِ فَقُلْتُ

وہ یہ تھی عائشہ رضہ اللہ نے تیری پاکدامنی بیان فرمادی اس وقت میری والدہ کہنے لگین اٹھ آنحضرت صلعم کا شکریہ کر مین نے

وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَیْهِ فَاِنِّیْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

کہا خدا کی قسم مین تو کبھی اٹھکر آپ کا شکریہ نہین کرنے کی مین تو بس اپنے مالک پروردگار کا شکریہ کرونگی ف اللہ تعالی نے

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَاءَتِیْ قَالَ

یہ دس آیتین اتاریں جن لوگون نے تم مین یہ بہتان اٹھایا اخیر تک اور اللہ تعالی نے میری بے گناہی صاف بیان فرمادی ف

اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّیْقُ وَكَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَ

اور ابوبکر صدیق جو رشتہ داری اور محتاجی کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے انہون نے کہا

اَللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

بن مسطح سے کبھی کوئی سلوک نہین کرینگا (اس نے ایسی خرارت کی) عائشہ رضہ پر ایسی تہمت لگائی تب اللہ تعالی نے (اسی سورۂ نور مین)

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّیْقُ بَلٰی

یہ آیت اتاری جو لوگ تم مین بزرگی اور مقدور والے ہین وہ یون قسم کھائین اخیر آیت غفور رحیم تک اس وقت ابوبکر کہنے لگے کیون

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَۃَ الَّتِیْ کَانَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ وَ

نہیں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھکو بخشے اور انہوں نے مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینا شروع کر دیا کہنے لگے خدا

قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَنْزِعُھَا مِنْہُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

کی قسم میں یہ ہمیشہ کبھی بند نہیں کرونگا حضرت عائشہ رض کہتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (تہمت کے دنوں میں)

سَلَّمَ سَاَلَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَیْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَیْتِ فَقَالَتْ

ام المومنین زینب سے (جو میری سوکن تھیں) میرا حال پوچھا آپ نے فرمایا تم عائشہ رض کو کیسا سمجھتی ہو تم نے اسکو کیسا دیکھا انہوں نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَھِیَ الَّتِیْ

کہا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کو بچائے رکھتی ہوں ف خدا کی قسم میں تو عائشہ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں

کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَھَا اللّٰہُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں زینب ہی میرے برابر کی تھیں ف اللہ نے اُن کی پرہیزگاری کی وجہ سے انکو بچائے رکھا وہ

طَفِقَتْ اُخْتُھَا حَمْنَۃُ تُحَارِبُ لَھَا فَھَلَکَتْ فِیْمَنْ ھَلَکَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَھٰذَا

لیکن اُن کی بہن حمنہ نے اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع کیا وہ بھی دوسرے تہمت لگانیوالوں کے ساتھ تباہ ہوئیں ف ابن شہاب نے

الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَاللّٰہِ

کہا یہ وہ حدیث ہے جو ان چاروں شخصوں (عروہ سعید علقمہ عبیداللہ) سے مجھکو پہونچی عروہ نے یہ بھی کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں خدا کی

اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ مَا قِیْلَ لَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا کَشَفْتُ

قسم جس مرد سے مجھکو تہمت لگائی تھی (صفوان بن معطل) وہ (بیچارہ پہ تمتین سنکر تعجب سے) کہتا سبحان اللہ قسم اُس پروردگار کی جس

مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ

نے کسی عورت کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیسا) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں اُس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا ف مجھ سے عبداللہ بن محمد

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ مَلّٰی عَلَیَّ ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ مِنْ حِفْظِہٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ

مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہشام بن یوسف نے اپنی یاد سے مجھکو لکھوایا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قَالَ قَالَ لِی الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ اَبَلَغَکَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْمَنْ قَذَفَ عَائِشَۃَ

انہوں نے کہا مجھ سے ولید بن عبدالملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا کیا تم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی رض بھی اُن لوگوں میں تھے

قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ قَدْ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِکَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ

میں نے کہا نہیں ف مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابوبکر

بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَھُمَا کَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِیْ شَاْنِھَا

بن عبدالرحمن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض کہتی تھیں حضرت علی رض انکے باب میں خاموش تھے (یا خطا پر تھے) ف

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے

قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رضہ

کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہ رضہ کی والدہ تھیں انہوں نے

قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ

کہا میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے

بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتِ ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ

کو تباہ کرے فلانے کو تباہ کرے میں نے پوچھا سبب کیا کہنے لگی میرا بیٹا بھی اس بات کے بیان کرنے میں شریک ہے

قَالَتْ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ام رومان نے کہا کون سی بات اس وقت اس نے بہتان کا حال بیان کیا (۲) عائشہ رضہ نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس

وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا

بات کی خبر ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر پوچھا ابوبکر رضہ کو اس نے کہا ہاں یہ سنتے ہی عائشہ بیہوش ہو کر گر پڑی ہوش آیا تو لرزہ بخار

وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چڑھا ہوا تھا میں نے اس کے کپڑے اس پر ڈال دیئے اور چھپا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ

پوچھا عائشہ کو کیا ہوا میں نے عرض کیا لرزے سے بخار چڑھ آیا ہے آپ نے فرمایا شاید اس نے وہ

فِي حَدِيثٍ تَحَدَّثْتُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ

(طوفان کی) بات سن پائی میں نے عرض کیا جی ہاں پھر عائشہ اٹھکر بیٹھی کہنے لگی خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں میں بیگناہ ہوں

لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُونِي مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ

جب بھی تم لوگ مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں بیان کروں تب بھی میرا عذر نہیں ماننے کے میری اور تمہاری کہاوت وہی

الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا

ہے ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنیوالا ہے اللہ ام رومان کہتی ہیں آنحضرت سے عائشہ رضہ کی یہ تقریر سنکر لوٹ گئے کچھ جواب نہیں دیا آخر اللہ نے

قَالَتْ فَحَمِدَ اللّٰهَ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعٍ

خود عائشہ کی پاکیزگی اتاری وہ آنحضرت سے کہنے لگی بس اب اسی کا شکر کرنا ہوں نہ تمہارا نہ اور کسی کا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا

ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

ابن عمر رضہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ (سورہ نور میں) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اذ تلقونہ بالسنتکم

وَتَقُوْلُ لَوْلَقَ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ
اور کہتی تھیں یہ ولق سے نکلا ہے ولق کے معنے جھوٹ ف۱ اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہ ان آیتوں کو اوروں سے زیادہ جانتیں کیونکہ
لِاَنَّهٗ نَزَلَ فِيْهَا حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ
وہ خاص انہی کے باب میں اتری تھیں ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے
قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ
انہوں نے کہا میں حسان بن ثابت کو حضرت عائشہ رضہ کے سامنے برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا تھا حضرت عائشہ رضہ نے کہا حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ہیں
وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ
قریش کے کافروں کی ہجو کرتا ہوں آپ نے فرمایا میرا ہی تو خاندان قریش ہی میں ہے حسان نے کہا میں آپ کو ان میں سے ایسا نکال لونگا
الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ
جیسے بال آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے اور محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا کہا میں نے
اَبِيْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ
اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میں نے حسان کو برا کہا انہوں نے حضرت عائشہ کو بہت بدنام کیا تھا مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا
اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ
کہا ہمکو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا
دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ
ہم حضرت عائشہ رضہ پاس گئے دیکھا تو وہاں حسان بن ثابت شعر میں سنا رہے ہیں (جن میں حضرت عائشہ رضہ کی تعریف نہی) اور تشبیب
بِاَبْيَاتٍ لَهٗ وَقَالَ ؎
کے طور پر بیتیں پڑھ رہے ہیں ف۲ جب انہوں نے یہ بیت پڑھی ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ ۔۔۔ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

وہ سنجیدہ اور باکدامن کبھی اس پر تہمت نہ ہوئی ۔۔۔ وہ پر صبح بھوکی نہیں کہلاتی نادان بہنوں کا گوشت ف۳

فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهٗ
تو حضرت عائشہ رضہ نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے ف۴ مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا آپ اسکو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں
اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ
اور اللہ نے تو (سورۂ نور میں اس کے حق میں) فرمایا اور جس نے ان میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا ف۵

ف۱ عائشہ کی صفائی بیان کرنی لوگوں کی غیبت کرتے ہے ان پر طوفان لگانا
ف۲ رمز ف۳ مسروق نے والذی تولی کبرہ سے مراد حسان کو سمجھا حالانکہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن ابی منافق ہے کیونکہ وہی طوفان کا بانی سباغی تھا حسان ان طوفان والوں میں شریک تھے لیکن بانی سباغی نہ تھے مگر جب حضرت عائشہ رضہ نے مسروق کے قول کو نہ مانا اسکا رد نہ کیا تو
ف۴ رمز ف۵ طوفان میں کودنے والوں کا نخواں

عَظِيمٍ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي

حضرت عائشہ رضہ نے کہا بھلا اندھے پنے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا (غیر عمر بن حسان اندھے ہو گئے تھے) یہ بھی کہا کہ حسان آنحضرت

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی ہجو کیا کرتا ف باب جنگ حدیبیہ کا قصہ ق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا

(فتح میں) فرمانا اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ہم سے

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ

خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال (۶ھ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ

کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ایک رات ایسا ہوا برسات آئی اس کی صبح کو آپ نے نماز پڑھائی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ

پھر ہماری طرف متوجہ کیا فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار جل جلالہ نے کیا ارشاد کیا

قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي

انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے (آج) میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی کوئی تو مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے کوئی کافر

فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ

جس نے یوں کہا اللہ کے رحم و کرم اور اسکی روزی اسکے فضل سے پانی برسا ستاروں کا منکر ہوا اس نے تو مجھ پر ایمان رکھا

بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي حَدَّثَنَا

اور جس نے یوں کہا فلانے ستارے کی وجہ سے پانی برسا اس نے ستاروں پر ایمان رکھا میرا انکار کیا ہم سے

هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ أَعْتَمَ رَسُولُ

ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس رضہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ

کل چار عمرے کیے سب ذیقعدہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا (وہ ذیحجہ میں کیا تھا)

حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي

حدیبیہ کا عمرہ ذی قعدہ میں تھا اسی طرح دوسرے سال کا وہ بھی ذیقعدہ میں (جس کو عمرہ قضا کہتے ہیں)

ذی القعدۃ وعمرۃ من الجعرانۃ حیث قسم غنائم حنین فی ذی القعدۃ و

اور جعرانہ کا عمرہ جہاں آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی وہ بھی ذیقعدہ میں تھا جو تھا

عمرۃ مع حجتہ حدثنا سعید بن الربیع حدثنا علی بن المبارک عن یحیی

عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا (جو ذیحج میں تھا) ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے

عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ ان اباہ حدثہ قال ظلقنا مع النبی صلی اللہ

انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان سے انکے والد (ابوقتادہ حارث بن ربعی صحابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت

علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم احرم حدثنا عبید اللہ بن

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے سب اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے میں احرام نہیں باندھا تھا (ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے

موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء رض قال تعدون انتم الفتح فتح مکۃ

بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا (لوگو) تم (سورۂ انا فتحنا میں) فتح سے

وقد کان فتح مکۃ فتحا ونحن نعد الفتح بیعۃ الرضوان یوم الحدیبیۃ کنا

بیشک مکہ کی فتح بھی ایک فتح تھی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی فتح سمجھتے ہیں ف۲ ہوا یہ

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا فلم

کہ ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہمنے اس میں سے پانی لیا تھا

نترک فیھا قطرۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاھا فجلس علی شفیرھا

شروع ہوا کیا ایک قطرہ نہ چھوڑا (لوگ پیاسے ہوئے) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی سینڈ پر بیٹھے

ثم دعا بانا ء من ماء فتوضا ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیھا فترکناھا غیر بعید

پانی کا برتن منگوایا وضو کیا کلی کی اور اللہ سے دعا کی پھر پانی (جس سے آپ نے وضو کیا تھا) کنوئیں میں ڈال دیا تھوڑی دیر

ثم انھا اصدرتنا ما شئنا نحن وربکابنا حدثنی فضل بن یعقوب حدثنا

ہم خاموش رہے اس کے بعد اس کنوئیں نے ہمکو اور ہمارے جانوروں کو جتنا ہمنے چاہا پانی بھر کر لوٹایا مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا

الحسن بن محمد بن اعین ابو علی الحرانی حدثنا زھیر حدثنا ابو اسحق

حسن بن محمد بن اعین ابو علی حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے

قال نبانا البراء بن عازب رض انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ہمکو براء بن عازب نے خبر دی انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ او اکثر فنزلوا علی بئر فنزحوھا فاتوا رسول

چودہ سو یا زیادہ آدمی تھے ف۳ ایک کنوئیں پر اترے اسکا سارا پانی کھینچ ڈالا ہم آنحضرت صلی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلٰی شَفِیْرِھَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِدَلْوٍ مِّنْ

اللہ علیہ وسلم پاس آئے (آپ سے عرض کیا پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپ کنوئیں پر تشریف لاکر اسکے سینڈ پر بیٹھے فرمایا اس کے پانی کا ایک

مَّآئِھَا فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْھَا سَاعَۃً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَھُمْ وَرِکَابَھُمْ حَتّٰی

ڈول لاؤ لوگ لائے آپ نے اپنا لب اس میں ڈالدیا اور اللہ سے دعا کی پھر فرمایا ایک گھڑی خاموش رہو اس کے بعد اس کنوئے کے پانی سے آدمیوں

ارْتَحَلُوْا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ

پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے ہم سے یوسف بن عیسے نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبد الرحمن نے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رضہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلوا اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ

چھاگل تھی آپ نے اس میں سے وضو کیا پھر لوگ آپ پاس آئے آپ نے پوچھا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَّتَوَضَّاُ بِہٖ وَ

کیوں خیر تو ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے

لَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِیْ رَکْوَتِکَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِی الرَّکْوَۃِ

بس اتنا ہی پانی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے آپ نے یہ سنکر اپنا ہاتھ اس چھاگل میں رکھ دیا

فَجَعَلَ الْمَآءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا فَقُلْتُ

آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح پھوٹنے لگا جابر کہتے ہیں ہم سب لوگوں نے پیا وضو کیا سالم نے کہا پینے

لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃً

جابر سے پوچھا اس دن تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ پانی ہمکو کفایت کرتا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ قُلْتُ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں

لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ بَلَغَنِیْ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ یَقُوْلُ کَانُوْا اَرْبَعَ عَشْرَۃَ

نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ جابر بن عبد اللہ ان لوگوں کا شمار (جو حدیبیہ میں آپ کے ساتھ تھے) چودہ سو بیان

مِائَۃً فَقَالَ لِیْ سَعِیْدٌ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ کَانُوْا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃٍ الَّذِیْنَ بَایَعُوا

کرتے تھے ابن سعید نے کہا مجھ سے تو جابر رضہ نے یہ بیان کیا کہ جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلوا اللہ علیہ وسلم سے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ عَنْ قَتَادَۃَ

بیعت کی وہ پندرہ سو آدمی تھے ابو داؤد طیالسی نے کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے قتادہ

تابعه محمد بن بشار حدثنا علي حدثنا سفين قال عمرو سمعت جابر بن
اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے
عبد الله رضه قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية انتم
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دن (صحابہ سے) فرمایا (آج) تم ساری زمین
خير اهل الارض وكنا الفا واربعمائة ولو كنت ابصر اليوم لاريتكم مكان
والوں میں افضل ہو جابر رضہ کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے اور اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی تو تمہیں وہ درخت کر دیکھ کر
الشجرة تابعه الاعمش سمع سالما سمع جابرا الفا واربعمائة وقال عبيد الله
جگہ بتلا دیتا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو اعمش نے بھی روایت کیا انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے جابر رضہ سے اس میں چودہ
ابن معاذ حدثنا ابي حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة حدثني عبد الله بن ابي
بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن
اوفى رضه كان اصحاب الشجرة الفا وثلثمائة وكانت اسلم ثمن المهاجرين تابعه
ابی اوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے بیعت کی انکی تعداد تیرہ سو آدمی کی تھی اور اسلم قبیلے کے
محمد بن بشار حدثنا ابو داود حدثنا شعبة حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا
عبیدہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے
عيسى عن اسمعيل عن قيس انه سمع مرداسا الاسلمي يقول وكان من اصحاب
کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس بن ابک اسلمی سے سنا وہ ان
الشجرة يقبض الصالحون الاول فالاول وتبقى حفالة كحفالة التمر و
لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے نیک (دنیا سے) ایک کے بعد ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور
الشعير لا يعبا الله بهم شيئا حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين عن
یا جو اللہ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے
الزهري عن عروة عن مروان والمسور بن مخرمة قالا خرج النبي صلى الله عليه
زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
وسلم عام الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه فلما كان بذي الحليفة
کے سال اپنے اصحاب میں سے کئی سو آدمی ہمراہ لیکر نکلے جب ذی الحلیفہ میں پہونچے تو آپ نے
قلد الهدي واشعر واحرم منها لما حصى لكم سمعته من سفين حتى سمعته
قربانی کے جانور کو ہار پہنایا یا اسکا کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان سے

يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا شِعَارًا وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْأَشْعَارِ

میں کہتی ہوں یہ حدیث سفیان سے سنی (یعنے بہت بار سنی) یہانتک کہ میں سفیان سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو زہری سے کوئی چیز نا یاد پڑتا تھا یاد نہیں رہا اب

وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

یا ساری حدیث یاد نہیں رہی ہم سے حسن بن خلف ابو علی واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے

يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

انہوں نے ابو بشر ورقاء بن عمر سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلے

ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ

نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا ان کے سر کی جوئیں (اتنی) بہت ہو گئی تھیں)

عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ان کو

أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا

حکم دیا سر منڈا لو اور حدیبیہ میں تھے ان کو یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ (عمرہ سے) روکے جائینگے (حدیبیہ ہی میں انکو احرام کھولنا پڑا ہوگا بلکہ ان کو

مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا

پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) فدیہ کی آیت اتاری (جس کا ان شکم پر یضاء ہ اذی) اس وقت آپ نے کعب کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق کہا

بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَيُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

رسول (طل) اچھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین روزے رکھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عمر رضہ کے ساتھ

الْخَطَّابِ رَضِيَ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ

بازار کو گیا وہاں اس کو ایک جوان عورت ملی (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی امیر المومنین میرا خاوند مر گیا اور جھوٹے

زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَاللَّهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ

چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے خدا کی قسم ان کو بکری کے پائے تک بھی نہیں ملتے جن کو پکا کر کھائیں نہ انکی پاس کھیتی ہے نہ دودھ دینے والا جانور

وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ

میں بیٹی ڈرتی ہوں کہیں فاقہ کی بیماری میں وہ (بھوک کے مارے) مر نہ جائیں میں خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں وہ سرداروں کی

أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ

حدیبیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا حضرت عمر رضہ یہ سنکر کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے کہنے لگے

مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبَعِيرِ ظَهِيرٍ كَانَ يَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَّلَ عَلَيْهِ

مرحبا تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش سے) قریب ہے پھر ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر

غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَّلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ

اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور بیچ میں روپیہ اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اُس عورت کے ہاتھ میں دیدی کہا اس کو لے جا

اقْتَادِيهِ فَلَنْ يُفْنِيَ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ

یہ ختم نہ ہوگا اُس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے بہتر دیگا اُس وقت ایک شخص نے کہنے لگا امیر المومنین آپنے اس عورت

لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا

کو بہت دیدیا انہوں نے کہا ارے (کمبخت) تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو دیکھا ہے دونوں

زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

کافروں کے ایک قلعہ کو گھیرے رہے یہانتک کہ اسکو فتح کرلیا پھر ہم صبح کو اُن دونوں کا حصہ لوٹ کے مال میں سے وصول کر رہے

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ

کہا ہم سے شبابہ بن سوار ابو عمرو فزاری نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن

ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ

مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اُس درخت کو دیکھا جس کے تلے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی پھر دوسری بار جو میں وہاں گیا

مَحْمُودٌ ثُمَّ أَنْسِيتُهَا بَعْدُ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ

محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں بھول گیا ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ

طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا

طارق بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں حج کی نیت سے چلا راستہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ مسجد کیسی ہے (یہاں جنگل

هَذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ

میں کس نے بنائی) لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان لی تھی (اُسی کے نیچے لوگوں نے نماز کے لیے

الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ

مسجد بنالی تھی) یہ سنکر میں سعید بن مسیب پاس آیا میں نے اُن سے بیان کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (مسیب بن حزن) نے بیان کیا

كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا

وہ اُن لوگوں میں تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب میں دوسرے سال وہاں

مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى

گیا تو اُس درخت کو بھول گیا سعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو پہچان نہ سکے

اللہ علیہ وسلم لم یعلموھا وعلمتموھا انتم فانتم اعلم حدثنا موسیٰ حدثنا ابو

تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا (اس کے لئے مسجد بنالی) تم ان سے زیادہ علم والے ہو ف۱ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عوانۃ حدثنا طارق عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ کان ممن بایع تحت الشجرۃ

ابوعوانہ نے کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی

فرجعنا الیھا العام المقبل فعمیت علینا حدثنا قبیصۃ حدثنا سفین عن

تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال اُدھر گئے تو پہچان نہ سکے وہ کہتے تھے ف۲ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

طارق قال کنت عند سعید بن المسیب الشجرۃ فضحک فقال اخبرنی ابی

انہوں نے طارق بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر آیا ف۳ وہ ہنس دیے کہنے لگے میرے باپ نے مجھ سے

وکان شھدھا حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ

بیعت میں شریک تھے ف۴ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے

قال سمعت عبداللہ بن ابی اوفی وکان من اصحاب الشجرۃ قال کان النبی صلی

انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سُنا وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت

اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقۃ قال اللھم صل علیھم فاتاہ ابی بصدقتہ

کی تھی کہتے تھے آنحضرت ﷺ کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تو آپ یوں دعا کرتے یا اللہ اُن پر رحمت کر تو میرے والد ف۶ اپنی زکوٰۃ لیکر آئے

فقال اللھم صل علی آل ابی اوفی حدثنا اسمٰعیل عن اخیہ عن سلیمان عن

آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ابواوفی کی اولاد پر رحمت کر ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے انہوں نے سلیمان

عمرو بن یحییٰ عن عباد بن تمیم قال لما کان یوم الحرۃ والناس یبایعون

عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے کہا جب حرہ کا دن ہوا اور لوگ (مدینہ والے یزید پلید کی بیعت توڑ کر) عبداللہ بن

لعبداللہ بن حنظلۃ فقال ابن زید علی ما یبایع ابن حنظلۃ الناس قیل لہ

حنظلہ سے بیعت کرنے لگے ف۷ تو عبداللہ بن زید (صحابی انصاری مازنی) نے پوچھا عبداللہ بن حنظلہ کس اقرار پر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں

علی الموت قال لا اُبایع علی ذلک احدا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لوگوں نے کہا موت پر (یعنی اُنکے ساتھ ہو کر لڑنے پر مرنے) عبداللہ بن زید نے کہا اس شرط پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت

وسلم وکان شھد معہ الحدیبیۃ حدثنا یحییٰ بن یعلی المحاربی

نہیں کرتے کہ عبداللہ بن زید حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ موجود تھے ف۸ ہم سے یحییٰ بن یعلی محاربی نے بیان کیا کہا مجھ سے

قال حدثنی ابی حدثنا ایاس بن سلمۃ بن الاکوع قال حدثنی ابی وکان

میرے والد یعلی نے کہا ہم سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ اُن

مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ

لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے آنحضرت سے بیعت کی تھی کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے پھر (نماز سے) فارغ ہو کر

وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ

جب لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے (ف) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے

يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ

یزید بن ابی عبید سے سینے سلمہ بن اکوع سے کہا تم نے حدیبیہ کے دن کس امر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ

بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان

اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقِيْتُ الْبَرَاءَ

کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے علاء بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں براء بن عازب رضی

ابْنَ عَازِبٍ رضی فَقُلْتُ طُوْبٰى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ

سے ملا میں نے کہا الٰہی مبارک کرے تجھے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور درخت کے نیچے آپ سے بیعت

الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَهُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

کی انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یہ تو سب صحیح ہے) مگر تو کیا جانے ہم لوگوں نے آنحضرت کے بعد کیا کیا نئے کام کیے ف۲ ہم سے اسحاق

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ

بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ

قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ

(عبداللہ بن زید جرمی) سے کہ ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا انہوں نے درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

الشَّجَرَةِ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ

قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے ف۳

اَصْحَابُهُ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا فَمَا لَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ

صحابہ نے کہا مبارک مبارک یا رسول اللہ مگر ہمارے لیے کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری تاکہ اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغوں

قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهٖ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ

شعبہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے نقل کی پھر لوٹ کر قتادہ پاس آیا

فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ

اُن سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے انا فتحنا کی تفسیر تو انس سے منقول ہے اور مبارک مبارک یہ عکرمہ سے منقول ہے ف

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُجَزَّأَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مجزاہ سے بن

ابْنِ ذَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ

ذاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد ذاہر بن اسود سے وہ درخت کی بیعت میں شریک تھے کہتے تھے میں (خیبر کی جنگ میں) ہانڈیوں میں

الْقُدُورِ لُحُومَ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مُجَزَّأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ

گدھوں کے گوشت سے تمکو منع کرتے ہیں اور (اسی سند سے) مجزاہ سے روایت ہے اُس نے ایک شخص سے

مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ

جو درخت والی بیعت میں شریک تھا اُس کا نام اہبان بن اوس تھا اُس کے گھٹنے میں بیماری تھی جب وہ سجدہ کرتا

وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً حَدَّثَنِي

تو تکیے پر ایک (نرم) تکیہ رکھ لیتا مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتَوْا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ

درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب باس (جنگ خیبر میں) صرف ستو لے کر آئے انہوں نے کہا کہ آنہوں نے

عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

سے روایت کیا ف ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان (اسود بن عامر) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت

أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ

کی تھی کیا وتر کا توڑ دالنا (ایک رکعت اور پڑھ کر) درست ہے انہوں نے کہا جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو آخر رات میں مت پڑھ ف

ف مطلب یہ ہے کہ انا فتحنا سے فتح مکہ کا ایک بڑا انعام مراد ہے اور ہنیئا مریئا سے اس کے ساتھ اور انعام مراد ہیں ف

ف یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے اور وہاں اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور دونوں طرح ٹھیک ہے ف

ف اس کو بھی پہلے گزر چکی ہے وہاں اس کو ابن عباس سے موصول کیا ہے یہاں ابن عباس کے ذکر کو چھوڑ دیا ف

ف یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے وہاں اس کو ابن عباس سے موصول کیا ہے یہاں ابن عباس کے ذکر کو چھوڑ دیا ف

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (حدیبیہ کو) میں جا رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ

يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تھے رات کا وقت تنہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ

پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے حضرت عمرؓ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمرؓ نے (اپنے دل

أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزِرَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ

میں) کہنے لگے خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا اور آپ نے

لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ

جواب نہیں دیا حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈرا

أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ

کہیں میرے باب میں قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عتاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھ کو

خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شاید میرے باب میں کچھ قرآن اترا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ

میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک سورت اتری جو ان تمام چیزوں سے مجھ کو زیادہ پسند ہے جن پر

عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

سورج نکلا پھر آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحا مبینا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا جب زہری نے یہ حدیث بیان کی (جو اگے مذکور ہوتی ہے) تو اس میں سے کچھ میں نے

بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ

یاد کیا اور معمر نے اس کو اچھی طرح یاد دلا دیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم

الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

سے ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کچھ بڑھاتا ہے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کی

الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ فلما اتی ذا الحلیفۃ قلد الھدی

سو اصحاب اپنے ساتھ لیکر (مکہ کو) چلے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں ہار ڈالا

واشعرہ واحرم منھا بعمرۃ وبعث عینا لہ من خزاعۃ وسار النبی صلی اللہ علیہ

اُس کا کوہان چیرا (خون بہایا) وہیں سے عمرے کا احرام باندھا اور خزاعہ قوم کے ایک جاسوس (بسر بن سفیان) کو روانہ کیا کہ قریش کی

وسلم حتی کان بغدیر الاشطاط اتاہ عینہ قال ان قریشا جمعوا لک جموعا و

خبر لائے اور آپ چلے جب غدیر الاشطاط میں پہونچے (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں اُنکا جاسوس آیا کہنے لگا قریش نے تمہارے لئے لشکر

قد جمعوا لک الاحابیش وھم مقاتلوک وصادوک عن البیت ومانعوک فقال

اکٹھا کیا ہے اور یہ قومیں متفرق قبیلوں میں سے ہیں وہ آپ سے لڑینگے اور بیت اللہ میں نہیں آنے دینگے روکینگے اُس وقت آنحضرت نے صحابہ

اشیروا ایھا الناس علی ترون ان امیل الی عیالھم وذراری ھؤلاء الذین یریدون

سے فرمایا لوگو مجھکو صلاح دو اب میں کیا ان کافروں کے بال بچوں پر جھک پڑوں (انکو قید کرلوں) جو ہم کو خانہ خدا

ان یصدونا عن البیت فان یاتونا کان اللہ عز وجل قد قطع عینا من المشرکین

سے روکنے آئے ہیں اگر وہ ہم سے لڑنے آئے (اپنے بال بچوں کو بچانے) تو اللہ نے مشرکوں کی ایک آنکھ ہمارے جاسوس کو بجا دی یا کل جماعت کو کر دی

وان ترکناھم محروبین قال ابوبکر یا رسول اللہ خرجت عامدا لھذا البیت

اگر وہ آئے تو ہم اُن کو مفلس بنا کر چھوڑینگے ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو (مکہ سے) بیت اللہ کا عزم (قصد) کر کے نکلے تھے

لا تریدن قتل احد ولا حرب احد فتوجہ لہ فمن صدنا عنہ قاتلناہ قال

نہ آپ کسی کو مارنے نکلے تھے نہ کسی سے لڑنے کے لیے تو ادھر (اپنے بیت اللہ کی طرف) چلیے جو کوئی ہمکو بیت اللہ سے روکے گا ہم اُس سے لڑینگے

امضوا علی اسم اللہ حدثنی اسحق اخبرنا یعقوب حدثنی ابن اخی ابن شھاب

آپ نے فرمایا چلو بسم اللہ مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا مجھکو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ سے ابن شہاب کے بھتیجے

عن عمہ اخبرنی عروۃ بن الزبیر انہ سمع مروان بن الحکم والمسور بن مخرمۃ

نے اُنسے اور چچا محمد بن مسلم بن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُنہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے سُنا

یخبران خبرا من خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عمرۃ الحدیبیۃ

وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے تھے

فکان فیما اخبرنی عروۃ عنھما انہ لما کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا عروہ نے جو ان دونوں سے سُنکر مجھ سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ

سھیل بن عمرو یوم الحدیبیۃ علی قضیۃ المدۃ وکان فیما اشترط سھیل

کے دن سہیل بن عمرو سے (جو قریش کا وکیل تھا) صلح کی اور صلحنامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی

ابن عمرو انہ قال لا یاتیک منا احد وان کان علی دینک الا رددتہ الینا
کہ اگر ہمارے دین کا کوئی آدمی آپ پاس آجائے گو وہ مسلمان ہوگیا ہو تو آپ اس کو ہماری طرف پھیر دیجیے
وخلیت بیننا وبینہ وابی سہیل ان یقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم جو چاہیں اس کے ساتھ کریں سہیل نے کہا میں تو اسی شرط پر صلح کرونگا اور
الا علی ذلک فکرہ المومنون ذلک وامعضوا فتکلموا فیہ فلما ابی سہیل
مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا ناراض ہوئے انہوں نے گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمان کو کافر کے سپرد کر دیں) سہیل نے
ان یقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا علی ذلک کاتبہ رسول اللہ
کہا میں ہو سکتا تو صلح بھی نہیں ہو سکتی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی اور صلحنامہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا جندل بن سہیل
لکھوایا اسی شرط کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہوگیا تھا)
یومئذ الی ابیہ سہیل بن عمرو وقلم یات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد
اس کے باپ سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا اور مدت صلح کے اندر جو کوئی مرد مسلمان ہو کر آیا آپ نے
من الرجال الا ردہ فی تلک المدۃ وان کان مسلما وجاءت المومنات
اس کو قریش والوں کے حوالے کر دیا عورتیں بھی مسلمان ہو کر اس صلح کے زمانہ میں آئیں
مہاجرات فکانت ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط ممن خرج الی رسول
انہوں نے ہجرت کی ان میں ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی بھی تھی جو جوان (یا جوانی کے قریب) ہو گئی تھی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی عاتق فجاء اھلھا یسالون رسول اللہ صلی
وہ بھی (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئی اس کے عزیز آپ پاس آئے اس لیے
اللہ علیہ وسلم ان یرجعھا الیھم حتی انزل اللہ تعالی فی المومنات ما انزل
کہ آپ اس کو لوٹا دیں (کافروں کو دیدیں) اس وقت (سورۂ ممتحنہ کی) وہ آیت اتری جو مسلمان عورتوں کے باب میں ہے ف۳ اسی سند
قال ابن شہاب فی اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ
سے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
علیہ وسلم قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحن من ھاجر
تھیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آتیں جانچتے ان کا امتحان لیتے
من المومنات بھذہ الایۃ یایھا النبی اذا جاءک المومنات وعن عمہ
اس آیت کے روسے اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں اخیر آیت تک اور ابن شہاب کے بھتیجے نے (اسی سند

ف۱ یہ ہے جس سے مسلمان ہونے والی عورتوں کا امتحان لیا جاتا تھا
ف۲ اس کے باپ سہیل بن عمرو نے کہا پہلا اس کو پورا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا اچھا اس کے باپ کو واپس کر دیا
ف۳ یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مھاجرات فامتحنوھن اخیر تک رکوع

قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا
ہمکو پہونچا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ مشرکوں نے اپنی بی بیوں پر جو خرچ کیا

اَنْفَقُوْا مِنْ هَجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ حَدَّثَنَا
جب وہ بی بیاں ہجرت کرکے مسلمانوں پاس چلی آئیں تو انکا حرجہ پیغمبر دیا جائے اور ابوبصیر کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ۱۲ ہم سے

قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِى الْفِتْنَةِ فَقَالَ
قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضؓ فتنے اور فساد کے زمانہ میں عمرے کی نیت سے نکلے ۱۲

اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہنے لگے اگر میں خانہ کعبہ جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کرونگا جیسے ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا (یعنے حدیبیہ کے زمانہ میں)

فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ
غرض انہوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانہ میں عمرے کا احرام باندھا

الْحُدَيْبِيَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ

اَنَّهٗ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابن عمرؓ سے انہوں نے احرام باندھا اور کہنے لگا اگر لوگ مجھکو کعبے جانے سے روکینگے تو میں وہی کرونگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
اُس وقت کیا تھا جب قریش کے کافروں نے انکو روک دیا تھا اور یہ آیت پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ ان کو عبیداللہ بن عبداللہ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا
اور سالم بن عبداللہ دونوں نے خبر دی کہ ان دونوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی دوسری سند امام بخاری

مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ
نے کہا اور ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے بعض بیٹوں نے

لَوْ اَقَمْتَ لِلْعَامِ فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ لَّا تَصِلَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى
ان سے کہا اس سال تم رہ جاؤ (عمرے کو نہ جاؤ) تو اچھا ہے کیونکہ ہمکو ڈر ہے شاید تم بیت اللہ تک نہ پہونچ سکو انہوں نے کہا ہم آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کی نیت سے) نکلے قریش کے کافروں نے آپکو بیت اللہ تک جانے نہ دیا حاصل ہوئی آخر آپ نے احدیبیہ میں

ف جو کتاب الصلح میں اوپر تفصیل سے گذر چکا ہے خود مشرکوں نے صلح نامہ میں جو شرط لکھوائی تھی وہ بجائی مضبوط ہونے کے ان کو حق نہ تھا کہ پھر کہتے

کتاب المغازی

ف ۲ اس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ کے ساتھ حدیبیہ کا عمرہ نہیں کیا تھا

هَدْيَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ

اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈایا آپ کے اصحاب نے بھی بال کترائے (احرام کھول ڈالا) پھر عبداللہ بن عمرؓ کہنے لگے میں تمکو گواہ

بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ

بیت اللہ تک مجھکو جانے دیا تو میں طواف کرونگا (عمرہ بجالاؤنگا) اور اگر بیچ میں روکا گیا تو ویسا ہی کرونگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا

کیا تھا تھوڑی دور تک یہی کہکر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں (دونوں میں احصار یعنی روکے جانے کا ایک ہی حکم

أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا

ہے) میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ اپنے اوپر حج بھی واجب کر لیا پھر انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف

وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ

کیا اور ایک ہی سعی کی اور دونوں کا احرام (ساتھ ہی دسویں تاریخ) کھولا پھر سے شجاع بن ولید نے بیان کیا انہوں نے نضر بن محمد سے

حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَ

سنا کہا ہمسے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان

لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ عُمَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ

ہوئے یہ صحیح نہیں ہے ہوا یہ کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک انصاری پاس ف اپنا گھوڑا

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لانے کے لیے بھیجا تاکہ اس پر سوار ہو کر جہاد کریں اُس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم درخت

يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى

کے پاس (صحابہ سے) بیعت لے رہے تھے حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی تو عبداللہ نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کر لی پھر گھوڑا لینے

الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

گئے اور اسکو لیے ہوئے حضرت عمرؓ پاس پہنچے حضرت عمرؓ لڑائی کے لیے اُس وقت زرہ پہن رہے تھے انکو یہ خبر دی کہ آنحضرت

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ

صلے اللہ علیہ وسلم درخت کے تلے بیعت لے رہے ہیں یہ خبر سنتے ہی حضرت عمرؓ روانہ ہوئے عبداللہ بھی ساتھ گئے اور حضرت عمرؓ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی بس بات اتنی ہی جس کی وجہ سے لوگ یوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے

عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

پہلے مسلمان ہوئے اور ہشام بن عمار نے کہا کہ ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن محمد عمری نے

اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضؓ سے کہ صدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے
الْحُدَیْبِیَۃِ تَفَرَّقُوْا فِیْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَاِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
وہ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھیرے تھے ایک ہی ایکا کیا دیکھا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اگرد جمع ہیں حضرت
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اُنْظُرْ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَدْ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
عمر رضؓ نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ سے کہا دیکھ تو سہی یہ لوگ کیوں جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں گھیرے ہیں
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَھُمْ یُبَایِعُوْنَ فَبَایَعَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَایَعَ
انہوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبد اللہ نے بھی بیعت کی پھر لوٹ کر حضرت عمر رضؓ پاس آئے وہ بھی نکلے
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ
ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبید نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی
اَبِیْ اَوْفٰی رض قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ (قضا) کیا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے آپ نے طواف
فَطُفْنَا مَعَہٗ وَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَکُنَّا نُسْتَرُہٗ مِنْ
کیا ہمنے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا آپ نے نماز پڑھی ہمنے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ صفا مروہ کی بیچ میں چلے ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے
اَھْلِ مَکَّۃَ لَا یُصِیْبُہٗ اَحَدٌ بِشَیْءٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
تھے ایسا نہ ہو کہ کافر کوئی مشرک آپ پر حملہ کرے ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے
سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَصِیْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ لَمَّا
کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ابو حصین سے سنا انہوں نے کہا ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب
قَدِمَ سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ مِّنْ صِفِّیْنَ اَتَیْنَاہُ نَسْتَخْبِرُہٗ فَقَالَ اتَّھِمُوا الرَّاْیَ فَلَقَدْ
سہل بن حنیف انصاری صفین سے لوٹ کر آئے ف ہم ان کے پاس خبر پوچھنے کو گئے انہوں نے کہا (بہلا آدمیو) اپنی رائے
رَاَیْتُنِیْ یَوْمَ اَبِیْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
ف ایک وہ دن تھا ابو جندل کا ف اس دن میں نے اپنے تئیں دیکھا اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا
وَسَلَّمَ اَمْرَہٗ لَرَدَدْتُّ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا اَسْیَافَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ
(ابو جندل کو حوالے نہ ہونے دیتا خوب لڑتا) لیکن اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے ف اور ہمنے تو اس جنگ سے پہلے جب کسی کی کیا وقعت
یَفْظَعُنَا اِلَّا اَسْھَلْنَ بِنَا اِلٰی اَمْرٍ نَعْرِفُہٗ قَبْلَ ھٰذَا الْاَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْھَا خَصْمًا اِلَّا
(لڑائی شروع ہو کی) تو اسکا نتیجہ ایسا ہوا جسکو ہم اچھا سمجھتے تھے ف تمام اس جنگ کا کچھ عجیب حال ہے ف ہم فساد کا ایک کونا بند کرتے

اَلَا اَبْفَرَ عَلَيْنَا خَصْمٌ فَاَنْدَرِیْ كَيْفَ نَاْتِیْ لَهٗ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہیں تو وہ سر اکڑا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کیا تدبیر ہمکو کرنا چاہیے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ اَتَى

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ

عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِیْ

کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پر جوئیں گر رہی تھیں

فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ

آپ نے فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھکو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ

سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِیْ بِاَیِّ هٰذَا بَدَاَ حَدَّثَنِیْ

مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری قربانی کر ایوب سختیانی نے کہا مجھکو یاد نہیں آنحضرت صلعم نے ان تین باتوں میں سے پہلے کونسی بات

مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

محمد بن ہشام ابوعبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ

اِبْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ وَكَانَتْ لِیْ وَفْرَةٌ

(عمرے کا) احرام باندھے تھے اور مشرکوں نے ہمکو (مکہ میں جانے سے) روک دیا تھا کعب کہتے ہیں میرے سر پر بال تھے

فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِیْ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

جو جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں (اس کثرت سے کہ موگئیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے آپ نے پوچھا

اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھکو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اسی وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری جو کوئی تم میں بیمار ہو

مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ بَابُ

یا اس کے سر میں (جوؤں وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے روزے رکھکے یا صدقہ نکالے یا قربانی کرے باب

قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

عکل اور عرینہ والوں کا قصہ ف مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رض حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَ

نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ

ف ۱ حدیث کے ترجمہ میں بعض نسخوں اور بعض محشی میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا ہے واقعہ ذی قرد کے بعد یہ واقعہ ہوا ۱۲ منہ

۳۸

۱۲۲

عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ

کے کچھ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے

فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ دودھ والے تھے کھیت والے نہیں ہے انکو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی

فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ

آخر آپ نے انکو چند اونٹ دیکر ایک چرواہا ساتھ کرکے یہ حکم دیا کہ ان کو لیکر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ

فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا

اور موت پیتے رہو وہ گئے جب حرّہ کے ایک طرف پہونچے وہ تو اسلام سے پھر کافر ہو گئے اور

بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

آپکے چرواہے کو (جس کا نام یسار تھا) مار ڈالا اونٹ بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُمِرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا

صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے انکے پکڑنے کو لوگ روانہ کیے (جب وہ پکڑ کر لائے) آپ نے حکم دیا انکی آنکھیں میں گرم سلائیاں

أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ

کاٹے گئے اور حرّہ کے ایک کونے میں ڈالدیے گئے اسی حال میں وہ مر گئے قتادہ نے کہا ہم کو یہ خبر پہونچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ (ناک کان کاٹنا آنکھ پھوڑنا اس) سے منع کرتے تھے

قَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ

اور شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ نقل کیا ہے (عکل کا لفظ نہیں کہا) اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا

اور ابو قلابہ نے انس سے یوں روایت کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آئے حدثنی محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْجَاجُ

حفص بن عمر ابو عمر حوضی نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب اور حجاج صواف

الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ

نے کہا مجھ سے ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے اور شام کے ملک میں ابو قلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر

ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوا

بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا پوچھا قسامت کے باب میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے

حَقٌّ قَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ

کیا قسامت حق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفوں نے اسکا حکم دیا ہے جو تم سے پہلے گذرے ہیں

وَاَبُوْقِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيُّ حَدِيْثَيْ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ

اُس وقت ابوقلابہ عمر بن عبد العزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے آنہیں عنبسہ بن سعید نے کہا انس نے جو عرینہ والوں کی

قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

ابوقلابہ نے کہا یہ حدیث تو انس نے مجھ سے بھی بیان کی ہے عبد العزیز بن صہیب نے اس حدیث کو انس سے

اَنَسٍ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ

روایت کیا اُس میں صرف عرینہ کا ذکر ہوا اور ابوقلابہ کی روایت میں انس رضؓ سے عکل کا لفظ مذکور ہے اور یہی قصہ فقط

ثُمَّ الْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

الحمد کا شکر ہے سولھوان پارہ اُس کے فضل سے پورا ہوا۔ اب سترھوان پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالے

فہرست مضامین پارہ سولھوان تیسیر الباری شرح اردو صحیح بخاری

صفحہ	مضامین
۱	کتاب المغازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا بیان
〃	باب غزوۃ العشیرۃ او العسیرہ عشیرہ یا عسیرہ کے غزوہ کا بیان
۳	باب قصہ غزوۃ بدر بدر کی لڑائی کا بیان
۴	باب قول اللہ تعالی اذ تستغیثون ربکم اللہ تعالے کا قول جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے
۶	باب پہلے باب سے متعلق
〃	باب عدۃ اصحاب بدر جنگ بدر مین جو مسلمان شریک تھے اُن کا شمار
۷	باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کفار قریش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافرون پر بد دعا کرنا
〃	باب قتل ابی جہل ابوجہل کا مارا جانا
۱۴	باب فضل من شہد بدرا جو صحابہ جنگ بدر مین شریک ہوے اُن کی فضیلت
۱۵	باب پہلے باب سے متعلق
۲۱	باب شہود الملائکۃ بدرا فرشتون کا بدر مین حاضر ہونا
۲۲	باب پہلے باب سے متعلق
۳۴	باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر اُن لوگون کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب مین آیا ہے اور وہ بدر مین شریک تھے
۳۶	باب حدیث بنی النضیر الخ بنی نضیر یہودیون کا قصہ
۴۱	باب قتل کعب بن الاشرف کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ
۴۳	باب قتل ابی رافع الخ ابورافع یہودی کے قتل کا قصہ
۴۷	باب غزوۃ احد جنگ احد کا قصہ
۵۲	باب اذھمت طائفتان منکم الخ آیت اذھمت طائفتان کا بیان
۵۷	باب قول اللہ تعالی ان الذین تولوا منکم آیت ان الذین تولوا منکم کا بیان
۵۸	باب اذ تصعدون ولا تلوون علی احد آیت اذ تصعدون ولا تلوون علی احد کا بیان

صفحہ	مضامین
۵۸	باب ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ الخ آیت ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ کا بیان
۵۹	باب لیس لک من الامر شئ آیت لیس لک من الامر شئ کا بیان
۶۰	باب ذکر ام سلیط ام سلیط کا بیان
〃	باب قتل حمزہ رض حضرت امیر حمزہ کی شہادت کا قصہ
۶۳	باب ما اصاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجراح یوم احد احد کے جنگ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے اُن کا بیان
〃	باب پہلے باب سے متعلق
۶۴	باب من قتل من المسلمین یوم احد جو مسلمان احد کے دن شہید ہوے
۶۷	باب احد یحبنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے
〃	باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونہ غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان اور بئر معونہ کے غزوہ کا بیان
۷۵	باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب جنگ خندق کا قصہ جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہین
۸۴	باب مرجع النبی صلعم من الاحزاب الخ آنحضرت صلی اللہ کا جنگ خندق سے لوٹنا الخ
۸۷	باب غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جنگ کا بیان
۹۲	باب غزوۃ بنی المصطلق بنی مصطلق کی لڑائی کا بیان
۹۴	باب غزوۃ انمار بنی انمار کی لڑائی کا قصہ
〃	باب حدیث الافک حضرت عائشہ رض پر جو بہتان لگایا گیا تھا اُسکا قصہ
۱۰۶	باب غزوۃ الحدیبیۃ جنگ حدیبیہ کا قصہ
۱۲۱	باب قصہ عکل وعرینۃ عکل اور عرینہ کا قصہ

جملہ حقوق بحق رجسٹری ہیں

پابندی قانون

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری ہمہ اہر مع قاری مسمی بہ

صحیح البخاری

مطلب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدۃ افادات و زبدۃ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ

در مطبع احمدی واقع لاہور شیخ احمد طبع نمود

نیاز مند کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے ملسکتی ہے المشتہر خالسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لک مطبع احمدی لاہور

۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب غزوۃ ذات القرد وھی الغزوۃ التی اغاروا علی

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ یہ وہ غزوہ ہے جس میں بنی غطفان قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی

لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل خیبر بثلث

اللہ علیہ وسلم کی دودھیل (بہنیں) اونٹنیاں ہنکا لے گئے تھے یہ خیبر کی لڑائی سے تین راتیں پہلے کا واقعہ ہے ہم سے

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بن ابی

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے

عبید قال سمعت سلمۃ بن الاکوع یقول خرجت قبل ان

کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) نکلکر غابہ

یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کی طرف گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد

وسلم ترعی بذی قرد قال فلقیني غلام لعبد الرحمن

میں چر رہی تھیں راستے میں مجھکو عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا

بن عوف فقال اخذت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(نام نامعلوم) وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لیں

۲

وسلم قلت من اخذها قال غطفان قال فرخت ثلث صرخات یا صباحاہ
پوچھا کون پکڑ لے گیا اس نے کہا غطفان کے لوگ پکڑ لے گئے ف یہ سنتے ہی تین آواز ہیں کیں یا صباحاہ ف

قال فاسمعت ما بین لابتی المدینۃ ثم اندفعت علی وجھی حتی ادرکتھم و
اور مدینہ کے دونوں کناروں میں آواز پہونچا دی ف پھر میں سیدھا (ان لٹیروں کے پیچھے) چلا یہاں تک انکو پکڑ پایا وہ

قد اخذوا یستقون من الماء فجعلت ارمیھم بنبلی وکنت رامیا واقول انا
جانوروں کو) پانی پلانا چاہتے تھے میں تیر مارنا شروع کیے اور میں تیر انداز آدمی تھا یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎ میں ہوں

ابن الاکوع الیوم یوم الرضع وارتجز حتی استنقذت اللقاح منھم واستلبت
سلمہ ابن اکوع جان لو + آج مرنے میں کمینے ماں لو + آخر میں سب دو میل اونٹنیاں (جنکو وہ لوٹ لے چلے تھے) ان سے چھین لیں اور

منھم ثلثین بردۃ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقلت یا نبی
تیس چادریں الگ چھین لیں سلمہ کہتے ہیں (میں اسی حال میں تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت آن پہونچے ف میں نے عرض

اللہ قد حمیت القوم الماء وھم عطاش فابعث الیھم الساعۃ فقال یا ابن
کیا یا رسول اللہ میں نے ان لٹیروں کو تیر مار مار کر پانی نہیں پینے دیا ہے وہ پیاسے ہیں آپ اسی وقت ان کے تعاقب میں فوج روانہ فرمیں

الاکوع ملکت فاسجح قال ثم رجعنا ورددنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
جب وہ تیرہ نا ہو میں آگئے تو اب نرمی کر ف اور آپ نے مجھکو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا

سلم علی ناقتہ حتی دخلنا المدینۃ باب غزوۃ خیبر حدثنا عبد
مدینہ تک ہم آسی پر آئے ف باب خیبر کی جنگ کا قصہ ف ہم سے عبداللہ بن

اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار ان سوید بن
مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے ان سے سوید بن نعمان

النعمان اخبرہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کنا
نے بیان کیا وہ جس سال خیبر کی جنگ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں ف

بالصھباء وھی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا
جو خیبر کے نزدیک ہے پہونچے آپ نے وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے تو فقط ستو آیا اور کچھ کھانا نہ تھا)

بالسویق فامر بہ فثری فاکل واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا
آپ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا آپ نے کھایا ہمنے بھی کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہمنے بھی کلی کی

ثم صلی ولم یتوضا حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ حدثنا حاتم بن اسمعیل عن
نماز پڑھی اور نہ وضو نہیں کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں رات کو آنحضرت صلعم کے ساتھ نکلے

سَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ

ایک شخص (اسید بن حضیر) عامر سے کہنے لگا (جو سلمہ کے چچا تھے) عامر تم ہمکو اپنی شعرین کچھ نہیں سناتے عامر

وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ ؎

شاعر تھے یہ سنکر عامر (سواری سے) اترے یہ شعرین پڑھنے لگے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا	وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات	تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا	وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
تجھ پہ صدقے جب تلک دنیا مین ہم زندہ رہین	بخشدے ہمکو الٰہی مین عطا فرما ثبات
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا	إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات	جب وہ ناحق چیختے ہمسے نہین ہم اُن کی بات لا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا	
چیخ چلا کر انہون نے ہم سے چاہی ہے نجات	

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون کا رہا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن اکوع

قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا

آپنے فرمایا اللہ اسپر رحم کرے ف ایک شخص (حضرت عمر رض) یہ سنکر کہنے لگے اب تو عامر کے لیے شہادت لازم ہوگئی یا رسول اللہ آپ ان

خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ

خیبر پر ہم خیبر مین پہونچے اور خیبر والون کو گھیر لیا ہمکو بہت شدت سے بھوک لگی پھر اللہ تعالے نے خیبر فتح کرادیا جب

فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ

اُس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تھا تو لوگون نے بہت آگ سلگائی (پھر ایک کہنا پکانے لگا) آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگین کیسی روشن ہین کیا پکا رہے ہین انہون نے کہا گوشت پکا رہے ہین

قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْرِيقُوهَا

آپنے پوچھا کس جانور کا گوشت انہون نے کہا پالے ہوئے گدھون کا گوشت آپ نے فرمایا یہ گوشت بہادو

وَكَسَرُوهَا

۴

وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا

ہانڈیاں توڑ کر پھینک دو ایک شخص (نام نامعلوم) یا حضرت عرض کیا یا رسول اللہ گوشت بہادیں اور ہانڈیاں (نوٹنے کے بدل) دھو

تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ

ہے جب دشمنوں کے مقابل صف بندی ہوئی تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی وہ یہودی کے پاؤں پر مارنے لگا اُس کی انی (نوک یا دھار)

وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا

خود اُن کے لگ گئی گھٹنے کے اوپر زخم آیا عامر اُسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے

قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا پوچھا کیوں سلمہ کیا

لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حال ہے ف۵ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان لوگ یوں کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بیکار گئیں ف۶ آپ نے فرمایا کون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ

کہتا ہے جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملیگا آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا فرمایا وہ تو جاہد

مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا حَدَّثَنَا

مجاہد ہے ف۷ کوئی عرب زمین پر (یا مدینہ میں) عامر کی طرح نہیں چلا قتیبہ کی روایت حاتم سے یوں ہے کوئی عرب مدینہ میں عامر کی طرح پیدا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ

خیبر میں رات کو پہنچے اور آپ کا قاعدہ تھا جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو لیتی اُن کو نہ لوٹتے

فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ

غرض جب صبح ہوئی تو یہودی لوگ پھاوڑے ٹوکریاں (کھیتی کے سامان) لیکر نکلے اُن کو کچھ خبر ہی نہ تھی) جب آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد

وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ

لشکر سمیت آن پہونچے آپ نے فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے تو

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا

جو لوگ ڈرائے گئے تھے اُنکی صبح منحوس ہوتی ہے ف۸ ہم کو صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ

سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم صبح سویرے خیبر میں پہونچے

أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ
دیکھا تو وہاں کے لوگ بکاسین (کدالیں) لیکر نکلے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں خدا کی قسم محمد
مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا
فوج سمیت آن پہونچے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا مِنْ حُمُرٍ الْحُمُرَ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ
اترے پھر کیا ہی جو لوگ ڈرائے گئے انکی صبح منحوس ہوگی۔ خیبر میں ہمکو گدھوں کا گوشت ملا (ہم نے گوشت پکانے لگی) اتنے میں آنحضرت
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ حَدَّثَنَا
صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکار منادی کی اللہ اور رسول تم کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ پلید ہے ہم سے
عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہمسے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے
مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ
انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (جنگ خیبر میں) ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے آپ
ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أُفْنِيَتِ
پھر دوسری بار آیا کہنے لگا گدھے چٹ ہو گئے پھر تیسری بار آیا کہنے لگا گدھے فنا ہو گئے
الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
آخر آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو اللہ اور رسول پلید گدھوں کے گوشت سے
الْأَهْلِيَّةِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
تم کو منع کرتے ہیں اس وقت ہانڈیاں الٹ دی گئیں ان میں (گدھوں کا) گوشت ابل رہا تھا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا
سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے قریب پہونچکر صبح
مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ
کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہی جنکو ڈرایا
صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
تھا اُن کی صبح منحوس ہوگئی تب خیبر والے پریشان ہو کر گلیوں میں دوڑنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن میں جو
سَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ
لڑنیوالے تھے (جو ان میں ضبط ہوئے) انکو تو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا ان قیدیوں میں ایک عورت تھیں صفیہ (بنت حیی) وہ (پہلے)

ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لے لیا اور انکی آزادی مہر قرار پائی (اسکے بعد) ان سے نکاح کر لیا) عبد العزیز بن صہیب نے

ابْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَخَرَّ ثَابِتٌ

ثابت سے پوچھا ابو محمد (یہ ثابت کی کنیت ہے) کیا تم نے انس سے پوچھا تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر آنحضرت صلعم نے کیا دیا انہوں نے اپنا سر ہلایا

رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

پھر ان سے پوچھا تھا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا

انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ کو قید کیا پھر ان کو آزاد کر کے

وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا

ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انس سے پوچھا انکا مہر کیا قرار دیا انہوں نے کہا خود ان کی ذات کو قرار دیا یعنی آپ نے ان کو آزاد کر دیا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا (خیبر کے دن) مقابلہ ہوا دونوں طرف کے لوگ لڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ

وسلم اپنی فوج کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا

اصحاب میں ایک شخص (کسائی دیلمی قزمان ابو الغیداق) وہ کیا کرتا جہاں کسی کافر کو اکیلا دوکا اکیلا پاتا اس کو نیچے سے جا کر تلوار

يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ

سے مار لیتا لوگوں نے کہا اس نے تو آج وہ کام کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (بہت سے کافروں کو مار ڈالا) یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا

علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھ لینا) تو ایسا ہی (مگر یہ دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) نے کہا میں اس کے

صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ

ساتھ رہونگا غرض وہ شخص اس کے ساتھ ہوا جہاں وہ ٹھہر جاتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا راوی

فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ

نے کہا پھر ایسا ہوا کہ وہ شخص (قزمان) بہت زخمی ہو گیا اور جلد مر جانے کے لیے اس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیکی اور اس کی

بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّ

(الی لوگوں) اپنے سینے پر رکھکر سارا بوجھ اُس پر ڈالا اپنے تئین آپ مار لیا اُس وقت وہ دوسرا شخص (کہ جو اُس کا نگران بنا تھا)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہین آپ نے پوچھا کہ تو کیا کیفیت ہوئی اُس نے

ذَكَرْتَ لِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ

عرض کیا یارسول اللہ ابھی آپ نے جس شخص کو دوزخی فرمایا تھا اور لوگون پر آپکا فرمانا شاق گذرا تھا تو سینے کہا جنگ مین اُسکا حال دیکھونگا

فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ

پیچھے پیچھے نکلا اخیر اُس کا حال یہ گذرا کہ وہ بہت زخمی ہوگیا تو جلد مر جانے کے لیے اُس نے کیا کیا اپنی تلوار کا مٹھہ زمین پر رکھا

وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّ

اور نوک اپنی چھاتی سے لگائی اُس پر بوجھ ڈالا ۱۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سُنا تو فرمایا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ

یہی تو ہے ایک آدمی لوگون کے نظر مین بہشتیون کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک)

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ

دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگون کی نظر مین دوزخیون کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

بہشتی ہوتا ہے ۲ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی اُنھون نے زہری سے کہا مجھکو سعید بن

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا ہم خیبر کی جنگ مین موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ

ایک ساتھی کے حق مین فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعوی کرتا تھا (لیکن دل مین منافق تھا) یہ دوزخی ہے جب لڑائی شروع

الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ

ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا ۱۲ بہت زخمی ہوگیا اب بعضے لوگون کو آنحضرت کے ارشاد

يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

مین شک پیدا ہونے کو تھی جب ہر ایسا ہوا زخمون کی تکلیف اُس کو معلوم ہوئی تو اُس نے ترکش مین ہاتھ ڈالکر ایک تیر نکالا (یا کسی

مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

تیر نکالے) وہ اپنی دگھد گی مین چبھو لیے (یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑے چلا آنحضرت سے باس آکے عرض کرنے لگا یا

صحیح بخاری

صَدَقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ انْحَرْ فُلَانٌ فَنَحَرَ نَفْسَهُ فَقَالَ فِيهِمْ يَا فُلَانُ فَأَذَّنَ أَنَّهُ

اللہ نے آپ کی بات سچی کی اس شخص نے خود کشی کی (اپنے تئیں آپ مار ڈالا) آپ نے ایک شخص سے فرمایا اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ

بہشت میں وہی جائیگا جو مومن ہوگا اور اللہ (کی یہ قدرت ہے وہ) بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کراتا ہے شعیب کے ساتھ اس حدیث

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا اور شعیب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے یوں نقل کیا مجھکو سعید بن مسیب اور

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے (پھر ذکر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ

کیا حدیث کو اخیر تک اور عبداللہ بن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ

کو مرسلاً روایت کیا اور عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس کو صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ

انکو عبدالرحمن بن کعب نے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا زہری نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ اور

اللّٰهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضہ قَالَ لَمَّا

عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا جب آنحضرت

غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا یا خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ

ایک بلند جگہ پر چڑھے انہوں نے پکار کر (چلا کر) تکبیر کہی اللہ اکبر

اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا اپنے اوپر آسانی کرو (زور سے چلانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ)

عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَّھُوَ

تم کیا اُس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا تم کو نہیں دیکھتا تم تو اپنے (خدا) کو پکارتے ہو جو (سب کی) سنتا ہے اور نزدیک ہے وہ

مَعَکُمْ وَاَنَا خَلْفَ دَآبَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ

تو تمہارے ساتھ ہے (ف) اُس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے ہی تھا آپ نے میری آواز سن لی میں یہ کہہ رہا تھا لاحول

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ لِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

ولا قوۃ الا باللہ آپ نے پکارا اے عبداللہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاکَ اَبِیْ

میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلایئے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں

وَاُمِّیْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ

باپ قربان آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ھٰذِہِ

ابی عبید نے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع رضی کی پنڈلی میں ایک مار کا نشان دیکھا میں نے پوچھا ابو مسلم (سلمہ کی کنیت ہے)

الضَّرْبَۃُ فَقَالَ ھٰذِہٖ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ

نشان کیسا انہوں نے کہا یہ مار مجھ کو خیبر کے دن لگی تھی لوگ کہنے لگے سلمہ مارے گئے (ایسی سخت مار لگی)

فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفْثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُھَا

پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے تین بار اس پر پھونک ماردی مجھے آج تک کوئی تکلیف اس مار کی

حَتَّی السَّاعَۃِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ

نہیں ہوئی ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ سَھْلٍ قَالَ الْتَقَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِکُوْنَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ

(دیار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا ایک لڑائی میں مقابلہ ہوا

فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ کُلُّ قَوْمٍ اِلٰی عَسْکَرِھِمْ وَفِی الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلٌ لَا یَدَعُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

شروع ہوئی دونوں طرف کے لوگ اپنی اپنی فوج میں چلے مسلمانوں میں ایک شخص تھا (قزمان نامی) جب

شَاذَّۃً وَلَا فَاذَّۃً اِلَّا اتَّبَعَھَا فَضَرَبَھَا بِسَیْفِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَجْزَاَ

کسی کافر کو اکہ دکہ (اکیلا پاتا) پیچھے سے جا کر ایک تلوار اس کو مار دیتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے تو آج (ایسا

اَحَدٌ مِّنْھُمْ مَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَقَالُوْا اَیُّنَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِنْ

کام کیا ہے کہ ویسا کسی نے نہیں کیا آپ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ دوزخی ہے تو پھر

كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهٗ فَاِذَا اَسْرَعَ وَاَبْطَاَ كُنْتُ
ہم لوگوں میں بہشتی کون ہوگا اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکتم بن ابی الجون) کہنے لگا میں تو اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں فا
مَعَهٗ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ
آخر وہ شخص زخمی ہوا اور جلد مر جانے کے لیے اس نے یہ کیا اپنی تلوار کا مٹھ زمین پر رکھا اس کی انی (نوک) اپنے
بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَجَآءَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
سینے سے لگالی پھر اس پر زور دیکر اپنے تئیں ہلاک کیا (تلوار اس کے سینے کے پار ہوگئی) اس وقت اکتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ
آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پوچھا کہ تو کیا کیفیت ہے اس نے بیان کیا آپ نے فرمایا (یہی حال
الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ
ہے) ایک شخص ظاہر میں لوگوں کی نگاہ میں بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور ایک شخص لوگوں کی نگاہ
اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ
میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا
الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ
کہا ہم سے زیاد بن ربیع نے انہوں نے ابوعمران (عبدالملک بن حبیب) سے انہوں نے کہا انس نے جمعہ کے دن لوگوں کو جاڑے میں
الْجُمُعَةِ فَرَاٰى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اوڑھے دیکھا تو کہنے لگے یہ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں ف۲ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ
اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ كَانَ
قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے آنہوں نے کہا جنگ
عَلِيٌّ رض تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا
خیبر میں ایسا ہوا حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے اُن کی آنکھیں دکھ رہی تھیں پھر کہنے لگے بھلا میں اور
اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بَاتَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ فَتَحَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤں (یہ کیسے ہوسکتا ہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے جب رات آئی
قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْ لَيَاْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
تو آپ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دونگا یا کل ایسا شخص جھنڈا سنبھالیگا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں ف۳ اُس کے
يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِهٖ فَقِيْلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ فَفَتَحَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا
ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا ہم یہ سنکر سب امیدوار رہے (شاید ہمکو جھنڈا ملے) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ علی آن پہنچے آپ نے انہی کو جھنڈا دیا اور انہی کے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے آنہوں نے ابوحازم سے کہا مجھ کو سہل بن سعد نے

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ

خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یوں فرمایا میں کل ایسے

هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ

شخص کو جھنڈا دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ (خیبر) فتح کرا دیگا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت

رَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا

رکھتے ہیں آپ کا یہ فرمانا سنکر لوگ رات بھر کھسر پھسر کرتے رہے دیکھیے کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح ہوتے ہی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ

پاس آئے ہر ایک کو یہ امید تھی شاید مجھکو جھنڈا ملے آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں

أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آن کی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا آن کو بلا بھیجو خیر آنکھیں کر آئے

بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آن کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور آن کے لیے دعا کی پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے

لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا

جیسے کوئی شکوہ ہی نہ تھا آپ نے جھنڈا آن کے حوالہ کیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک

مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ

وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر چپکا چلا جا جب آن کی زمین پر پہونچے تو پہلے آنکو اسلام کی دعوت دے

أَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا

اللہ کے جو حق آن پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) وہ آنکو بتلا خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لے آئے تو وہ تیرے حق میں

خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

لال لال اونٹوں سے بہتر ہے ف ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

یعقوب بن عبدالرحمٰن نے دوسری سند اور مجھ سے احمد بن عیسے نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی آنہوں نے عمرو ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ کے غلام تھے آنہوں نے انس بن مالک سے

قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ

انہوں نے کہا ہم خیبر پہونچے جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کرا دیا تو کسی نے حضرت صفیہؓ کے حسن و جمال کا حال بیان کیا جو حیی بن اخطب

ابْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کی بیوی تھیں اُن کا خاوند مارا گیا تھا وہ ابھی دلہن تھیں خیبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خاص اپنے لیے چن لیا

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ

ف اور اُن کو ساتھ لیکر خیبر سے نکلے جب ہم لوگ سد الصہبا میں پہونچے (جو خیبر سے ایک منزل ہے مدینہ کی طرف) تو وہ حیض سے پاک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي اذْنُ مَنْ

ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر کیس طیار کیا ف۲ اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے

حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ

گرد بیٹھے ہیں اُن کو بلا لے بس صفیہ کا یہی ولیمہ تھا جو آپ نے کیا پھر ہم مدینہ کی طرف روانہ ہوئے میں نے دیکھا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) کمل کا گول گدہ بناتے پھر اونٹ کے پاس آپ بیٹھ جاتے اور اپنا

رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ

گھٹنا کھول دیتے صفیہ اُس پر پاؤں رکھے اونٹ پر چڑھ جائیں ف۳ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضه أَنَّ

کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو لیکر خیبر کے راستے میں تین دن ٹھیرے رہے

أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

اُن کے صحبت کی اور وہ اُن عورتوں میں شریک ہوگئیں جنکو پردے کا حکم تھا ف۴ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان

أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا

کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے مدینہ میں کہا مجھ کو حمید نے انہوں نے انس رضہ سے سنا

يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے بیچ میں تین رات (راستے میں) ٹھیرے رہے آپ نے ام المومنین

بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ

صفیہ سے صحبت کی اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا اُس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا صرف یہ تھا

فِيهَا إِلَّا أَنْزَلَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ

کہ آپ نے بلال کو فرمایا دسترخوان بچھاؤ　　پھر آپ نے اس پر کھجور پنیر گھی ڈالا　　اب

فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا

مسلمان کہنے لگے صفیہ رضہ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (محرم) ہیں ہم خود ہی کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

نے اُن کو حجاب یا تب تو وہ مسلمانوں کی ماں ہیں　　ورنہ لونڈی ہیں　　جب آپ نے کوچ کیا

ارْتَحَلَ طَأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

تو صفیہ کے لیے (اونٹ پر) اپنی پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لگایا ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ بن

وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ جَاءَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

حجاج نے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرُمِيَ إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ

انہوں نے عبداللہ بن مغفل رض سے انہوں نے کہا ہم لوگ خیبر کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم) نے ایک تھیلی چربی کی

فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ حَدَّثَنِي

پھری پھینکی میں اس کے اٹھانے کو دوڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں مجھکو شرم آئی ف۱ مجھ سے

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن　　لہسن　　اور پیاز و گدھوں کا گوشت کھانے سے منع

لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ + نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُومِ الْحُمُرِ

کیا　　لہسن کھانے　　کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی (سالم نے نہیں نقل کی)　　اور گدھوں کا

الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

گوشت کھانے کی ممانعت سالم نے نقل کی (نافع نے نہیں نقل کی) مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

شہاب سے انہوں نے عبداللہ اور حسن سے جو محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ

نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے　　اور گدھوں کا گوشت

الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

کھانے سے منع فرمایا ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ف

حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے

نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے

عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر رضہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ

علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی ف ہم سے سعید بن

حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضہ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ

سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے سنا انہوں نے

يَوْمَ خَيْبَرَ فَاَنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى

کہا خیبر کے دن ہم کو فاقہ کی تکلیف ہوئی اور ہانڈیاں (رگدہے کے گوشت کی) ابل رہی تھیں بعضی ہانڈیوں کا گوشت پک بھی گیا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَاَهْرِيْقُوْهَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى

منادی آن پہنچا کہنے لگا کہ ہوں کا گوشت مت کھاؤ اور ہانڈیاں اوندھ دو عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا

فَتَحَدَّثْنَا اَنَّهُ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهٰى عَنْهَا اَلْبَتَّةَ لِاَنَّهَا

پھر ہم لوگ (صحابہ آپس میں) یوں کہنے لگے کہ آنحضرت صلعم نے اس گوشت سے اسلیے منع فرمایا کہ ابھی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا

كَانَتْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

ہوگا گدھا نجاست کھاتا ہے ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھکو عدی بن ثابت نے خبر دی

عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضہ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

انہوں نے براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے وہ (جنگ خیبر میں) آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم فاصابوا حمرا فطبخوها فنادی مناد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ تھے انہوں نے گدھے لوٹے انکا گوشت پکایا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (ابوطلحہ) نے پکار دی کی
اکفؤا القدور حدثنی اسحق حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبة حدثنا
ہانڈیاں الٹ دو (گوشت پھینکدو) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے
عدی بن ثابت سمعت البراء وابن ابی اوفی رض یحدثان عن النبی صلی اللہ
کہا ہم سے عدی بن ثابت نے سنا براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم انہ قال یوم خیبر وقد نصبوا القدور اکفؤا القدور حدثنا
وسلم نے خیبر کے دن جب وہ (گدھوں کے گوشت کی) ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو (جو کچھ ان میں ہے سب پھینک) ہم سے
مسلم حدثنا شعبة عن عدی بن ثابت عن البراء قال غزونا مع النبی صلی
مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے
الیسی
اللہ علیہ وسلم نحوه حدثنی ابراهیم بن موسی اخبرنا ابن ابی زائدة
ہی حدیث نقل کی مجھ سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہمکو یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی
اخبرنا عاصم عن عامر عن البراء بن عازب رض قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہا ہمکو عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فی غزوة خیبر ان نلقی الحمر الاهلیة نیئة وتضیجة ثم لم یامرنا باکله بعد
خیبر کی جنگ میں ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت پھینکدیں پکا ہو یا کچا پھر آپ نے اس کے کھانے کی ہمکو اجازت نہیں دی (تو منع ہی رہا)
حدثنی محمد بن ابی الحسین حدثنا عمر بن حفص حدثنا عن عاصم عن
مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص نے کہا ہم سے والد (حفص بن غیاث) نے انہوں نے عاصم بن
عامر عن ابن عباس رض قال لا ادری انهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا شعبی کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھیر دیا گدھوں کا
من اجل انه کان حمولة الناس فکره ان تذهب حمولتهم او حرمه فی
گوشت کھانے سے منع کیا تو اس وجہ سے منع کیا کہ گدھا بار برداری کے کام آتا ہے آپ نے بار برداری کے جانوروں کا تلف کرنا برا
یوم خیبر لحم الحمر الاهلیة حدثنا الحسن بن اسحق حدثنا محمد بن
سمجھا یا یہ کہ اس کو حرام کر دیا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن
سابق حدثنا زائدة عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رض قال قسم
سابق نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

کتاب المغازی
باب غزوۃ خیبر

۱۶

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے رکھے اور پیدل آدمی کا ایک حصہ عبید اللہ نے

فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ اِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلٰثَةُ اَسْهُمٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ

کہا نافع نے اس کا مطلب بیان کیا کہ جس شخص کے پاس گھوڑا ہو اُس کو تین حصے دیے جائیں (ایک اُسکا اور دو گھوڑے کے جس کے پاس

فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ

گھوڑا نہ ہو اُس کو ایک ہی حصہ دیا جائے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے یونس بن یزید سے

شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَ

اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُن کو جبیر بن مطعم نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں اور

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ

حضرت عثمان رضہ دونوں ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم دونوں نے عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے پانچویں

مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ

حصے میں سے مطلب بن عبد مناف کی اولاد کو دیا اور ہمکو نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور اُن کا رشتہ آپ کو ساتہ برابر ہے ف آپ نے فرمایا

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد (ہمیشہ) ایک ہی رہے (ملے) غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (ذوی القربے کے حصے میں سے) عبد شمس

لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا ف مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضہ قَالَ بَلَغَنَا

کہا ہم سے برید بن عبد اللہ نے اُنہوں نے ابو بردہ سے اُنہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضہ سے اُنہوں نے کہا ہم (اپنے

مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِيْ اَنَا

ملک) یمن ہی میں تھے جب ہمکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکلکر مدینہ کو) روانہ ہونے کی خبر پہونچی ہم بھی ہجرت کی

اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَّاِمَّا قَالَ فِيْ ثَلٰثَةٍ

یمن سے نکلا میرے ساتہ میرے دو بھائی تھے ابو بردہ اور ابو رہم میں تینوں میں چھوٹا تھا راوی کہتا ہے مجھکو یاد نہیں رہا ابو موسیٰ

وَخَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا

نے پچاس پر کہی آدمی یا ترپن یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کیے جو اُن کے ساتہ نکلے تھے خیر ابو موسیٰ کہتے ہیں ہم اُن سب

سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ

لوگوں کے ساتہ ایک جہاز میں سوار ہوئے اتفاق سے یہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ پاس پہونچا (ہوا اُڑا کر لے گئی) وہاں

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے

ف کو کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبیر عبد شمس کی اولاد

الجزء الثانی

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے

حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ نَاسٌ

پھر ایک مدت بعد جعفر کے ساتھ ہم سب لوگ چلے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت پہونچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے بعضے لوگ

مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ

(مسلمانون مین سے) یون کہنے لگے ان جہازوالون سے ہماری ہجرت پہلے ہوئی اور ہمارے ساتھ والون مین سے (جو جہاز مین آئے تھے) اسماء

بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بنت عمیس (جعفر کی بی بی) ام المومنین حفصہ رضہ پاس ملنے گئین انہون نے

زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَ

بہی اور صحابہ کے ساتھ نجاشی کے ملک مین ہجرت کی تہی وہان حضرت عمر رضہ بہی آن پہونچے اسماء رضہ

اَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ

انہین کے پاس بیٹہی تہین تو حضرت عمر رضہ نے اسماء کو دیکہکر پوچہا یہ کون عورت ہے حفصہ رضہ نے کہا یہ اسماء ہے عمیس کی بیٹی حضرت عمر رضہ

عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ

نے کہا اخاہ وہ اسماء جو حبش کے ملک کو گئی تہین اب سمندر کا سفر کرکے آئی ہے اسماء نے کہا ہان مین وہی اسماء ہون حضرت عمر رضہ کہنے

اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق ہے ف۱ یہ سنکر اسماء کو غصہ آگیا وہ کہنے لگین واہ واہ خدا کی قسم تم ہم سے بڑہکر

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارِ

نہین ہوسکتے تم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جو تم مین بہوکا ہوتا آپ اس کو کہانا کہلاتے اور جو جاہل ہوتا اسکو (دین کی بات)

اَوْ فِيْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

اور ہم تو کہلین جاکر پڑے دور دراز دشمنون کے ملک یعنے حبش مین آخر وہان جو گئے تہے تو محض اللہ اور رسول کی رضامندی کے لیے (کچھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ

اپنا ذاتی فائدہ نہ تہا خدا کی قسم تجہ پر دانہ پانی حرام ہے جب تک مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کرون آپ سے نہ پوچہون ہم لوگون کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تو بڑی تکلیف اور ڈر کا سامنا رہا ف۲ (اور تم کہتے ہو کہ ہمنے اخیر مین ہجرت کی) حد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهٗ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ

کی قسم مین جہوٹ نہین بولنے کی نہ غلط کہنے کی نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑہانے کی خیر جب آنحضرت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ

صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ عمر ایسا ایسا کہتے ہین آپ نے پوچہا تو نے

۱۸

لَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِأَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ

کیا جواب دیا اسماء نے کہا میں نے ایسا ایسا جواب دیا آپ نے فرمایا تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے عمر اور اُن کے ساتھیوں کی تو ایک

وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَأَصْحَابَ

ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی تو دو ہجرتیں ہوئیں ف اسماء کہتی ہیں میں نے دیکھا ابو موسے اور دوسرے جہاز والے لوگ گروہ گروہ

السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنِيْ أَرْسَالًا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ

میرے پاس آتے تھے اور مجھ سے اس حدیث کو پوچھتے تھے مگر ساری دنیا میں اُن کو کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوئی

أَفْرَحَ وَلَا أَعْظَمَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ

اپنی عظمت والی معلوم ہوئی جتنی یہ حدیث معلوم ہوئی ابو بردہ رض نے کہا

قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَإِنَّهٗ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ قَالَ أَبُوْ

اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے ابو بردہ رض نے کہا

بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ

ابو موسیٰ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز پہچانتا ہوں

الْأَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ

جب وہ رات کو مدینہ میں اگر اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کرتے ہیں اور میں اُنکے قرآن کی آواز سے اُن کے ٹھکانے پہچان لیتا ہوں

بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ إِذَا لَقِيَ

گو دن کو جب وہ اترے تھے میں نے اُنکے ٹھکانے نہ دیکھے ہوں اور ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنے حکیم اسکا نام ہے یا وہ

الْخَيْلَ وَقَالَ لِعَدُوٍّ وَقَالَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوْهُمْ حَتّٰى يَسْتَحُوْا

حکمت والا ہے) جب وہ کافروں کے سواروں یا دشمنوں کو سنتا ہے تو اُن سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھیر جاؤ یا یہ ذری سی مہلت دو تو

ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا کہا ہمسے برید بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ

ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (حبش کے ملک سے) اسوقت پہونچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے

لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ

آپ نے ف ہمکو بھی حصہ دلایا ف اور ہمارے سوا اور کسیکو نہیں دلایا جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ

ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ

بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فزاری نے انہوں نے امام مالک سے کہا مجھ سے ثور بن زید نے بیان کیا کہا مجھ سے سالم

ف ایک جہاز میں کتنے آدمی تھے کہا اسی کے قریب ہونگے ف اسماء کو ایک مہینہ تک ہجرت کا ثواب ملا کیونکہ ہجرت کے بعد ہجرت کرنے والے کو ہجرت کا ثواب ملتا ہے ف اسماء نے اپنے خاوند جعفر سے کہا کہ عمر نے ہجرت کا ثواب ہمارے ساتھیوں کو دیا ہے ہمکو کیا ملا جعفر نے کہا تم سے کہا ہے کہ تمکو دوہرا ثواب ملا ایک ہجرت کا دوسرا جہاز کا ف اسماء کہتی ہیں میں نے ابو موسیٰ سے سنا کہ وہ بار بار یہ حدیث سنتے تھے ف ابو موسیٰ کہتے ہیں میں اشعریوں کی آواز پہچانتا ہوں ف اشعری لوگ مدینہ کے باہر رہتے تھے اور رات کو مدینہ میں آتے تھے ف اشعری لوگ جہاد میں بڑے حکمت والے تھے اور دشمنوں کو اس طرح دھوکا دیتے تھے کہ اپنے تئیں

مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً

ابو العتیث نے جو عبداللہ بن مطیع کا غلام تھا اُس نے ابوہریرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے خیبر فتح کیا اور لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ

إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گائے بیل اونٹ اسباب باغات ہاتھ آئے پھر وہاں سے لوٹ کر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ

وادی القریٰ میں آئے (ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے قریب) آپ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہتے تھے یہ غلام آپ کو

بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ

بنی ضباب کے ایک شخص (رفاعہ بن زید بن وہب) نے تحفہ بھیجا تھا یہ غلام آپ کا کجاوہ اتار رہا تھا اتنے میں ایک ناگہانی تیر

عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ

اُس کو آ لگا معلوم نہیں کس نے مارا (وہ شہید ہو گیا) لوگ کہنے لگے اُس کو مبارک ہو شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا

فرمایا نہیں نہیں اُس نے ایک چادر جو خیبر کے دن تقسیم سے پہلے لوٹ

يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ

کے مال میں سے چرالی تھی وہ آگ ہو کر اُس کو جلا رہی ہے یہ حدیث سنکر ایک شخص (نام نا

سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ

معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لیکر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ لوٹ کے مال

كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ

میں سے لیے تھے آپ نے فرمایا اگر تو داخل نہ کرتا تو یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ کے نہ جاتے (قیامت میں تجھ کو جلاتے)

نَارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے

أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے سن لو قسم اُس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا

أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا

کہ آئندہ جو لوگ مسلمان ہونگے وہ مفلس اور محتاج رہینگے اُن کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بستی فتح ہوتی اُسکو میں مسلمانوں میں اس طرح

قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا

تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم کر دیا تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لیے کچھ خزانہ رہنے دوں جسکو

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضہ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضہ سے انہوں نے کہا اگر پچھلے مسلمان (جو آئندہ اسلام لائینگے) نہ ہوتے تو میں جو بستی فتح ہوتی اس کو

قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اس طرح (موجودہ مسلمانوں میں) بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلعم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے سنا ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے پوچھا تھا تو زہری نے کہا مجھکو عنبسہ

عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ

ابن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضہ (مسلمان ہوکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (خیبر میں) آئے ف

بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ

اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یا رسول اللہ ابوہریرہ رضہ کو کچھ نہ دیجیے (اس کا کوئی حق نہیں ہے) ابوہریرہ رضہ نے کہا اسی ابان نے

فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قُدُومِ الضَّأْنِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابان پر سنکر (غصہ ہوکر) کہنے لگا واہ واہ کیا خوب ایک بلا ضان کے جنگل سے ابھی اترا ہے ف اور محمد بن ولید زبیدی سے روایت کی گئی

قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا وہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو ایک فوج کا سردار بنا کر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا

نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضہ نے کہا پھر ابان اور ان کے ساتھی (اس سفر سے) اس وقت لوٹ کر آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر

بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزَمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

فتح کر چکے تھے وہیں تشریف رکھتے تھے اس زمانہ میں مسلمان لاایسے مفلس تھے ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے

اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحْدُرُ مِنْ رَأْسِ ضَأْنٍ فَقَالَ النَّبِيُّ

عرض کیا یا رسول اللہ ابان اور ان کے ساتھیوں کا (خیبر کی لوٹ میں) حصہ نہ لگایئے ابان نے کہا واہ واہ تو ہی اس درجہ کو پہونچا ف اور بولے ہی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا ابھی بیٹھو اور ان کو حصہ نہیں دلایا ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ
کہا ہم سے عمرو بن یحیی بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا سعید بن عمرو نے خبر دی کہ ابان بن سعید آنحضرت صلی اللہ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا قَاتِلُ
علیہ وسلم پاس (خیبر میں) آئے (جب خیبر فتح ہو چکا تھا) آپ کو سلام کیا ابو ہریرہ رضہ کہنے لگے یا رسول اللہ انمان بن قوقل (صحابی) کو
ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ بَانَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبَرٍ تَدَلَّى مِنْ قُدُومِ ضَأْنٍ
(احد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا ابان نے کہا واہ رے بکے ابھی تو ضان کے جنگل سے لڑکتا ہوا آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) تیرے
يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدَيَّ وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدَيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
اوپر ایسے شخص کا عیب دھرتا ہے جسکو میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا) رتبہ دیا اور مجھ کو اسکے ہاتھ سے ذلیل ہونے دیا ہم سے یحیی بن بکیر
بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ
نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حضرت
عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ
فاطمہ زہرا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابو بکر صدیق پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی
مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَ
اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتی تھیں اُن مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں
فَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصہ میں سے جو بچ رہا تھا ابو بکر رضہ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں
قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا
فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال و اسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت
الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر کرونگا
عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ
جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى
صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرتا رہونگا (جس جس کو آپ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہونگا) غرض ابو بکر صدیق رضہ
فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ
نے حضرت فاطمہ کو اس میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ رضہ کو ابو بکر رضہ پر غصہ آیا انہوں نے اُن کی ملاقات ترک کر دی اور مرنے تک

مارا جانا اور دوزخی ہونا
محمد کی اولاد کی مال میں سے کھانے کی ممانعت
فدک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضہ کو دیا تھا

حَتّٰی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ اَشْہُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ

اُن سے بات نہ کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں جب اُن کی وفات

دَفَنَہَا زَوْجُہَا عَلِیٌّ لَیْلًا وَّلَمْ یُؤْذِنْ بِہَا اَبَا بَکْرٍ وَّصَلّٰی عَلَیْہَا وَکَانَ لِعَلِیٍّ مِّنَ النَّاسِ

ہوئی اُن کے خاوند حضرت علی رضہ نے رات ہی کو اُن کو دفن کر دیا ف اور ابوبکر صدیق رضہ کو اُن کی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علی رضہ نے

وَجْہُ حَیَاۃٍ فَاطِمَۃُ فَلَمَّا تُوُفِّیَتِ اسْتَنْکَرَ عَلِیٌّ وُجُوْہَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَۃَ

زندہ تھیں تو لوگ حضرت علی رضہ پر بہت توجہ رکھتے تھے احضرت فاطمہ کے خیال سے جب اُنکی وفات ہو گئی تو حضرت علی رضہ نے دیکھا لوگوں کی منہ پھیر

اَبِیْ بَکْرٍ وَّمُبَایَعَتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ یُبَایِعُ تِلْکَ الْاَشْہُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنِ ائْتِنَا

صلح کر لینا اور اُن سے بیعت کر لینا چاہا اس سے پہلے چھ مہینے تک اُنہوں نے ابوبکر رضہ سے بیعت نہیں کی تھی ق۳ پھر اُنہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور

وَلَا یَاْتِنَا اَحَدٌ مَّعَکَ کَرَاہِیَۃَ لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُ عَلَیْہِمْ

یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ اُن کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمر رضہ اُنکے ساتھ آئیں ق۴ حضرت عمر رضہ نے ابوبکر رضہ سے کہا خدا کی قسم

وَحْدَکَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّمَا عَسَیْتُہُمْ اَنْ یَّفْعَلُوْا بِیْ وَاللّٰہِ لَاٰتِیَنَّہُمْ فَدَخَلَ عَلَیْہِمْ

تم اکیلے اُن کے پاس جاؤ گے ابوبکر رضہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کرینگے میں تو ضرور اُنکے پاس جاؤنگا آخر ابوبکر رضہ اُن کے پاس گئے

اَبُوْ بَکْرٍ فَتَشَہَّدَ عَلِیٌّ فَقَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَکَ وَمَا اَعْطَاکَ اللّٰہُ وَلَمْ نَنْفَسْ

تو حضرت علی رضہ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابوبکر رضہ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تمکو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تمکو دی

عَلَیْکَ خَیْرًا سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلٰکِنَّکَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَیْنَا بِالْاَمْرِ وَکُنَّا نَرٰی

(مسلمانوں کا حاکم بنایا) اُس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو صرف یہی برا معلوم ہوا کہ تمنے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑا لی (ہم سے صلاح نہ لی)

لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصِیْبًا حَتّٰی فَاضَتْ عَیْنَا اَبِیْ بَکْرٍ

کیونکہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (حضرت علی رضہ برابر ایسی ہی باتیں کرتے رہے) یہانتک کہ ابوبکر رضہ کی آنکھیں بہہ آئیں

فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

(آنسو بہنے لگی) پھر ابوبکر رضہ نے گفتگو شروع کی اُنہوں نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ

خیال تو مجھکو اپنی قرابت سے بھی زیادہ ہے صرف ۱۲ ان چند مالوں (فدک بنی نضیر خیبر وغیرہ) کی وجہ سے جو مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا

مِنْ ھٰذِہِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اَاْلُ فِیْھَا عَنِ الْخَیْرِ وَلَمْ اَتْرُکْ اَمْرًا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

تو جسنے اس مقدمہ میں بھی وہی کیا جو بہتر تھا جسنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو جو کیا کرتے تھے وہی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُہٗ فِیْھَا اِلَّا صَنَعْتُہٗ فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَوْعِدُکَ

کیا

کسی کام میں فرق نہیں کیا اُس وقت حضرت علی رضہ نے کہا اچھا آج شام کو ہم تم سے

العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقي على المنبر فتشهد وذكر شان
بیعت کر لینگے جب ابو بکر رضؓ نے ظہر کی نماز پڑھ ہی تو منبر پر چڑھے تشہد پڑھا پھر حضرت علی رضؓ کا حال بیان کیا
علي وتخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علي
کہ انکو اب تک بیعت نہ کرنے سے جو عذر پیش آیا یا اُن کا عذر قبول کیا اور اُن کے لیے بخشش کی دعا کی اس کے بعد حضرت علی رضؓ نے
فعظم حق ابي بكر وحدث انه لم يحمله على الذي صنع نفاسة على ابي بكر و
تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر رضؓ کے (فضائل بیان کیے اُن کے) حقوق جتلائے ف کہنے لگے میں نے جو اب تک ابو بکر رضؓ سے بیعت نہیں کی
لا انكار للذي فضله الله به ولكنا نرى لنا في هذا الامر نصيبا فاستبد
تو اُس کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھکو ابو بکر رضؓ کی خلافت پر کوئی حسد یا اُن کی فضیلت اور بزرگی سے کچھ انکار تھا صرف بات یہ تھی ہم لوگوں کو یہ خیال تھا
علينا فوجدنا في انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون
انہوں نے نہ لی آپ ہی آپ اس مقدمہ کو طے کر لیا اسکا ہمکو رنج ہوا مسلمانوں نے جب حضرت علی رضؓ کی یہ گفتگو سنی ف تو خوش ہوئے اور حضرت علی رضؓ سے اور
الى علي قريبا حين راجع الامر المعروف حدثني محمد بن بشار حدثنا حرمي
زیادہ محبت کرنے لگے جب یہ کہا انہوں نے اچھی بات اختیار کی ف۳ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے
حدثنا شعبة قال اخبرني عمارة عن عكرمة عن عائشة رض قالت لما فتحت
کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عمارہ بن ابی حفصہ نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا
خيبر قلنا الان نشبع من التمر حدثنا الحسن حدثنا قرة بن حبيب حدثنا
ف تو ہمنے کہا اب تو ہم لوگ کھجور سے سیر ہو جائینگے ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا ہم سے
عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن ابن عمر رض قال ما شبعنا حتى
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا ہم تو (کھجور سے) اس وقت سیر ہوئے
فتحنا خيبر باب استعمال النبي صلى الله عليه وسلم على اهل خيبر حدثنا
جب خیبر کو فتح کیا باب خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا ہم سے
اسمعيل قال حدثني مالك عن عبد المجيد بن سهيل عن سعيد بن المسيب
اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد المجید بن سہیل سے انہوں نے سعید بن مسیب سے
عن ابي سعيد الخدري رض وابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ اور ابو ہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (سواد بن
استعمل رجلا على خيبر فجاءه بتمر جنيب فقال رسول الله صلى الله عليه
غزیہ) کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لیکر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

كُلَّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا

کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اُس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم (بری قسم کی) کھجور دو یا تین صاع دیکر اس کا

بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ

ایک صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ بری قسم کی کھجور نقد پیسے کے بدل بیچ ڈال پھر اُس پیسے سے یہ کھجور خرید لے

جَنِيْبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ وَأَبَا

اور عبدالعزیز بن محمد نے عبدالمجید سے اُنہوں نے سہیل سے اُنہوں نے سعید سے یوں روایت کی ہے ف کہ ابوسعید خدری اور

هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ مِّنَ

ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے جو انصار میں سے

الْأَنْصَارِ إِلٰى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ

تھے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کی طرف بھیجا اُنکو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اسی سند سے عبدالمجید سے منقول ہوا اُنہوں نے ابوصالح

أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ مِّثْلَهُ بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ

سمان سے روایت کی اُنہوں نے ابوہریرہ اور ابوسعید سے ایسی ہی حدیث باب خیبر والوں سے نباہی

خَيْبَرَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کرنا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے

قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِلْيَهُوْدِ أَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَ

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اُس میں زراعت محنت مشقت

لَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا بَابُ الشَّاةِ الَّتِيْ سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریں اور آدھی پیداوار لیں (آدھی آنحضرت کو دیں) باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا

بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

اس باب میں عروہ نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ف ہم سے عبداللہ بن یوسف

ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ

تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اُنہوں نے ابوہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا

أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری تحفہ بھیجی گئی ف باب زید بن حارثہ کا غزوہ

ابْنِ حَارِثَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

ف ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلٰى قَوْمٍ فَطَعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ

اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا ف بعضوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ کیا ف آپ نے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری

فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُهٗ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ

تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ زید بن حارثہ کی سرداری پر طعنہ مار چکے ہو حالانکہ قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور

كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ بَابُ

ان لوگوں میں سے تھا جنکو میں بہت چاہتا ہوں اب اسکا بیٹا یہ اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو اس کے بعد میں بہت چاہتا ہوں ف باب

عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ذَكَرَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ

عمرہ قضا کا بیان ف اس کو انس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ

اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا

نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا جب

اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا (سنہ ہجری میں) تو مکہ کے کافر نے آپ کو روکا مکہ میں جانے نہ دیا

يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ

آخر آپنے ان سے اس شرط پر فیصلہ کیا کہ (سال آیندہ عمرے کو آئیں اور) مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ رہیں جب صلحنامہ لکھا جانا شروع

كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ هٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ

ہوا (حضرت علی نکاتبہ سے تھے) انہوں نے یوں لکھایا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا مکہ کے کافروں نے کہا ہم کو نہیں

اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَّلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا

تو آپ کو روکتے ہی کا ہیکو یوں لکھو جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ

محمد عبداللہ کا بیٹا بھی ہوں آپ نے حضرت علی رضہ سے فرمایا یا رسول اللہ کا لفظ مٹا دے انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اسکو نہیں

اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَّكْتُبُ

مٹاؤں گا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا آپ اچھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے

فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّيْفَ فِيْ

لیکن آپنے معجزہ کے طور پر یوں لکھدیا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا ف کہ آپ مکہ میں ہتھیار نہیں لائینگے صرف تلوار یں

بقیہ صفحہ ۲۵

۲۶

فی القراب وان لا یخرج من اھلھا باحد ان اراد ان یتبعہ وان لا یمنع من
غلاف میں لیکر آپینگے اور مکہ والوں میں سے کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تب بھی اُس کو اپنے ساتھ نہیں لیجا ئینگے اور اگر آپ کے ساتھیوں
اصحابہ احدا ان اراد ان یقیم بھا فلما دخلھا ومضی الاجل اتوا علیا
میں سے کوئی مکہ میں رہجانا چاہے تو اُس کو منع نہیں کرینگے جب اس صلحنامہ کے موجب جب آپ (سال آیندہ) مکہ میں داخل ہوئے اور تین
فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ
اور کہنے لگے اپنے صاحب (یعنے آنحضرت ؐ) سے کہدو ہمارے ہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت گذر چکی (حضرت علی ؓ نے عرض کیا) آپ تشریف لیجا رہے تھے
وسلم فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولھا علی فاخذ بیدھا وقال
ہوئے حمزہ کی بیٹی (عمارہ یا فاطمہ یا امامہ یا امۃ اللہ روایتیں) آپکے پیچھے چلی چچا چچا پکار رہی تھی ف حضرت علی ؓ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ
لفاطمۃ علیھا السلام دونک ابنۃ عمک حملتھا فاختصم فیھا علی وزید
زہرا رضہ سے کہا لو اپنے چچا کی بیٹی لیلو اُنھوں نے اپنے کجاوے میں اُس کو بٹھا لیا اب حضرت علی رضہ اور زید بن حارثہ اور
وجعفر قال علی انا اخذتھا وھی بنت عمی وقال جعفر ابنۃ عمی وخالتھا
جعفر بن ابیطالب تینوں اُس کے مقدمہ میں جھگڑنے لگے ف حضرت علی ؓ نے کہا میںنے اُسکو اٹھایا ہے کیونکہ چچا کی بیٹی ہے جعفر نے کہا ہے بھی چچا
تحتی وقال زید ابنۃ اخی فقضی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا
زید نے کہا میری بھتیجی ہے ف آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اُسکی خالہ کو دلادی (جعفر کے پاس تھی) آپ نے
وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی انت منی وانا منک وقال لجعفر
فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علی رضہ سے (اُنکو تسلی دینے کو) فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا تو
اشبھت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا وقال علی الا
صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے ف اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ (آزاد کیا ہوا) ہے حضرت علی رضہ نے آنحضرت صلی
تتزوج بنت حمزۃ قال انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ حدثنی محمد بن
عرض کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپنے فرمایا (وہ یہ کیسے ہو سکتا ہے) وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے (ابن اسکے چچا ہوں) ف محمد
رافع حدثنا سریج حدثنا فلیح ح وحدثنی محمد بن الحسین بن ابراھیم
بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہمسے فلیح بن سلیمان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا
قال حدثنی ابی حدثنا فلیح بن سلیمان عن نافع عن ابن عمر رضہ ان
کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج معتمرا فحال کفار قریش بینہ وبین
صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے قریش کے کافر آڑے آئے آپ کو خانہ کعبہ نہ

۲۷

وبين البيت فنحر هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على أن يعتمر
جانے دیا آخر آپ نے حدیبیہ ہی میں اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آیندہ
العام المقبل ولا يحمل سلاحا عليهم إلا سيوفا ولا يقيم بها إلا ما أحبوا
آپ عمرے کے لیے آئیں اور کسی قسم کے ہتیار تلواروں کے سوا اپنے ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں اتنے ہی دن ٹھہریں جتنے دن یہ کافر لوگ پسند
فاعتمر من العام المقبل فدخلها كما كان صالحهم فلما أن أقام بها ثلثا
کریں آپ نے اسی شرط کے موافق آیندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے جب وہاں تین روز ٹھیرے رہنے کا وقت
أمروه أن اخرج فخرج حدثني عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن
نے کہا اب چلیے آپ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور
منصور عن مجاهد قال دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد فإذا عبد الله بن
ابن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا تو عبداللہ بن عمر رضہ حضرت
عمر رضي جالس إلى حجرة عائشة فقال كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم
عائشہ رضہ کے حجرے پاس بیٹھے ہیں عروہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار
قال أربعا وسمعنا استنان عائشة قال عروة يا أم المؤمنين ألا تسمعين
عمرے (ایک عمرہ رجب میں تھا) ہم نے آواز سنی حضرت عائشہ رضہ مسواک کر رہی ہیں عروہ نے ان سے کہا ام المومنین تم نے سنا ابو عبدالرحمن
ما يقول أبو عبد الرحمن إن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عمر فقالت
(یعنے ابن عمر رضہ) کیا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں حضرت عائشہ رضہ نے
ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم عمرة إلا وهو شاهده وما اعتمر في رجب
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا اس میں ابن عمر رضہ شریک تھے مگر آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں
قط حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن إسمعيل بن أبي خالد
کیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے
سمع ابن أبي أوفى يقول لما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم سترناه من
انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے
غلمان المشركين ومنهم أن يؤذوا رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا
تھے ایسا نہ ہو مشرکوں یا ان کے لونڈے آپ کو ستائیں ہم سے
سليمان بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير
سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرے کے لیے) مکہ میں آئے تو مشرکوں نے آپس میں کہنے

اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لگے کہ کچھ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جنکو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ (طواف

اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ

کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں ف۱ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں معمولی چال سے چلیں کیونکہ اور مشرکوں کی نظر نہیں پڑتی

اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا اَلْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدٍ

تھی اور ساری پھیروں میں آپ نے رمل کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ اُن کو تکلیف نہ ہو حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ف۲ ایوب سے روایت کیا

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِيْ

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے اس میں اتنا زیادہ ہے جب آپ اس سال مکہ میں تشریف لائے جس سال

اِسْتَاْمَنَ قَالَ رَمَلُوْا لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ

کافروں سے امان لی تھی تو آپ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا رمل کرو اس سے یہ غرض تھی کہ مشرک لوگ مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اس وقت مشرک

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس

قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں اور صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرک لوگ آپ کی قوت

الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

دیکھ لیں ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے احرام کی حالت

وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَزَادَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَ

میں نکاح کیا اور جب ان سے صحبت کی اُس وقت آپ احرام کھول چکے تھے اور میمونہ سرف میں مریں ف (امام بخاری نے کہا) اور محمد بن اسحٰق

اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابان بن صالح نے انہوں نے عطا اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ

المومنین میمونہ سے عمرہ قضا میں نکاح کیا ف۴ باب غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں واقع ہوا (حاشیہ از ابن تین)

ف۱ اس کو رمل کہتے ہیں کہ اکڑ کر چلیں
ف۲ اس کو اسمٰعیل نے ایوب سے نقل کیا
ف۳ قبیلہ قعیقعان ایک پہاڑ ہے وہاں سے دونوں رکن کعبہ کے نظر آتے ہیں یمانی رکن نظر نہیں آتے
ف۴ ان کا خیال ہوا ہوگا کہ مسلمان ضعیف ہو گئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صحت کی قوت دکھلائی ہے ایک روایت میں ہے کہ دس سال پر ان کا انتقال ہوا ۱۲ منہ

۸۳ باب غزوۂ موتہ من ارض الشام

ف۱ ابن عباس رض کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ غزوہ فتح مکہ کے بعد ہوا اور ابن اسحٰق کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے ہوا ۱۲ منہ
ف۲ ابن اسحٰق کی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ
ف۳ حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ۱۲ منہ
ف۴ انہوں نے بھی ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ۱۲ منہ
ف۵ ابان نے بھی ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ قَالَ وَ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے عمرو بن حارث انصاری سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے اور کہا

اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِیْلٌ

مجھ کو نافع نے خبر دی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جس دن جعفر (غزوۂ موتہ میں) شہید ہوئے تو میں ان کی لاش پر کھڑا ہوا

فَعَدَدْتُّ بِهٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ لَیْسَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِهٖ یَعْنِیْ فِیْ

میں نے پچاس زخم بھالے اور تلوار کے ان پر دیکھے اور کوئی زخم ان کی پشت پر نہ تھا

ظَهْرِهٖ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم کو احمد بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعد سے

بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ

سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا

اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ

اگر زید شہید ہوں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں (اتفاق سے تینوں شہید ہوئے) عبداللہ بن عمر رضی

فِیْهِمْ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِی الْقَتْلٰی وَ

نے کہا میں اس لڑائی میں موجود تھا ہمنے (لڑائی کے بعد) جعفر کی لاش ڈھونڈھی دیکھا تو لاشوں میں

وَجَدْنَا مَا فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْیَةٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

اور ان کے بدن پر نوے (۹۰) برچھی زخم بھالے اور تیر کے تھے ہمسے احمد بن واقد

ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رض

نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو سنا دی

اَنْ یَّاْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ

اور ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی آپ نے فرمایا پہلے زید نے (سرداری کا) جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید

ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ

ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا اس کے بعد اسکی

۳۰

مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

تلوارون میں سے ایک تلوار نے وا جھنڈا اسنبھالا اور اس کے ہاتھ پر فتحدی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن

قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضہ

عبدالمجید نے کہا مجھ سے یحیے بن سعید انصاری نے سنا کہا مجھکو عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے سنا

تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ

وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی

جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ

خبر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے رہے آپ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میں

وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْ رَسُوْلَ

دروازے کی درار سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ جعفر

اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ

کی عورتیں (چلا کر) رو رہی ہیں آپ نے فرمایا اُن کو منع کر وہ گیا پھر

الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَاَمَرَ اَيْضًا

آیا اور کہنے لگا میں نے اُن کو منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپ نے فرمایا پھر جا منع کر

فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وہ گیا پھر آیا کہنے لگا خدا کی قسم ان عورتوں نے ہمکو عاجز کر دیا (بہار کہتا ہے نہیں سنتیں) حضرت عائشہ کہتی ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ

آخر آپ نے فرمایا جا اُن کے منہ پر مٹی ڈال دے (اُس شخص سے) کہا ارے مٹی لے تجھ

اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر خدا کی مار نہ تو تو عورتوں کو روک سکا نہ تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا

مِنَ الْعَنَاءِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ

مجھ سے محمد بن ابی بکر رہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد

اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رہ جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے دو بیڑھ والوں کے

يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ

بیٹے تیرپر سلام ف ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے

ف یہ جعفر عقیل بن ابی طالب کے بھائی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ موتہ میں شریک ہوئے اور جنگ موتہ ۸ھ میں ہوا جعفر نے اس جنگ میں داہنا ہاتھ کٹوایا تو بائیں ہاتھ میں جھنڈا لیا وہ بایاں ہاتھ بھی کٹوایا تو دونوں بازوؤں سے جھنڈا تھامے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اسی لئے ان کو ذوالجناحین کہتے ہیں

ق ابن ابی اوفی کا نام عبداللہ ہے ان کے والد ابواوفی کا نام علقمہ ہے ان کی کنیت ابومعاویہ ہے یہ بیعت رضوان میں شریک تھے ۸۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی

قَيْسِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي

انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے

يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ حَدَّثَنِي

نو تلواریں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ رہ گیا مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ

محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان

ابْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ

خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ پر نو تلواریں ٹوٹیں ایک یمنی تیغہ

فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

میرے ہاتھ میں رہ گیا (وہ نہیں ٹوٹا) مجھ سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل

فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ

ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تَعَدِّدُ

(ایک بار بیماری سے) بیہوش ہو گئے اُن کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں) پکار کر رونے لگیں ہائے میرا پہاڑ سا بھائی

عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي آنْتَ كَذَلِكَ حَدَّثَنَا

جب اُن کو ہوش آیا تو انہوں نے (اپنی بہن سے) کہا جب تو میری کوئی صفت بیان کرتی تھی تو دو فرشتے مجھ کو دھمکاتے کہا تو ایسا تھا؟ ہم سے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبثر بن قاسم کوفی نے انہوں نے حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ انہوں نے کہا عبداللہ

عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ

ابن رواحہ بیہوش ہو گئے پھر یہی حدیث بیان کی جب (غزوہ موتہ میں) عبداللہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے آنسو نہیں گرایا باب آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو

صلے اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھیجنا مجھ سے عمرو بن

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ

محمد بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو حصین نے خبر دی کہا ہمکو ابوظبیان (حصین بن جندب) نے کہا میں نے

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسامہ بن زید سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حرقہ قبیلے والوں

۳۲

إِلَى الْحَرَّةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا

پر بھیجا یا ہمنے صبح سویرے اُن پر حملہ کیا اُن کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد (نام نامعلوم)

مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي

حرقہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) سے بھڑ گئے جب ہمنے اُس کو گھیر لیا تو (مجبور ہوکر) وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے

حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ

اُس کو مار ڈالا جب ہم اس جنگ سے لوٹ کر آئے، تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپ نے فرمایا اسامہ تو نے

أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا

یہ کہا کیا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد اُس کو مار ڈالا میںنے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچانے کے لیے کہتا تھا

حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

آپ وہی فرماتے رہے بار بار ف۱ میں ف۲ نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا ف۳ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ

کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میںنے سلمہ بن اکوع سے سُنا وہ کہتے تھے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ

میںنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جن فوجوں کو آپ نے روانہ کیا لیکن آپ

مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَّمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ

خود اُن کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے ایسی نو فوجوں میں میں گیا کبھی ابوبکر صدیق رضہ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید اور عمر

ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

ابن حفص بن غیاث نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ف۴ ہم سے والد نے بیان کیا اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنہوں نے کہا میںنے

يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيمَا

سلمہ بن اکوع سے سُنا وہ کہتے تھے میںنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور نو فوجوں میں

بُعِثَ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَّمَرَّةً أُسَامَةُ حَدَّثَنَا

شریک رہا جنکو آپ نے بھیجا لیکن آپ خود اُن میں تشریف نہیں لے گئے کبھی ابوبکر رضہ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ ہم سے

أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضہ قَالَ

ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے اُنہوں نے سلمہ بن اکوع سے اُنہوں نے کہا میں نے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ بھی جہاد کیا جن کو آنحضرت

ف۱ یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد تو شناکس کو مار ڈالا اور ف۲ اتنا شرمندہ ہوا کہ ف۳ آرزو کی کاش میں مسلمان ہوتا ہی نہ ہوتا

ف۴ اس کو کہتے ہیں تعلیق جس کا ذکر مقدمہ میں ہوا

حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ

نے ہمارا افسر بنایا تھا ف ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن مسعدہ نے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ

جہاد کیے پھر انہوں نے بیان کیا خیبر اور حدیبیہ اور حنین اور یوم القرد

الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ

یزید نے کہا باقی جہادوں کے نام میں بھول گیا باب فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ

ابْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیجا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے آتے ہیں اس کا ذکر

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو حسن بن محمد بن علی نے خبر دی

ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ لِعَشَرَةٍ

انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خاخ تک جاؤ

تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا

(جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت ہودے پر سوار ملیگی (اسکا نام سارا یا کنود تھا) اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے

تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ قُلْنَا لَهَا

گھوڑے دوڑاتے چلے جب روضہ خاخ پہونچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے

أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ

اس سے کہا خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لے اپ خط دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتار کر تجھکو ننگا

الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کریں (آخر مجبور ہو کر) اس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکالکر دیا ہم وہ خط لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے کچھ مشرکوں (صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمر اور عکرمہ

ف یہ پورا قصہ کتاب المغازی میں گزرا ہے اور عمرہ قضا کا ذکر بھی جہاد میں ہے یہاں اس طرح نہیں ہے شاید راوی سے سہو ہوا ہے

امام بخاری کی یہ عادت ہے کہ ثلاثی مجرد کا مصدر بھی ذکر کرتے ہیں

عشرۃ یہ قرطبان کے نسخہ میں تسع کا لفظ ہے جیسا عائشہ میں ہوگا ورنہ نسخہ مولٰنا گوپامئوی صاحب و نسخہ صحیحہ استنبولی میں سبع کا لفظ ہے واللہ اعلم ۱۲

يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن ابی جہل کو معلوم ہو پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ خبرون تمہین ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاطب (کو بلا کر اُن) سے پوچھا

وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا

ارے حاطب تو نے یہ کیا انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے (مین اسکی وجہ عرض کرتا ہون) بات یہ ہو کہ مین (اور سے مہاجرین کی طرح

فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

قریش کے خاندان سے تو ہون نہین صرف انکا حلیف بنکر اُن مین جا کر گیا ہون اور دوسرے مہاجرین کے وہان عزیز واقربا

مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ

ہین جو اُنکے گھر بار مال اسباب کی نگہبانی کرتے ہین اسلیئے یہ چاہا کہ خیر جب مین خاندان کے رو سے اُنکا شریک نہین ہون

فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَ

تو کچھ احسان ہی اُن پر ایسا کردون جسکے خیال سے وہ میرے کنبے والون کو نہ ستائین باقی خدا نخواستہ مین کچھ اپنے دین سے نہین

لَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا

پہر انہین مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا پسند کرتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سُنکر فرمایا حاطب

إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ

سچ کہتا ہے حضرت عمر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اس منافق کی گردن اُڑانے دیجیے آپ نے فرمایا

إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ

واہ وہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالے نے (عرش پر سے) بدر والون کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

کرو مین تو تم کو بخش چکا اُس وقت اللہ تعالے نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اُتاری مسلمانو تم میرے اور اپنے دشمن (یعنے کافرون)

تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ

کو دوست نہ بناؤ اُن سے دوستی کی خط وکتابت نہ کرو حالانکہ وہ اُس سچے دین کا انکار کر چکے جو تمہارے پاس آیا اخیر آیت فقد ضل سواء

ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

السبیل تک ف باب غزوۂ فتح کا رمضان ۸ سنہ ہجری) مین ہونا ہم سے عبداللہ بن یوسف

ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہون نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اُن کو ابن عباس رضہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا

ف کہ آپ نے فتح مکہ کو پہر آیا
کہ تم لوگ اپنا بچاؤ
کرو ۱۲ منہ ف حضرت حاطب رضہ
کی رائے ظاہری قانون سیاست
کے مطابق درست تہی اسلئے
قتل کے لائق نہ تہے
ابن ابی رافع

اللہ علیہ وسلم غزا غزوۃ الفتح فی رمضان قال وسمعت ابن المسیب یقول

جہاد رمضان میں کیا زہری نے اسی سند سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی یہی سنا زہری نے عبید اللہ

مثل ذلک وعن عبید اللہ ان ابن عباس رض قال صام رسول اللہ صلی اللہ

سے روایت کی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ کو روانہ ہوئے) تو

علیہ وسلم حتی اذا بلغ الکدید الماء الذی بین قدید وعسفان افطر

کدید تک روزے رکھتے رہے کدید وہ چشمہ جو قدید اور عسفان کے بیچ میں ہے جب کدید پہونچے تو آپ نے

فلم یزل مفطرا حتی انسلخ الشہر حدثنی محمود اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا

روزہ افطار کر ڈالا پھر مہینا ختم ہوئے تک روزہ نہیں رکھا ف۱ مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہمکو عبد الرزاق نے خبر دی

معمر قال اخبرنی الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رض ان

کہا ہمکو معمر نے خبر دی کہا مجھ کو زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی رمضان من المدینۃ ومعہ عشرۃ

صلے اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) رمضان کے مہینے میں مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس (یا بارہ) ہزار

الاف وذلک علی رأس ثمان سنین ونصف من مقدمہ المدینۃ فسار

آدمی تھے اس وقت آپ کو مدینہ میں تشریف لاکر ساڑھے آٹھ برس پورے ہونے والے تھے ف۲ خیر آپ اور

ہو ومن معہ من المسلمین الی مکۃ یصوم ویصومون حتی بلغ الکدید

آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے مکہ کو چلے اور رستے میں کدید تک روزے رکھتے رہے جب کدید پر پہونچے

وہو ماء بین عسفان وقدید افطر وا فطروا قال الزہری وانما یؤخذ

جو ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان) وہاں آپ نے افطار کیا صحابہ نے بھی افطار کیا زہری نے کہا چاہیے یہ کہ آنحضرت

من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاخر فالاخر حدثنی عیاش

صلے اللہ علیہ وسلم کا جو آخری فعل ہو وہ لیا جائے ف۳ مجھ سے عیاش

ابن الولید حدثنا عبد الاعلی حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس

بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان الی حنین والناس

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں حنین کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہی

مختلفون فصائم ومفطر فلما استوی علی راحلتہ دعا بانا من لبن

لوگوں کا ایک حال نہ تھا کوئی تو روزہ دار تھا کوئی بے روزہ جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو دودھ یا پانی کا ایک

ف۱ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ سفر میں روزہ رکھنا افطار کرنا جائز ہے تو پھر حدیث میں روزہ رکھنے کا ذکر کیوں ہے حافظ نے کہا یہ شبہ اس لئے ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور یہ فعل آنحضرت صلعم کا آخری فعل تھا

ف۲ آپ کا مکہ کو روانہ ہونا ۱۰ رمضان کو ہوا اور مکہ میں ۱۹ رمضان کو داخل ہوئے اس حساب سے آپ کا مدینہ سے روانہ ہونے کے وقت ساڑھے آٹھ برس پورے ہونے والے تھے

ف۳ بعضوں نے اس سے ظاہر کیا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا منسوخ ہے

أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ لِلْمُفْطِرِ قُومُوا

برتن منگوا کر اونٹنی پر یا اپنی ہتھیلی پر رکھا (اس کو پیا) لوگوں نے آپ کو دیکھا (یا آپ نے لوگوں کو دیکھا) تو جو لوگ بے روزہ تھے

فَاصْطَنِعُوا أَوْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ

انہوں نے روزہ داروں سے کہا اب روزہ کھولڈالو اور عبدالرزاق نے کہا کہ ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادٌ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا آپ (مدینہ سے) نکلے پھر یہی حدیث بیان کی اور

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

حماد بن زید نے اس کو ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کیا قال ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس

عَبَّاسٍ رض قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح میں) رمضان میں سفر کیا اور روزے رکھتے رہے

حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ

جب عسفان میں پہونچے تو پانی کا برتن منگوایا اور علانیہ دن دھاڑے پی لیا تاکہ لوگ دیکھیں پھر مکہ پہونچے

حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَامَ رَسُولُ اللهِ

تک آپ نے روزہ نہیں رکھا ابن عباس رض کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

روزہ بھی رکھا ہے افطار بھی کیا ہے جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے

بَابُ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا

باب فتح مکہ کے دن آپ نے جھنڈا کہاں گاڑا ہم سے

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو خبر قریش کو پہونچی ان میں سے ابوسفیان بن حرب اور

حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ

حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا آپ کی خبر لینے کو نکلے چلتے چلتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ

جب مرالظہران میں پہونچے تو انہوں نے عرفات

كَاَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوسُفْيَانَ مَا هٰذِهِ لَكَاَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلٌ

کی طرح بہت سی آگیں روشن دیکھیں تو ابوسفیان نے کہا یہ آگیں کیسی بالکل عرفات کی آگیں معلوم ہوتی ہیں بدیل بن

اَبْنُ وَرْقَاءَ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوسُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ

ورقاء نے کہا بنی عمرو (یعنے خزاعہ قبیلے کی آگیں معلوم ہوتی ہیں ابوسفیان نے کہا خزاعہ قبیلہ والے اتنے بہت کہاں سے آئے

مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوهُمْ فَاَخَذُوهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں نے (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے) ان تینوں کو گرفتار کر لیا اور پکڑ کر

فَاَسْلَمَ اَبُوسُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ اَبَاسُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ

مسلمان ہو گیا ۳ جب سواری سبار کہ آنحضرت صلعم کی چلی تو آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو وہاں کگڑ اکر و جہاں گھوڑوں

الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ

کا ہجوم ہے (یا پہاڑ کی گھاٹی پر ہا تاکہ وہ مسلمانوں کی فوج دیکھ لے ۴ حضرت عباسؓ نے اس کو کگڑ اکر لیا اب عرب کے ایک ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةٌ كَتِيبَةٌ عَلَى اَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ

قبیلے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے لگے ایک لشکر ابوسفیان کے سامنے سے نکلتا پھر دوسرا لشکر ایک لشکر گذرا

قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ غِفَارٌ قَالَ مَا لِي وَلِغِفَارٍ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ

تو ابوسفیان نے کہا عباسؓ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا غفار کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں ۵

ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ

پھر سعد بن ہذیم کا لشکر تب بھی اس نے یہی کہا پھر سلیم کا تب بھی اس نے یہی کہا اخیر میں

ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ

ایک لشکر ایسا آیا کہ ابوسفیان نے ویسا (انبوہ) لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں انکا

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَاسُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ

سردار سعد بن عبادہ ہے جو جھنڈا لیے ہوئے ہے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو پکار کر کہا ابوسفیان آج تو قتل کا دن ہے آج

الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوسُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ

کعبے میں لڑنا درست ہوگا ابوسفیان حضرت عباسؓ سے کہنے لگا عباس تباہی کا دن آ چکا ۶

ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر ایک اور لشکر آیا جو سب لشکروں سے چھوٹا تھا اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَاَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ

اور آپ کے اصحاب (مہاجرین) تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا جب آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے سامنے سے گذرے تو اس نے عرض کیا آپ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا انہوں نے تو ایسا

قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ

ایسا کہا کہ آپ قریش کا کام تمام کر دینگے سب کو قتل کر ڈالینگے) آپ نے فرمایا نہیں سعد نے غلط کہا یہ تو وہ دن ہے جس دن اللہ تعلہ کعبہ کو بڑا

فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کریگا اس کو بڑا آڑ یا جائیگا عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا

وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ

جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے (جو حجۃ المعلی کے پاس ہے) اور (اسی سند سے) عروہ نے کہا مجھ کو نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا

سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ زبیر سے کہہ رہے تھے ابو عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَزَ الرَّايَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ

جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس دن خالد

يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَّدَخَلَ النَّبِيُّ

کو یہ حکم دیا کہ کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشٌ

علیہ وسلم کدے کے ف (نشیبی) جانب سے داخل ہوئے اس دن خالد کے سواروں میں سے دو شخص مارے گئے حبیش

ابْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ابن اشعر اور کرز بن جابر فہری ف ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

معاویہ بن قرہ سے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے سنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ

مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ سورہ انا فتحنا خوش آوازی کے ساتھ ف

وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِيْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

پڑھ رہے تھے معاویہ بن قرہ نے کہا اگر مجھکو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد اکٹھا ہو جائینگے تو میں اس طرح پڑھ کر سناتا جیسے عبداللہ بن مغفل نے پڑھ کر سنایا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ

عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے سعدان بن یحیٰی نے کہا ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ

زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے

زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ

فتح مکہ کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل (مکہ پہونچکر) کہاں ٹھہریے گا آپ نے فرمایا عقیل

لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ

نے کوئی مکان ہمارے لیے باقی بھی چھوڑا ہے (سب بیچ باچ کر برابر کیے) بعد اس کے آپ نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث

قِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهٗ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ

زہری سے کسینے پوچھا ابوطالب کا (جو شرک پر مرے تھے) کون وارث ہوا انہوں نے کہا عقیل اور طالب ف۱ معمر نے اس حدیث کو زہری

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتَهٗ وَلَا زَمَنَ

سے روایت کیا اس میں یونس ہے کہ حج کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل کہاں اتریے گا ف۲ اور یونس نے اپنی

الْفَتْحِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

فتح مکہ کا ذکر نہیں کیا کہا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے سفر میں) فرمایا ہم کل اگر اللہ نے فتح دی

اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر پر قائم رہنے کی ف۳ قسم کھائی تھی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سفر میں فرمایا کل ان شاء اللہ ہم

اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ

خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح

ف۱ جعفر بن ربیعہ کو ابوطالب کے ورثہ میں عقیل ہی ملے تھے طالب تو کافر ہو کر مرے تھے

ف۲ اس کو خود امام بخاری نے اوپر موصول بیان کیا ہے

ف۳ خیف کنانہ جو محصب کے پاس ہے

سفر میں کہ جب خیف بنی کنانہ میں اترے تو قریش کا کفر پر قسم کھانا ظاہر ہوا یعنی ان کا فروں کو ایسے مغلوب اور ذلیل کیا کہ سارے قریش نے اسلام کو قبول کر لیا

دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ
مکہ کے دن سر پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا یا رسول
مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
اللہ عبداللہ بن خطل ف کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اسکو مار ڈالو ف امام مالک نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں
وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
آگے اور جانے کہ آنحضرت ﷺ اس دن احرام نہیں باندھے تھے ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ دَخَلَ
بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةٍ
کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے
نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ
آپ ہاتھ کی چھڑی سے ایک ایک کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے حق آیا باطل مٹ گیا حق آیا اور
الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ
باطل سے شروع میں کچھ ہو سکتا ہے نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے ف۳ اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
کہا مجھ سے والد (عبدالوارث) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آنحضرت
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ
صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے میں بت ہونے کی وجہ سے آپ نے اس کے اندر جانے سے انکار کیا پھر آپ نے حکم دیا
بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ
وہ بت نکالے گئے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی صورتیں بھی جنکے ہاتھوں میں (فال کھولنے کے) پانسے تھے
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ
آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے (بہتوں) یہ خوب جانتے تھے میں کہ ان دونوں نے کبھی فال نہیں کھولی اس کے بعد
دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ
آپ کعبے کے اندر تشریف لے گئے (داخلی کی) اور چاروں کونوں میں تکبیر کہی باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی عبدالصمد کے ساتھ اس
عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
ایوب سے ف۴ روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ف جب اسلام سے پھر گیا تھا خون کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتا تھا
ف ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ وہ کعبے کے پردوں میں سے نکالا گیا اور زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی آپ نے فرمایا اب کوئی قریش
ف۲ یعنی اس طرح پر کہ
ف۳ یعنی اس سورہ میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور دوسری آیت سورہ
ف۴ یہ حدیث موصول ہے اور اوپر والی حدیث معلق ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کے بلند جانب سے داخل ہونا اور لیث بن سعد

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

نے کہا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا

علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بلند جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے اسامہ بن زید

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ

کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی (کلید بردار) بھی تھے آپ نے مسجد حرام

فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ (کعبہ کھولو) انہوں نے کھولا) اور آپ بلال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ

اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ کو لیے ہوئے اندر تشریف لے گئے وہاں بڑی دیر

نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ

تک ٹھیرے رہے پھر باہر نکلے تو دوڑے لوگ (اندر جانے کے لیے) پہلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں سب سے پہلے اندر

فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پہونچا میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيتُ

انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی عبداللہ نے کہا میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا

أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ

آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں ق ہم سے ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن

ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

میسرہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ

علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی جانب سے جو بلند جانب ہے مکہ میں داخل ہوئے حفص بن میسرہ کے ساتھ

وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

وہیب اور ابواسامہ نے بھی بلند جانب یعنی کداء سے داخل ہونا نقل کیا ہے ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے

عَنْ اَبِیْہِ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّۃَ مِنْ کَدَاءٍ

اُنہوں نے اپنے والد عروہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے

بَابُ مَنْزِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھیرے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلےٰ سے اُنہوں نے کہا ہم سے تو کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اُس نے آنحضرت

یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرُ اُمِّ ھَانِءٍ فَاِنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ بَیْتِھَا ثُمَّ

صلعم کو اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا بس اُمِ ہانی نے بیان کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن اُنکے گھر میں غسل کیا اور اشراق کی

صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ

آٹھ رکعتیں پڑھیں اُم ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز کبھی پڑھتے نہیں دیکھا یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ

الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ بَابٌ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

پوری طرح ادا کرتے (باقی قراءت بہت مختصر کی) باب مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ

شعبہ نے اُنہوں نے منصور بن معتمر سے اُنہوں نے ابوالضحیٰ سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ

اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یوں فرماتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک

بِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ

اللھم اغفرلی ف ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے اُنہوں نے ابوبشر سے

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ

اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے اُنہوں نے کہا حضرت عمر رضؓ اُن بوڑھے صحابہ کے ساتھ جو بدر کی جنگ میں

بَعْضُھُمْ لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا الْفَتٰی مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ

اس پر بعض لوگ کہنے لگے کہ آپ اس جوان کو ہم لوگوں کے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں اسکے برابر تو ہمارے بھی بیٹے ہیں اُنہوں نے کہا یہ اُن لوگوں

قَالَ فَدَعَاھُمْ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَعَانِیْ مَعَھُمْ قَالَ وَمَا رُؤِیَتْہُ دَعَانِیْ یَوْمَئِذٍ

میں سے ہیں کہ جن کو تم جانتے ہو (یعنی اُن لوگوں کی اولاد کی (بیٹے پوتے) صحابہ کی) مجھکو بھی اُن کے ساتھ بلایا میں سمجھتا تھا کہ حضرت عمر یہ اپنا علم اُنکو بتلائینگے

اِلَّا لِیُرِیَھُمْ مِنِّیْ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ

اسلیئے مجھکو اُن کے ساتھ بلایا ہے آخر اُنہوں نے اُن بوڑھے صحابہ سے پوچھا یہ جو سورت ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس

يَدْخُلُونَ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَّحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا

یدخلون اخیر تک پڑھ ڈالی اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ہمکو اللہ کی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اللہ کی تعریف

نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِيْ اَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ

کریں اور بخشش چاہیں بعضوں نے کہا ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہے بعضوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (سکوت کیا) اس وقت انہوں

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ

نے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے کیا یہی مطلب ہے میں کہا نہیں انہوں نے کہا تو پھر کیا مطلب ہے میں نے کہا اس سورت میں اللہ جل جلالہ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهٗ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ

اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا کہ اب تمہاری وفات کا زمانہ آن پہونچا فتح سے مکہ کی فتح مراد ہے

فَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ

کہ کافتح ہونا تمہاری عمر کے تمام ہونے کی نشانی ہے اب تم اللہ کی تعریف اسکی پاکی بیان کرو اس سے بخشش چاہو وہ بڑا معاف کرنیوالا ہے

مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ

ہاں بیشک میں بھی یہی مطلب سمجھتا ہوں ف ہم سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ

انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے (جو یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) کہا وہ مکہ پر فوجیں روانہ کر رہا تھا ف

ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ

اے امیر مجھ کو یہ ایک حدیث بیان کرنا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا اس کی صبح کو ارشاد فرمائی تھی

مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ

میرے کانوں نے خود اس کو سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا میری آنکھوں نے یہ حدیث فرماتے وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ نے

حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ

اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا (لوگو) مکہ کو اللہ نے حرم کیا ہے لوگوں نے نہیں کیا جو کوئی اللہ

لِاِمْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا

اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو اس کو وہاں خون بہانا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست

فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ

نہیں اگر کوئی میرے بعد یہ دلیل پکڑے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو مکہ میں لڑے اس کو یوں جواب دو

اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَّكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ

کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو اسکی اجازت دی ف تمکو تو اجازت نہیں دی اور دیکھو مجھ کو بھی جو وہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تو دن کو ایک

ف ضرورت تھی مکہ کا شرک سے صاف کرنا مقصود تھا ۱۲ منہ

وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

کے لیے پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی جو لوگ حاضر ہیں وہ اس کی خبر ان کو کر دیں جو حاضر نہیں ہیں

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ فَمَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا

لوگوں نے ابوشریح سے پوچھا یہ تو کہو عمرو بن سعید (مردود) نے جواب کیا دیا انہوں نے کہا یوں کہنے لگا ابوشریح یہ

شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ

تجھ سے بڑھ کر یہ سکہ جانتا ہوں حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا خون یا خرابہ کر کے بھاگ آیا ہو (۱۲ بخاری نے کہا حدیث

اللَّهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

میں خربہ کا لفظ ہے اسکا معنے بلا (یا چوری) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب

حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ

سنا آپ جس سال مکہ فتح ہوا فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب بیچنا حرام کیا

الْخَمْرِ بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا

ف باب جب مکہ فتح ہوا تو آپ کے وہاں ٹھیرنا (اقامت کرنا) ہم سے

أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ

ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے دوسری سند ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں

عَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ

انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا ہم (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹھیرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو عاصم احول نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ رضہ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن یعنی مکہ میں رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ

(یعنے قصر کرتے رہے) ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ بن نافع) نے انہوں نے عاصم

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

احول سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر (فتح مکہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ف اس حدیث کی شرح ہم پہلے کر چکے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پینا حرام کیا ہے بیچنا بھی حرام کیا ہے اور تجارت اور سوداگری بھی حرام کی ہے اور تجربے سے ان مسلمانوں کے جو شراب کے مٹکے کے مٹکے قریب اللہ ہاتھ میں پاکر کوئی ان کو بھی کر شراب بیچنا کا کام نہیں ہے ارے گدھو شراب پینا تو ایسا ہی حرام ہے جیسا سور کا گوشت

تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ

انیس دن تک ٹھیرے رہے نماز کا قصر کرتے رہے ابن عباس رضؓ نے کہا ہم انیس دن تک جب کہیں ٹھیرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں

عَشْرَةَ فَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا بَابٌ وَّقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

انیس دن سے زیادہ ٹھیریں تو نماز پوری پڑھتے ہیں باب اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال کہ فتح ہوا انکو منہ

مَسَحَ وَجْهَهٗ عَامَ الْفَتْحِ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ

پر (شفقت کی راہ سے) ہاتھ پھیرا تھا ف۳ مجھ سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی

عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ

انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابوجمیلہ سے زہری نے کہا ابوجمیلہ نے یہ حدیث ہم سے اس وقت بیان

الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ اَبُوْ جَمِيْلَةَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ

کی جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے ابوجمیلہ یہ کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا جس سال کہ فتح ہوا آپ

مَعَهٗ عَامَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

کے ساتھ گئے تھے ف۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ اَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْاَلَهٗ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ

انہوں نے عمرو بن سلمہ سے ایوب نے کہا مجھ سے ابوقلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو (اور یہ قصہ) پوچھو ابوقلابہ نے کہا میں عمرو بن سلمہ سے ملا (اور) پوچھا

تَمُرُّ النَّاسُ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِهٰذَا الرَّجُلِ

اور وہ ہر ساتھ سوار گذرا کرتے تھے ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے لوگوں کو کیا ہے لوگوں کا کیا حال ہے اس شخص (یعنی پیغمبر) کا

فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْ اَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ

کیا کیفیت ہے وہ کہتے یہ شخص تو دعوی کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے اللہ اس پر وحی اتارتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر وحی بھیجی ہے

ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَكَاَنَّمَا يُغَرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ

وحی یہی ہے (قرآن کی آیتیں سناتے تھے) میں اسکو یاد کر لیتا جیسے کوئی میرے سینے میں جما دیتا ف۴ عرب لوگ مسلمان ہونے میں مکہ کی فتح

الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا

کے منتظر تھے وہ کہتے تھے ابھی (خاموش رہو) دیکھو اس شخص کی اپنی قوم قریش سے کیسے گذرتی ہے کیونکہ اگر یہ غالب آیا تو وہ سچا پیغمبر ہے پھر جب

كَانَتْ وَقْعَةُ اَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اِلٰى قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ

کہ فتح ہو گیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر ایک قوم نے یہ چاہا پہلے وہ مسلمان ہو جائے میرے باپ نے بھی اپنی قوم سمیت مسلمان ہونے میں جلدی

فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ ط

کی جب یہ آنحضرت کے پاس سے ہو کر آیا تو کہنے لگا خدا کی قسم میں سچے پیغمبر سے ملکر تمہارے پاس آرہا ہوں آپ نے یہ فرمایا ہے فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت پر اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسکو زیادہ قرآن یاد ہو وہ نماز پڑھائے (امام بنے) میری قوم والوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیونکہ میں مسافر سواروں سے سن سنکر بہت یاد کر آخر انہوں نے مجھ ہی کو امام بنایا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی لہٰذا ہوا اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی وہ بھی ایسی چھوٹی (جب میں سجدہ کرتا تو سمٹ کر رہ جاتی (میرا ستر کھلا تھا) ہماری قوم کی ایک عورت (یہ حال دیکھکر) لوگوں سے کہنے لگی (ہمارے امام کے چوتڑ تو ڈھانکو انہوں نے ایک کرتہ میرے لیے بنتوایا (قطع کرایا) میں اس سے اتنا خوش ہوا ویسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهٗ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب سے مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرنے وقت) یہ وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو بچہ ہے اس کو لے لیجیو وہ میرا بیٹا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں مکے تشریف لائے تو سعد اس بچے کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یا رسول اللہ) یہ میرے بھائی (عتبہ) کا بیٹا ہے ہی عبد بن زمعہ بھی آیا سعد نے عرض کیا

عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ

وہ وصیت کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے

وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ

اُن کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آپ نے اُس بچہ کو دیکھا تو سب لوگوں میں اُس کی صورت

فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عتبہ بن ابی وقاص سے بہت ملتی ہوئی پائی جس سے یہ گمان ہوا کہ عتبہ کا نطفہ ہے) مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا

هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ

تو ہی اس بچہ کو رکھ کہ وہ تیرا بھائی ہے تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ اُس کی صورت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ

عتبہ سے ملتی تھی تو آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو (حالانکہ وہ اُن کا بھائی ہوا)

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ابن شہاب نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ

لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہو اور حرامکار کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے ابن شہاب نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

يُصَيِّرُ ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ

حدیث کو پکار کر بیان کرتے تھے ۱۲ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ

نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے غزوہ فتح میں (زیور کی) چوری کی آنحضرت صلی اللہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

علیہ وسلم کے زمانہ میں اُس کی قوم والے اسامہ بن زید پاس گئے چاہتے تھے وہ

يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ

آنحضرت سے سفارش کریں (اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے) عروہ نے کہا جب اسامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سفارش کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ

تو غصہ سے آپ کے چہرہ (مبارک) کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا (اسامہ) تو اسکی سفارش کی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے عرض کیا

اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے اللہ مجھکو بخشدے (میری خطا معاف کرے) جب شام ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لیے

وسلم خطيبا فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فانما اهلك
کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہو گئے
الناس قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم
جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا
الضعيف اقاموا عليه الحد والذي نفس محمد بيده لو ان فاطمة بنت
اس کو (فوراً) سزا دیتے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی
محمد سرقت لقطعت يدها ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتلك
بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ ڈالوں آخر آپ نے حکم دیا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا
المراة فقطعت يدها فحسنت توبتها بعد ذلك وتزوجت قالت عائشة
ہاتھ کاٹا گیا اس کے بعد اس نے اچھی طرح توبہ کی اور (بنی سلیم کے ایک شخص سے) نکاح کر لیا حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں
فكانت تاتي بعد ذلك فارفع حاجتها الى رسول الله صلى الله عليه و
پھر وہ عورت اس کے بعد (میرے پاس) آیا کرتی میں اسکا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی
سلم حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا عاصم عن ابي عثمن
ف ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی
قال حدثني مجاشع قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم باخي بعد الفتح
سے انہوں نے کہا مجھ سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے بھائی (مجالد) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلعم پاس لیکر آیا
قلت يا رسول الله جئتك باخي لتبايعه على الهجرة قال ذهب اهل الهجرة
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بھائی کو اس لیے لایا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیجیے آپ نے فرمایا ہجرت کا تو ثواب ہجرت والوں
بما فيها فقلت على اي شئ تبايعه قال ابايعه على الاسلام والايمان
چکے (یعنے اب ہجرت کا زمانہ گذر گیا) میں نے عرض کیا پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لینگے آپ نے فرمایا اسلام اور ایمان
والجهاد فلقيت ابا معبد بعد وكان اكبرهما فسالته فقال صدق
جہاد پر ابو عثمان نہدی نے کہا جب میں مجاشع سے یہ حدیث سن چکا تو اس کے بعد ابو معبد (مجالد) سے ملا وہ (دونوں بھائیوں میں)
مجاشع حدثنا محمد بن ابي بكر حدثنا الفضيل بن سليمان حدثنا
بڑے تھے ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے
عاصم عن ابي عثمان النهدي عن مجاشع بن مسعود انطلقت بابي معبد
عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سے انہوں نے کہا میں (اپنے بھائی) ابو معبد کو

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ

ہجرت پر بیعت کرانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لیے گذر چکا

لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ

البتہ میں اسلام اور جہاد پر اُس سے بیعت لونگا ابو عثمان کہتے ہیں اُس کے بعد میں ابو معبد سے ملا اُن سے پوچھا تو

صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ

اُنہوں نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے اور خالد ضدا نے بھی اس حدیث کو ابو عثمان سے روایت کیا اُنہوں نے مجاشع سے وہ اپنے بھائی مجالد کو لیکر

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے ابو بشر سے اُنہوں نے مجاہد سے

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ

اُنہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں اُنہوں نے کہا اب ہجرت کہاں رہی البتہ جہاد باقی

فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ

ہے جا کوشش کر اگر جہاد مل گیا بہتر ورنہ لوٹ آ اور نضر بن شمیل نے کہا

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا

اُنہوں نے کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی کہا ہمکو ابو بشر نے کہا میں نے مجاہد سے سُنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا

هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنِي

ہوں اُنہوں نے کہا آج کے دن ہجرت کہاں ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی اگلی روایت کی طرح بیان کیا مجھ

إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ

سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام ابو عمرو اوزاعی نے اُنہوں نے عبدہ

عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ

ابن ابی لبابہ سے اُنہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ فتح ہوئے بعد

يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ

پھر ہجرت نہیں رہی ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا

حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ

مجھ سے امام اوزاعی نے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے کہا میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضہ

بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ

پاس گیا عبید نے حضرت عائشہ سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا اُنہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے

بِدِينِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ
آنحضرت پاس بھاگ آتا اُس کو یہ ڈر ہوتا کہیں آفت میں نہ پڑ جائے (کافر اُس کو نہ ستائیں)
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ
یعنی آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور مسلمان جہاں چاہے (وہاں رہکر) اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے
جِهَادٌ وَنِيَّةٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے انہوں نے ابن جریج سے
حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ
کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے خبر دی انہوں نے مجاہد بن جبر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے
الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ
ف۱ فرمایا اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کیے اُسی دن سے مکہ کو حرمت والا کیا وہ
اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ
اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہیگا مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا ف۲ اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا
لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يَخْتَلِي
اور میرے لیے بھی جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لیے عہ وہاں کا جانور نہ چھیڑا جائے وہاں کا کانٹا (درخت) نہ کاٹا جائے وہاں کی گھاس
خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا
نہ چھیلی جائے وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی نہ اُٹھائے وہ اُٹھائے جو اُس کے مالک کو ڈھونڈھتا رہے اُسوقت حضرت عباس رضؓ نے عرض کیا
الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ
یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ تو لوہاروں اور گھروں کے لیے ضرور ہے آپ خاموش ہو رہے پھر فرمایا
إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهٗ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ
اذخر کی اجازت ہے (اُس کا کاٹنا درست ہے) دوسری روایت ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
انہوں نے ابن عباسؓ سے اور ابوہریرہ رضؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
ف۳ باب جنگ حنین کا بیان ف۴ اللہ تعالیٰ کا (سورہ توبہ میں) فرمانا اور خاص کر حنین کے دن جب تم اپنی تعداد
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
بہت ہونے پر اترا گئے تب پھر یہ بہت ہونا کچھ تمہارے کام نہ آیا (بھاگ کھڑے ہوئے) اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے تم پر تنگ

مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ الی قولہ غفور رحیم حدثنا محمد بن
پھر حکم پیشہ موڑ کر بھاگ نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی اتاری اخیر آیت غفور رحیم تک ہم سے محمد بن عبداللہ بن
عبداللہ بن نمیر حدثنا یزید بن ھارون اخبرنا اسمعیل رایت بیدا بن
نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی
اوفی وفی ضربۃ قال ضربتھا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین قلت
اوفی (صحابی) کے ہاتھ پر مار کا نشان دیکھا وہ کہنے لگے یہ مار مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگی میں نے پوچھا
شھدت حنینا قال وقبل ذلک حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفیان
حنین کی لڑائی میں تم شریک تھے انہوں نے کہا میں اس سے پہلے بھی (لڑائیوں میں) شریک تھا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان
عن ابی اسحق قال سمعت البراء رض وجاء رجل فقال یا ابا عمارۃ اتولیت
ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء سے سنا اُن کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہی کیا
یوم حنین فقال اما انا فاشھد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لم یول ولکن
انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوا گے ایسا ہوا کہ مسلمانوں میں چند جلد باز لوگ (لوٹ کا مال
عجل سراعان القوم فرشقتھم ھوازن وابو سفیان بن الحرث اخذ براس
لینے کے لیے) بڑھے ہوازن کے لوگوں نے اُنپر تیروں کی بوچھار کی (وہ بڑے تیر انداز تھے) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ
بغلتہ البیضاء یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب حدثنا
کے نقرہ رنگ کی باگ تھامے رہے آپ یہ فرماتے جاتے تھے میں تو عبدالمطلب کا ہوں بیشک + اور پیغمبر لا خوف خطر +
ابو الولید حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق قیل للبراء وانا اسمع اولیتم یوم
ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا لوگوں نے اُن سے پوچھا کیا تم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال اما النبی صلی اللہ علیہ و
حنین کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے
سلم فلا کانوا رماۃ فقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب
تھے ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز لوگ تھے اور آنحضرت جو زد پا رہے تھے میں تو عبدالمطلب کا ہوں بیشک + میں ہوں پیغمبر لا خوف خطر
حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق
مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے
سمع البراء وسالہ رجل من قیس افررتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
انہوں نے براء بن عازب سے سنا اُن سے قیس قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلے اللہ

يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ
علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہم تو خیر) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ف ہوازن کے لوگ بڑے

رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ
تیر انداز تھے پہلے جب ہم نے آپر حملہ کیا تو انکو شکست ہوئی ہم لوگ لوٹ کے مال پر جھک پڑے ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیر وان

وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا
اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نقرہ خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث اس

سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ
کی باگ تھامے ہوئے تھے آپ یہ فرما رہے تھے ؎ میں ہوں پیغمبر نہیں کچھ جھوٹ ہے ✦ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں یوں ہے

نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ
ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر پڑے (اور دعا مانگی) ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا
لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ
سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) نے محمد بن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
بیان کیا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے انہوں نے کہا جب ہوازن کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ
وسلم پاس آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے (جنگ حنین کے بعد) اور انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ ان

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي
کے مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں تو آپ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے

مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
لوگ ہیں ف اور دیکھو مجھے سچی بات بہت پسند ہے تم ایک چیز اختیار کر لو یا

إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ انْتَظَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ
تو اپنے قیدی لے لو یا مال لے لو اور میں نے اسی خیال سے ف دیر کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ
ان لوگوں کے منتظر رہے جب طائف سے لوٹے (مال غنیمت تقسیم نہیں کیا) غرض جب ان کو معلوم ہو گیا

لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دونوں چیزیں میں سے ایک ہی چیز دینگے

قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ

تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجیے (مال گیا تو گیا) اُس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے

فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ

پہلے بھی جیسی اللہ کی تعریف کی ہر فرمایا اما بعد تمہارے بھائی ہوازن کے لوگ توبہ کرکے آئے ہیں (مسلمان ہوکر)

وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ

مناسب سمجھتا ہوں اُنکے قیدی واپس کردوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے بہتر ہے اور جس

وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ

کو پسند نہ ہو اُسکا حق قائم رہیگا اور سب سے پہلی لوٹ جو اللہ ہمکو دیگا ہم اُس میں سے اُسکا معاوضہ کر دینگے

عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے اس پر راضی ہیں آپ نے فرمایا (تم لوگ بہت ہو) معلوم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ

نہیں کون راضی ہے کون راضی نہیں ایسا کرو

فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ

اس وقت تو جاؤ اور تمہارے نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت کرکے اُن کی رضامندی کا حال ہم سے بیان کریں پھر سب

ثُمَّ رَجَعُوْٓا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر آپ سے بیان کیا کہ وہ خوشی سے (قیدی بھیر دینے پر) راضی ہیں انہوں نے

وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہمکو پہونچا ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ دوسری سند مجھ سے محمد بن

مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے

قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّذْرٍ

انہوں نے کہا جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمر رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے

مسلمان ہوکر آجاؤ تو لوٹ کا مال تمکو ملیگا

كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ

زمانہ میں ایک اعتکاف کی منت مانی تھی (کیا اسکا پورا کرنا ضرور ہے) آپ نے فرمایا (بیشک) پورا کرو

وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

بعضوں نے (احمد بن عبدہ نے) اس حدیث کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی سے اور

وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حماد بن سلمہ نے بھی اسحدیث کو ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (موصولاً) روایت کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحیے بن سعید انصاری سے انہوں نے عمر بن کثیر سے

كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

انہوں نے ابو محمد (نافع) بن عباس سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی لڑائی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ

ہوئی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان ذرا دبگئے (اپنے آگے پیچھے ہوگئے)

فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى

میں نے ایک مشرک کو دیکھا (نام نامعلوم) جو ایک مسلمان پر غالب ہوگیا تھا (نام نامعلوم) میں (یہ حال دیکھکر) پیچھے سے گیا اور

حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ

مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی اس کی زرہ کاٹ ڈالی تو اس نے کیا کیا (اس مسلمان کو چھوڑ کر) مجھکو آدبایا بیحد

مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ

نے ایسا دبایا گویا موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی پھر مجھ کو چھوڑ کر) خود ہی مر گیا میں حضرت عمر رضی سے ملا ان سے پوچھا یہ مسلمانوں

قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کو کیا ہوگیا (بھاگ کیوں نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم تھا پھر اس کے مسلمان لوٹے پھر (جنگ کے بعد) آنحضرت صلعم بیٹھے اور فرمایا

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ

جس نے کسی کافر کو مارا ہو اسکا سامان اسی کو ملیگا میں نے (اپنے دل میں) کہا میری گواہی کون دیگا (کہ میں نے اس کافر کو مارا) یہ سمجھ کر میں

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي

بیٹھ رہا (پھر) آنحضرت صلعم کے سامنے (بیماجرا) بیان نہیں کیا پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا میں کھڑا ہوا اور (دل میں) کہنے لگا

ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ

یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا پھر آپ نے (تیسری بار) یہی فرمایا (مجھ کو دلولہ آیا) میں کھڑا ہوگیا آنحضرت صلعم نے (میرا ماجرا) بارگاہ (خداوندی) میں (پیش کیا)

يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ

مجھ سے پوچھا ارے ابوقتادہ کیا حال ہے میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص (اسود بن خزاعی سلمی) کہنے لگا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتا

أَبُو بَكْرٍ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

واہ واہ خدا کی قسم آنحضرت نے کبھی ایسا نہیں کرنے کے خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو اللہ اور رسول کیطرف سے لڑتا ہے حق دلا کر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيَكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھ کو دلادیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ

ابوبکر سچ کہتے ہیں (ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) وہ سامان ابوقتادہ کے حوالے کر خیر اس نے وہ سامان مجھکو دیدیا میں نے اس کے بدل بنی سلمہ کے

مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

جو میں نے اسلام کے زمانہ میں پیدا کیا اور لیث بن سعد نے کہا کہ مجھ سے یحیی بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے عمر بن کثیر بن

كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ

افلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے کہا ابوقتادہ کہتے تھے حنین کے دن ایسا ہوا میں نے ایک

نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا پیچھے سے ایک دوسرا مشرک آیا دھوکا دیکر یہ چاہتا تھا

يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي

کہ اس مسلمان کو مارے میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو دھوکا دینا چاہتا تھا جھپٹا اس نے مجھکو مارنیکے لیے ہاتھ اٹھایا

وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ

لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ ہی صاف کر دیا (کاٹ ڈالا) اس نے کیا کیا مجھکو دبا کر ایسا بھینچا میں ڈر گیا (اب مرتا ہوں) پھر

تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعَهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا

اس نے مجھکو چھوڑ دیا (الگ ہو کر بیٹھ گیا) اسکا زور کم ہو گیا (کیونکہ خون بہ رہا تھا) میں نے اسکو ڈھکیل دیا پھر مار ڈالا ادھر بھاگ نکلا کہ

بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ

حضرت عمر رضہ لوگوں میں (جمے ہوئے) ملے میں نے پوچھا مسلمانوں کو کیا ہوگیا انہوں نے کہا اللہ کی مرضی اس کے بعد (حضرت عباس رضہ کے آواز دینے پر)

النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مسلمان لوٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آگئے آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ

جو شخص گواہی سے یہ ثابت کر دے کہ اس نے فلاں کافر کو مارا ہے تو اسکا سامان وہی ہے میں نے جس کافر کو مارا تھا اس کے مارنے

بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ

کے گواہ ڈھونڈنے کو میں کھڑا ہوا اپنے دیکھا تو کوئی گواہ نہ ملا آخر میں پھر بیٹھ گیا پھر میرے دل میں یہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي

کروں بیچ سارا حال آپ سے بیان کیا یہ سنکر جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے ان میں کا ایک شخص کہنے لگا ابوقتادہ جس کا مارنا بیان کرتے

يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ

ہیں اُس کا سامان میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجیے اوہ سامان مجھکو دلا دیجیے) ابوبکر صدیق رضہ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ

يَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں لڑتا ہے غرض

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھکو دلا دیا میں نے اُس کو بیچکر ایک باغ خریدا

بہ

فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ حَدَّثَنَا

پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی باب غزوہ اوطاس کا بیان ف ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے بریدبن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

أَبِي مُوسٰى رض قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ

ابوموسی اشعری رضہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابوعامر اشعری

عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ

(عبید بن سلیم) کو جو ابوموسی اشعری کے چچا تھے) سوار کر کے ایک لشکر دیکر اوطاس کی طرف بھیجا وہاں درید بن صمہ کافروں کے سردار

قَالَ أَبُو مُوسٰى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ

ابوموسی اشعری کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے مجھکو بھی ابوعامر کے ساتھ بھیجا تھا اتفاق سے اُن کے گھٹنے پر زخم آیا ایک جشمی شخص نے اُن کو

فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى

تیر مارا تیر اُنکے گھٹنے میں لگا دیا میں اُنکے پاس گیا پوچھا چچا بیان پر تیر کس نے مارا اُنہوں نے اُس جشمی شخص کو اشارہ سے بتلایا

فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهُ

اور کہنے لگے یہی شخص میرا قاتل ہے جس نے مجھکو تیر مارا ہے میں چلا اور اُس کے پیچھے لگا اُس نے جب مجھکو دیکھا تو بھاگا میں اُس کے پیچھے ہوا

وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ

یہ کہتا جاتا تھا ارے (نامرد) بے حیا ٹھیر نا کیوں نہیں آخر وہ ٹھیر گیا اور مجھ میں اُس میں تلوار کے دو وار ہو گئے

فقتلته ثم قلت لابی عامر قتل الله صاحبك قال فانزع هذا السهم فنزعته
مینے اُس کو مار ڈالا پھر ابوعامر پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے مارنیوالے کو قتل کرا دیا اُنہون نے کہا اب یہ تیر تو نکال مین نے وہ تیر نکالا

فنزا منه الماء قال يا ابن اخي اقرئ النبي صلى الله عليه وسلم السلام و
تو زخم سے پانی بہ نکلا ابوعامر کہنے لگے میرے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین میری طرف سے سلام عرض کرنا

قل له استغفر لي واستخلفني ابو عامر على الناس فمكث يسيرا ثم مات
اور کہنا میرے لیے دعا فرمایئے اور ابوعامر نے اپنا قائم مقام مجھکو کر دیا اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر انتقال کیا

فرجعت فدخلت على النبي صلى الله عليه وسلم في بيته على سرير رمل وعليه
مین جب جنگ سے لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا دیکھا تو آپ گھر مین ایک باندی کی چارپائی پر تشریف رکھتے ہین

فراش قد اثر رمال السرير بظهره وجنبيه فاخبرته بخبرنا وخبر ابي عامر و
اُس پر بستر بھی نہین ہے ف باندون کے نشان آپ کی پشت مبارک اور پہلوؤن مین پڑ گئے ہین ق مینے اپنا حال اور ابوعامر کا حال

قال قل له استغفر لي فدعا بماء فتوضا ثم رفع يديه فقال اللهم اغفر
سب بیان کیا مینے یہ بھی عرض کیا کہ ابوعامر نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہے آپ نے پانی منگوایا وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی

لعبيد ابي عامر ورايت بياض ابطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيامة فوق
یا اللہ عبید بن عامر کو بخشدیجئے آپ نے اتنے ہاتھ اُٹھائے کہ مینے آپ کی بغلون کی سپیدی دیکھی پھر یون دعا کی یا الٰہی قیامت کے دن ابوعامر کو اپنے

كثير من خلقك من الناس فقلت ولي فاستغفر فقال اللهم اغفر لعبد الله
بہت بندون سے بڑھ کر (یعنے زیادہ مرتبے والا) کیجیو مینے عرض کیا میرے لیے بھی تو دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ عبداللہ بن قیس (یعنے ابوموسیٰ)

ابن قيس ذنبه وادخله يوم القيامة مدخلا كريما قال ابو بردة احدهما
کے گناہ بخشدے اور قیامت کے دن اُس کو عزت کی جگہ (بہشت مین) لیجا ابوبردہ کہتے ہین آپ نے دو دعائین کین ایک

لابي عامر والاخرى لابي موسى باب غزوة الطائف في شوال سنة
ابوعامر کے لیے دوسری ابوموسے کے لیے باب غزوہ طائف کا بیان جو شوال ۸ ہجری مین ہوا ف ۳

ثمان قاله موسى بن عقبة حدثنا الحميدي سمع سفين حدثنا
یہ موسیٰ بن عقبہ نے (اپنے مغازی مین) بیان کیا ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے سُنا کہا ہم سے

هشام عن ابيه عن زينب ابنة ابي سلمة عن امها ام سلمة رض دخل علي
ہشام بن عروہ نے بیان کیا اُنہون نے اپنے والد سے اُنہون نے زینب بنت ابی سلمہ سے اُنہون نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہ رض سے اُنہون نے

النبي صلى الله عليه وسلم وعندي مخنث فسمعته يقول لعبد الله بن امية
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اُس وقت میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا عبداللہ

يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ
اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرا دیا تو تم غیلان کی بیٹی (بدیعہ) کو لے لینا (کیونکہ سولہ گھریدی عورت ہے)
فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ
آتی ہے تو بیٹ پر چار تہیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ تہیں دکھلائی دیتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیچڑے
هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيتُ حَدَّثَنَا
آئندہ سے تمہارے پاس نہ آئے پائیں ابن عیینہ نے کہا اور ابن جریج نے کہا اس بیچڑے کا نام ہیت تھا ف ہم سے
مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ
محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اتنا زیادہ کر کہ آپ ان دنوں طائف کو گھیرے ہوئے تھے
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ
ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس شاعر سے
الْأَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
جو اندھا تھا (اسکا نام سائب بن فروخ تھا) اس نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ
سَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ
کیا تو انہوں کا کچھ نقصان نہیں کیا ف آخر آپ نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائینگے یہ امر مسلمانوں پر شاق گذرا
وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا
کہنے لگے واہ واہ ہم یہاں سے روانہ ہوجائیں اور طائف کو فتح نہ کریں ایک بار راوی نے یوں کہا ہم یہاں سے لوٹ جائیں اور طائف نہ فتح کریں پھر سب مسلمان
فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
ہوئے (مسلمان لڑنے گئے تو زخمی ہوئے ع) آپ نے فرمایا اگر چاہے تو کل ہم یہاں سے لوٹ جائینگے یہ سنکر لوگ خوش ہوئے ع
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ
آنحضرت صلعم ہنس دیے ف ۳ ایک بار سفیان نے یوں کہا آپ ہنسکر الخ امام بخاری نے کہا حمیدی نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن
كُلَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ
عیینہ نے بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان
سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
سے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سعد وہ شخص ہے جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کے راہ میں تیر
وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَا تَسَوَّرَا حِصْنَ الطَّائِفِ فِي نَاسٍ فَجَاءَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
چلایا اور میں نے ابو بکرہ بھی سنا وہ طائف کے قلعہ کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (اوپر تک کو آئے) اور آنحضرت صلعم

وسلم فقال اسمعنا النبي صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى الى غير ابيه
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے یہ دونوں صاحب (یعنے سعد اور ابوبکرہ رض) کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

وهو يعلم فالجنة عليه حرام وقال هشام واخبرنا معمر عن عاصم عن ابي
جان بوجھکر اور کسی کا بیٹا بنے تو اُس پر بہشت حرام ہے اور ہشام بن یوسف نے کہا ہمکو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے عاصم بن سلیمان سے

العالية او ابي عثمان النهدي قال سمعت سعدا وابا بكرة عن النبي
ابوالعالیہ سے یا ابوعثمان نہدی سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے کہا میں نے سعد اور ابوبکرہ صحابیوں سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم قال عاصم قلت لقد شهد عندك رجلان حسبك
وسلم سے عاصم نے کہا میں نے ابوالعالیہ یا عثمان سے کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی گواہی دی اور کیسے دو شخص صحابی

بهما قال اجل اما احدهما فاول من رمى بسهم في سبيل الله واما الاخر
یہ گواہی تو بالکل کافی ہے انہوں نے کہا ہاں ان دونوں میں ایک تو وہ ہے جس نے اسکی راہ میں سب سے پہلا تیر چلایا اور دوسرا (یعنے ابوبکرہ)

فنزل الى النبي صلى الله عليه وسلم ثالث ثلثة وعشرين من الطائف
دو میں جو تیئیسوں آدمی تھے ان لوگوں میں جو طائف کے قلعہ سے اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے ف

حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابي
ہمسے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے بُرید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ

بردة عن ابي موسى رض قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وهو
سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ

نازل بالجعرانة بين مكة والمدينة ومعه بلال فاتى النبي صلى الله
جعرانہ میں اترے ہوئے تھے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے ف۳ بلال آپکے ساتھ تھے اُس وقت ایک گنوار (نام نامعلوم)

عليه وسلم اعرابي فقال الا تنجز لي ما وعدتني فقال له ابشر فقال قد اكثرت
آپ پاس آیا کہنے لگا آپ نے جو مجھسے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا کیجیے آپ نے فرمایا خوش ہو جا اُس نے کہا یہ کیا بات آپ اکثر یہی فرماتے

علي من ابشر فاقبل على ابي موسى وبلال كهيئة الغضبان فقال رد
رہتے ہیں خوش ہو جا یہ سنکر ایسا معلوم ہوا جیسے آپ غصے میں بلال اور ابوموسے کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا اس گنوار نے

البشرى فاقبلا انتما قالا قبلنا ثم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه و
خوشخبری مجھیں قبول کی تم قبول کرو اُن دونوں نے کہا ہمکو قبول ہے ف۴ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ

وجهه فيه ومج فيه ثم قال اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما
اُس میں دھوئے اور کلی بھی کی پھر دونوں سے فرمایا دونوں یہ پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو

وَأَبْشِرَا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا
اور خوش ہو جاؤ دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی کیا اتنے میں ام المومنین ام سلمہ رضی نے پردے کے پیچھے سے پکارا انھوں نے پانی اپنی ران
لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
کے لیے بھی رہنے دو انھوں نے کچھ پانی بچا کر ان کو بھی دیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے
إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ
اسمعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھکو عطا بن ابی رباح نے خبر دی ان سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے
أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ
بیان کیا کہ انکے والد یعلی کہتے تھے مجھ کو آرزو تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو
عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ
پھر ایسا اتفاق ہوا آپ جعرانہ میں تھے اور ایک کپڑے کا سایہ آپ پر کر دیا گیا
أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ
اس میں آپ کے ساتھ کئی صحابہ بھی تھے اتنے میں ایک گنوار اپنے چغے میں خوشبو لیتھڑے ہوئے آیا اور
بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ
آپ سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص عمرے کا احرام ایسے چغے میں باندھے جس میں وہ خوشبو
مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ
(احرام سے پہلے) لتھیڑ چکا تھا حضرت عمر رضی نے یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ آپ پر وحی اترتا دیکھو) یعلی آئے اور اپنا سر
رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ
اس کپڑے کے اندر ڈالدیا (خود باہر کھڑے رہے) دیکھا تو آنحضرت صلعم کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں ایک
سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ
گھڑی تک یہی حال رہا اس کے بعد یہ حالت موقوف ہوئی آپ نے پوچھا وہ گنوار کہاں گیا جس نے عمرے کا مسئلہ مجھ سے ابھی پوچھا
بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
آپ نے فرمایا تو ایسا کر جو خوشبو تیرے کپڑے میں لگی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال دے اور جبہ اتار کر پھینک دے پھر
ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ
عمرے میں وہی کام کرتا رہ جو تو حج میں کرتا ہے (یعنے طواف سعی وغیرہ) ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا
حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحیے نے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے عبداللہ بن

زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

زید بن عاصم (مازنی) سے ف انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت فرمایا تو آپ نے وہ مال

قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوْا

اُن لوگوں کو دیا جن کا دل ملانا منظور تھا اور انصار کو کچھ نہیں دیا ف۲ انصار کو ذرا رنج ہوا کہ اور

إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ

لوگوں کو مال ملا اُن کو نہیں ملا آپ نے اُن کو خطبہ سنایا فرمایا انصار لوگو کیا تم پہلے گمراہ نہیں تھے

ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ

پھر اللہ نے میری وجہ سے تمکو ہدایت کی اور تم میں پھوٹ نہیں تھی اللہ نے میری وجہ سے تمہارے دل ملا دیے ف۳ اور تم محتاج

اللّٰهُ بِيْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنَّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيْبُوْا

مالدار کر دیا جب آپ کوئی فقرہ فرماتے تو انصار کہتے اللہ اور رسول کا ہم پر بہت احسان ہے آپ نے فرمایا کہو تم اللہ کے رسول کو جواب کیوں نہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ

دیتے آپ جب کچھ فرماتے تو انصار یہی کہتے اللہ اور رسول کا احسان (ہم پر) بہت ہے

قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ

آپ نے فرمایا نہیں تم بھی یہ کہہ سکتے ہو (اپنا احسان جتا سکتے ہو کہ آپ پر پاس اس حال میں آئے تھے اس حال میں آئے) ف۴ ہمکو تمکو یہ پسند نہیں کہ دوسرے

وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ

اونٹ وغیرہ لیکر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں میں جاؤ دیکھو اگر ہجرت کی ہوتی

لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ

(میں مکہ کا رہنے والا نہ ہوتا) تو میں بھی ایک انصاری آدمی ہوتا اور (انصار سے مجھکو اتنی الفت ہے) اگر دوسرے لوگ ایک نالے یا راستے میں

الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً

(سب کو چھوڑ کر) انصار کے نالے یا راستے میں چلوں انصار میرے راستے میں اور دوسرے سلیان ابو ہیں ف۵ دیکھو انصار پر میرے بعد تمہاری حق تلفی

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہوگی ف۶ تم جب تک مجھ کو قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا ف۷ مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے

هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ

ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہمکو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے کہا جب

نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ

اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال اپنے پیغمبر کو (جنگ حنین میں) عطا فرمائے تو آپ نے

(قریش کے)

مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ
بعضے لوگون کو سو سو اونٹ دینا شروع کیے
الْاِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا
اس پر انصار کے کچھ لوگون نے کہا اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگون کو دی رہے ہین حالانکہ
وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہماری تلوارون سے ابھی تک اُن کا خون ٹپک رہا ہے انس نے کہا انصار کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچ گئی
بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ
آپ نے اُن کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک ڈیرے مین اکھٹا کیا انصار کے سوا دوسرے لوگ وہان کوئی نہ رہے
فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ
جب سب جمع ہوچکے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھکو تمہاری طرف سے پہونچی ہے
فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا نَاسٌ مِنَّا
انصار
مین جو سمجھدار لوگ تھے انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین جو معتبر لوگ ہین انھون نے ایسا نہین کہا چند نوجوان
حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
لڑکون نے ایسی باتین کین (یہ انکی نادانی تھی) کہنے مگر اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگون کو دیتے
قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہین اور ابھی تک ہماری تلوارون سے اُن کا خون ٹپک رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
فَاِنِّي اُعْطِي رِجَالًا حَدِيْثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ
تو ایسے لوگون لوگون کو دیتا ہون جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہین انکا دل ملاتا ہون (کہین پھر کافر نہ ہوجائین) کیا تمکو یہ پسند نہین ہے
بِالْاَمْوَالِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا
اور تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر جاؤ قسم خدا کی تم جو
تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمُ
لیکر جاتے ہو وہ کہین اُس سے بہتر ہے جس کو وہ لیکر جاتے ہین انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم راضی ہین (ہمکو کوئی شکایت
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ اُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَ
نہین) آپ نے فرمایا دیکھو تم عنقریب مین بڑی حق تلفی دیکھوگے تو تم اللہ اور رسول سے ملنے تک صبر کیے رہنا مین
رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا
(قیامت کے دن) حوض کوثر پر ہونگا (وہان تم سے ملونگا) انس رضی نے کہا پھر انصار سے صبر نہ ہوسکا ف

ف اودون کو قتل کرینگے تم خروج کروگے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے انصار نے خلافت مین شرکت چاہی

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انس سے

لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ

انہوں نے کہا جس زمانہ میں مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی) لوٹ قریش اور لوگوں میں بانٹی پھر (یہ کہکر

قُرَيْشٍ فَمَضَبَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ

انصار کو غصہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن کا غصہ فرو کرنے کے لیے) فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ

يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا

لوگ (دنیا کا مال و اسباب) لیکر اپنے گھروں کو) جائیں اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر جاؤ انہوں نے عرض کیا

بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ

بیشک ہم اسکو پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک نالے یا ایک رستے کی طرف جائیں ف تو میں انصار ہی کے نالے یا رستے

شِعْبَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ

کی طرف چلوں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہمکو

ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ

ہشام بن زید بن انس نے خبر دی انہوں نے اپنے دادا) انس سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور ہوازن کی قوم سے مقابلہ ہوا تو

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا قَالَ يَا مَعْشَرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (مہاجرین اور انصار وغیرہ) تھے اور وہ لوگ جنکو آپ نے احسان کیکر چھوڑ دیا تھا ف یہ سب

الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ

پکارا انصار کو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ حاضر مستعد آپکے سامنے موجود ہیں آپ (مجھ پر سے)

فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ

اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اسکا بھیجا ہوا ہوں اس کے بعد

الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ

کافروں کو شکست ہوئی (مسلمانوں نے دوبارہ اُن پر حملہ کیا) لوٹ کا مال آپ نے مہاجرین اور اُن لوگوں کو دیا جنکو احساناً چھوڑ

فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ مَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ

آنحضرت ﷺ نے انکو بلا بھیجا اور (چمڑے کے) ایک ڈیرے میں لیکر فرمایا کیا ہمکو پسند نہیں ہے کہ لوگ بکریاں اونٹ وغیرہ لیکر اپنے گھروں کو جائیں

وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تمہارا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لیجاؤ پھر فرمایا اگر

لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ

دوسرے لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار ایک گھاٹی پر تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں (انہی کے ساتھ رہوں)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ

انہوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا

فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ

اور فرمایا بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور (قتل و قید کی) مصیبت سے نکلے ہیں میرا مطلب یہ تھا کہ نقصان

وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

اُن کا دل ملاؤں بھلا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا (کا مال اسباب) لیکر لوٹ جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر کو لیکر اپنے گھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ

کو لوٹو ف انہوں نے کہا ہم تو اس پر راضی ہیں (اس سے زیادہ کونسا شرف ہوگا) آپ نے فرمایا (مجھکو تو تم لوگوں سے اتنی الفت ہے کہ) اگر لوگ

شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا

تو میں انصار ہی کے میدان یا رستہ کو اختیار کروں (دوسرے لوگ جھٹ جائیں تو جھٹ جائیں) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سفیان بن عیینہ نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ

حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر جو منافق تھا) بولا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے (معاذ اللہ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى

ابن مسعود کہتے ہیں میں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آگیا) پھر فرمایا اللہ موسیٰ

لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

پر رحم کرے انکو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی ف پر انہوں نے صبر کیا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ

انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا (اور لوٹ کا مال ملا) تو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو بہت بہت جانور دیے جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ بن حصن کو بھی

مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُرِيْدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ
اتنے ہی اونٹ دیے اور چند لوگوں کو بھی اسی طرح ایک شخص (منافق) یہ حال دیکھکر بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے
فَقُلْتُ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ
ابن مسعود کہتے ہیں میں نے (اُس منافق کی) یہ بات سنکر (اپنے دل میں) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسکی خبر کرونگا تو آپنے فرمایا اللہ موسیٰ
بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
پر اسکے زیادہ ستائے گئے تو انہوں نے صبر کیا ف۲ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے
ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ
عبداللہ بن عون نے انہوں نے ہشام بن زید بن انس بن مالک سے انہوں نے (اپنے دادا) انس رضؓ سے انہوں نے کہا جب
يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ
حنین کا دن ہوا تو ہوازن اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے مویشی اور بال بچے سب ساتھ لیکر لڑنے آئے ف۳
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ اٰلَافٍ مِّنَ الطُّلَقَاءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (صحابہ) تھے اور کچھ وہ لوگ جنکو آپ نے احسان رکھکر چھوڑ دیا تھا خیبر پر لوگ بھاگ نکلے آنحضرت
فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا اِلْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
اُس دن آپنے دو آوازیں کیں الگ الگ پہلے داہنے طرف نگاہ پھیری اور پکارا انصار یو
الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ
انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ خوش ہوجایے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں پھر بائیں طرف نگاہ پھیری
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ
پکارا انصار یو انہوں نے کہا یا رسول اللہ خوش ہوجایے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں آپ
عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ
ایک نقرہ خچر پر سوار تھے ف۵ آخر اُس پر سے اتر پڑے اور فرمانے لگے میں اللہ کا بندہ اور اُسکا پیغمبر ہوں پھر کافر بھاگ نکلے (ان کو
فَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ
شکست ہوئی) اور لوٹ کا مال بہت سا ہاتھ آیا آپ نے وہ مال مہاجرین اور اُن لوگوں کو جنکو احسان رکھکر چھوڑ دیا تھا
يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطٰى
بانٹ دیا انصار کو کچھ نہیں دیا اُس وقت انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال
الْغَنِيْمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ
اور دوں کو دیا جاتا ہے یہ خبر آنحضرت کو پہونچی آپنے سب انصاریوں کو ایک ڈیرے میں جمع کیا پھر فرمایا انصار یو یہ کیا بات ہے

بلغني عنكم فسكتوا فقال يا معشر الأنصار ألا ترضون أن يذهب الناس
جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہونچی ہے وہ خاموش ہو رہے (شرمندہ ہوگئے) آپ نے فرمایا دیکھو تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے لوگ دنیا کا
بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم تحوزونه إلى بيوتكم
مال اسباب لیکر جائیں تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر سدھارو اپنے گھروں میں پیغمبر کو لیجاؤ (سبحان اللہ اس شرف پر ساری دنیا تصدق
قالوا بلى فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت
ہے) انہوں نے کہا ہم خوش ہیں آپ نے فرمایا اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار
الأنصار شعبا لأخذت شعب الأنصار فقال هشام يا أبا حمزة وأنت
دوسرے رستے چلیں تو میں انصار کے رستے پر چلوں ہشام نے (اپنے دادا انس رضہ سے) کہا ابو حمزہ تم بھی اس وقت موجود تھے انہوں
شاهد ذاك قال وأين أغيب عنه باب السرية التي قبل نجد حدثنا
نے کہا موجود نہیں تو غائب کہاں ہو گیا تھا باب نجد کی طرف جو لشکر آنحضرت صلعم نے روانہ کیا اس کا بیان ف ہم سے
أبو النعمان حدثنا حماد حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر رضه قال بعث
ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے
النبي صلى الله عليه وسلم سرية قبل نجد فكنت فيها فبلغت سهمانا
کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجی میں اس میں شریک تھا ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ
اثني عشر بعيرا ونفلنا بعيرا بعيرا فرجعنا بثلثة عشر بعيرا باب
آئے اور ایک ایک اونٹ اور زیادہ انعام کے طور پر باب
بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة حدثني
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا ف مجھ سے
محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر + وحدثني نعيم أخبرنا عبد الله
محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی دوسری سند اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا
أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال بعث النبي صلى الله عليه
کہا ہمکو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد
وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة فدعاهم إلى الإسلام فلم يحسنوا
ابن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے
أن يقولوا أسلمنا فجعلوا يقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد يقتل منهم و
ہم اسلام لائے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے ہمنے اپنا دین بدل ڈالا دین بدل ڈالا خالد نے ان کو قتل کرنا شروع کیا

ف ترجمہ کا کمال اور اسباب کی جستجو آگے آتی ہے کہ تو تم سے اب کی بات ہے ۱۲ منہ ف امام بخاری نے اس کو بڑی خوبی سے ثابت کیا ہے ذکر کیا لیکن اہل مغازی نے کہا ہے کہ یہ قصہ پہلے کا ہے فتح مکہ کے جانے سے پہلے کا ہے زہری کا یہ زمانہ نہیں پایا تھا ابن سعد نے کہا آٹھویں سنہ ہجری ماہ شعبان میں بعضوں نے کہا رمضان میں اس لشکر کے سردار ابوقتادہ تھے اس میں پچیس آدمی تھے انہوں نے غلطی کی

يَا سِرْوَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ

اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لیے) اسی کے سپرد کر دیا ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو

كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي

مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنی قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مار یگا

أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا فَرَفَعَ النَّبِيُّ

ف جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

(دونوں ہاتھ اٹھائے) اور دعا کی یا الٰہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں دو بار یہ فرمایا

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَ

باب عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے سانحہ جو

يُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

لشکر بھیجا گیا اسکا بیان اس کو سریہ انصار بھی کہتے ہیں ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ

کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اس کا سردار ایک انصاری مرد (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا

أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي

اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسکی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اس انصاری مرد کو غصہ آیا وہ لوگوں پر کہنے لگا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو میری اطاعت کرنے

قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا

لوگوں نے کہا کیوں نہیں بیشک دیا ہے تب اس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے جمع کیں پھر اس نے کہا آگ روشن کرو آگ روشن کی

فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى

اس نے کہا اب اس میں کس جاؤ لوگوں نے قصد کیا اس میں کس جانے میں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگا اور کہنے لگا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ

اسی لیے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں غیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی (اس انصاری سردار کا غصہ فرو ہو گیا

غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا

یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر کس جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے

ف حالانکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوا تھا اس عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی کوئی اطاعت نہ کی کیونکہ ان کا حکم خلاف شرع تھا معلوم ہوا کہ مسلمان پر امیر کی اطاعت اسی حکم میں واجب ہے جو شرع کے خلاف نہ ہو

ف یعنی ہم اور اوروں کی طرح مسلمان تھے کسی سے کم نہ تھے ہم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا شوق تھا اور بھی بہت سے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے تھے

ف ظاہر کی گو خالد کو سزا نہ دی اس لیے کہ ان کی خطا اجتہادی تھی وہ صحابی تھے اسلیے ان کا ادب کیا

ف یعنی اس سے اسلام نہ نکلا اور نہ ان کے ظاہر حکم پر عمل کرنے والے مسلمان نہ رہے کیونکہ جب تک اسلام نہ لائے ان سے اطاعت ساقط ہو گئی تھی

ف اپنا ان لوگوں نے اچھا کیا کہ جو آگ میں نہ گئے

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

(دین پر مر کر رہ جاتے یا خود کشی کی سزا میں جلتے رہتے) اطاعت اسی کام میں ضرور ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو ف ۱

بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہر ایک کو ایک

مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا

حصہ پر یمن کے دو حصے ہیں ف ۲ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا انکو مشکل میں نہ

تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي

ہیبتناک کرنا (دین سے) نفرت نہ دلانا خیر ان میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا اور ان میں سے جو کوئی اپنے

أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي

علاقہ کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازی ملاقات کر لیتا اس کو سلام کرتا ف ۳ ایک بار ایسا ہوا

أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ

معاذ اپنے علاقہ کا دورہ کرتے کرتے ابوموسیٰ کے قریب پہونچ گئے ایک خچر پر سوار ابوموسیٰ کے پاس آئے ف ۴

وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ

بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں

إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ آيَمُ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ

(مشکین کسی ہیں) معاذ نے کہا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے (اسکی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابوموسیٰ

كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ

نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا (اسلام سے پھر گیا ہو) معاذ نے کہا میں خچر سے نہیں اتروں گا جب تک کہ قتل نہیں کیا جائیگا ابوموسیٰ

قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ

انہوں نے کہا میں نہیں اتروں گا جب تک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابوموسیٰ رضہ نے حکم دیا قتل کیا گیا اسکے بعد معاذ رضہ خچر سے اترے اور ابوموسیٰ سے کہا

الْقُرْآنَ قَالَ تَفَوُّقًا تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ

قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا بہت رات بھر پڑھتا رہتا ہوں ف ۵ ابوموسیٰ رضہ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو انہوں نے کہا

اللَّيْلَ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كُتِبَ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي
پھر نیند لیکر اٹھتا ہوں اور جتنا قرآن اللہ نے میری قسمت میں رکھا ہے اسکی تلاوت کرتا ہوں میں سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں
كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدٍ
جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن شاہین نے) کہا ہم سے خالد بن عبداللہ
ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
ابن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف
سَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ
(حاکم بناکر) بھیجا پینے آپ سے یمن کے شرابوں کو پوچھا جو وہاں طیار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کون سی شراب پیتے ہو کہا
وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ
اور مزر سعید نے کہا پینے ابوبردہ سے پوچھا بتع کیا ہے انہوں نے کہا شہد کا شراب اور مزر ... شراب
فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کا ہو یا جوار کا) اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے
حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو
وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ يَا مُوسَى يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَرْضَنَا
ان کو مشکل میں نہ ڈالنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جلکر رہنا ابوموسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک (یعنی یمن)
بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
میں پینے جو کی شراب اور بتع پینے شہد کی شراب طیار ہوتی ہے (اسکا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام
فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا
ہے خیر معاذ اور ابوموسیٰ دونوں روانہ ہوئے معاذ نے ابوموسیٰ سے پوچھا تم قرآن کس طرح پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے
وَعَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي
اونٹ پر سوار رہ کر میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت (جب فرصت ہوتی ہے) پڑھا کرتا ہوں معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں کہ سوتا بھی اٹھتا ہوں مجھے سونے میں بھی اسیطرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز کے لیے کھڑے ہونے میں ابوموسیٰ نے ایک خیمہ کھڑا کیا تھا دونوں ایک دوسرے کی ملاقات
كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَرَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى

فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ

دیکھا تو ایک شخص بندھا ہوا ہے پوچھا یہ کون ہے ابو موسےٰ نے کہا یہ ایک یہودی ہے جو مسلمان ہو گیا تھا اب پھر اسلام سے پھر گیا

مُعَاذٌ لَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ تَابِعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ

ہے معاذ نے کہا میں تو اسکی گردن مارونگا مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبد الملک بن عمر عقدی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ

وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اور ابو داؤد نے اسکو شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ سے انہوں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جریر بن عبد الحمید نے اس کو شیبانی سے روایت کیا انہوں نے ابو بردہ سے ف

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ

مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے ایوب بن عائذ سے

حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو

کہا ہم سے قیس بن مسلم نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو

مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضہ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے ملک (یعنے یمن کا) حاکم کر کے بھیجا

فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ يَا

میں جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطح (یعنے محصب) میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ بن

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ

قیس تو نے حج کی نیت کی میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو نے احرام باندھتے وقت کیا کہا میں نے کہا

لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ

لبیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے پوچھا کیا تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے میں نے عرض کیا نہیں

قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ

آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا بنی قیس کی ایک

لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ وَمَشَّطَتْنِي بِذٰلِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ حَدَّثَنِي جَدِّي

عورت (نام نامعلوم) نے جسے بالوں میں کنگھی کی ادا اسی قاعدے پر ہمارے وقت تک چلتے ہے جبتک حضرت عمر خلیفہ ہوئے ف مجھ سے میرے دادا

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنِ

ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے زکریا بن اسحاق سے انہوں نے یحیی بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے

ف عقدی کی روایت کو امام بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ہے ف وکیع کی روایت کو امام بخاری نے خبر واحد میں اور ابو داؤد طیالسی کی روایت کو امام نسائی نے اور نضر کی روایت کو امام بخاری نے ادب میں وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس حدیث کو شعبہ سے موصولاً

کتاب المغازی

روایت کیا اور وہب بن جریر نے اور عقدی نے شعبہ سے اور ابو داؤد نے شعبہ سے اور نضر نے شعبہ سے اور وکیع نے شعبہ سے اور ان سب نے ابو بردہ سے اور ابو بردہ نے ابو موسیٰ سے اور ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عدد احادیث ۱۲ ف

أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو معبد (نافذ) سے جو عبداللہ بن عباس رضی کے غلام تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ

معاذ بن جبل سے جب اُن کو یمن کی طرف روانہ کیا یہ فرمایا تم کو ایسے لوگ ملینگے جو اہل کتاب ہیں (یہودی نصرانی وغیرہ)

الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

جب تو اُن کے پاس پہونچے تو (پہلے) اُنکو یہ کہہ وہ اس بات کی گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول

رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ

ہیں اگر وہ یہ مان لیں تب اُن سے کہہ اللہ نے اُن پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں

صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ

اگر وہ یہ بھی مان لیں تب اُن سے کہہ اللہ نے

فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ

اُن کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن سے لیکر اُن ہی کے محتاجوں کو دیجائیگی اگر وہ یہ بھی مان لیں تب

بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ

ایسا کر (زکوٰۃ میں) اُن کے عمدہ عمدہ مال ہرگز نہ لے (بیچ کا مال لے) اور ڈر مظلوم کی بددعا سے بچے رہیو مظلوم کی دعا سیدھی

حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَ

امام بخاری نے کہا (سورۂ مائدہ میں) جو طوّعت کا لفظ آیا ہے اسکا معنے وہی ہے جو طاعت اور اطاعت کا ہے جیسے کہتے ہیں طِعتُ طُعتُ اطعتُ

أَطَعْتُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

سب کا معنے ایک ہی ہے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رضی لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ

سعید بن جبیر سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے کہ معاذ رضی جب یمن میں آئے تو اُنہوں نے صبح کی نماز پڑھائی

الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ

اور یہ آیت پڑھی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ایک شخص (نام نامعلوم یعنی نمازیں) بول اٹھا ابراہیم کی ماں کی آنکھیں تو خوب

عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ

ٹھنڈی ہوئی ف۲ معاذ بن معاذ بصری نے شعبہ سے اُنہوں نے حبیب سے اُنہوں نے سعید سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

میں زیادہ بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا معاذ نے صبح کی نماز پڑھائی

سُوْرَةُ النِّسَآءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ

اس پر سورۂ نساء پڑھی جب اس آیت پر پہنچے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا ابراہیم

قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرٰهِيْمَ

کی والدہ کی تو آنکھ خوب ٹھنڈی ہوئی

بَابُ بَعْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدٍ

باب حضرت علی رضؓ اور خالد

ابْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابن ولید رضؓ کو یمن کی طرف حجۃ الوداع سے پہلے بھیجا

حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ

مجھ سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف

اِبْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رضؓ بَعَثَنَا

ابن اسحاق بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے ابو اسحق سے کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سنا وہ کہتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ

تھے ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا پھر خالد کی

بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهٗ فَقَالَ مُرْ اَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَآءَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعَقِّبَ مَعَكَ

جگہ حضرت علی کو مقرر کیا اور فرمایا خالد کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان سے کہدینا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر پھر

فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَهٗ قَالَ فَغَنِمْتُ اَوَاقِيَ ذَوَاتِ

یمن کو لوٹ جائیں ف اور اگر چاہیں تو جلد آئیں براء کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے ہمکو کئی اوقیہ چاندی کے

عَدَدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

لوٹ میں ملے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے علی بن سوید

سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

بن منجوف نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب رضؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ اَبْغَضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ

اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خالد بن ولید پاس بھیجا کہ لوٹ کے مال کا پانچواں حصہ ان سے لے آئیں میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت

فَقُلْتُ لِخَالِدٍ اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے خالد سے کہا تم دیکھتے ہو علی نے کیا کیا پھر جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

ف اور زیادہ چاہا
ف شریر گرانی کی ایک قوم ہمارے ساتھ یمن کو لوٹ گئی تھی
ف یمن کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهٗ

تو میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا ف آپ نے فرمایا بریدہ کیا تو علی سے دشمنی رکھتا ہے میں عرض کیا جی ہاں ف آپ نے فرمایا علی سے دشمنی

فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ

انکا تو خمس میں اس سے زیادہ حصہ ہے ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عمارہ بن

اِبْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

قعقاع سے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی نعم نے بیان کیا کہا میں نے

اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى

ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے ایک سونے کا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ

ٹکڑا اصاف کیے ہوئے چمڑے میں لپیٹا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ابھی وہ

تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَ

سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا آنحضرت نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا عیینہ بن بدر اور

اَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَ زَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ

اقرع بن حابس اور زید خیل بن مہلہل میں چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل ف یہ حال دیکھکر آپ کے

رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ

علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے جو آسمان پر

يَاْتِيْنِيْ خَبَرُ السَّمَآءِ صَبَاحًا وَّمَسَآءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَآئِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ

ہے ف صبح اور شام آسمان پر سے مجھکو خبر آتی رہتی ہے راوی نے کہا اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جسکی آنکھیں اندر گھسی

الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا

ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے پیشانی بلند داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اٹھائے ہوئے ف کہنے لگا یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ

اللہ سے ڈرو آپ نے فرمایا تا تیرے کی کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لیے زیادہ لائق نہیں ہوں ف خیر

قَالَ ثُمَّ وَلّٰى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ

جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے عرض کیا ف یا رسول اللہ میں اسکی گردن

عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ اَنْ یَّکُوْنَ یُصَلِّیْ فَقَالَ خَالِدٌ وَکَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ یَّقُوْلُ
اڑا دوں ف آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جو زبان اور دل
بِلِسَانِهٖ مَا لَیْسَ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ
اور (یعنے منافق ہیں) آپ نے فرمایا یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے پیٹ چیروں
اَنْ اَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ
راوی نے کہا وہ پیٹھ کر جا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ
مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ یَّتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا
پیدا ہوں گے جو قرآن کو تڑے مڑے سے ہر وقت پڑھتے رہیں گے مگر
لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ
وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا الیسے جان سے طوطے کی طرح رہینگے ف وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائینگے جیسے تیر جانور کے
وَاَظُنُّهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ
راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرت نے یہ بھی فرمایا اگر میں نے ان لوگوں کو پالیا تو ثمود کی قوم کی طرح بالکل قتل کر ڈالونگا ہم سے
اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
وَسَلَّمَ عَلِیًّا اَنْ یُّقِیْمَ عَلٰی اِحْرَامِهٖ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ
علی کو جب وہ یمن سے لوٹ کر آئے یہ حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں ف۵ محمد بن بکر نے ابن جریج سے اتنا بڑھایا کہ عطاء نے کہا
عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَایَتِهٖ
جابرؓ نے کہا حضرت علی اپنی حکومت پر یمن سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت
قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ یَا عَلِیُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا علی تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھا (حج یا عمرے کا) انہوں نے کہا جیسے تو نے نیت کی تھی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا کَمَا اَنْتَ قَالَ وَ
احرام آپ نے باندھا ہوا ہے آپ نے فرمایا پس تو قربانی کا جانور ساتھ لے جا اور جیسے احرام باندھے ہے اسی حال میں ٹھہرا رہ حضرت
اَهْدٰی لَهٗ عَلِیٌّ هَدْیًا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ
علیؓ آنحضرت کے لیے یمن سے قربانی کے جانور لائے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے
حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ حَدَّثَنَا بَکْرٌ اَنَّهٗ ذَکَرَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ
حمید طویل سے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا کہ انس نے ان سے یہ حدیث بیان کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَقَالَ هَلْ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا

سَلَّمَ هَدْيٌ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ

بھی حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہونچے تو آپ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو وہ

فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَّكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ

حج کو عمرہ کر ڈالے (طواف اور سعی کر کے احرام کھولدے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے ف اس کے

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِّنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ

بعد حضرت علی یمن سے (لوٹ کر) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے

اَهْلَلْتَ فَاِنَّ مَعَنَا اَهْلَكَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا ہیکا احرام باندھا تمہاری بی بی ہمارے ساتھ ہیں (یعنے حضرت فاطمہؓ انہوں نے کہا میں نے تو وہی احرام باندھا جو آپ نے

قَالَ فَاَمْسِكْ فَاِنَّ مَعَنَا هَدْيًا ۔

باندھا آپ نے فرمایا پھر تو ٹھیرا رہ کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے

بَابُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

باب ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان ف

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس بن ابی

قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ

سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ایک بتخانہ تھا جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے (اب وہاں جامع مسجد بنگئی ہے) اور کعبہ یمانی

وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ

اور کعبہ شامی ف بھی اسکا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا حمیر پر تو ذی الخلصہ کو

مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا

تباہ کر کے مجھکو بے فکر نہیں کرتا میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احمس کے) لیکر گیا اور ذی الخلصہ کو توڑ پھوڑ کر

مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَدَعَا لَنَا

وہاں جس کو پایا قتل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس واپس آیا آپ نے میرے لیے اور احمس والوں کے لیے دعا

وَلِاَحْمَسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

فرمائی ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہمسے قیس بن ابی حازم نے مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ارے جریر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ

ذی الخلصہ کی طرف سے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک بت خانہ تھا اسکو کعبہ یمانی بھی کہا کرتے تھے

الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ

آپ کے ارشاد پر میں ڈیڑھ سو سوار احمس قبیلے کے لیکر وہاں گیا وہ سب لوگ اچھے سوار تھے

خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ

ایک میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں جمتا تھا آپ نے میرے سینے پر ایک مار لگائی یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا

أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

اثر اپنے سینے میں پایا اور دعا کی یا الٰہی اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو رستہ بتلانے والا اور رستہ پایا ہوا کر دے

فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غرض جریر ذی الخلصہ کی طرف گئے اسکو توڑ کر سب جلا دیا پھر ایک شخص کو ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا

فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ

جریر کا ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ پاس اس وقت

أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ

آیا جب ذی الخلصہ کو ایک خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑا آپ نے یہ خبر سنکر احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کو برکت کی دعا دی پانچ بار دعا

ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ

یوسف بن موسی نے بیان کیا کہا ہمکو ابو اسامہ نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي

انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مجھکو ذی الخلصہ سے آجاکر بیفکر نہیں

الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ

کرتا میں نے عرض کیا ضرور (ابھی جاتا ہوں) میں احمس کے ڈیڑھ سو سوار لیکر چلا سب کے سب احمس

وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ

سوار تھے ایک میری ران پتلی زین پر نہیں جمتی تھی میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي

آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ میں نے آپ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینے پر پایا اور

ف فارسی اونٹ پر ڈام وغیرہ لادنے میں نوکالے کام دیتے پڑھائے میں اسی طرح ذی الخلصہ کا حال جل بسنکر ہو گیا تھا ۱۲ منہ

ف ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا

صَدْرِی وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ

دعا فرمائی یا اسکو گھوڑے پر جمادے اور راہ بتلانے والا راہ یافتہ ہوا کر دے جریر کہتے ہیں آپ کی اس دعا کے بعد میں

عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ

گھوڑے پر سے کبھی نہیں گرا ف۱ جریر نے کہا ذوالخلصہ یمن میں خثعم اور بجیلہ قبیلوں کا بت خانہ تھا وہاں بت

نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ

رکھے تھے جن کو پوجتے تھے ف۲ اس کو کعبہ کہا کرتے تھے غرض جریر وہاں پہونچے اسکو آگ سے جلایا توڑ پھوڑ ڈالا اور

وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ

جب جریر یمن پہونچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں پر فال کھولتا تھا لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ

علیہ وسلم کا ایلچی یہاں آگیا ہے اگر تجھ کو پالیگا تو تیری گردن اڑا دیگا یہ ایسا ہوا کہ وہ

فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ

فال کھول رہا تھا اتنے میں جریر وہاں پہونچ گئے انہوں نے کہا یہ فال کے تیر توڑ کر پھینکدے اور لا الہ الا اللہ کی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ

گواہی دے ورنہ ابھی تیری گردن مارتا ہوں اس نے وہ تیر توڑ ڈالے اور ایمان کے کلمے کی گواہی دی پھر جریر نے اس

رَجُلًا مِّنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ

قبیلے کے ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی آپ کو خوشخبری دینے کے لیے

بِذٰلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي

(کہ ذوالخلصہ جلا دیا گیا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ف۳ تو کہنے لگا یا رسول اللہ اس پروردگار کی

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى

قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت تک نہیں نکلا جبتک ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر نہیں چھوڑا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

باب غزوہ ذات السلاسل کا بیان ف۴

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ قَالَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ

اس کو غزوۂ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں ف۵ یہ اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا اور محمد بن اسحاق نے

ف۱ یہ جریر ان بزرگوں میں ہیں جنکی خوبی خلق
ف۲ یہ ایک بت کا نام تھا جسکو کعبہ کہتے تھے جہالت
ف۳ آپ کے پاس آکر جریر کی بشارت سنانے والے
ف۴ غزوہ ذات السلاسل ۸ھ میں ہوا
ف۵ لخم اور جذام دو قبیلوں کے نام ہیں ۱۲

کرامات اولیاء
اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوئیں اول تو یہ کہ اس زمانہ میں جو کرامتوں کا انکار کرتے ہیں اپنے نفس کی خبر نہیں رکھتے دوسرے یہ کہ صحابہ میں بعضوں سے کرامتیں ظاہر ہونا ثابت ہوا تیسرے یہ کہ وہاں ایک پانی کا چشمہ نما پیدا ہونا

عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ بِلَادِيٌّ وَعُذْرَةُ وَبَنِي الْقَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

یزید بن رومان سے نقل کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ ذات السلاسل کا غزوہ بلی اور عذرہ اور بنی قین کی بستیوں میں ہوا تھا

أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ابن شاہین نے بیان کیا کہا ہمکو خالد بن عبداللہ طحان نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آنحضرت صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ

اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار کرکے بھیجا عمرو کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپکے پاس آیا میں نے

فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا

پوچھا یا رسول اللہ آپ سب لوگوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ سے میں نے پوچھا مردوں میں فرمایا آپ نے

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ

میں نے پوچھا پھر کس سے آپ نے فرمایا عمر سے اسی طرح آپ نے (ایک کے بعد ایک) کئی شخصوں کا نام لیا پھر میں اس خوف سے خاموش ہو رہا

بَابُ ذَهَابِ جَرِيْرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے

إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيْتُ

اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں یمن کے ملک میں تھا

رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ

وہاں دو شخصوں سے جو یمن والے تھے ملا یعنے ذی کلاع اور ذی عمرو سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اُن سے بیان

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُوْ عَمْرٍو إِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرٍ

کرنے لگا ذو عمرو نے کہا تم جن صاحب کے یہ حالات بیان کرتے ہو اگر یہ سچ ہیں تو اُن

صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلٰثٍ وَأَقْبَلَ مَعِيَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ

کو تین دن گذر چکے اور دونوں شخص میرے ساتھ (مدینہ کی طرف) چلے راستہ میں

الطَّرِيْقِ رَفَعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ

کچھ سوار مدینہ کی طرف سے آتے ملے ہم نے اُن سے حال پوچھا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُوْنَ

اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضہ آپ کے خلیفہ ہوئے باقی سب خیریت ہے

فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا

یہ سنکر ذوالکلاع اور ذوعمرو نے کہا تم ابوبکر رضؓ کو خبر دینا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور خدا نے چاہا تو ہم پھر آئینگے یہ کہہ کر وہ دونوں

إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ

یمن کی طرف لوٹ گئے جب ابوبکر رضؓ کو اُن کا قصہ سنایا تو انہوں نے کہا تم اُن کو میرے پاس کیوں نہ لائے پھر ایک مدت بعد ذوعمرو

قَالَ لِي ذُو عُمَرٍو يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ

عمر کی خلافت میں ایسا ہوا تو عمرو مجھ سے ملا کہنے لگا جریر تمہارا مجھ پر احسان ہے اور میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں دیکھو عرب لوگو تم

الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا لَنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ

ہمیشہ اچھے رہو گے (تمہاری حکومت قائم رہیگی) جب تک تم ایسا کرتے رہو گے ایک امیر کے مرنے کے بعد دوسرے کو امیر بنا لو گے

بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ

اور جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگی تو امیر دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کرنے لگیں گے انہی کی طرح خوش ہونگے

بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ

باب غزوہ سیف البحر کا بیان

وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ

اس لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ قریش کا قافلہ لوٹیں اس کے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے ف۱ اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے

عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ

اُس کا سردار ابوعبیدہ بن جراح کو بنایا اُس میں تین سو آدمی تھے خبر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی رستہ ہی میں

فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ

تھے کہ توشہ تمام ہو گیا ابوعبیدہ نے یہ حکم دیا سب لوگ اپنے اپنے توشے ایک جگہ کر دیں ایسا ہی کیا لوسارا توشہ کچھ کھجور کے دو تھیلے تھے

قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا

ابوعبیدہ اس میں سے روز تھوڑا تھوڑا ہمکو کھانے کے لیے دیتے رہتے جب وہ بھی تمام ہو گیا پھر ہر روز ہمکو ایک ایک کھجور ملا کرتی تھی

فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ

جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اسکی قدر معلوم ہوئی پھر ہم سمندر پر پہونچے وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی نکلی

فَاَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ

پڑی ہے سارے لشکر والے اُسی کا گوشت اٹھارہ راتوں تک کھاتے رہے جب چلنے لگے تو ابو عبیدہؓ نے حکم دیا اُس کی دو پسلیاں

اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرَحَلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

کھڑی کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ اُنکے تلے سے نکل گیا بالکل نہیں لگا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث یاد کی

اِبْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَمِائَةٍ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ

تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم لوگ قریش کا قافلہ

قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا

تاک رہے تھے (کہ ادھر سے آئے تو اُسکو لوٹیں) خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور بھوک کی شدت سے تنگ آ گئے

الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا

بس سبب تھا کہ اس فوج کا نام پتوں کی فوج ہو گیا آخر (خدا کا کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور نکالکر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں

الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَيْنَا

ف ہم آدھے مہینے تک اُسی کا گوشت کھاتے رہے اور اُسکی چربی بدن پر لگاتے رہے ہم جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے

اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ اِلٰى اَطْوَلِ

ف ابو عبیدہ نے چلتے وقت) اُسکی ایک پسلی لی اُس کو کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لمبا آدمی تھا

رَجُلٍ مَّعَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَاَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيْرًا

اُس کو جتا ایک بار سفیان بن عیینہ نے یوں کہا اُس کی ایک پسلی لی اُس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی اور ایک

ثُمَّ تَخَطَّاهُ قَالَ جَابِرٌ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ

اونٹ لیا وہ اُس کے تلے سے نکل گیا جابر رضؓ نے کہا لشکر میں ایک آدمی تھا اُس نے (لوگوں کے کھانے کے لیے) تین اونٹ

اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

ابو عبیدہ نے اُسکو (اونٹ کاٹنے سے) منع کر دیا (ایسا نہ ہو سواریاں نہ رہیں اور نہ ہو سکے) عمرو بن دینار کہتے تھے ہمکو ابو صالح کوفی نے جو دی قیس ابن سعد

قَالَ لِاَبِيْهِ كُنْتَ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ اُنْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا

اپنے باپ (سعد بن عبادہ) سے کہا میں ہی اس لشکر میں تھا لوگوں کو بھوک لگی ابو عبیدہ نے کہا اونٹ کاٹ لے بولا کاٹا پھر بھوک لگی تو انہوں نے کہا

ف اس کی کمال سخاوت ظاہر ہے تین سو آدمیوں کو بنانے میں ۳۰ اونٹ کافی تھے جو دیا یا جو لیا

کتاب الجہاد

ف ابو عبیدہ جراح رضؓ سے مراد ہیں

قیس بن سعد بن عبادہ

قَالَ نَحَرْتُ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاءُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاءُوا قَالَ نَحَرْتُ قَالَ

کاٹ لے پینے کا نام پر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ لے پینے کا نام پر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ (پھر قیس نے کہا) مجھ کو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا گیا

نُهِيتُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے

سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَمَّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا

جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم پتوں کی فوج میں شریک تھے ابوعبیدہ سردار تھے ہم کو شدت سے بھوک لگی پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے

فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ

ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی ہمنے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں آدھے مہینے برابر اس میں سے کھاتے رہے

فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ

پھر ابوعبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی (کتھی کرائی) تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے نکل گیا ابن جریج نے کہا مجھکو ابوالزبیر نے خبر دی

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ

انہوں نے جابر رضی سے سنا وہ کہتے تھے ابوعبیدہ نے لشکر والوں سے کہا اسکا گوشت کھاؤ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ

وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لیے نکالی اس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہمکو بھی کھلاؤ پھر کسی

فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ

بعضے لوگ اسکا بچا ہوا گوشت لیکر آئے آپ نے بھی کھایا

بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

باب سنہ نو ہجری میں ابوبکر صدیق کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ

سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے ابوبکر صدیق نے ان کو کئی آدمیوں کے ساتھ اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا اور آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ

علیہ وسلم نے انکو بھیجا تھا دسویں ذی الحجہ کو پہ منادی کرنے کے لیے مقرر کیا لوگوں میں

أَلَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ

منادی کر دیں (اباس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اب یہ مشرکوں کی رسم نہیں) مجھ سے

ابن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء رض قال آخر سورۃ نزلت

ابن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء ابن عازب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا سب سے آخری سورت جو پوری اتری

کاملۃ براءۃ واٰخر سورۃ نزلت خاتمۃ سورۃ النساء یستفتونک قل اللہ

سورۂ برارۃ تھی اور اخیر آیت جو اتری وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ

یفتیکم فی الکلالۃ

یفتیکم فی الکلالۃ ف

باب وفد بنی تمیم

باب بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ ف

حدثنا ابو نعیم حدثنا سفین عن ابی صخرۃ عن صفوان بن محرز المازنی

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو صخرہ (جامع بن شداد) سے انہوں نے صفوان

عن عمران بن حصین رض قال اتی نفر من بنی تمیم النبی صلی اللہ علیہ و

انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کئی آدمی (سنہ ۹ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

سلم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا یا رسول اللہ قد بشرتنا فاعطنا

آپ نے فرمایا اے بنی تمیم (بہشت کی) خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ خوشخبری دیتے ہیں تو کچھ (دنیا کا مال اسباب بھی)

فری ذلک فی وجھہ فجاء نفر من الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلھا

دو لیجئے پس میں نے آپ کے مبارک چہرے پر ناراضی معلوم ہوئی ف اس کے بعد یمن کے چند آدمی آئے (شعر قبیلے کے) آپ نے فرمایا بنی تمیم

بنو تمیم قالوا قد قبلنا یا رسول اللہ جئناک لنتفقہ فی الدین وسئلناک عن ھذا الامر قال ابن اسحٰق فحدثنی عروۃ عن عیینۃ بن حصن

نے تو جو خوشخبری لیکر آئے تم قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آئے قبول کی باب محمد بن اسحاق نے کہا عیینہ بن حصن

ابن حذیفۃ بن بدر یبنی العنبر من بنی تمیم بعثہ النبی صلی اللہ علیہ

ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا جو بنی تمیم کی شاخ ہیں

وسلم الیھم فاغار واصاب منھم ناسا وسبی منھم نساء حدثنی زھیر

اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمی مار ڈالے اور کئی عورتیں پکڑ لیں ف مجھ سے زہیر بن حرب نے

ابن حرب حدثنا جریر عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رض

نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

قال لا ازال احب بنی تمیم بعد ثلث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

انہوں نے کہا میں بنی تمیم سے اس وقت سے برابر محبت کرنے لگا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں ان میں سنیں

يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ قَالَ

آپ فرماتے تھے بنی تمیم میری ساری امت میں دجال کے بڑے مخالف ہونگے (جہاں وہ مرد و دنکلیگا) اور ایسا ہوا بنی تمیم کی ایک عورت حضرت

أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي

فرمایا اس کو آزاد کر دو وہ بنی تمیم حضرت اسمعیل کی اولاد میں اور ایسا ہوا کہ سب قوموں کی زکوٰتیں آنحضرت پاس آئیں بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آپ نے

أَوْ قَوْمِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ

کہا یہ زکوٰۃ میری قوم سے (یا فرمایا) میری قوم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ہم سے ہشام بن یوسف نے اُن کو ابن جریج نے خبر دی

أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ

اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُن سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے درخواست

بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ

کی (یعنی ہم میں کسی کو سردار بنا دیجیے) ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کیا قعقاع بن معبد بن زرارہ کو انکا سردار

زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ

کر دیجیے حضرت عمر رضؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو سردار کیجیے حضرت ابوبکر رضؓ نے اسپر حضرت عمر رضؓ سے کہا تم تو میری ہی مخالفت کرنا

عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا

چاہتے ہو (اور کوئی غرض نہیں) حضرت عمر رضؓ نے کہا نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے ف دونوں اتنا جھگڑے کہ آوازیں بلند ہوئیں آخر سورہ

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ بَابٌ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حَدَّثَنِي

مسلمانو اللہ اور اُس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ اخیر تک ف باب عبدالقیس کے ایلچیوں کا بیان ف مجھ سے

إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعامر عقدی نے خبر دی کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابوجمرہ سے کہا پینے ابن عباس رضؓ

إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي فِيهَا نَبِيذٌ فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرِّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ

سے کہا میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ (کھجور کا شربت) بنایا جاتا ہے میں پیتا رہتا ہوں تک اسکو باکرتا ہوں اسقدر وقت بہت ہی لیتا ہوں

الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى

اور لوگوں پاس رہ تک بیٹھتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہیں فضیحت نہ ہو (لوگ کہیں یہ پیشہ میں ہے) ابن عباس رضؓ نے کہا عبدالقیس قبیلے کے لوگ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف آپ نے فرمایا اچھے آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہوگئے لڑکر ہوئے نہ ذلت

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ

اٹھا کے) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر بستے ہیں ہم آپ تک صرف حرام مہینوں میں پہنچ سکتے ہیں

۸۴

إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو

(جن مہینوں میں عرب لوٹ کھسوٹ سے باز رہتے) تو ہم سے خلاصہ طور پر دین کی تمام باتیں بیان کر دیجیے ہم خود بھی اگر اس پر عمل کریں تو

بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ هَلْ تَدْرُونَ

بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا میں تمکو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں پہلے اللہ پر ایمان لانا تم جانتے ہو اللہ

مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ

پر ایمان لانا کیا ہے اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے رمضان

صَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي

کے روزے رکھنا ف۱ اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (اللہ اور رسول کا) ادا کرنا ف۲ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کے

الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی گئی گھڑی یا برتیاں میں اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے ف۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

ابن زید نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ قوم کی ایک شاخ ہیں

وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ

اور مضر کے کافر ہمارے اور آپ کے بیچ میں حائل ہیں وہ ہمکو آپ تک آنے نہیں دیتے بس حرام مہینوں میں آپ تک آسکتے

فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ

ہیں تو ہمکو دین کی چند (ضروری) باتیں بتلا دیجیے جنپر ہم خود بھی عمل کریں دوسروں کو بھی کہیں آپ نے فرمایا میں تمکو چار باتوں کا حکم

عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَإِقَامِ

دیتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لانا یعنے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے آپ نے ایک انگلی

الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ

درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا لوٹ کا مال جو کھاؤ اس میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہیں کدو

وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ

میں اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے ہمسے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھسے عبداللہ بن

أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا

وہب نے کہا مجھکو عمرو بن حارث نے خبر دی بکر بن مضر نے یوں کہا عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کی ف۴ انہوں نے بکیر سے کہ کریب

ف۱ ان چار باتوں کا تو حکم سب لوگوں کو حکم ہے اور پانچوں باتوں کا خاص کر ان لوگوں کو حکم ہے جنکے ذمہ خمس ہو یا جو لوگ جنگ میں جائیں تو ان کو خاص کر کے ایک حکم کی

ف۲ جو مال غنیمت کا لوٹ کا ہاتھ آئے

ف۳ ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے

ف۴ یہ سند بدلی ہے

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

نے بیان کیا جو ابن عباسؓ کے غلام تھے کہ ابن عباسؓ اور عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے

أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رض فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ

کریب کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہا ان کو ہمارے سب کی طرف سے سلام کہو اور یہ پوچھو کہ آنحضرت ﷺ نے عصر کے بعد کیا دو رکعتیں

بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(سنت کی) پڑھی ہیں ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم یہ سنتیں پڑھا کرتی ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہونچی ہے کہ آپ اس سے

نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ

منع کرتے تھے (اس کے بعد فعل نماز پڑھنے سے) ابن عباسؓ نے کہا میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ ملکر لوگوں کو اس بات پر مارا کرتا تھا کریب کہتے ہیں

عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ

میں گیا اور عائشہؓ کو ان تینوں کا پیغام پہنچایا انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہؓ سے پوچھو میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا ان سے بیان کیا انہوں

سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نے کہا (میں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس جا کر ان سے پوچھو وہی کہلا بھیجا جو حضرت عائشہؓ کو کہلا بھیجا تھا ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي

علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے پھر (ایک دن) ایسا ہوا آپ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس آئے اس وقت انصاری بنی حرام کی کئی

حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُومِي إِلَى جَنْبِهِ

عورتیں میرے پاس بیٹھی تھیں آپ نے یہ دوگانہ پڑھا میں نے لونڈی کو آپ پاس بھیجا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اس سے کہدیا تو آپ کے پاس جا کر کہدی

فَقُولِي تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ

ہو اور کہہ ام سلمہؓ پوچھتی ہیں میں نے تو آپ کو ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے سنا

فَإِرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ

آپ خود ہی ان کو پڑھ رہے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو سرک جایئو لونڈی گئی اس نے یہی کہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (خوشکہ

فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ

آپ نماز میں تھے وہ سرک گئی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابو امیہ کی بیٹی ف۳ تو نے عصر کے بعد دوگانہ کو پوچھا بات

بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي

یہ ہے کہ عبدالقیس ف۳ قبیلے کے چند لوگ مسلمان ہوکر اپنی قوم کا پیغام لیکر میرے پاس آئے میں ان سے باتیں کرنے میں

عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

پھنس گیا ظہر کا دوگانہ نہ پڑھ سکا تو میں نے اب اسکو پڑھ لیا ف۴ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا

الجعفي حدثنا ابو عامر عبد الملك حدثنا ابراهيم هو ابن طهمان عن ابي
کہا ہم سے ابو عامر عبد الملک عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے ابو جمرہ سے
جمرة عن ابن عباس رض قال اول جمعة جمعت بعد جمعة جمعت في مسجد
انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ جو اور کہیں پڑھا گیا وہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى يعني قرية من
کی مسجد میں تھا جو جواثی میں تھی جواثی بحرین کی ایک بستی
عبد القيس
البحرين باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال حدثنا
ہے باب بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ ف ہم سے
عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد بن ابي سعيد انه سمع ابا
عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ
هريرة رض قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کئے وہ بنی حنیفہ کے
من بني حنيفة يقال له ثمامة بن اثال فربطوه بسارية من سواري المسجد
ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اسکو باندھ دیا
فخرج اليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما عندك يا ثمامة فقال عندي
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے ساتھ کیا کرونگا) اس نے کہا اچھا ہے
خير يا محمد ان تقتلني تقتل ذا دم وان تنعم تنعم على شاكر وان كنت تريد
اچھا اگر آپ مجھکو مارڈالیں تو بھی کوئی فضاحت نہیں کیونکہ میں خونی ہوں (بدلے بھی جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے) ف اور اگر آپ احسان
المال فسل منه ما شئت حتى كان الغد ثم قال له ما عندك يا ثمامة قال
تو وہ بھی حاضر ہے آپ جتنا مال چاہیں بیشک آپ نے ثمامہ کو ویسا ہی بند رہنے دیا پھر دوسرے دن اس کے پاس تشریف لائے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا
ما قلت لك ان تنعم تنعم على شاكر فتركه حتى كان بعد الغد فقال ما
ہے اس نے کہا میں تو عرض کر چکا اگر آپ احسان کریں کہ چھوڑ دیں تو میں شکر گذار رہونگا آپ نے اسکو ویسا ہی بند رہنے دیا جب تیسرا دن ہوا
عندك يا ثمامة فقال عندي ما قلت لك فقال اطلقوا ثمامة فانطلق
ثمامہ کیا حال ہے اس نے کہا میں تو عرض کر چکا آپ نے فرمایا اچھا ثمامہ کو چھوڑ دو (لوگوں نے اسکو چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب
الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله
ایک پانی پر دار کھجور کے درخت کے پاس آیا اس نے غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ

سوا معبود نہیں ہے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں سو محمد آج ساری زمین پر کسی کا مونہ دیکھکر مجھکو اتنا غصہ نہیں آتا تھا جتنا آپ کا

إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ

سونہ دیکھکر اب آج کے دن آپ کا سونہ سب سونہوں سے زیادہ مجھکو محبوب ہے خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھکو کسی دین سے

إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ

نفرت نہیں تھی اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھکو پسند ہے خدا کی قسم آپ کے شہر سے زیادہ مجھکو کسی شہر سے نفرت

مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ

نہیں تھی اب آپ کا شہر مجھکو سب شہروں سے زیادہ محبوب ہوا آپ کے سواروں نے مجھکو اس حال میں پکڑ لیا جب میں عمرے کی نیت سے

الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ

جارہا تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا تمامہ خوش ہو جا اور عمرہ ادا کر

فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ

جب تمامہ (عمرہ کرنے کو) مکہ پہونچا تو کوئی کافر (نام نامعلوم) کہنے لگا تمامہ تو نے دین بدل ڈالا اس نے کہا نہیں تو میں تو حضرت محمد صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ

علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہو گیا ہوں اور تم (کہ کافر ہو) یہ سمجھ لو کہ یمامہ کے ملک سے تمکو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آنیکا جب تک آنحضرت

فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

صلے اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیدیں ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انکو زہری نے

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي

کہ دو شخص مسیلمہ کذاب کی قوم سے (مدینہ میں) آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھکو اپنا جانشین کریں تو

مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ

میں اُن کی تابعداری کرتا ہوں (مسلمان ہو جاتا ہوں) مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو لایا تھا ف آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ

علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے (اُسکو سمجھانے کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ

اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی (کھجور کی) آپ مسیلمہ اور اُس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوئے اُس نے کہا آپ مجھکو اپنا شریک کر لیجیے آپ نے

لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ
فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگتے تب بھی میں نہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھدیا ہے تو اس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائیگا
لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ
تو اللہ تجھ کو تباہ کریگا اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالیٰ نے مجھکو خواب میں دکھلا چکا ہے۔ ف اور میری طرف سے یہ
عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کریگا یہ فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ
دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ
کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے
مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا
کے دو کنگن ہیں تو مجھکو فکر پیدا ہوئی (یہ چور تون کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھکو حکم ہوا انپر پھونک مار دینے پھونک
كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ
کر میرے بعد دو جھوٹے شخص نبی ہونے کا دعوی کرینگے ایک تو سیلہ کذاب دوسرے اسود عنسی ف ہم سے اسحاق بن نصر نے
ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ
بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے لائے گئے میرے ہاتھ میں سونے کے
فِي كَفَّيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا
دو کنگن رکھدیے گئے وہ مجھکو بھاری معلوم ہوئے (گراں گزرے) پھر مجھکو حکم ہوا ان کو پھونک دو میں نے پھونک دیا وہ دونوں کنگن
فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ
اڑ گئے (چلدیے میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جنکے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعاء والا
حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا میں نے مہدی بن میمون سے سنا انہوں نے کہا میں نے ابورجاء
رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ
عطاردی سے سنا وہ کہتے تھے ہم (شرک کے زمانہ میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب ایک پتھر پہلے پتھر سے اچھا نظر آتا تو پہلے

أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا حُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ
پتھر کو پھینک دیتے دوسرے پتھر کا پوجا شروع کرتے اگر کوئی (پوجا کے قابل) پتھر نہ ملتا تو کیا کرتے مٹی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ) بناتے اور بکری لاکر اس پر

فَحَلَبْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنْصَلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ
دو وہ دوہتے پھر اس کے گرد طواف کرتے جب جب کا مہینا آتا تو ہم کہتے اب (تیروں اور برچھوں کے) پھل اتار ڈالنے کا مہینا آیا ہم کوئی

رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَ
برچھا یا تیر جس میں لوہے کا پھل لگا ہوتا نہ چھوڑتے اس کا پھل نکال کر پھینک دیتے مہدی بن میمون نے کہا

سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى
میں نے ابو رجاء سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اس وقت میں بچہ تھا اپنے گھر والوں

الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ
کے اونٹ چرایا کرتا جب ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی خبر سنی تو ہم (آپ کو چھوڑ کر) دوزخ کی طرف چلے یعنے مسیلمہ کذاب کرتا بعد اس کے

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ ۷۱

باب اسود عنسی کا قصہ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي
ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد ابراہیم بن سعد نے

عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ
انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عیینہ بن نشیط کے بیٹے سے اس بیٹے کا نام عبداللہ تھا

أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا ہمکو خبر پہونچی کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) مدینہ آیا تھا اور

فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ
وہاں آکر (اپنی جورو) حارث بن کریز کی بیٹی (کیسہ اسکے گھر میں اترا تھا یہ کیسہ عبداللہ بن عبداللہ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ
ابن عامر کی ماں تھی ف۳ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ

قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
لیکر اس کے پاس آئے یہ ثابت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہلاتا تھا

سَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ
اس وقت آپکے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ ملعون کے سامنے ٹھیر گئے اس سے باتیں کیں

فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ

اسلام کی دعوت دی) اُس نے کہا میں اس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ کے بعد مجھکو حکومت ملے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خلافت اور حکومت کجا) اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں (تو اتنا حقیر ہے) اور میں تو

الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ

سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جو خواب میں مجھکو بتلایا گیا میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کریگا یہ فرما کر آپ لوٹ گئے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں — میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا — آنحضرت

عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خواب کا — ذکر کیا وہ کیا تھا — آنہوں نے کہا لوگوں نے مجھ سے بیان کیا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے — ایک بار میں سو رہا تھا — کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے

يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفَظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا

دو کنگن پہنا دیے گئے ہیں گھبرایا — مجھے برے معلوم ہوئے پھر مجھ سے کہا گیا اُن کو پھونک دو پھونک ماری تو دونوں

فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ

اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دو جھوٹے شخص ہیں جو پیدا ہونگے ف عبید اللہ نے کہا یہ دونوں شخص اسود عنسی تھے

فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ حَدَّثَنِي

اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا ف باب نجران کے نصاریٰ کا قصہ ف مجھ سے

عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ

عباس بن حسین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے صلہ بن زفر

ابْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ

سے اُنہوں نے حذیفہ سے اُنہوں نے کہا عاقب (عبد المسیح) اور سید (ایہم) نصاریٰ کے دو رئیس نجران سے آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

وسلم باہر آئے (اکلوتے لڑکے اوالحارث بن علقمہ بہت بڑا عالم بھی تھا) ف آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ سے مباہلہ کریں — اُن میں ایک دوسرے

لَا تَفْعَلْ فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا

اولاد سب کی خرابی ہوگی (قیامت تک ہم نہ پنپینگے) — آخر وہ دونوں کہنے لگے (ہم مباہلہ نہیں کرتے)

إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا
آپ جو مانگیں وہ حاضر ہے (جزیہ پر راضی ہو گئے) ف۱ انہوں نے درخواست کی کہ ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے امانتدار شخص ہو پورے ایمان

فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ
نہ ہو آپ نے فرمایا ہاں میں تمہارے ساتھ ایک ایماندار شخص کو بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

.... اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ
صحابہ بڑے انتظار کرنے لگے (دیکھیں آنحضرت کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح اٹھ (انکی ساتھ جا) جب وہ کھڑے ہوئے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
تو آپ نے فرمایا اس امت کا ایماندار (معتبر و دیانت دار) یہ شخص ہے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ
ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سے سنا انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے

حُذَيْفَةَ رض قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا
حذیفہ رض سے انہوں نے کہا نجران کے (نصاریٰ) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا ایک ایماندار

رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ
شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے آپ نے فرمایا (چاہیں) ایک ایماندار شخص تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سنکر لوگ

فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ
انتظار میں رہے (دیکھیں آپ کس کو بھیجتے ہیں) پھر ابو عبیدہ بن جراح کو آپ نے بھیجا ہمسے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ
خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر امت میں ایک امانت دار (معتمد) ہوتا

وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
ہے اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے

ف۲

بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ ۷۳

باب عمان اور بحرین کا قصہ ف۳

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ

اللهِ رض يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ
سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئیگا تو میں

أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَقُمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

تجھ کو اتنا اتنا یعنے تین لپ بھر کر روپیہ دونگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی ہو گئی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ

ابوبکر صدیق رضہ پاس یہ روپیہ آیا انہوں نے منادی کرا دی دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا کچھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ

قرض آتا ہو یا آپ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آوے (اپنا حق لے لے) جابرؓ کہتے ہیں میں نے (یہ منادی سنکر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

ابوبکر کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر بحرین کا روپیہ آئیگا تو میں تجھ کو اتنا اتنا

ثَلٰثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي

تین لپ بھر کر دونگا پھر ابوبکر رضہ نے مجھ کو اتنا روپیہ دیا جابر کہتے ہیں اس کے بعد جو میں ابوبکر رضہ سے ملا اور میں نے روپیہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا

ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَقَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ

پھر میں گیا اور مانگا (جب بھی نہ دیا پھر تیسری بار گیا مانگا جب بھی نہ دیا آخر دل جار ہو کر) میں نے کہا ایک بار میں آیا (پہلے مانگا) تو تم نے

تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ

نہ دیا دوسری بار آیا (مانگا) جب بھی نہ دیا پھر (تیسری بار) آیا مانگا جب بھی نہ دیا (اس سے فائدہ) اگر تم کو دینا ہے تو دو نہیں تو

تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَوْ دَوَاءٍ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا

(صاف) کہدو (کہ پہلا دینے کو نہیں چاہتا) میں بخیل ہوں ابوبکرؓ نے کہا جابرؓ تو مجھ کو بخیل بتاتا ہے بخیل سے بڑھکر کونسا عیب ہے تین بار

مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ + وَعَنْ عَمْرٍو وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعَتْ

انہوں نے یہی کہا بات یہ ہے کہ میں نے جو ایک بار تجھ کو نہیں دیا تو میری نیت دینے کی نہیں ف اور اسی سند سے عمرو بن دینار سے مروی ہے ف

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ حَدَّثَهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا

انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ابوبکر صدیق رضہ پاس گیا تو انہوں نے ایک لپ بھر کر روپیہ دیئے اور کہا انکو گن میں نے گنا

خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ بَابٌ قُدُومُ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

تو وہ پانسو روپیہ تھے انہوں نے کہا ان پان سو اور لے لے (تین لپ ہو گئے) باب اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرت کے پاس

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ حَدَّثَنِي

آنا ف اور ابوموسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اشعری لوگ میری ہیں میں انکا ہوں ف مجھ سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے کہا ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے

زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ قَدِمْتُ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں

اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ

نے کہا میں اور میرا بھائی (ابو رہم یا ابو بردہ) دونوں ملک یمن سے آئے ع ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور انکی والدہ ام عبد (عبداللہ)

كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ

کیونکہ (رات دن) وہ آنحضرت کے پاس بہت آتے جاتے آپکے ساتھ رہتے ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے

اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ

ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے زہدم سے انہوں نے کہا جب ابو موسیٰ ف آئے تو انہوں نے جرم قبیلے کی بہت خاطر کی

مِنْ جَرْمٍ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَهٗ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ

ف۳ خیر زہدم کہتے ہیں ہم ابو موسیٰ کے پاس بیٹھے تھے وہ ایک مرغی کا ناشتہ کر رہے تھے ایک شخص اور لوگوں میں بیٹھا تھا اسکا نام معلوم

فَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ

نہیں ہوا ابو موسیٰ نے اسکو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کہنے لگا میں مرغی نہیں کھاتا میں نے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے تو مجھکو اس سے کراہت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ لَا اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے قسم کھالی ہے مرغی کبھی نہیں کھاؤنگا ابو موسیٰ نے کہا آؤ ادھر آ میں قسم کا بھی

عَنْ يَمِيْنِكَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ

علاج بتلاتا ہوں ہوا یہ کہ ہم چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم نے آپ سے سواری مانگی

فَاَبٰى اَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

آپ نے فرمایا سواری نہیں ہے پھر ہم نے مانگی تو آپ نے قسم کھالی کہ ہمکو سواری نہیں دینے کے تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِيَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا

لوٹ کے کچھ اونٹ آپ پاس آئے آپ نے پانچ اونٹ ہمکو دلائے جب ہم اونٹ لے چکے تو ہم نے کہا یہ تو ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ

وسلم کو دھوکا دیا آپ کو غفلت میں رکھا قسم یاد نہیں دلائی ایسی حالت میں ہماری بھلائی کبھی نہیں ہو سکتی آخر میں آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ

آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ ہمکو سواری نہیں دینے کے اور پھر آپنے سواری دی ف آپنے فرمایا مجھے قسم یاد تھی مگر یہ اگر کسی بات

فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ

پر قسم کھالیتا ہوں پھر اسکے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں تو خلاف کرتا ہوں (قسم کا کفارہ دیدیتا ہوں) مجھ سے عمرو بن علی الفلاس

عَلِيٌّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا

نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے ابو صخرہ جامع بن شداد نے کہا ہم سے

صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ

صفوان بن محرز نے کہا ہم سے عمران بن حصین نے انہوں نے کہا بنی تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَشِّرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ

پاس آئے آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ بنی تمیم وہ کہنے لگے جب آپ نے ہمکو خوشخبری دی تو کچھ روپیہ بھی دلوا دیجئے یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ

وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ

بدل گیا اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ (اشعری) آئے آپ نے فرمایا یمن والو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا

تم تو بھی خوشخبری قبول کرو کیونکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی انہوں نے کہا ہمنے یارسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

قبول کی ف مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود

مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اس طرف ہے اور آپ نے یمن کی طرف اشارہ کیا

وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ

اور اجڈ پنا دل کی سختی اُن لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں پاس چلاتے رہتے ہیں جہاں سے

يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةُ وَمُضَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

شیطان کے سر کے کونے نمود ہوتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ

نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں اُنکے دل کے پردے بار یک دل نرم ایمان یمن ہی کا (عمدہ)

يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ

ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (اچھی) ہے فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے اور الحمینان اور سہولت بکری والوں میں

ف یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے حافظ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی تمیم کو تو خوشخبری دی یمن والوں کو نہیں

فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور غندر نے اس حدیث کو شعبہ سے کہا انہوں نے سلیمان سے روایت کیا کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوہریرہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ

سے وہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان

الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

یمن کا ہے اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر سے ہے ادھر سے ہی شیطان کے سر کا کونا نمود ہوگا ہم سے ابوالیمان نے بیان

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کیا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ

وسلم سے آپ نے فرمایا یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں ان کے دل نرم اور دل کے پردے باریک دین کی سمجھ

يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے ۱۲ ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سے انہوں نے اعمش سے

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا

ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ (صحابی)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ

ابوعبدالرحمن کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں اگر

لَوْ شِئْتَ مَرَرْتَ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ

تم چاہو تو میں ان میں کسی کو کہوں وہ قرآن سنائے خباب نے کہا کہو ابن مسعود نے علقمہ سے کہا قرآن پڑھ اس پر زید بن حدیر

حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ

جو زیاد بن حدیر کے بھائی تھے بولے تم علقمہ کو قرآن سنانے کو کہتے ہو وہ ہم سے بڑھکر قاری نہیں ہے ابن مسعود نے کہا علقمہ اگر تو چاہے

إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ

تو میں وہ بیان کر دوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم (بنی اسد) کے حق میں اور جو علقمہ کی قوم کے حق میں فرمایا ہے

فَقَرَأَتْ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كَيْفَ تَرَى قَالَ قَدْ أَحْسَنَ

ف۳ غرض علقمہ کہتے ہیں میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں سنائیں عبداللہ نے خباب سے پوچھا کہو کیسا پڑھتا ہے

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا قَرَأْتُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ

انہوں نے کہا بہت خوب عبداللہ نے کہا جو میں پڑھتا ہوں وہ علقمہ بھی پڑھ لیتا ہے پھر انہوں نے خباب کو دیکھا سونے کی انگوٹھی پہنے

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ مَا أَنْتَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى بَعْدَ

ہیں تو کہا کیا ابھی تک اس انگوٹھی کے اتار ڈالنے کا وقت نہیں آیا حالانکہ آنحضرت نے مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا ہے خباب نے

الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

یہ سنتے ہی وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور کہنے لگے اب تمہیں کبھی نہیں دیکھوں گا غندر نے شعبہ سے حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا انہوں نے اعمش سے

۷۵ بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

باب دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آکے عرض کیا دوس نہیں

إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا

مانتے وہ تباہ ہوئے انہوں نے نافرمانی کی ان کے لیے بددعا فرمائیے آپ نے فرمایا یا اللہ دوس کو ہدایت کر ان کو میرے

وَأْتِ بِهِمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

پاس لے آ مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب میں (اپنے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آرہا تھا

وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ؎

تو راستہ میں میں نے یہ شعر پڑھا تھا

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات خیر اس نے کفر کے دی ہے نجات

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ

میرا ایک غلام (نام نامعلوم) وہ رستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیعت کی

فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

میں آپ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں وہی غلام آنکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابوہریرہ

هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ

دیکھ تیرا غلام آن پہونچا پینے کہا اللہ کے لیے میں نے اُس کو آزاد کردیا باب بنی طے کے ایلچیوں اور

وَحَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ

عدی بن حاتم کا قصہ ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْنَا

کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے اُنہوں نے عمرو بن حریث سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے ف اُنہوں نے کہا ہم حضرت عمرؓ کی

عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ نَحْسِبُ عُدَّتَهُمْ رِجَالًا وَبَيْنَهُمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(خلافت میں اُنکے) پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے وہ ایک ایک آدمی کو نام لے کر بُلاتے جاتے (پہلے مجھکو نہیں بلایا) آخر

قَالَ بَلٰى اَسْلَمْتَ اِذْ كَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَعَرَفْتَ

اُنہوں نے کہا کیوں نہیں (خوب) پہچانتا ہوں تم تو اُس وقت اسلام لائے تھے جب یہ لوگ کافر تھے اور تم نے اُس وقت رحم کیا جب اُنہوں نے پیٹھ

اِذْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا اُبَالِيْ اِذًا

جب اُنہوں نے حق بات سے انکار کیا پھر کیا ہے اب مجھکو کچھ پرواہ نہیں ف

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل وکرم سے سترہوان پارہ تمام ہوا۔ اب اٹھارہوان پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالے

فہرست ابواب پارہ ہفتدہم تیسیر الباری اردو ترجمہ صحیح البخاری

صفحہ	مضامین
۱	باب غزوۃ ذات القرد ذات القرد کی لڑائی کا قصہ
۲	باب غزوۃ خیبر خیبر کے جنگ کا قصہ
۲۳	باب استعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل خیبر خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا
۲۴	باب معاملۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھل خیبر خیبر والوں سے بٹائی کرنا
〃	باب الشاۃ التی سمت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا
〃	باب غزوۃ زید بن حارثۃ زید بن حارثہ کا غزوہ
۲۵	باب عمرۃ القضاء عمرہ قضا کا بیان
۲۸	باب غزوۃ موتۃ من ارض الشام غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں ہوا
۳۱	باب بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ ابن زید الی الحرقات من جھینۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلہ کی طرف جو جہینہ کی شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھیجنا
۳۳	باب غزوۃ الفتح فتح مکہ کا بیان
۳۴	باب غزوۃ الفتح فی رمضان غزوہ فتح کا رمضان ۸ھ ہجری میں ہونا
۳۶	باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح فتح مکہ کے دن آپ نے جھنڈا کہاں گاڑا
۴۱	باب دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعلی مکۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا
۴۲	باب منزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فتح

صفحہ	مضامین
	مکہ میں آپ کہاں ٹھیرے تھے
〃	باب پہلے باب سے متعلق
۴۴	باب مقام النبی صلعم بمکۃ زمن الفتح جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھیرنا
۴۵	باب پہلے باب سے متعلق
۵۰	باب قول اللہ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم جنگ حنین کا بیان
۵۶	باب غزوۃ اوطاس غزوہ اوطاس کا بیان
۵۷	باب غزوۃ الطائف فی شوال سنۃ ثمان غزوہ طائف کا بیان جو شوال ۸ھ میں ہوا
۶۶	باب السریۃ التی قبل نجد نجد کیطرف جو لشکر آپ نے روانہ کیا اُس کا بیان
〃	باب بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی خزیمۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا
۶۷	باب سریۃ عبد اللہ بن حذافۃ السھمی علقمہ بن عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اُس کا بیان
۶۸	باب بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن قبل حجۃ الوداع ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان
۷۲	باب بعث علی بن ابی طالب و خالد بن الولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع حضرت علی اور خالد بن ولید کو یمن کیطرف حجۃ الوداع سے پہلے بھیجنا

صفحہ	مضامین
۷۵	باب غزوۃ ذی الخلصۃ ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان
۷۷	باب غزوۃ ذات السلاسل غزوۂ ذات السلاسل کا بیان
۷۸	باب ذھاب جریر الی الیمن جریر بن عبد اللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا
۷۹	باب غزوۃ سیف البحر غزوۂ سیف البحر کا بیان
۸۱	باب حجۃ ابی بکر بالناس فی سنۃ تسع ۹ھ ہجری میں ابو بکر صدیق کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا
۸۲	باب وفد بنی تمیم بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ
〃	باب پہلے باب سے متعلق
۸۳	باب وفد عبد القیس عبد القیس کے ایلچیوں کا بیان
۸۶	باب وفد بنی حنیفۃ وحدیث ثمامۃ بن اثال بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ
۸۹	باب قصۃ الاسود العنسی اسود عنسی کا قصہ
۹۰	باب وفد نجران نجران کے نصاریٰ کا قصہ
۹۱	باب قصۃ عمان والبحرین عمان اور بحرین کا قصہ
۹۲	باب قدوم الاشعریین واھل الیمن اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا
۹۶	باب قصۃ دوس وابی الطفیل بن عمرو الدوسی دوس قبیلہ اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان
۹۷	باب قصۃ وفد طی وحدیث عدی ابن حاتم بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ

اطلاع مشکوۃ آٹھ جلدوں والی ترجمہ مین البلاغ چھپنی شروع ہو گئی ہے فقط المشتہر

من يطع الرسول فقد اطاع الله

الحمد للہ کہ کتاب ہذا بایں تصاویر سائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری رہنما ہر سامع و قاری ہمیشہ ہے

تصاویر سنت

مطابق ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدۃ الافاضل فی بدۃ الاماثل جناب مولوی حبیب الزمان صاحب خطیب لاہور و قاری نواز جنگ بہادر سلمہ

در مطبع محمدی واقع لاہور شیخ احمد طبع شد

ہذا ہدیہ کے کاغذ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے الشہاب اکسار شیخ احمد و شیخ محمد الدین مرحوم تاجر کتب اکمل مطبع احمدی لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے مہربان سے رحم والا

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

باب حجۃ الوداع کے بیان میں ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین

عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

نکلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا (جب مکہ میں پہونچے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ

جو کوئی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے

الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهٗ

پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جبتک حج اور عمرہ دونوں سے فراغت نہ کرے میں جب آپ کے ساتھ مکہ

مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

پہونچی تو مجھ کو حیض آرہا تھا میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروہ دوڑی

۲

وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَ

آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج کے دن آن پہونچے اور ابھی تک سر اعمر ہی پورا نہیں ہوا) آپ نے فرمایا تو ایسا کر سر کھول ڈال

امْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي

بالوں میں کنگی کرے اور حج کا احرام باندھ کے عمرہ رہنے دے میں نے ایسا ہی کیا جب میں حج ادا کر چکی تو آپ نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

مجھ کو عبدالرحمن (میرے بھائی) کے ساتھ کرکے

إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ

تنعیم بھیجا میں نے عمرے کا احرام باندھا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہو گیا (جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا) حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جن

أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا

لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے (مکہ پہونچکر) بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول ڈالا اس کے بعد حج کیا (حج کرکے)

آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا

منا سے لوٹے تو حج کا دوسرا طواف کیا (یعنے پہر صفا مروہ دوڑے) اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی بار سعی

طَوَافًا وَاحِدًا حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

کی ف ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

ابن جریج نے کہا مجھ سے عطار بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا جہاں عمرہ کرنے والے نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ف

فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى

(گو ابھی تک صفا مروہ نہ دوڑا ہو) ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے پوچھا ابن عباس رضہ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا انہوں نے کہا (سورہ حج میں) اللہ کے اس قول سے

الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي

پھر انکا حلال ہونا پرانے گھر یعنے خانہ کعبہ کے پاس ہے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حجۃ الوداع میں احرام کھول ڈالنے کا

حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حکم دیا ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے کہا یہ احرام کھولڈالنا تو اس وقت ہے جب عرفات میں ٹھیر چکا ہو انہوں نے کہا ابن عباس رضہ کا یہ مذہب تھا

يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

کہ عرفات میں پہنچنے سے پہلے اور بعد حال میں (جب طواف کرلے) تو احرام کھولڈالنا درست ہے مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو

قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضہ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى

قیس بن مسلم نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا انہوں نے ابوموسی اشعری رضہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت

ف کیونکہ عمرے کے ارکان حج میں شریک ہو گئے اور علیحدہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی اس میں تنعیم کا اختلاف ہے یہ میں کتاب الحج میں لکھ آیا ہوں منہ

ابن ابی شیبہ

اس کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے

الوداع کا ذکر ہے یعنے حج قران میں احرام کھولنا اس وقت ہے جب عرفات میں ٹھیر چکا ہو منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ اَهْلَلْتَ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس (مکہ کے) بطحا (سنگریزی زمین) میں آیا آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کا احرام باندھا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا

قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ

میں نے کہا لبیک باھلال کاھلال (رسول اللہ یعنے وہی احرام باندھتا ہوں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو

بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ

بیت اللہ کا طواف کر کے صفا مروہ دوڑ کر احرام کھولڈال میں نے طواف کیا صفا مروہ (دوڑا اور احرام کھولکر) میں

اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِيْ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَنَا

قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس

اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

ابن عیاض نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمر رضہ نے خبر دی ان کو ام المومنین حضرت

حَفْصَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ

حفصہ رضہ نے جس سال حجۃ الوداع ہوا آپ نے اپنی بی بیوں کو یہ حکم دیا کہ (طواف اور سعی کر کے) احرام کھول ڈالیں

حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ

اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں نہیں احرام کھولتے آپ نے فرمایا میں نے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی ہار ڈال کر

هَدْيِيْ فَلَسْتُ اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

ساتھ لایا ہوں میں جب تک اپنی قربانی نہ کالوں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي

شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن شہاب

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ

نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں (اونٹ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رض

پر) سوار تھے فضل بن عباس رضہ (آپ کے چچازاد بھائی) خود بھی میں پیچھے تھے

رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ

اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے (سامنے آکر) آپ سے مسئلہ پوچھا کہنے لگی یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس

اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ایسا بوڑھا (پھونس) ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا

فهل يقضي الحج عنه قال نعم حدثني محمد حدثنا سريج بن النعمان

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ہیں اسکی طرف سے حج کر لوں آپنے فرمایا ہاں (ہو سکتا ہے) ف مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے

حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر رض قال قبل النبي صلى الله عليه وسلم عام

کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آپ قصواء اونٹنی پر سوار

الفتح وهو مردف أسامة على القصواء ومعه بلال وعثمان بن طلحة

اسامہ بن زید کو جو اسی میں بٹھائے ہوئے تشریف لائے آپ کے ساتھ بلال (مؤذن) رض اور عثمان بن طلحہ حجبی (کعبہ کے کلید بردار) تھے

حتى أناخ عند البيت ثم قال لعثمان ائتنا بالمفتاح فجاءه بالمفتاح

آپ نے کعبے کے پاس اونٹنی کو بٹھایا پھر عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ وہ کنجی لائے کعبے کا

ففتح له الباب فدخل النبي صلى الله عليه وسلم وأسامة وبلال وعثمان

دروازہ کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ رض اور بلال رض اور عثمان سمیت کعبہ کے اندر

ثم أغلقوا عليهم الباب فمكث نهارا طويلا ثم خرج وابتدر الناس

گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک ان کو وہاں ٹھہرے رہے پھر باہر برآمد ہوئے تو دوسرے لوگ داخلی کے لیے لپکے

الدخول فسبقتهم فوجدت بلالا قائما من وراء الباب فقلت له أين

ابن عمر رض کہتے ہیں میں اور لوگوں سے آگے پہونچا میں نے دیکھا بلال رض دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلى بين ذينك العمودين

علیہ وسلم نے کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی انہوں نے کہا ان دونوں آگے کے ستونوں کے بیچ میں

المقدمين وكان البيت على ستة أعمدة سطرين صلى بين العمودين

ان دونوں کعبے کے چھ ستونوں سے تین تین ستونوں کے دو صف آپنے پہلے

من السطر المقدم وجعل باب البيت خلف ظهره واستقبل بوجهه الذي

صف کے دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھی کعبے کا دروازہ پیٹھ کی طرف کیا اور دیوار کی طرف منہ کیا

يستقبلك حين تلج البيت بينه وبين الجدار قال ونسيت أن أسأله

جو اندر گھستے ہی سامنے ہوتی ہے نماز پڑھتے وقت آنحضرت ص اس دیوار سے تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر تھے ابن عمر رض نے کہا

كم صلى وعند المكان الذي صلى فيه مرمرة حمراء حدثنا أبو اليمان

کہ آپنے کتنی رکعتیں پڑھیں جہاں آپنے نماز پڑھی اس کے پاس ہی سرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا ف ۲ ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع)

أخبرنا شعيب عن الزهري حدثني عروة بن الزبير وأبو سلمة بن عبد الرحمن

نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا

ف یہ حدیث ماقبل کے ساتھ کئی جگہ گذر چکی ہے ہمان اس کو اس لیے لائے کہ یہ واقعہ آنحضرت ص کے وداع کعبہ کا ہے اور ترجمہ اسی حدیث کی مناسبت سے ہے

کتاب الحج

سطر اول کا ترجمہ حضرت الاستاذ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے فرمایا ہے

ف ۲ حضرت الاستاذ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے فرمایا ہے

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ

ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے انہوں نے کہا ام المومنین صفیہ رضؓ کو عین محجہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا

الوداع میں حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کی وجہ سے ہم رکے رہینگے

هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ف سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مکہ لوٹ کر طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے (تمہارے ساتھ) کوچ کرے (طواف الوداع

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

کی ضرورت نہیں) ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر

عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ

بن محمد نے بیان کیا ان سے ان کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضؓ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

کیا کرتے تھے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں (زندہ) تھے ہمکو نہیں معلوم تھا حجۃ الوداع کا کیا معنے ف۲ خیر اپنے اللہ کی

ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ

پھر مسیح دجال کا خوب لمبا ذکر کر کیا فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح اور ان

أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ

کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا آپ نے فرمایا وہ (قیامت سے قریب) ضرور نکلیگا اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی)

شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ

سے معلوم ہو تو یہی دلیل کانی ہے کہ وہ (مردود) کانا ہوگا تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں

بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

ہے (وہ تو ہر عیب سے پاک ہے) دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا ف۳ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور سن لو اللہ تعالی نے مسلمانوں کے

دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ

خون اور مال حرام کیے ہیں جیسے اس دن کو حرام کیا ہے اپنے عرفہ کے دن کی) اس شہر میں اس مہینے میں دیکھو میں نے خدا کا حکم تمکو

بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

پہونچا دیا لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو تین بار یہی فرمایا دیکھو تمہاری خرابی یا تمہیں افسوس ایسا نہ کرنا جیسے بعد

كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

اسلام کے پھر کافر ہو جاؤ مسلمانوں کی گردن مارنے لگو وہی ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے

حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے کہا مجھ سے زید بن ارقم نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

غَزَا تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً وَّاَنَّہٗ حَجَّ بَعْدَ مَا ھَاجَرَ حَجَّۃً وَّاحِدَۃً لَمْ یَحُجَّ بَعْدَھَا

انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا یعنے حجۃ الوداع اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا

حَجَّۃَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَبِمَکَّۃَ اُخْرٰی حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ابو اسحاق نے کہا آپ نے ایک حج اس وقت بھی کیا جب کہ مہین تھا مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی ف ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم

شُعْبَۃُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِکٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ

سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ابوزرعہ ہرم بن عمرو بن جریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لِجَرِیْرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ

میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر (تاکہ میری بات سنیں) پھر فرمایا لوگو میرے

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ

بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ ہم سے محمد بن مثنی نے

الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ

بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے

اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ

انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا جس حال

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِّنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثَۃٌ

پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے ف۲ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں تین

مُتَوَالِیَاتٍ ذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی

مہینے حرام ہیں ذی قعدہ ذی حجہ محرم چوتھا مہینہ مضر کا رجب ہے ف۳ جو جمادی الاخرے اور

وَشَعْبَانَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ

شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش ہو رہے

بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ ذُو الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

نام بیان کریں گے پھر فرمایا کیا یہ ذی حجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ذی حجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا اچھا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ

اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی

اور اسکا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کریں گے پھر فرمایا کیا یہ وہی شہر (مکہ) نہیں

قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ

پھر فرمایا اچھا یہ دن کونسا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے اُس کے بعد خاموش ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس

اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى

دن کا اور کوئی نام رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہمنے عرض کیا بیشک یہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے آپ نے فرمایا (تو اب سن لو

ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اس کا اور کوئی نام رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ بلدہ نہیں ہے ہمنے عرض کیا بیشک یہ بلدہ ہے پھر آپ نے فرمایا (تو اب سن لو

اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَتْ بِالْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ

اس کا اور کوئی نام رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ حرام نہیں ہے ہمنے عرض کیا بیشک یہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا (تو اب سن لو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ

ابن سیرین کہا کہ تمہاری آبروئیں ایکدوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اس مہینے میں اور

هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ ضُلَّالًا

دیکھو تمکو ایک دن ضرور اپنے پروردگار پاس جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی بازپرس کریگا تو کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایکدوسرے کی گردنیں

يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ

مار کر (خون خرابے کرکے) گمراہ بنجاؤ سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں وہ یہ حدیث اُن لوگوں کو پہونچا دیں جو یہاں موجود نہیں

يُّبَلِّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُوْلُ

بتلائی ہے وہ پہونچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے پیغمبر صاحب

صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں نے خدا کا حکم تمکو پہونچا دیا دو بار یہ فرمایا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب

شِهَابٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ

سے انہوں نے کہا بعضے یہودی (لوگوں نے کہنے لگے اگر یہ آیت (سورہ مائدہ کی) یہ آیت ہم لوگوں پر اترتی تو ہم لوگ اُس دن کو عید (خوشی) کا

الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اَيُّ اٰيَةٍ فَقَالُوا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

دن ٹھیرا لیتے حضرت عمر رضہ نے پوچھا کونسی آیت انہوں نے کہا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ

نعمتی حضرت عمر نے کہا (عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے) میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

اتری یہ آیت اسوقت اتری جب آپ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھیرے ہوئے تھے (یعنی حجۃ الوداع میں) ۱۲ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ہم (بقیہ)

۸

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ

الوداع میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے ہم میں کسی نے تو عمرہ کی نیت کی کسی نے حج کی

بِحَجَّةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ

کسی نے دونوں کی (قران کیا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت کی نہی

فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ حَدَّثَنَا

جس نے صرف حج کی نیت کی تھی یا حج اور عمرہ دونوں کی (ایک ساتھ) اُس نے اُس وقت تک احرام نہیں کھولا جبتک دسویں تاریخ ذبح کی نہ آئی ہم

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے پھر یہی حدیث نقل کی ہم سے احمد بن یونس

ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (میں بیمار ہوگیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پوچھنے کے لیے آئے میں ایسا

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى

بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس درجہ پہونچ گئی ہے (اچھے ہونے کی امید نہیں رہی)

وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا

میں بہت مالدار ہوں اور ایک بیٹی (اور کنبہ) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں ہے میں اپنا دو تہائی مال (اللہ کی راہ میں) خیرات کر جاؤں آپ نے

قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ

فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا ہاں تہائی خیرات کر سکتا ہے تہائی بہت ہے اگر

تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ

تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اصل حقیقت تو

نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ

یہ ہے جو کچھ تو اللہ کی رضامندی کے لیے خرچ کرے اس پر تجھے ثواب ملیگا یہانتک کہ اُس لقمے پر بھی جو تو اپنے کے حکم پر جلنی کی نیت

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھی (دوسرے مہاجرین) آپ کے ساتھ مدینے چلے جائینگے اور میں پیچھے (مکہ میں) رہجاؤنگا آپ نے

تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ

اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا اُس پر تجھ کو ایک درجہ ملیگا تیرا درجہ بلند ہوگا اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور

حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ

تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں کو) نقصان پہونچے یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے

وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اُن کو ایڑیوں کے بل پیچھے مت لوٹا (اُنکی ہجرت نہ توڑ) مصیبت تو سعد بن خولہ پر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

پر رحم کرتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں مرگیا تھا ۱۲ مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انکو ابن عمر رضہ نے خبر دی کہ

أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر

حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

منڈایا ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم سے ابن

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

جریج نے کہا مجھ کو موسی بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انکو ابن عمر رضہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

وسلم اور آپ کے اصحاب نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعضے اصحاب نے قصر کیا (بال کترائے)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ

ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند امام لیث بن

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

سعد نے کہا کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا انکو عبد اللہ بن

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عباس رضہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر سوار اُس وقت آرہا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

سَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ

میں منیٰ میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے میرا گدھا تھوڑی صف کے آگے سے بھی کچھ

۱۰ ۷۸

بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

کیا پھر اس گدھے سے اتر کر صف میں شریک ہو گیا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ (وداع) میں اپنی سواری کو کیونکر چلاتے تھے انہوں نے کہا بیچ کی چال جب ذرا کشادہ پاتے تو دوڑانے ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

عبداللہ بن یزید خطمی سے ان کو ابوایوب خالد بن زید انصاری نے خبر دی انہوں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا بَابُ

کے ساتھ مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی باب

غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

جنگ تبوک کا بیان جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں ف۱ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ابواسامہ نے انہوں نے بُرید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابوبردہ سے انہوں نے (اپنے والد)

قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ

ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے جو غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانیوالے تھے سواری مانگنے کے

لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ

لیے جبکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھیوں

أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ

نے سواری مانگنے کے لیے مجھکو آپ پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمکو کوئی سواری دینے والا نہیں اتفاق سے آپ

وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اس وقت غصہ میں تھے مجھے معلوم نہیں تھا خیر میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا مجھ کو ایک رنج تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری

سَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ

نہیں دی دوسرا یہ رنج تھا کہیں میری سواری مانگنے سے آپ ناراض نہ ہو گئے ہوں ف۲

ف۱ غزوۂ تبوک کو غزوۂ عسرت اس لیے کہتے ہیں کہ اس جنگ میں صحابہ بہت تنگی اور تکلیف سے گرفتار ہوئے تھے سواری اور سامان بہت تھوڑا تھا اس جنگ میں صحابہ کو بڑی بڑی تکلیفیں پیش آئیں ہوئی بھوک کی وجہ سے پیڑ کے پتے کھانے پڑے اونٹ کو ذبح کر کے اس کا پیٹ کا پانی پینا پڑا اس لیے اس کو غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں باب حجۃ الوداع اور غزوۂ تبوک کا بیان شاید امام بخاری نے ایسا ہی کیا ہو لیکن کاتبوں نے مقدم مؤخر کر دیا ہو منہ

ف۲ سواری نہ دینے کا اتنا رنج

فرجعت الی اصحابی فاخبرتہم الذی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم
میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ کہہ دیا تھوڑی
البث الا سویعۃ اذ سمعت بلالا ینادی ای عبد اللہ بن قیس فاجبتہ
ہی دیر گذری تھی اتنے میں بلال رضؓ کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہے ہیں عبداللہ بن قیس میں گیا
فقال اجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فلما اتیتہ قال
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یاد فرمایا ہے جاؤ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا
خذ ھذین القرینین وھذین القرینین لستۃ ابعرۃ ابتاعھن حینئذ
یہ دو اونٹ کا جوڑا لے یہ جوڑا لے چھ اونٹ ف عنایت فرمائے آپ نے یہ اونٹ اسی وقت سعد بن
من سعد فانطلق بھن الی اصحابک فقل ان اللہ او قال ان رسول اللہ
عبادہ سے مول لیے تب فرمایا یہ (چھوں) اونٹ اپنے ساتھیوں پاس لیجا اُن سے کہہ کہ اللہ یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء فارکبوھن فانطلقت الیھم بھن
تم کو یہ اونٹ سواری کے لیے دیے ہیں ان پر سوار ہو میں اُن اونٹوں کو لیکر اپنے ساتھیوں پاس آیا
فقلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء ولکنی واللہ لا
اور اُن سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لیے تم کو دیے ہیں مگر میں تم کو چھوڑنے والا نہیں
ادعکم حتی ینطلق معی بعضکم الی من سمع مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد کہ میں تم کو سواری دینے والا نہیں
وسلم لا تظنوا انی حدثتکم شیئا لم یقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا ہو تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنے دل سے ایک بات تم سے کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی
فقالوا الی انک عندنا لمصدق ولنفعلن ما احببت فانطلق ابو موسی
انہوں نے کہا نہیں ہم کو تیری کچھ ضرورت نہیں ہم تجھ کو سچا سمجھتے ہیں مگر خیر تیرے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ بھیجتے ہیں ابو موسیٰ
بنفر منھم حتی اتوا الذین سمعوا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعہ
اُن میں سے کئی آدمیوں کو اپنے ساتھ لیکر چلے اور اُن لوگوں پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد سنا تھا کہ اول
ایاھم ثم اعطاءھم بعد فحدثوھم بمثل ما حدثتھم بہ ابو موسی حدثنا
آپ نے سواری دینے سے انکار کیا تھا پھر اُس کے بعد سواری عنایت فرمائی اُن لوگوں نے وہی بیان کیا جو ابو موسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا
مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیہ
مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے

ف آپ کو یہ خبر پہونچی مسلمانوں کو لشکر کی طیاری کا حکم دیا دیگر قحط اور تنگی مسلمانوں کو جہاد عثمان رضی سواد میں سامان

۱۲

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي

(سعد بن ابی وقاص رض) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لیجانے لگے ف آپ نے (مدینہ میں) حضرت علی کو اپنا جانشین مقرر کیا

فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

انہوں نے عرض کیا آپ مجھکو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں ف آپنے فرمایا علی تو اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسیٰ علیہ

إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ بُودَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا

صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا میں نے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا مجھکو ابن جریج نے خبر دی کہا میں نے

سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو صفوان بن یعلی بن امیہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ

کہا میں جنگ عسرت (یعنے غزوۂ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور یعلی کہتے تھے میں اپنے سب نیک عملوں میں اس عمل

الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي

کو (عمدہ) زیادہ بھروسے کے لائق سمجھتا ہوں عطاء نے کہا صفوان نے مجھکو خبر دی یعلے نے کہا اس لڑائی میں میرے ایک شخص کو

أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ

(جسکا نوکر کہا تھا اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اس نے کیا کیا ایک آدمی سے لڑا دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹا عطاء نے کہا صفوان

أَنَّهُمَا عَضَّ الْآخَرُ فَنَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ

کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس نے ہاتھ کاٹا خیر جس کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو

فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ

دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (قضیہ چکانے کو) آئے آپنے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی

قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ

عطاء نے کہا میں سمجھتا ہوں صفوان نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا

فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ تَقْضَمُهَا بَابُ ۷۹

تو اونٹ کی طرح اس کو چبا ڈالتا

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا

کعب بن مالک کا قصہ (جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) اور (سورۂ برأۃ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا وعلی الثلثۃ الذین خلفوا ف

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے باپ کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے

كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ

انہوں نے کہا میں نے کعب سے سنا وہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے

عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا صرف

غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتَبْ

غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا مگر جنگ بدر سے پیچھے رہ

اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ

جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے تشریف

حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ

لے گئے تھے (لڑائی کا ارادہ نہ تھا) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو اچانک بن وعدہ اور بن ٹھہراؤ بھڑا دیا (لڑائی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ

ہو گئی) اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا اور آنحضرتؐ کی مدد کرنے کا

اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ

مضبوط قول قرار کیا تھا مجھکو تو جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے اگرچہ بدر کا شہرہ لوگوں میں اس رات سے زیادہ ہے خیر میرا حال یہ گزرا

اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا

کہ غزوہ تبوک کے وقت میں خوب چاق و چست اور مالدار تھا جب آنحضرت کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا میرے پاس

اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ

سواری کی دو اونٹنیاں کبھی اکٹھا نہیں ہوئی تھیں اس جنگ کے وقت میرے پاس ایک چھوڑ دو اونٹنیاں سواری کے لیے موجود تھیں

وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے تو اس کو صاف نہیں بیان کرتے گول گول ایا

تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ

جب اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاق سے اس وقت سخت گرمی تھی اور سفر بھی دور دراز

سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ

رستہ مین نا آباد جنگل (بے آب و گیاہ) دشمن بے شمار (روم کے نصاری عرب کے نصاری) اس لیے آپنے مسلمانون سے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو

غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کو جایا چاہتے ہین) آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی (اور سفر) کا سامان درست کرلین ف خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ

ارادہ مسلمانون سے بیان کر دیا اس وقت مسلمانون کا شمار بہت تھا اور کوئی دفتر وغیرہ نہ تھا جس مین انکے نام محفوظ ہوتے ف کعب نے کہا کہ کوئی مسلمان

يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ وَغَزَا رَسُولُ

ایسا نہ تھا جو اس لڑائی مین غیر حاضر رہنا چاہتا مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اُس کا غیر حاضر رہنا آنحضرت صلعم کو اُس وقت تک معلوم نہ ہوگا جبتک اسکی بابت مین

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا اُس وقت قصد کیا جب میوون کا میوہ پک گیا تھا اور سایہ مین رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی مین

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ

خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ مسلمانون نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا مین بھی ہر صبح کو جاتا کہ سفر کا سامان طیار کرون

مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى

پر خالی لوٹ آتا کچھ طیاری نہ کرتا مین اپنے دل مین کہتا مین ہر وقت سامان طیار کر سکتا ہون (جلدی کیا ہے) اسی طرح دن گزرتے رہے یہانتک

بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ

کہ لوگون نے محنت مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان طیار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان ایک صبح کو روانہ ہو گئے

مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ

اُس وقت تک بھی مینے کوئی طیاری نہین کی تھی لیکن مینے اپنے دل مین کہا (آپ کو جانے دو) مین ایک یا دو دن مین سب طیاری کر کے آپ سے مل

فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ

جاؤنگا چنانچہ روانہ ہو گئے تو دوسری صبح کو مینے سامان طیار کرنا چاہا لیکن اس روز بھی خالی پھر آیا کوئی طیاری نہ کی پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی ہوا

رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ

خالی لوٹ آیا کوئی طیاری نہ کی میرا برابر یہی حال رہا کہ آج نکلتا ہون کل نکلتا ہون) اُدھر سب لوگ جلدی جلدی سفر کرتے دور نکل گئے ف میرا بھی بار

فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ

قصد ہوا مین بھی کوچ کروں اور اُن سے ملجاؤن کاش مین ایسا کرتا مگر تقدیر مین نہ تھا ف اب ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے

بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى

کے بعد مین (مدینہ مین) نکلتا اور پھر کر دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور تھے ضعیف ناتوان اس سے مجھ کو

ف توشہ اور سواری کا بھی انتظام کرلین ف کعب نے اپنا کسالہ مین اس جنگ مین اپنا کسالہ دس اونٹ سے زیادہ مسلمان تھے عالم نے اکہلیان مین نکالا کہ دس ہزار سے زائد تھے اور دس ہزار گھوڑے تھے اور منقول ہے کہ چالیس ہزار آدمی تھے اور دو فوج دو لاکھ آدمی بے شمار تھے اور دو فوج کو کہتے ہین

ف یہ کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مسلمان کی تعداد کوئی نہین جانتا تھا اور نہ کوئی اندازہ کر سکتا تھا اور نہ کوئی دفتر تھا جس مین انکے نام لکھے ہوتے

ف کعب نے کہا کہ کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو اس لڑائی مین غیر حاضر رہنا چاہتا مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اُس کا غیر حاضر رہنا آنحضرت صلعم کو اُس وقت تک معلوم نہ ہوگا جبتک اسکی بابت مین

ف خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا اُس وقت قصد کیا جب میوون کا میوہ پک گیا تھا اور سایہ مین رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی مین

ف کعب نے کہا کہ مینے اس لڑائی مین غیر حاضر رہنا چاہا تھا مگر

إِلَّا رَجُلًا مَعْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ

بہت رنجیدہ ہونا آنحضرت

يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہونچے تک مجھ کو یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہونچے تو ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے

فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ

آنحضرت نے فرمایا کعب بن مالک کہاں ہے بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنی حسن وجمال (یا لباس کی خوبی)

بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

پر اترا کر دیکھنا (آپکے ساتھ نہیں آیا) یہ سنکر معاذ بن جبل نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم تو اُس کو اچھا

عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ

آدمی (سچا مسلمان) سمجھتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے کعب بن مالک کہتے ہیں

فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ

جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے آرہے ہیں تو میرا غم تازہ ہوگیا (کہ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کروں وہ عذر

بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي

کروں) مجھکو یہ فکر ہوئی کہ اب کل آپ کے غصے سے کیونکر بچونگا میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا جب

فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ

یہ خبر آئی کہ آپ مدینہ کے قریب آن پہونچے اُس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے

وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَ

اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپ کے غصے سے بچنے والا نہیں ف۳ اب میں یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ

أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

دونگا غیر صبح کے وقت آپ مدینہ میں داخل ہوئے آپ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے

فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ

وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپنے مسجد میں دوگانہ ادا کیا) پھر لوگوں کو ملنے کے لیے بیٹھے اب جو جو منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں

فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا

نے آنا شروع کیا اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے قسمیں کھانے ایسے لوگ اسّی (۸۰) پر کچھ آدمی تھے

فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

آپنے ظاہر میں اُن کا عذر مان لیا اُن سے بیعت لی اُن کے واسطے دعا کی

وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ

اُن کے دلون کے بھید کو خدا پر رکھا سب کہتے ہین مین بھی آیا مینے جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے مگر جیسے غصہ مین کوئی آدمی مسکراتا ہے

قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ

پھر فرمایا آؤ مین گیا آپکے سامنے بیٹھ گیا آپ نے پوچھا کعب تو کیون پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی

قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ

مین نے عرض کیا بیشک اگر کسی دنیادار شخص کے سامنے مین اس وقت بیٹھا ہوتا

الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَ

تو باتین بناکر اُس کے غصے سے بچ جاتا مین خوش تقریر بھی ہون مگر خدا کی

اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ

قسم مین یہ سمجھتا ہون کہ اگر آج مین جھوٹ بولکر آپ کو خوش کرون تو کل اللہ تعالیٰ (اصل حقیقت کھولکر) ہر آپ کو مجھ پر

اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي

غصے کردیگا (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) مین سچ ہی کیون نہ بولون کہ آپ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کرینگے مگر آیندہ

لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَ

اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہیگی خدا کی قسم (مین سراسر قصوروار ہون) زور طاقت قوت دولت سب مین کوئی میرے

لَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

برابر نہ تھا اور مین یہ سب چیزین ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب نے

هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي

سچ سچ کہدیا کعب اب ایسا کر تو چلا جا جب تک اللہ تعالےٰ تیرے باب مین کوئی حکم نہ اتاری مین چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھکر میرے پیچھے

سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا

ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہمکو نہین معلوم نہین کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو تو نے اور لوگون کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے

وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَلَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیون نہ کردیا

بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ

اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لیے کافی ہوجاتی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ

وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے قسم خدا کی انکی باتون سے پھر میرے دل مین آیا آنحضرت ﷺ پاس لوٹ کر چلون

فَالْكَذِبُ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا

اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں بیٹھے اُن سے پوچھا اچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو انہوں

مِثْلَ مَا قُلْتُ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ

انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے اُن سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہاں ف۱ مجھ نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں

الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ

انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی ف۲ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے

شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور جن کے ساتھ رہنا مجھکو اچھا معلوم ہوا ف۳ غرض جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا (تو مجھکو تسلی ہو گئی) میں چلدیا آنحضرت صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ

اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا خاصکر ہم تینوں سے کہ کوئی بات نہ کرے اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے جھوٹے

فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي

بہانے کیے تھے) اُن کے لیے یہ حکم نہیں دیا اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا (کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی پہچانتا ہی نہ تھا) ایسا

أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا

غیر بچاس اپنا (اسی پریشان حالی میں) گذرے میرے دونوں ساتھی (مرارہ اور ہلال رض) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ

فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ

رہے اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کر کے) باہر نکلتا

نماز کی جماعت میں

فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ

شریک ہوتا بازاروں میں گھومتا رہتا مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا

وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھی آتا آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوتے میں آپ کو سلام

الصَّلٰوةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي

کرتا پھر مجھے شبہ ہوتا آپ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں پھر میں آپ کے قریب

قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلٰوتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ

کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپ کو دیکھتا آپ کیا کرتے ہیں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو

نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ

آپ منہ پھیر لیتے جب اسی طرح ایک مدت گذری (لوگوں کی) روگردانی دوبھر ہو گئی تو میں چلا اور ابو قتادہ

جدار حائط ابی قتادۃ وھو ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ

اپنے چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا اُس پر مجھکو بہت محبت تھی سینے اُس کو سلام کیا

فواللہ ما رد علی السلام فقلت یا ابا قتادۃ انشدک باللہ ھل تعلمنی احب

تو خدا کی قسم اُس نے سلام کا جواب تک نہ دیا ف۱ سینے کہا ابو قتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھکو اللہ اور اُس کے رسول کا ہوا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں)

اللہ ورسولہ فسکت ففعدت لہ فنشدتہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ

جب بھی اُس نے جواب نہ دیا سینے پھر قسم دیکر دوبارہ بھی کہا لیکن جواب ندارد پھر تیسری بار قسم دیکر ویسی کہا تو اُس نے یہ کہا

فقال اللہ ورسولہ اعلم ففاضت عیناای وتولیت حتی تسورت الجدار

اللہ اور رسول خوب جانتے ہین ف۲ بس اُس وقت تو مجھسے رہا نہ گیا میری آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہان سے جلد یا

فبینا انا امشی بسوق المدینۃ اذا نبطی ممن قدم

مین ایک بار مدینہ کے بازار مین جارہا تھا اتنے مین ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا جو مدینہ مین

بالطعام یبیعہ بالمدینۃ یقول من یدل علی کعب بن مالک فطفق الناس

اناج بیچنے لایا تھا وہ کہہ رہا تھا لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ لوگون نے میری طرف

یشیرون لہ حتی اذا جاءنی دفع الی کتابا من ملک غسان فاذا فیہ اما

اشارہ کیا اُس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھکو دیا مضمون یہ تھا مجھکو یہ خبر پہونچی

بعد فانہ قد بلغنی ان صاحبک قد جفاک ولم یجعلک اللہ بدار ھوان ولا

ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے اور تعالی نے تم کو ایسا ذلیل نہین بنایا ہے

مضیعۃ فالحق بنا نواسک فقلت لما قرأتھا وھذا ایضا من البلاء

نہ بیکار (ہم

تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگون ہی سے آکر ملجاؤ ہم تمہاری خاطر مدارات بخوبی کرینگے مین نے جب خط پڑھا تو (اپنے دل مین کہنے لگا) یہ ایک دوسری بلا ہے

فتیممت بھا التنور فسجرتہ بھا حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من الخمسین

ف۳ سینے وہ خط لیکر آگ کے تندور مین جھونک دیا ف۴ ابھی پچاس راتون مین سے چالیس راتین گذرین تھین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

اذا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ

پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے

علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک فقلت اطلقھا ام ماذا افعل قال لا

تم اپنی جورو (عیرہ نیت) جیسے ہے ہی الگ رہو سینے پوچھا کیا اُسکو طلاق دیدون یا کیا کرون اُس نے کہا نہین

بل اعتزلھا ولا تقربھا وارسل الی صاحبی مثل ذلک فقلت لامراتی الحقی

اُس سے الگ رہو صحبت وغیرہ نہ کرو میرے دونون ساتھیون کو بھی یہی حکم کیا آخر مین نے اپنی جورو سے کہدیا نیک بخت تو اپنے

بِأَهْلِكَ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتْ

کہنے والوں میں چلی جا وہیں رہ جب تک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعبؓ نے کہا ہلال بن ابی امیہ کی جورو

امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

(خولہ بنت عاصم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال

اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ

ابن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا بیکس ہے اگر میں اس کا کام کاج کرتی رہوں تو کیا آپ اسکو برا سمجھتے ہیں آپ نے

قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبَكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ

فرمایا نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے

يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ

واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو رہا ہے آجتک وہ اسی حال میں ہے کعبؓ نے کہا مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں نے کہا تم بھی اگر

اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ

اپنی جورو کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگو (کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو سنا ہے جیسے آنحضرت صلعم نے

هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تو کو بھی اجازت دینگے) کعبؓ نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ مجھکو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمائینگے (اجازت دینگے یا نہ دینگے) میں جوان آدمی ہوں

اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمُلَتْ

(ہلال کیطرح ضعیف اور ناتوان نہیں ہوں) غرض اسکے بعد دس راتیں اور گذریں اب پچاس راتیں پوری ہوگئیں اس

لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا

وقت سے جب آپ نے لوگوں کو ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرما دی تھی پچاسویں رات کی صبح کو

فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا

جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا

فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ

تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (وضاقت علیہم انفسہم) میرا دل تنگ (زندگی بتنگ) ہو رہا تھا اور میں

الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ

اتنی کشادہ ہونے پر بھی مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اتنے میں میں نے ایک پکارنیوالے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا

كتاب المغازي

۲۰

يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ

(یہ ابوبکر صدیق تھے) کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھکو یقین ہو گیا اب میری مشکل دور ہوئی اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا اب لوگ خوشخبری دینے کو میرے

يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ

پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا دوڑاتے ہوئے میرے پاس

مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي

آئے اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہونچ گئی

سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ

خبر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھکو پہونچی ف۱ میں نے (خوشی میں آکر) کپڑا دو کپڑے جو میرے پاس تھے وہ اتار کر اسکو پہنا دیے اس وقت

غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کپڑوں کی قسم سے یہ میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابوقتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ

رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو

تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہونچا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى

ہیں لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھ کر دوڑ کر آ اٹھے اور مصافحہ

صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أُنْسَاهَا

کیا مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھکر مجھکو مبارکباد نہیں دی ف۲ میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

والا نہیں کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا سینے دیکھا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ

آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو مبارک

يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ

جو تجھ پر سب دنوں میں بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی

ف۱ یعنی اس کی خبر نے پہنچایا ہے
ف۲ طلحہ اور کعب ان مالک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
یا آپ کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود معافی کا حکم اتارا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب
سَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ
خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہوجاتا ہم لوگ اس کو پہچان لیتے خیر جب
فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ
میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال خیرات کردوں
مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ
اللہ اور اللہ کے رسول کو دیدوں آپ نے فرمایا تھوڑا
عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا
مال اپنے لیے بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا بہت خوب خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں وہ رہنے دیتا ہوں (باقی سب
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا
خیرات کردیتا ہوں) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو سچ بولا یا اس وجہ سے کہ مجھکو نجات ملی اور میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ اب میں جیتے کبھی ہمیشہ سچ ہی
صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ
کہونگا کبھی جھوٹ نہیں بولنے کا خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اللہ نے سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا فضل کیا ہو
مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ
جتنا مجھ پر فضل کیا ہے جب سے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں سچ سچ عرض کردیا اس وقت سے
مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَّاِنِّيْ
آج کے دن تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھ کو اسید ہے
لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ اللہ تعالیٰ جیتے تک مجھ کو جھوٹ سے محفوظ رکھیگا اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی یہ آیت اتاری لقد
لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ فَوَاللّٰهِ
تاب اللہ علی النبی والمہاجرین وکونوا مع الصادقین تک خدا کی قسم میں
مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ
تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ
مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ
اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجھکو سچ بولنے کی توفیق دی اور جھوٹ سے بچایا اگر میں جھوٹ بولتا تو

انتہا پارہ ۲۱

كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَّا قَالَ

دوسرے لوگوں (منافقوں) کی طرح تباہ ہو جاتا جیسے وہ تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُن جھوٹوں کے لیے بہت بُرا لفظ اُتارا کہ ویسا بُرا

لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ

کسی کے لیے نہیں اُتارا فرمایا اب جب تم لوٹ کر آئے تو یہ لوگ اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھائینگے اخیر آیت فان اللہ

اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ

لا یرضی عن القوم الفاسقین تک کعب نے کہا ہم تینوں آدمیوں کا حکم ملتوی رکھا گیا اور اُن لوگوں کا مقدمہ

اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ

جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں تھیں فیصل ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ

فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى

وسلم نے اُن سے بیعت لی اُن کے واسطے دعا کی اور ہمارے مقدمہ کو ڈھیل میں ڈالدیا اُس وقت تک کہ

قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ

اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم اُتارا اور اس آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا میں خلفوا سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی

ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ

رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈالدیے گئے یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب ہے کہ اُن لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں نے

لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ بَاب ۸۰

قسمیں کھا کر اپنے عذر بیان کیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے عذر قبول کر لیے باب

۸۰ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر

سَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا

پر سے گذرے (آپ تبوک کو جا رہے تھے) تو (لوگوں سے) فرمایا ان ظالموں کی (اجڑی) اوبار میں تم مت جاؤ ایسا نہ ہو اُن کی طرح

اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ

تم پر بھی عذاب اترے اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ پھر آپ نے اپنا سر چھپا لیا اور جلدی سے اس وادی کو

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ

اللہ علیہ وسلم نے حجر والوں (یعنی قوم ثمود) کے حق میں فرمایا ان ظالموں کے (گھروں) پاس مت جاؤ

إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ بَابٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

مگر روتے ہوئے جاؤ تو خیر ایسا نہ ہو تم پر بھی وہی عذاب اترے جو اُن پر اترا تھا باب ف ہم سے یحیٰی بن بکیر نے

ابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ

بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى

جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي

کو تشریف لے گئے میں آپ پر پانی ڈالنے کے لیے کھڑا ہوا عروہ نے کہا میں سمجھتا ہوں مغیرہ نے یہ قصہ جنگ تبوک کا بیان

غَزْوَةِ تَبُوكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا

کیا خیر آپ نے منہ دھویا اور ہاتھ دھونا چاہے توجہ کی آستین تنگ تھی آپ نے جبے کے

مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے پھر انکو دھویا پھر موزوں پر مسح کیا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحیٰی مازنی نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے

قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى

انہوں نے کہا ہم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے

الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةٌ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ حَدَّثَنَا

فرمایا یہ طابہ (مدینہ کا نام ہے) آن پہنچا اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہونچے

فَقَالَ اِنِّیْ بِالْمَدِیْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ

تو فرمایا بعضے لوگ مدینہ میں ایسے ہیں جو ہر رستہ اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ رہے (اُن کے دل تمہارے ساتھ تھے)

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینے میں رہ کر آپ نے فرمایا ہاں مدینہ میں رہ کر وہ عذر سے رہ گئے تھے ف

٦٢ بَابُ کِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا ف

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح

شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ابن شہاب سے کہا مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انکو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِهٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ

عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو ایک خط دے کر کسریٰ کے پاس بھیجا ف آپ

فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا

نے عبد اللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط بحرین کے رئیس (سندر بن ساوی) کو دینا (جو کسریٰ کا نائب تھا) بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کو

قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

بھیجا پڑھا اس مردود نے کیا کیا پڑھکر پھاڑ ڈالا ف زہری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

لشکر ایران والوں کے لیے بددعا کی آپ نے فرمایا یا الٰہی ایران والوں کو بالکل پھاڑ دے ف ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِی اللّٰهُ بِکَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا اب سے بعد جنگ جمل کے دن مجھکو اس بات سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا کِدْتُّ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِ الْجَمَلِ فَاُقَاتِلَ

ورنہ میں قریب تھا کہ جمل والوں کے ساتھ یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک ہو کر مسلمانوں

مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا

سے لڑتا ابوبکرہ نے کہا وہ بات یہ تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی (بوران

عَلَیْهِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ

بنت شیرویہ) کو تخت پر بٹھایا تو فرمایا بھلا وہ قوم کبھی بہبود پا سکتی ہے جو اپنا کام ایک (نادان) عورت کو سپرد کریں ف ہم سے علی بن

۲۵

عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ

عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا

اَذْكُرُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھ کو اب تک) یہ یاد ہے کہ (بچپنے میں) میں دوسرے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

لیے (جب آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آ رہے تھے) ف ایکبار سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں غلمان کے بجائے صبیان کا لفظ کہا ہے

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ اَذْكُرُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک

نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهٗ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گیا تھا جب آپ تبوک سے تشریف لا رہے تھے ف۳

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّكَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ زمر میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تجھ

مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَقَالَ

کو بھی مرنا ہے وہ بھی مرنے والے ہیں پھر تم سب (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے ف۴ اور یونس نے

يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زہری سے روایت کی ف۵ عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ

مرض موت میں یوں فرماتے تھے عائشہ مجھ کو اب تک اس زہر آلود بکری کا گوشت) کھانے کی تکلیف معلوم ہوتی ہے

الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ

جو خیبر میں میں نے کھایا تھا اب مجھکو معلوم ہوا اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ رہی ہے

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ

عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی سے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے انہوں نے کہا

سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ثُمَّ قَالَتْ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا پھر اس کے بعد وفات

لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

کہ آپ نے کوئی نماز ہم کو نہیں پڑھائی ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي

ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ مجھ کو اپنے پاس بٹھلایا کرتے

ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِّثْلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ

اس پر عبدالرحمن بن عوف کہنے لگے ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں آپ انکو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ حضرت عمر رضہ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے

حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

ہو (کہ میں ابن عباس کی کیوں تعظیم کرتا ہوں) پھر انہوں نے مجھ سے اس آیت کو پوچھا اذا جاء نصر اللہ والفتح

فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا

میں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو خبر کر دی (کہ اب آپکو پہنچ کر دینی فتح کا وقت آن پہنچا) حضرت عمر رضہ نے کہا

مَا تَعْلَمُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

تو تم سمجھے ۱۲ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے سعید بن

جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس کہتے تھے جمعرات کا دن (ہائے) جمعرات کا دن اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری

وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا

سخت ہو گئی آپ نے فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تمکو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا جاؤں تم اس پر چلو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے

وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ

حالانکہ پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا درست نہیں کوئی کہنے لگا کیا آپ (بیماری کی شدت سے) بڑبڑا رہے ہیں تم جاؤ اور پوچھو اور لگے آپ سے پوچھنے

عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِّيْ اِلَيْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلٰثٍ

آپ نے فرمایا جاؤ بھی میں جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو اور آپ نے زبانی تین باتوں کی وصیت کی

قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوٍ مِّمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ

فرمایا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے باہر کر دینا اور مشرک عرب میں نہ رہنے پائے اور ایلچی لوگوں کی اسی طرح خاطر کیا کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا

وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اور تیسری بات ابن عباس نے (یا سعید نے) بیان نہیں کی یا سعید بن جبیر نے (یا سلیمان نے) کہا میں تیسری بات بھول گیا ۱۲ ہم سے علی بن عبداللہ نے

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ

عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے

۲۷

ابن عباسؓ قال لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فقال

ابن عباس کہا انہون نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی اُس وقت گھر مین کئی صحابہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال بعضھم

ادھر آؤ مین تمکو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا دے دیتا ہون تم اُس پر چلتے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یہ سنکر کوئی (حضرت عمرؓ)

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد غلبہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا

کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو بیماری کی سختی ہو رہی ہے اور تم لوگون پاس قرآن (اسمہ کی کتاب) موجود ہے بھلو

کتاب اللہ فاختلف اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا یکتب لکم

اللہ کی کتاب بس کرنی ہے ف اب گھر والون مین جھگڑا ہونے لگا کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھوا لو اچھا ہے تم

کتابا لا تضلوا بعدہ ومنھم من یقول غیر ذلک فلما اکثروا اللغو والاختلاف

اُس پر چلو تو گمراہ نہ ہوگے کوئی اور کچھ کہتا تھا (کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہین) جب جھگڑا بہت ہوگیا بکواس ہونے لگی تو آپ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا قال عبید اللہ فکان یقول ابن

نے فرمایا چلو اٹھو عبید اللہ نے کہا ابن عباس رضؓ کہتے تھے

عباس ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصیبت والی مصیبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیک بیک اور

وبین ان یکتب لھم ذلک لکتاب لاختلافھم ولغطھم حدثنا یسرۃ

اختلاف کرکے یہ کتاب نہ لکھوانے ہم سے یسرہ

ابن صفوان بن جمیل اللخمی حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ

بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہون نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہون

عن عائشۃ رضؓ قالت دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ علیھا السلام فی

نے عروہ بن زبیر سے انہون نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری مین جس مین آپ

شکواہ الذی قبض فیہ فسارھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسارھا بشیء

کی وفات ہوئی حضرت فاطمہ زہراؓ کو یاد فرمایا اُن کے کان مین بات کی وہ رونے لگین پھر بلایا اور کان مین بات کی تو

فضحکت فسألنا عن ذلک فقالت سارنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

وہ ہنس دین ہمنے حضرت فاطمہؓ سے جب آپ کی وفات ہوگئی ہے اسکی وجہ پوچھی انہون نے کہا پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے

یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی

کان مین یہ فرمایا تھا کہ مین اس بیماری سے جسمین انتقال پاؤنگا پھر کان مین رو دی پھر کان مین مجھ سے فرمایا کہ مین آپ کے

اَوَّلُ اَهْلِهٖ يَتْبَعُهٗ فَضَحِكَتْ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

عورتوں میں سب سے پہلے آپ سے ملونگی تو میں ہنس دی ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَا يَمُوْتُ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں یہ سنا کرتی تھی

نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

کوئی پیغمبر جس وقت تک نہیں مرتا جب تک اسکو دار دنیا اور دار آخرت (یعنے دنیا میں رہنا یا اللہ

فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

کی طرف سے) کا اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے یا جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسکو اختیار کرے (یعنے دنیا میں اور رہنا) یا

الْاٰيَةَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ

آپ کی وفات کی بیماری میں سنا آپ کو دمسکا لگا (اوچھو ہوا) فرماتے تھے یا اللہ ان لوگوں کے ساتھ رکھ جن پر تو نے انعام فضل کیا (یعنے آخر آپ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِيْ

ف تک جب میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار ملا ف ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں

نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو

مَاتَ فِيْهِ جَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

فرماتے تھے یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنے پیغمبروں میں) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے زہری سے کہ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے تندرست

وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت میں اسکا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا

ثُمَّ يُخَيَّرُ اَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ

پھر اسکو اختیار نہیں دیا گیا جاتا ہے (دنیا میں) زندہ رہے جاہے آخرت کو اختیار کرے جب آنحضرت ۴ بیمار ہوئے آپ کا وقت آن پہونچا اور آپ کا سر

غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهٗ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي

تو آپ کو غش آگیا جب ہوش آیا تو ٹکٹکی لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (بیہقی ع)

الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ

اور جبرئیل اور اسرافیل کے ساتھ) اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آپ ہم لوگوں پاس رہنا گوارا نہیں کرینگے اور میں سمجھ گئی کہ آپ نے

يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ

جو حدیث صحت کی حالت میں فرمائی تھی اسی کا ظہور ہوا ف ہم سے محمد بن یحیے ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے صخر بن جویریہ

ف ایک حدیث میں ہے کہ دوسری بار آپ نے گمان کیا میں نے فرمایا کہ تو تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے یا اس امت کی عورتوں میں صاف دو معجزہ ہے کہ آپ کا ایک پیغمبر نہیں مرتا جب تک اسکو دو گھر نہ دکھلا دیئے جائیں صرف ایک گھر نہیں دیکھ لیتا آخرت کو اختیار کرتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ وفات کے وقت فرماتے تھے کہ آپ کے ساتھ رہنے والوں میں سے ہوں ف یعنی آپ کو بھی اختیار ملا تھا

الجامع الصحیح للبخاری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ

عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهٗ اِلٰى صَدْرِیْ وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

وسلم کو (مرض موت میں) میں اپنے سینے پر ٹیکا دیے تھے اتنے میں عبدالرحمن بن ابی بکر ایک

سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ

ہری مسواک لیے ہوئے آئے جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے آپ نے اپنی نگاہ اس مسواک پر لگادی

فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهٗ وَنَفَضْتُهٗ وَطَيَّبْتُهٗ ثُمَّ دَفَعْتُهٗ اِلَى النَّبِیِّ

میں نے وہ مسواک عبدالرحمن سے لیکر کاٹ کر (یا دانتوں سے چبا کر نرم کرکے) جھٹک کر پانی سے پاک صاف کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو دی آپ نے مسواک کی اور ایسی خوبی کے ساتھ کی کہ اس سے اچھی مسواک کرتے میں نے آپ

اُسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کو کبھی نہیں دیکھا پھر مسواک سے فارغ ہونے ہی کچھ دیر نہیں گزری

وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهٗ اَوْ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَضٰى وَكَانَتْ

کہ آپ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا پھر تین بار یہ فرمایا بلند رفیقوں کا ساتھ عنایت فرما اسکے بعد تمام

تَقُوْلُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہوگئے (انتقال فرمایا حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا ف۱ مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهٗ

کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے انہوں نے کہا آنحضرت

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ

صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر

بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ

دم کرتے ف۲ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے جب آپ موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو جینے

طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ كَانَ يَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِیِّ

پر سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا اور آپ کا ہاتھ لیکر آپ کے بدن پر پھیرنی (اس امید

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

سے کہ شاید آپ اچھے ہوجائیں) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے

۳۰

ابن مختار حدثنا هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير ان عائشة رضی
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے ان سے حضرت عائشہ رضی نے
اخبرته انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم واصغت اليه قبل ان يموت
انہوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی آپ اپنی پیٹھ کا
وهو مسند الی ظهره يقول اللهم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفيق ط
ٹیکا مجھ پر دیے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر مجھکو بلند رفیقوں سے ملا دے ف
حدثنا الصلت بن محمد حدثنا ابو عوانة عن هلال الوزان عن عروة
ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے ہلال بن ابی حمید وزان سے انہوں نے عروہ بن
ابن الزبير عن عائشة رضہ قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی
زبیر بن عوام سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یہ
لم يقم منه لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت عائشة
فرمایا اللہ یہود یوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنا لیا حضرت عائشہ رضہ نے کہا اگر یہ ڈر
لولا ذلك لابرز قبره خشی ان يتخذ مسجدا حدثنا سعيد بن عفير
نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو سجدہ بنا لینگے تو آپ کی قبر کھولدی جاتی ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا
قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقيل عن ابن شهاب قال اخبرنی عبيد
کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ
الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه
بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه وسلم واشتد به وجعه
(ام المومنین میمونہ کے گھر میں) بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی
استاذن ازواجه ان يمرض فی بيتی فاذن له فخرج وهو بين الرجلين
تو آپ نے اپنی (دوسری) بیبیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دی
تخط رجلاه فی الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر
آپ دو آدمیوں پر ایک عباس رضہ اور ایک اور شخص پر ٹیکا دیے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر تو لتی
قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذی قالت عائشة فقال لی عبد الله
عبیداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ کی یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضہ سے بیان کی انہوں نے کہا

ف حالانکہ اسی حال نے آپ کے سب گناہ اگلے اور پچھلے معاف کر دیے تھے مگر بشریت کی شان یہی ہے کہ اپنے

ف ہاں اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو سجدہ بنا لیں گے تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی

ابن عباس ھل تدری من الرجل الاٰخر الذی لم تسم عائشۃ قال قلت لا
تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھے — جن کا نام حضرت عائشہ رضہ نے نہیں لیا — میں نے کہا میں نہیں جانتا انہوں نے

قال ابن عباس ھو علی وکانت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحدث
کہا وہ حضرت علی رضہ تھے خیر — حضرت عائشہ رضہ یہ بیان — کرتی تھیں

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل بیتی واشتد بہ وجعہ قال
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — جب میرے حجرے — میں تشریف لائے اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے یہ

ھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوکیتھن لعلی اعھد الی الناس فاجلسناہ
حکم دیا سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں اور میرے اوپر بہاؤ شاید (مجھکو کچھ خفیف ہو اور میں لوگوں کو وصیت کر سکوں

فی مخضب لحفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم طفقنا نصب علیہ
حضرت عائشہ کہتی ہیں ہمنے آپ کو حضرت حفصہ رضہ کے ایک گنگال میں بٹھایا — اور یہ مشکیں آپ پر چھوڑنا — شروع — کیں

من تلک القرب حتی طفق یشیر الینا بیدہ ان قد فعلتن قالت ثم خرج
یہانتک کہ آپ نے اشارے سے فرمایا — بس کرو بس — پھر آپ لوگوں کی طرف — برآمد ہوئے

الی الناس فصلی لھم وخطبھم واخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ
انکو نماز پڑھائی اور وعظ سنایا ف زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن — عتبہ نے خبر دی — کہ

ان عائشۃ وعبد اللہ بن عباس رض قالا لما نزل برسول اللہ صلی اللہ علیہ
حضرت عائشہ رضہ اور عبد اللہ بن عباس رضہ نے کہا — جب آنحضرت صلی اللہ — علیہ وسلم پر بیماری آن

وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا عن وجھہ
پڑی تو آپ منہ کو — چادر سے چھپانے لگے جب (گرمی سے) گھبراتے تو منہ کو کھولدیتے — اور

وھو کذلک یقول لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
اسی حالت میں یوں فرمانے یہود و نصاری پر اللہ کی — لعنت انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو — مسجد بنالیا — آپ

مساجد یحذر ما صنعوا اخبرنی عبید اللہ ان عائشۃ قالت لقد راجعت
لوگوں کو اس (برے) کام سے ڈراتے تھے ف زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وما حملنی علی کثرۃ مراجعتہ
اللہ علیہ وسلم سے اس امر میں (یعنی ابوبکر صدیق رضہ کی امامت میں) جو تکرار کی — کئی بار معروض کیا — اس کی

الا انہ لم یقع فی قلبی ان یحب الناس بعدہ رجلا قام مقامہ ابدا ولا
وجہ یہ تھی میں یہ نہیں سمجھی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو کوئی آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھینگے — بلکہ

كنت أرى أنه لن يقوم أحد مقامه إلا تشاءم الناس به فأردت أن

ف یعنی ابوبکرؓ کی امامت کا قصہ ابوموسیٰ کی حدیث کو اسی باب میں اور ابن عمرؓ کی حدیث کو باب امامت میں اور ابن عباسؓ کی حدیث کو اسی باب میں خود امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

میں یہ سمجھتی کہ جو کوئی آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو منحوس (سبز قدم) سمجھیں گے اس لیے میں نے یہ چاہا کہ

يعدل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أبي بكر رواه ابن عمر وأبو موسى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو اس کلام سے (یعنے امامت سے) معاف رکھیں اس حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ اور ابوموسیٰ

وابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله بن يوسف

اشعری اور ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن عبد الرحمن بن القسيم عن

کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم

أبيه عن عائشة قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم وإنه لبين حاقنتي

ابن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں اور میری حاقنہ

وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم

کے بیچ میں انتقال فرمایا جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی تو کسی کے لیے موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی

حدثني إسحق أخبرنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة قال حدثني أبي

ف مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا مجھکو والد نے

عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري وكان

زہری سے کہا مجھکو عبداللہ بن کعب انصاری نے خبر دی ان کے والد کعب بن

كعب بن مالك أحد الثلاثة الذين تيب عليهم أن عبد الله بن عباس

مالک ان تین شخصوں میں تھے جنکو اللہ تعالیٰ نے (غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا گناہ) معاف کر دیا تھا (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) انکو عبداللہ بن

أخبره أن علي بن أبي طالب رض خرج من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

عباس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بیماری میں حضرت علی رضؓ آپ کے پاس سے

في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا أبا حسن كيف أصبح رسول

باہر نکلے لوگوں نے ان سے پوچھا ابوالحسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله صلى الله عليه وسلم فقال أصبح بحمد الله بارئا فأخذ بيده عباس

آج مزاج کیسا ہے انہوں نے کہا اسکا شکر آج تو مزاج بحال ہے یہ سنکر عباس رضؓ نے

ابن عبد المطلب فقال له أنت والله بعد ثلث عبد العصا وإني

حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام ہوگے ف اور میں تو

فَاللّٰهِ لَأَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا إِنِّي
قسم بخدا یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بیماری میں عنقریب گذر جائینگے
لَأَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
عبد المطلب کی اولاد کا منہ دیکھکر پہچان لیتا ہوں جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں دیکھو علی (بہتر یہ ہے) ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ
پاس چلیں (ابھی آپ زندہ ہیں) آپ سے پوچھ لیں آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں کو (یعنے بنی ہاشم کو) خلافت دیں تب
فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
کسکو خلیفہ کریں تو اسکو فرما جائینگے (وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہیگا) حضرت علی رضؓ نے کہا ایسا نہ ہو ہم آپ سے پوچھیں اور
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا
آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں پھر تو لوگ (قیامت تک) آپ کے بعد کبھی ہمکو خلیفہ نہیں بنانے کے ف اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
أَسْأَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کرنے کا ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضؓ أَنَّ
بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا
الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَاهُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ لَهُمْ لَمْ
دین مسلمان صبح کی نماز ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے اتنے میں وہ چونک کر
يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا مسلمانوں کو دیکھا
إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ صُفُوْفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ
وہ نماز میں صفیں باندھے (کھڑے) ہیں آپ مسکرا کر ہنسے (خوش ہوئے کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ حال دیکھکر ابوبکر الٹے پیروں کے ہٹ
لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى
پیچھے صف کے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہونا چاہتے ہیں
الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ
انس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر مسلمانوں کو تو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑنے ہی
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
کو تھے لیکن آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی نماز پوری کرو

اتموا صلاتكم ثم دخل الحجرة وارخى الستر حدثني محمد بن عبيد
کرو پھر حجرے کے اندر ہو گئے پردہ ڈال لیا مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا
حدثنا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد قال اخبرني ابن ابي مليكة ان
کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ
ابا عمرو ذكوان مولى عائشة اخبره ان عائشة كانت تقول ان من نعم الله
ابو عمرو ذکوان نے جو حضرت عائشہ کا غلام تھا اُن سے بیان کیا حضرت عائشہ کہتی تھیں اللہ کے احسانوں میں سے ایک احسان
علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي وبين سحري
مجھ پر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی وفات کے وقت آپ کا
ونحري وان الله جمع بين ريقي وريقه عند موته دخل علي عبد الرحمن
سر میری سینے اور دڈگی کے بیچ میں تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا ہوا یہ کہ عبدالرحمن بن ابی بکر
وبيده السواك وانا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته ينظر
ایک مسواک لیے ہوئے آئے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر ٹیکا دیے ہوئے تھی دیکھا آپ مسواک کو تک رہے ہیں
اليه وعرفت انه يحب السواك فقلت اخذ لك فاشار برأسه ان نعم
اور مجھ کو معلوم تھا آپ مسواک کو جیسا پسند کرتے ہیں سینے عرض کیا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں آپ نے اشارے سے فرمایا ہاں سینے
فتناولته فاشتد عليه وقلت ليينه لك فاشار برأسه ان نعم فليّنته
وہ مسواک (عبدالرحمن سے لیکر) آپ کو دی لیکن آپ پر بیماری کی سختی تھی ف۲ سینے کہا میں نرم کر دوں آپ کے لیے اشارے سے فرمایا ہاں سینے (چبا کر)
وبين يديه ركوة او علبة يشك عمر فيها ماء فجعل يدخل يديه في الماء
نرم کر دی آپ نے وہ مسواک دانتوں پر پھیری آپ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی تھی ف۳ آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور
فيمسح بهما وجهه يقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب
منہ پر پھیرتے فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں (بڑی) سختیاں ہوتی ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا
يده فجعل يقول في الرفيق الاعلى حتى قبض ومالت يده حدثنا اسمعيل
اور فرمایا یا اللہ (بلند رفیقوں میں (رکھ) یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی آپ کا ہاتھ گر گیا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے
قال حدثني سليمان بن بلال حدثنا هشام بن عروة اخبرني ابي عن عائشة
بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں انتقال فرمائے اس میں یوں پوچھتے تھے

يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَّ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ

کل میں کہاں ہونگا کل میں کہاں ہوگا آپ کا مطلب تھا کہ عائشہ رضہ کی باری کب آئیگی یہ حال دیکھکر (کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس رہنا پسند

شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ

کرتے ہیں) آپ کی بی بیوں نے آپ کو اجازت دی جہاں چاہیں وہاں ہیں آپ وفات تک حضرت عائشہ ہی کے پاس رہے حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں (اتفاق سے

الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي

آپ کی وفات جس دن ہوئی وہ دن میری باری کا تھا اللہ نے اس وقت آپ کی روح قبض کی جب آپ کا سر میری ہنسلی اور سینہ کے درمیان تھا

وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ

اور اللہ نے آپ کا اور میرا تھوک ملا دیا ہوا یہ کہ عبدالرحمن بن ابی بکر (میرے بھائی) ایک مسواک لیے ہوئے آئے جس کو

يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي

وہ اپنے دانتوں پر رگڑا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا میں (سمجھ گئی میں) نے کہا عبدالرحمن یہ مسواک

هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ

مجھکو دے انہوں نے دیدی میں نے اسکو تراش کر دانتوں سے چبایا (نرم کیا) پھر وہ مسواک

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے میرے سینے پر ٹیکا لگائے ہوئے دانتوں پر پھیری

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی

مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ

ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری

فِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تَعَوَّذُ بِهِ عَاءِ إِذَا مَرِضَ

کے دن میرے سینے اور دلگی کے بیچ میں وفات پائی اور ہم لوگوں کا قاعدہ تھا جب آپ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر اپنے اوپر پناہ مانگتے

فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّ عَبْدُ

میں نے آپکے لیے پناہ مانگنی شروع کی دیکھنے سوجودات سو نہیں پڑھ کر آپنے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا فرمایا (بلند رفیقوں میں (رکھ

الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبدالرحمن بن ابی بکر اور دہرا آنکھ کے ہاتھ میں ایک تازی ٹہنی تھی آپ نے اور دہر نگاہ ڈالی (یا میری طرف نگاہ کی)

وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا

میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے اس کو لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر

فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ

آپ کو دی آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں پر پھیرا پھر وہ مسواک مجھکو دیدینے کے وقت آپ کا ہاتھ گر گیا یا

أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ

مسواک آپکے ہاتھ سے گر پڑی اللہ تعالیٰ (کا فضل تھا اس نے) آپ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپ کا

يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ

تھوک ملا دیا ف ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ

شہاب سے کہا مجھکو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی) ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے

مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ

پر سوار اپنے گھر سے جو سنح میں تھا ف آ کے گھوڑے سے اتر کر مسجد میں گئے کسی سے بات نہیں کی سیدھے حجرے میں آگئے

عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعش کی) طرف گئے آپ کو ایک یمن کے کپڑے سے ڈھانپ دیا تھا

فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ

انہوں نے کپڑا اٹھایا پھر آپ کے اوپر اوندھے گر کر روئے بوسہ پا کہئے لگے میرے ماں باپ آپ پر صدقے

أُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ

اللہ تعالیٰ دو بار آپ کو نہیں مارنے کا ف بس ایک موت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لکھدی تھی (فرمایا) اپنا

مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

موت (وہ ہو چکی۔ زہری نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ

خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر) آپ کے پاس سے باہر نکلے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باہر کھڑے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے) ف

إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صلى الله

کے پاس جمع ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا (سنو لوگو) اما بعد تم میں جو کوئی (اگر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پوجا کرتا تھا

عليه وسلم فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا

(یہ سمجھتا تھا کہ وہ ہمیشہ رہیں گے کسی طرح کبھی مر نہ جائیں گے) تو محمد تو مر گئے (اس کا خیال غلط تھا) اور جو کوئی اللہ کا پوجا کرتا تھا اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے

تَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ

کبھی نہ مرے گا انہیں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں (سورہ آل عمران میں) فرمایا ہے محمد تو اور کچھ نہیں ف وہ اللہ کے ایک بھیجے ہوئے رسول ہیں ان سے پہلے بھی

الشاکرین وقال واللہ لکان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل ھذہ الایۃ حتی تلاھا
وسیجزی اللہ الشاکرین تک ابن عباس کہتے تھے (جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی) ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت اتاری
ابوبکر فتلقاھا منہ الناس کلھم فما سمعت بشرا من الناس الا یتلوھا فاخبرنی
ہے ابوبکرؓ نے پڑھی تو معلوم ہوا خیر یہ تو سب نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سیکھ لی اور جس کو دیکھو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا زہری نے کہا مجھ سے
سعید بن المسیب ان عمر قال واللہ ما ھو الا ان سمعت ابابکر تلاھا فعقرت
سعید بن مسیب نے بیان کیا حضرت عمرؓ کہتے تھے ایسا معلوم ہوا جیسے یہ آیت سنی ہی نہ تھی جب ابوبکرؓ نے پڑھی تو میں سنی اس وقت میں سہم گیا
حتی ما تقلنی رجلای وحتی اھویت الی الارض حین سمعتہ تلاھا ان
اور دہشت کے ماری میری ٹانگوں نہیں اٹھتے تھے میں زمین پر گر گیا جوں ہی میں نے ابوبکرؓ سے یہ آیت سنی اور مجھ کو معلوم ہوا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مات حدثنی عبد اللہ بن ابی شیبۃ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ف مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا
حدثنا یحیی بن سعید عن سفین عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ
کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسی بن ابی عائشہؓ سے انہوں نے عبید اللہ
ابن عبد اللہ بن عتبۃ عن عائشۃ وابن عباس ان ابابکر رض قبل النبی صلی
ابن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اللہ علیہ وسلم بعد موتہ حدثنا علی حدثنا یحیی وزاد قالت عائشۃ
وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے اور یہی حدیث نقل کی
لددناہ فی مرضہ فجعل یشیر الینا ان لا تلدونی فقلنا کراھیۃ المریض
کہ ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی جب آپ بیمار تھے آپ اشارہ سے منع کرنے لگے میری منہ میں دوا مت لگاؤ ہم سمجھے کہ آپکا منع کرنا ایسا
للدواء فلما افاق قال الم انھکم ان تلدونی قلنا کراھیۃ المریض للدواء
ہے ہر جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تمکو منع کرتا رہا کہ میری منہ میں دوا مت لگاؤ (لیکن تمنے نہ سنا) ہمنے کہا ہم سمجھے کہ آپکا منع کرنا ایسا ہی ہے
فقال لا یبقی احد فی البیت الا لد وانا انظر الا العباس فانہ لم یشھدکم
آپ نے فرمایا (اچھا تو اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے) گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے (ایک عباسؓ کو چھوڑ دو وہ ف۲ سو موجود نہ تھے)
رواہ ابن ابی الزناد عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی الزناد نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم حدثنا عبد اللہ بن محمد اخبرنا ازھر اخبرنا ابن عون عن ابراھیم
سے روایت کیا ہے ف۳ ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن عون نے

ف۱ الخ حضرت عائشہ سے روایت
ف۲ یہ ابن عباس کا قول ہے حضرت عائشہ سے موصول نہیں
ف۳ اس روایت کو ابن عون سے

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ
انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وفات کے

فَقَالَتْ مَنْ قَالَهٗ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَمُسْنِدَتُهٗ اِلٰى
انہوں نے کہا کون کہتا ہے میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیکا دیے ہوئی تھی

صَدْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ اَوْصٰى اِلٰى
آپ نے طشت منگوایا پھر ایک طرف جھک گئے اور انتقال فرمایا مجھ تک کو خبر نہ ہوئی علی کو کب وصی بنایا

عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن

ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضہ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ
ابی اوفی رضہ (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی بنایا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے پوچھا پھر لوگوں پر

عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْ اَمَرُوْا بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
وصیت کرنا کیسے فرض ہے یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی ہے پھر قتیبہ نے

حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ
بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهٗ
نہ اشرفی چھوڑیں نہ روپیہ نہ غلام نہ لونڈی ایک خچر تو

الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً
چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار چھوڑے اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر گئے تھے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا جب

ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی نے

وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ
یہ حال دیکھکر فرمایا ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن اس کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی جب آپ کی وفات

يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى
ہو گئی تو حضرت فاطمہ رضہ نے کہا کہ ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا ہائے باوا آپ جنۃ الفردوس میں ٹھکانا پایا ہائے باوا

جبرئیل تعزیہ فلما دفن قالت فاطمۃ علیہا السلام یا انس اطابت انفسکم
میں جبرئیل کو آپ کی موت کی خبر سنائی ہوں ف۱ جب آپ دفنا دیے جا چکے تو حضرت فاطمہ رضہ نے انس سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا

ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب باب اخر ما تکلم
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو ف۲ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بشر بن محمد حدثنا عبد اللہ قال یونس
وفات کے وقت آخری بات کہا تھی اُس کا بیان ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک نے کہا یونس نے کہا

قال الزہری اخبرنی سعید بن المسیب فی رجال من اہل العلم ان عائشۃ
زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے کئی عالموں کے سامنے (جیسے عروہ وغیرہ) یہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضہ کہتی تھیں

قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو صحیح انہ لم یقبض نبی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرماتے تھے کوئی پیغمبر اُس وقت تک نہیں مرا جب تک

حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر فلما نزل بہ ورأسہ علی فخذی غشی
اُس نے بہشت میں اپنا ٹھکانا دیکھ نہیں لیا اور اُس کو اختیار نہیں ملا ف۳ جب آنحضرت صلعم پر موت کی بیماری آئی آپ کا سر میری ران پر

علیہ ثم افاق فاشخص بصرہ الی سقف البیت ثم قال اللہم الرفیق
ہوش آیا تو آنکھیں چھت کی طرف لگا دیں فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں

الاعلی فقلت اذا لا یختارنا وعرفت انہ الحدیث الذی کان یحدثنا
رکھا اس وقت میں سمجھ گئی (آپ کو بھی اختیار دیا گیا لیکن) آپ نے ہم لوگوں پاس اور رہنا پسند نہیں کیا اور میں جان گئی کہ یہ اُسی حدیث کا

وہو صحیح قالت فکانت اخر کلمۃ تکلم بہا اللہم الرفیق الاعلی باب
مضمون ہے جو آپ نے حالت صحت میں فرمائی تھی ف۴ اور آخر کلام جو آپ نے کی یہ تھی یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ

باب

وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے انہوں

یحیی عن ابی سلمۃ عن عائشۃ وابن عباس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت

لبث بمکۃ عشر سنین ینزل علیہ القرآن وبالمدینۃ عشرا حدثنا
کے تیرہ برس بعد ف۵) دس برس مکہ میں رہے قرآن برابر اترتا رہا اسکے بعد (ہجرت کر کے) دس برس تک مدینہ میں رہے ہم سے

عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن
عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ

انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا

وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ بَابٌ حَدَّثَنَا

ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا ف باب ہم سے

قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض

قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے

قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی (ابو الشحم) کی پاس تیس صاع جو کے بدل گروی تھی ف

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رض فِي مَرَضِهِ الَّذِي

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زید کو جہاد کے لیے روانہ کرنا

تُوُفِّيَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ

ف ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے فضیل بن سلیمان سے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي

اسامہ کو لشکر کا سردار کیا اس پر لوگوں نے باتیں بنائیں ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا سنے سنا تم لوگ جو باتیں اسامہ کے بابت

أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کرتے ہو دیکھو اسامہ مجھکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ

ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا

ابن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کی طرف) ایک لشکر روانہ کیا

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار مقرر کیا (حالانکہ اس لشکر میں ابوبکر رض اور عمر رض بھی شریک تھے) لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا یہ سنکر آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ

صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو (تو کچھ تعجب نہیں) اس سے پہلے تم اسکے باپ کی سرداری میں بھی

مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ

طعنہ کر چکے ہو اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیارا تھا

إِلَيَّ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ بَابٌ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ

اُس کے بعد یہ اسامہ (اسکا بیٹا) سب لوگوں سے زیادہ مجھکو پیارا ہے ف باب ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان

أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ

کیا کہا مجھکو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھکو عمرو بن حارث نے اُنھوں نے عمرو بن ابی حبیب سے اُنھوں نے ابوالخیر مرثد سے اُنھوں نے

الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ

عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی رضہ سے ابوالخیر نے صنابحی سے پوچھا تمنے (مدینہ کو) کب ہجرت کی اُنھوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی نیت کے

فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَاقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

نکلے جب جحفہ میں پہونچے تو ایک سوار (نام نامعلوم) مدینہ سے آتا ہوا ملا ہمنے اُس سے پوچھا کیا خبر ہے اُس نے کہا پانچ روز ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ

ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے ابوالخیر نے کہا میں نے صنابحی سے پوچھا تمنے شبقدر کے باب میں بھی کچھ سُنا ہے اُنھوں نے

أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ

کہا ہاں بلال مؤذن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے وہ کہتے تھے شبقدر رمضان کے اخیر دہے کی ساتویں (سنا بیسویں) رات ہے

الْأَوَاخِرِ بَابُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہم سے عبداللہ بن رجاء نے

ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضہ

بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے اُنھوں نے ابواسحاق سے اُنھوں نے کہا میں نے زید بن ارقم رضہ سے پوچھا

كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کیے اُنھوں نے کہا سترہ میں نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ

علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے اُنھوں نے کہا اُنیس ف ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رضہ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

کہا ہم سے اسرائیل نے اُنھوں نے ابواسحاق سے کہا ہم سے براء ابن عازب رضہ نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا

وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کیے مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُهَيْلٍ

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنھوں نے کہیل سے

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیب) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

کتاب قرآن کی تفسیر کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بہت رحم والا مہربان ہے

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ

رحمٰن اور رحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں اور دونوں کا معنے ایک ہے یعنے مہربان رحم کرنیوالا جیسے علیم اور عالم (دونوں کا معنے ایک ہے)

وَالْعَالِمِ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ اُمَّ الْكِتَابِ اَنَّهٗ يُبْدَاُ بِكِتَابَتِهٖ

یعنے جاننیوالا) ف باب سورۂ فاتحہ کی تفسیر اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ مصحف میں سب سورتوں سے پہلے لکھی جاتی

فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَاُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا

ہے ف اور نماز میں بھی قرأت اسی سے شروع کی جاتی ہے الدین کا معنے بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا اسی سے (یہ مثل نکلی) ہے کما

تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ حَدَّثَنَا

تدین تدان (تو جیسے کرتا ہے ویسا بدلہ پائیگا) اور مجاہد نے کہا (سورۂ انفطار میں) کلا بل تکذبون بالدین (بلکہ تم دین کا معنے حساب کا جھٹلاتے ہو)

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہمسے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حبیب بن عبدالرحمن نے انہوں نے حفص بن عاصم

ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ

بن عمر بن خطاب سے انہوں نے ابو سعید بن معلی سے انہوں نے کہا میں مسجد (نبوی) میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ

کو بلایا میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا (جب نماز پڑھ چکا اس وقت آیا) میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے

فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَاُعَلِّمَنَّكَ

فرمایا کیا اللہ تعالی کا یہ ارشاد نہیں ہے (سورہ انفال میں) اللہ کا اور رسول کا حکم مانو جب رسول تمکو بلائے ف پھر آپ نے فرمایا میں سیکھ کے جاؤں

سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ

جانے سے پہلے میں تجھ کو ایک سورت بتلاؤنگا جو ساری سورتوں سے (اجر اور ثواب میں) بڑھ کر ہے اور میرا ہاتھ

بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ

تمام لیا جب آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تجھ کو ایک سورت بتلاؤنگا جو قرآن میں سب سورتوں

سُوْرَةُ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ

سے بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر رکعت میں اور دوبارہ پڑھی جاتی ہیں اور وہی ہے پوری وہ بڑا قرآن ہے جو

الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ بَابُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

مجھکو دیا گیا ف۱ باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان ف۲ ہم سے عبداللہ بن

ابْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ

یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے سنا انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم

فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ

آمین کہو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے مل جائیگا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے

۲ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

باب قولہ وعلم آدم الاسماء کلہا

سورۃ البقرہ کی تفسیر ف۳

سَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا

وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر ف۴ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے

قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا

قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا

یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا

آپ نے فرمایا قیامت کے دن ایسا ہوگا ایماندار (پریشان ہوکر) جمع ہونگے اور (صلاح و مشورہ کرکے) کہینگے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار

اِلٰی رَبِّنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَاَسْجَدَ

کے حضور میں کسی کی سفارش پہنچائیں تو سب علکر آدم علیہ السلام پاس آئینگے اور کہینگے آپ سب لوگوں کے باپ ہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا اور آپ کو

لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ

فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا پروردگار پاس ہماری کچھ سفارش کیجیے ہمکو اس مصیبت کی جگہ سے نکالکر آرام دیدے کہینگے میں

مَّكَانِنَا هٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ ذَنْۢبَهٗ فَیَسْتَحْیِیْ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ

اس لائق نہیں اور اپنا قصور یاد کرکے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے شرم کرینگے کہینگے تم لوگ نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں

ف۱ یعنی مجھکو یہ آیت اس طرح پڑھائی گئی ہے ف۲ اس پر الحاق ہے باب کی پہلی آیت سے ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا ترجمہ ہے ف۳ سورۃ بقرہ کی تفسیر کہنا درست ہے وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر کہنا درست نہیں اسماء کی تفسیر اس مناسبت سے ہے امام بخاری نے اس مسئلہ کو بیان بیان کیا ہے ف۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے سب چیزوں کے نام بتلائے تھے

رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ

جو زمین والوں کی طرف بھیجے گئے یہ لوگ نوح کے پاس جائینگے (اُن سے عرض کرینگے) وہ کہینگے میرا یہ مقصود نہیں اور اپنا یہ قصور بروردگار

سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ ائْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَهٗ

سے کہ وہ بات جا بنا جس کا علم نہیں یاد کرکے شرمندہ ہونگے کہیں گے تم ابراہیم کے خلیل (ابراہیم پیغمبر) پاس جاؤ یہ لوگ انکے پاس جائینگے

فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ

اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے (بھلا) میں اس لائق کہاں ہوں تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ ایسے (عزت والے) بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا

فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَبِّهٖ

آخر یہ لوگ اُن کے پاس جائینگے اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے (بھائی) میں اس لائق نہیں اور دنیا میں جو ایک ناحق خون ہو گیا تھا اُسکو یاد

فَيَقُوْلُ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ

اور کہینگے تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اُس کے رسول اُسکا کلمہ اُس کی روح ہیں یہ لوگ انکے پاس جائینگے اُن سے عرض کرینگے وہ کہینگے میں

هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ ایسے (عزت والے) بندے ہیں جن کے اگلے اور پچھلے قصور اللہ نے معاف

وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ

کردیے ہیں (آخر یہ سب لوگ (مجبور ہوکر) میرے پاس آئینگے میں اور وہاں سے چلکر پروردگار کے حضور میں حاضر ہونیکی اجازت چاہونگا مجھکو اجازت

وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ

ہی سجدے میں گر پڑونگا پروردگار جتنی دیر چاہیگا مجھکو سجدے میں پڑا رہنے دیگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اُٹھا اور بولنا (کہنا) چاہیں ہم دینگے اور

يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ

تیرا سر وہ ہم سینگے تیری سفارش ہم قبول کرینگے میں سر اُٹھا کر (پہلے اپنے مالک کی ایسی تعریف کرونگا جو وہ (اسوقت) مجھکو سکھا دیگا پھر

لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ اِلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَشْفَعُ

سفارش کی ایک حد مقرر کردیجائیگی میں اُن لوگوں کو بہشت میں پہونچا دونگا پھر لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤنگا پھر مالک کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑونگا ویسا

فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا

ہی حد مقرر کردیجائیگی میں اُن لوگوں کو بھی بہشت میں پہونچا دونگا پھر تیسری بار اپنے مالک کے پاس آؤنگا اور ایک حد مقرر ہوجائیگی اور عرض کرونگا

مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ

جو قرآن کے روسے دوزخ میں قید رہنے کا لائق ہیں اور جنکو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے (امام بخاری نے کہا قرآن کی روسے دوزخ میں قید رہنے سے

الْقُرْاٰنُ يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ

یہ مراد ہے جن کی شان میں نخلدین فیھا ابدا ہے اور واذا خلوا الی شیاطینھم کی تفسیر مجاہد نے کہا

أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ اللَّهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخُشَّعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

شیاطین سے آپس کی دوستی منافق اور مشرک یہ دین ف محیط بالکفرین کا سننے سے کافروں کو کہتا کہ بولا ہے ف علی الخشعین خاشعین سے مراد ہے کہ ایمان دار

قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةَ دِينٍ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ

ف بقوۃ یعنے اس پر عمل کر کے قوت سے ہی مراد ہے ابو العالیہ نے کہا مرض سے شک مراد ہے ف صبغۃ سے دین مراد ہے ف وما خلفہا یعنے ف اور پچھلے لوگوں کے

بَقِيَ لِلشِّيَةِ فِيهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكُمْ يُولُونَكُمْ أَلِيَّةٌ مَفْتُوحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ

لئے عبرت جو باقی رہے ف للشیۃ کا سننے اس میں سفیدی نہیں ابو العالیہ کے سوا اور کہا یسومونکم کا سننے تم پر ہمارتے ف الیۃ اور اسوۃ کسوۃ میں ہے الولایۃ کو فتحہ اور کسر

وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذْ كَسَرْتَ الْوَاوَ وَهِيَ الْإِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْجُيُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا قُومٌ فَادَّارَأْتُمْ

جس کے سننے سے ربوبیت معبودیت کی آواز اور کلمہ یہ کہ دونوں کسرہ کے سننے سے امارت ف والجیوب الجاموں کو لوگ کہا ہے یہاں کھانے والے لوگوں کو کہتے ہیں ف فادارأتم کا

اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوا فَانْقَلَبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ شَرَوْا بَاعُوا رَاعِنَا

سننے تم آپس میں جھگڑا کیا قتادہ نے کہا فباؤا لوٹے ف وقال قتادہ سے دوسرے شخص ابو عبیدہ نے کہا یستفتحون کے معنے دعا کرتے ہیں شروا کا سننے بیچا راعنا

مِنَ الرُّعُونَةِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْمُقُوا إِنْسَانًا قَالُوا رَاعِنَا لَا تَجْزِي لَا تُغْنِي ابْتَلَى اخْتَبَرَ خُطُوَاتِ

رعونت سے نکلا ہے عرب لوگ جب کسی کو احمق بنانا چاہتے کہتے راعنا ف لا تجزی کے کام نہ آئیگی ابتلی کا سننے آزمایا (جانچا) خطوات جمع

مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنَى آثَارُهُ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حَدَّثَنِي

ہے خطوہ کی پہلے فرد م باب فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون کی تفسیر ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن

اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ

مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون گناہ بڑا ہے فرمایا بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اور کسی کو اللہ کے برابر کر دے ف حالانکہ

خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ

اصح جو کو پیدا کیا میں نے کہا یہ تو بیشک بڑا گناہ ہے میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ کھانا نہ ملنا پڑیگا میں نے پوچھا

أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ

پھر کونسا گناہ فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے باب وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم کی تفسیر

الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ وَقَالَ

المن والسلوی کلوا من طیبت ما رزقنکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون کی تفسیر مجاہد نے کہا

مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوَى الطَّيْرُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

من ایک درخت کا گوند ہے اور سلوی ایک پرندہ تناف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ

انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی (جو خود رو ہوتی ہے) من کی قسم میں سے ہے اور

مَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بَابٌ وَقَوْلُهُ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ

اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے باب و اذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ فکلوا منہا حیث شئتم (رغدا اقر

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نُغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ

ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین کی تفسیر رغدا کھانے اچھی طرح فراغت سے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ

مجھ سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا

نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا شہر کے دروازے میں جھک کر گھسیں اور زبان سے کہتے

حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ بَابٌ وَقَوْلُهُ عَزَّ

حطۃ تو وہ داخل ہوئے گھسٹتے ہوئے اپنے سرینوں پر پھر بدل گئے انہوں نے کیا کیا چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے گئے اور حطۃ کر بجائے حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی کے اندر) کہہ کر گئے (باب

كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرٌ وَمِيكٌ وَسْرَافٌ عَبْدٌ إِيلُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

من کان عدوا لجبریل کی تفسیر عکرمہ نے کہا جبر اور میک اور سراف ان تینوں لفظوں کا معنی بندہ اور ایل (عبری زبان میں) اللہ کو کہتے ہیں ف

اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے بڑے

سَلَامٍ بِنُدُوَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاس میں تشریف لانے کی اس وقت خبر سنی جب وہ باغ کا میوہ چن رہے تھے وہ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا

علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں ایسی پوچھتا ہوں جنکو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں بتلا سکتا بھلا قیامت کی پہلی نشانی

أَوَّلُ طَعَامٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا

کیا ہے اور بہشتی لوگ پہلے کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ باپ یا ماں سے صورت میں کیوں ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جبریل نے یہ باتیں

قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

مجھ سے بیان کیں عبداللہ بن سلام نے کہا جبریل کو جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عبداللہ بن سلام نے کہا وہ تو فرشتوں میں یہودیوں کا دشمن ہے ف۳ اس وقت

لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ فَأَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ

جبریل فانہ نزلہ علی قلبک پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کو

الی المغرب وا ما اول طعام اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل
بجائیگی ف اور بہلا کہا نا جو بہشتیوں کو ملیگا وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا اور جو بیرہ کا پانی عورت
ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المرءة نزعت قال اشهد ان لا اله الا
کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوجاتا
الله واشهد انك رسول الله يا رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان
اور میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ یہودی بڑے بہتری لوگ ہیں آپ ان سے پہلے میرا حال پوچھیں اس سے پہلے
يعلموا باسلامي قبل ان تسالهم بهتوني فجاءت اليهود فقال النبي صلى
پوچھنے سے پہلے اگر معلوم ہوجائیگا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں تب تو مجھ پر بہتان لگائینگے ف اور یہودی لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آگئے آپ نے
الله عليه وسلم اي رجل عبد الله فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا
ان سے پوچھا عبد اللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسا شخص ہے انہوں نے کہا بہت اچھا ہے کا بیٹا ہمارا سردار اور
وابن سيدنا قال ارايتم ان اسلم عبد الله بن سلام فقالوا اعاذه الله من ذلك
سردار کا بیٹا آپ نے فرمایا دیکھو تو سہی اگر عبد اللہ مسلمان ہوجائے تو تم بھی اسلام قبول کروگے (وہ کہنے لگے خدا کی پناہ دے کہ ایسا کرے
فخرج عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا
مسلمان ہونے لگا اس وقت عبد اللہ باہر نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ سنتے ہی یہودی لوگوں سے
شرنا وابن شرنا وانتقصوه قال فهذا الذي كنت اخاف يا رسول الله
بات پلٹی، کہنے لگے عبد اللہ تو ہم لوگوں میں ایک ذلیل آدمی ہے ذلیل کا بیٹا (خدائی خوار) انکی برائی کرنے لگے عبد اللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ

باب قوله ما ننسخ من اية او ننسها حدثنا عمرو بن علي حدثنا

باب ما ننسخ من اٰية او ننسها کی تفسیر ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى حدثنا سفين عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال عمر
یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے
اقرؤنا ابي واقضانا علي وانا لندع من قول ابي وذاك ان ابيا يقول لا
ہم لوگوں میں ابی بن کعب قرآن کے بڑے قاری ہیں اور علی مرتضی سب سے عمدہ قاضی (و جج) ہیں اس پر بھی ہم ابی بن کعب کی ایک بات نہیں چھوڑتے وہ کہتے ہیں
ادع شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال الله تعالى
میں تو قرآن کی کسی آیت کی تلاوت نہ چھوڑوں گا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے
ما ننسخ من اية او ننسها باب وقالوا اتخذ الله ولدا سبحانه حدثنا

ف ابن منذر نے کہا ہے یہ یا بہلا قول ہے ف باب وقالوا اتخذ الله ولدا سبحانه کی تفسیر ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے انہوں نے کہا ہمسے نافع بن جبیر نے بیان کیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھکو جھٹلایا اور

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا

یہ اسکو نہیں چاہیے تھا اور آدمی نے مجھکو گالی دی اور یہ اسکو نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ ہے وہ کہتا ہے میں اسکو مرکر بعد دوبارہ

أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ

زندہ نہیں کرسکتا گالی دینا یہ ہے وہ کہتا ہے میری اولاد ہے حالانکہ اور میں اس سے پاک ہوں کہ کسی کو جورو یا بیٹا اور

صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مَثَابَةً

(سب کے سب بندے اور غلام ہیں) باب واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی کی تفسیر (اسی سورت میں) مثابۃ کا جو لفظ ہوا اسکا

يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

معنے مرجع یعنی لوٹنے کی جگہ ف۱ اسی سے ہے یثوبون یعنے لوٹتے ہیں ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض

قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ

سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض کہتے تھے میری رائے تین باتوں میں اللہ کے حکم کے موافق پڑی یا اللہ تعالیٰ تین باتوں میں میری رائے کے موافق حکم کیا پہلی یہ کہ میں نے

اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ

اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیجیے تو بہت اچھا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ یہ آیت اتاری واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے اور دوسری یہ کہ میں نے عرض کیا

الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں (یعنے اپنی بی بیوں) کو پردہ کرنیکا حکم دیجیے تو مناسب ہوگا اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتاری (تیسری یہ کہ)

قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ

مجھکو خبر پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی پر اعتبے ہیں میں ان بی بیوں پاس گیا

عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبْدِلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ان سے کہا دیکھو تم (آنحضرت کو ناراض کرنے سے) باز آؤ نہیں تو اللہ تعالےٰ آپ کو تمہارے بدل تم سے بہتر

خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بی بیاں دیگا جب میں آپ کی ایک بی بی پاس گیا تو وہ بولیں اٹھیں عمر تمکو کیا ہوگیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَ مِنْهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ

علیہ وسلم ہمکو نصیحت نہیں کرسکتے جو تم نصیحت کرنے آئے (جاؤ اپنی نصیحت رہنے دو) اس وقت اللہ تعالیٰ یہ آیت اتاری عجب نہیں بی بی ہو اگر تم

أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

تو اللہ تمہاری بدل تم سے بہتر لی بیان اس کو عنایت فرمائے جو مسلمان ہوں اخیر آیت تک ابن ابی مریم نے کہا ہم کو

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ

یحیی بن ایوب خبر دی کہا مجھ کو حمید نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (پھر یہی حدیث بیان کی) ف باب ہے اللہ

إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کے قول ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی تفسیر

الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدَتُهَا قَاعِدٌ

قواعد کے معنے بنیادیں (ہیں) اسکا مفرد قاعدہ ہے اور (سورۂ نور میں) جو القواعد من النساء آیا ہے اسکا مفرد قاعد ہے ف۳

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ زَوْجَ النَّبِيِّ

عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر کے یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تجھے کیا معلوم نہیں تیری قوم

بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا

(قریش) نے جب کعبہ کو (اپنے وقت میں) بنایا تو ابراہیم کے بنیادوں سے اس کو چھوٹا کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو ابراہیم

عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

کی بنیادوں پر پورا کیوں نہیں کر دیتے آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا (مگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گذرا ہے) ف عبداللہ بن عمر رضی

عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث سنکر کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو بیشک

مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ

سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کونوں کا جو حطیم کے پاس ہیں بوسہ نہیں لیتے تھے

يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ بَابُ قَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا

کیونکہ وہ کونے اس مقام پر رہتے جہاں ابراہیم نے بنیاد رکھی تھی ف باب قولوا آمنا باللہ کے بیان میں

بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا

وما انزل الینا کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر رحمہ اللہ نے کہا ہم کو

عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ

علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا اہل کتاب

اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ

(یہودی لوگ) توراۃ شریف کو عبری زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں مسلمانوں کو سمجھاتے (معلوم نہیں ترجمہ

الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا

ہیں کیا کیا تصرف کرتے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا

تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اٰيَةَ بَاب قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ

یوں کہو امنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیۃ تک ف باب سیقول السفہاء من الناس

النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ

ما ولّٰہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا قل للہ المشرق والمغرب یہدی

مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ

من یشاء الی صراط مستقیم کی تفسیر ہم سے ابونعیم نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے سنا انہوں نے ابواسحق سے انہوں

الْبَرَآءِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ

نے براء بن عازب رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آکر) بیت المقدس کی طرف سولہ یا

شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ

سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے (حکم الٰہی کے منتظر تھے) ایک بار ایسا

صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلّٰهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ صَلّٰى

ہوا (قبلہ بدلتے ہی) آپ نے عصر کی نماز (خانہ کعبہ کی طرف) پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ (اسی طرف) نماز پڑھی ان میں سے ایک شخص

مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

دوسری مسجد والوں پر سے گذرا وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے اس شخص نے (نماز ہی میں) ان سے کہا خدا کو گواہ رکھ میں نے (ابھی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِيْ مَاتَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں گھوم گئے (نماز کا اعادہ نہیں کیا) اور ایسا

عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ

ہوا کہ قبلہ بدلنے سے پہلے بہت لوگ شہید ہو چکے تھے ف ہم لوگوں کو ان کے باب میں شبہ ہوا کہ ان کی نماز قبول ہوئی یا نہیں اس وقت

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم ف ۳

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

باب وكذلك جعلنكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم

عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَ

شهيدا کی تفسیر ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے جریر اور ابواسامہ نے اس روایت میں

اللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ

جریر نے جو الفاظ نقل کیے وہی بیان کیے گئے ہیں دونوں نے اعمش سے روایت کی انہوں نے ابوصالح سے ابواسامہ نے اعمش سے یوں

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ وَ

ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام بلائے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ

جائیں گے (پروردگار بلائیگا) وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں حوار شاد ہو بجالاؤں پروردگار فرمائیگا تو نے میرا حکم اپنی امت

فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ

اس وقت انکی امت والوں سے پوچھا جائیگا نوح نے تمکو میرا حکم پہونچایا یا نہیں (وہ کہینگے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) آیا ہی نہیں تب اللہ تعالیٰ نوح

لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَنَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ

سے کہیگا کہ تیرا گواہ ہو تو محمد اور انکی امت کو لوگ گواہ ہیں پھر امت کو لوگ گواہی دینگے کہ بیشک نوح نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہونچا دیا تھا اور پیغمبر

شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

اپنے حضرت محمد (تیرا گواہ بننیکے یہی معنے ہیں اس آیت کا وكذلك جعلنكم امة وسطا لتكونوا شهداء

شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ ؕ

على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا وسط کے معنے عادل ف۳ (بہتر)

بَابُ قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

باب وما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا لنعلم من يتبع الرسول

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا

ممن ينقلب على عقبيه وان كانت لكبيرة الا على الذين هدى الله وما

كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حَدَّثَنَا

كان الله ليضيع ايمانكم ان الله بالناس لرؤف رحيم کی تفسیر ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی

بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ اِذْ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ اُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ
انہوں نے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ
میں یہ حکم اتارا کہ آپ کعبے کی طرف منہ کریں تم بھی کعبے کی طرف منہ کرو یہ سنتے ہی وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے

بَابُ قَوْلِهٖ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ اِلٰى عَمَّا تَعْمَلُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ف باب قد نرى تقلب وجهك في السماء الآية کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلّٰى الْقِبْلَتَيْنِ
نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا اب کوئی صحابی میرے سوا باقی

غَيْرِيْ بَابُ قَوْلِهٖ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ
ہوئے ف باب ولئن اتيت الذين اوتوا الكتب بكل اية ما تبعوا قبلتك

اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ
الآیۃ کی تفسیر ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَآءَهُمْ
کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے

رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ
اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا آج رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور یہ حکم ہوا کہ

قُرْاٰنٌ وَّاُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَ وُجُوْهُ النَّاسِ اِلَى
آپ نماز میں کعبے کی طرف منہ کریں تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرو اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف

الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَى الْكَعْبَةِ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ
تھے انہوں نے گھوم کر کعبے کی طرف منہ کر لیا باب الذين اتيناهم الكتب

كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
يعرفونه كما يعرفون ابناءهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق الآية کی تفسیر

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ
ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ
عبداللہ بن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا کہنے لگا

ف ۱۲ منہ
صحیح بخاری کی کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ۱۲ منہ ف ۲
معلوم ہوا کہ انس رضؓ تمام صحابہ کے بعد مرے ابن عبدالبر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات کو قرآن اُترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا تم

الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرلو اُس وقت اُن کے منہ شام کی طرف تھے وہ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

باب ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم اللہ

جَمِيعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

جمیعا ان اللہ علی کل شیء قدیر کی تفسیر ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازب رضی سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے (مدینہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ

میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر آپ

صُرِفَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

نے کعبے کی طرف منہ کرلیا باب ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام

وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرَهُ تِلْقَاؤُهُ حَدَّثَنَا

وانہ للحق من ربک وما اللہ بغافل عما تعملون کی تفسیر شطرہ کے معنے طرف

مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ

کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی سے سنا وہ کہتے تھے ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن

فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا

بشر) آیا کہنے لگا آج رات کو قرآن اُترا اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوگیا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرلو۔ سنتے ہی وہ لوگ

كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ بَابُ قَوْلِهِ وَ

اسی حالت پر (جیسے نماز ہی میں گھوم گئے اور کعبے کی طرف منہ کرلیا اُس وقت ان لوگوں کا منہ شام کی طرف تھا باب و

مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ

من حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیثما کنتم الآیۃ

۵۴

وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دِينَارٍ

کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ

اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا

الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ

تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرو اس وقت ان کے منہ شام کی طرف تھے یہ سنتے ہی وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

باب ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح

عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عَلَامَاتُ

علیہ ان یطوف بھما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم کی تفسیر شعائر شعیرۃ کی جمع

وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي

ہے یعنے نشانیاں ف ابن عباسؓ نے کہا صفوان کا لفظ جو اس سورت میں ہے اس کا معنے پتھر ف بعضوں نے کہا صفوان سپاٹ

لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ حَدَّثَنَا

چکنے پتھر جن پر کچھ نہیں اگتا اسکا مفرد صفوانہ ہے جیسے صفا یہ بھی جمع ہے اس کا مفرد صفاۃ ہے ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے

لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ

حضرت عائشہؓ ام المومنین سے پوچھا اس وقت میں لڑکا کم سن تھا

قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ

جو قرآن شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو

اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ

ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں اس سے تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تب

بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ

بھی کوئی قباحت نہیں حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں یہ نہیں نکلتا اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر

ل یہ ابوعبیدہ کی تفسیر ہے ابن اثیر نے کہا شعائر دین کی نشانیوں کو کہتے ہیں اعمال اور مناسک حج

بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ

کوئی گناہ نہیں ہے ہوا یہ کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری وہ احرام میں مناۃ (بت) کا نام پکارتے یہ بت قدید

مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ

کے برابر رکھا ہوا تھا انصاری لوگ صفا مروہ کا پھیرا برا سمجھتے تھے ف۲ جب اسلام کا زمانہ آیا

الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس وقت یہ آیت اتری ان

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ

الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف

بِهِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ

بھما ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے کہا

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

میں نے انس بن مالک سے پوچھا صفا مروے کا پھیرا انہوں نے کہا ہم لوگ (شروع اسلام) میں یہ سمجھے کہ صفا مروہ کا پھیرا کرنا

فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ

اور ہم نے اس کو چھوڑ دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان الصفا والمروۃ الآیۃ

أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا إِضْدَادٌ

اخیر تک باب ومن الناس من یتخذ من دون اللہ کی تفسیر انداد ضد کی جمع ہے

وَاحِدُهَا نِدٌّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

یعنی مقابل والا (ہمسر) ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ

عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی اور میں (اپنی طرف سے) ایک بات اور کہتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی (مقابل والے) شریک کو پکارتا

وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور میں یہ کہتا ہوں جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی شریک کو نہ پکارتا ہو (یعنے توحید پر مرے) وہ جنت میں (ایک نہ

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عُفِيَ

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر۔ عذاب الیم تک کی تفسیر عفی کا معنے چھوڑ دیا

تَرَكَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

جائے ف ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے مجاہد سے

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ

سنا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) میں قصاص کا رواج تھا لیکن دیت کا دستور

الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى

نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے یہ ارشاد فرمایا مسلمانو تم پر ہیں جو لوگ مارے جائیں ان میں جان کے بدل جان کے حکم دیا جاتا

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ

ہے آزاد کے بدل آزاد قتل کیا جائے اور غلام کے بدل غلام اور عورت کے بدل عورت پھر جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا

فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

جائے یعنے قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائیں تو ان کو دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہیے

يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا

اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہیے یہ دیت کا حکم اللہ کی ایک تخفیف اور رحمت ہے یعنے اگلی لوگوں پر صرف قصاص کا حکم

كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَالْقَتْلُ بَعْدَ

تھا اور تمہارے لیے دیت بھی جائز رکھی گئی اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے یعنے دیت قبول کر لینے پر بھی قاتل کو قتل کرے اس کو

قَبُولِ الدِّيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ

تکلیف کا عذاب ہوگا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے اس سے انس نے

أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ حَدَّثَنَا

بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم کرتی ہے ف ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ

عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس کی پوپھی

عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا

ربیع بنت نضر نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا ربیع کے لوگوں نے اس سے معافی چاہی لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہیں

فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے قصاص کی درخواست کی آپ نے قصاص کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكْسَرُ

حکم دیدیا اس پر ربیع کے بھائی انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائیگا

ف ترجمہ مقتول کے وارث قتل عمد میں قصاص کا مطالبہ چھوڑ دیں اور دیت پر راضی ہو جائیں تو ان کو دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہیے اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہیے جو قاتل مقتول کے وارث کے راضی ہونے کے بعد بھی قتل کرے اس کو دردناک عذاب ہوگا

الکتاب التفسیر

کے ورثہ دیت پر راضی ہو جائیں تو قاتل کو قصاص سے کامل طور پر معافی ہو جاتی ہے

ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ أَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ایسا تو کبھی نہیں ہونیکا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے آپ نے فرمایا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
(انس نے کہا) اے کتاب تو قصاص کا حکم دے رہی ہے (قصاص ہونا ضرور ہے) پھر (خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ) اس لڑکی کے وارث
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اللہ کے کرم پر بھروسا کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُنکی قسم بھی کر دیتا ہے وہ باب یا یھا
آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝
الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کی تفسیر
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض
قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ
سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (آنحضرت صلے نے) فرمایا اب
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ
زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ
رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
فرض ہوئے تو یہ حکم ہوا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ
خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ اشعث بن قیس
الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ
ان کے پاس گئے وہ کھانا کھا رہے تھے (۱۲) اشعث نے کہا یہ دن تو عاشورے کا ہے (۱۲) عبداللہ نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اس دن
رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا آؤ کھانا کھاؤ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا
حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ يَوْمُ
کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا عاشورے کے

عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ

دن قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھا کرتے تھے

فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نُزِّلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ

جب مدینہ میں آپ تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے

الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ بَابُ قَوْلِهِ

اور عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا اب یہ قرار پایا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی نہ چاہے وہ نہ رکھے ف۱ باب

أَيَّامًا مَعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَ

ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و

عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ

علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ

وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ

وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر عطاء بن ابی رباح نے کہا ہر بیماری میں افطار کرنا (جیسے روزہ نہ رکھنا)

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلٰى

درست ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کسی بیماری کو خاص نہیں کیا اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا دودھ پلانے والی یا پیٹ والی

أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ

یا اپنے بچے کی جان کا ڈر ہو تو وہ افطار کریں پھر قضا کر لیں ف۲ لیکن بوڑھا ضعیف شخص جب روزہ نہ رکھ سکے (تو وہ فدیہ دے)

فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّأَفْطَرَ

انس بن مالک جب بہت بوڑھے ہو گئے تھے تو انہوں نے ایک سال یا دو سال (اپنی اخیر عمر میں) ہر دن ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلایا اور

قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

روزہ نہیں رکھا ف۳ اکثر لوگوں نے اس آیت میں یطیقونہ پڑھا ہے (اطاق یطیق سے) ف۴ مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو

زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى

زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ پڑھتے تھے

الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ

وعلی الذین یطوقونہ فدیۃ طعام مسکین ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے

هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ أَنْ يَّصُوْمَا فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ

یطوقونہ کے معنے طاقت نہیں رکھتے اُن کو روزے سے سخت تکلیف ہوتی ہے یعنی بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت جو روزہ نہیں رکھ سکتے

باقی ہے اس کا ذکر کتاب الصوم میں گذر چکا ف۱ کذا فی النسخ الصحیحۃ ف۲ یعنی جب روزہ رکھنے سے جان کا خوف نہ ہو ف۳ یعنی یطیقونہ کو بعض نے یطوقونہ پڑھا ہے ف۴ اس حدیث کو امام بخاری نے اسی اثر کو بیان کیا جس کو ابن راہویہ ان سے نقل کیا تھا اور ف۵ ان دونوں اثروں کو عبد بن حمید نے بھی روایت کیا ہے

كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ

کملا دین ف باب فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ کی تفسیر ہم سے عیاش بن ولید

ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ أَنَّهُ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے

قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ

یہ آیت یوں پڑھی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مساکین اور کہا یہ آیت منسوخ ہے ۲ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ

بکر بن مضر نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوع رضہ کے غلام

الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

تھے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین تو

كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

جس کا جی چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا اور بدلہ دیدیتا یہانتک کہ اسکے بعد والی آیت (فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اتری اور یہ آیت منسوخ

بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ بَابُ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ

ہوگئی امام بخاری نے کہا بکیر (جو یزید کے شاگرد تھے) یزید سے پہلے سنہ ہجری میں مرگئے ف۳ باب احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن

لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ

لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب

عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ حَدَّثَنَا

علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم تک کی تفسیر ہم سے

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ

عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن عثمان

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ

ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (شروع زمانہ میں) لوگ

رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

نہیں جاتے تھے اب بعض مردوں (عمر اور کعب) نے چوری چوری رات کو جماع کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری علم اللہ انکم کنتم

تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم باب وکلوا واشربوا حتی

تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم باب وکلوا واشربوا حتی

یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام

یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام

الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد الی قولہ تتقون لعلکم

الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد - یتقون تک کی تفسیر عاکف کا سامنے اقامت

القیم حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانۃ عن حصین عن الشعبی

کرنیوالا ف ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے

عن عدی قال اخذ عدی عقالا ابیض وعقالا اسود حتی کان بعض اللیل

انہوں نے عدی بن حاتم سے ف انہوں نے دو ڈور یا ان لے لین ایک سفید ایک کالی اور رات کو ان کو دیکھا تو دونوں

نظر فلم یستبینا فلما اصبح قال یا رسول اللہ جعلت تحت وسادتی قال ان

میں تمیز نہیں ہوئی (اس وقت تک کہا تے پیتے رہے) جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے تکیے کے نیچے دو ڈور یا ان کہ

وسادک لعریض ان کان الخیط الابیض والاسود تحت وسادتک ف

ق تیرا تکیہ تو بہت بڑا ہے کہ (صبح کی) سفید دھاری اور کالی دھاری اس کے تلے آگئی

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا جریر عن مطرف عن الشعبی عن عدی بن

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم

ابن حاتم رض قال قلت یا رسول اللہ ما الخیط الابیض من الخیط الاسود

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ص سے پوچھا آیت میں خیط ابیض اور خیط اسود سے کیا کالے اور

امھما الخیطان قال انک لعریض القفا ان ابصرت الخیطین ثم قال لا

سفید دھاگے مراد ہیں آپ نے فرمایا تو بھی (محجوب) بیوقوف آدمی ہے ف اگر (رات کو) یہ دھاگے دیکھا کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا وہ دھاگے

بل ھو سواد اللیل وبیاض النھار حدثنا ابن ابی مریم حدثنا ابو

مراد نہیں ہیں بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان

غسان محمد بن مطرف حدثنی ابو حازم عن سھل بن سعد قال وانزلت

محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا پہلے اتنی ہی آیت آتری

وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

تھی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ

اور من الفجر کا لفظ نہیں اترا تھا تو کئی لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے اپنے پاؤں میں ایک سفید

الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا

ایک کالا دھاگا باندھ لیتے اور رات کو برابر کھاتے پیتے رہتے جبتک ان دھاگوں میں تمیز نہ ہوتی اس

فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ بَابٌ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ

کے بعد اللہ تعالے نے یہ لفظ اتارا من الفجر تب انکو معلوم ہوا کہ کالا دھاگے سے رات اور سفید دھاگے سے دن مراد ہے باب ولیس البر

بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَ

بان تاتوا البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابها و

اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي

اتقوا الله لعلکم تفلحون کی تفسیر ہم سے عبید بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحٰق

إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ

سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں جب لوگ احرام باندھتے تو گھروں میں پشت کی طرف سے (چھت پر چڑھ کر)

فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى

آتے تھے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی و

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا بَابٌ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

اتوا البیوت من ابوابها باب وقاتلوهم حتی لا تکون فتنه ویکون الدین

لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

لله فان انتهوا فلا عدوان الا علی الظالمین کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ

عبد الوہاب نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب عبد اللہ بن زبیر کا فتنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ظالم نے حملہ کیا مکہ کا محاصرہ کیا تو دو شخص (علاء بن عرار اور حبان سلمی) انکے پاس آئے کہنے لگے تم دیکھتے ہو لوگ (آپس کی لڑائیوں سے) تباہ ہو گئے

وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ

اسے وقت میں نکلتے کیوں نہیں (اس فساد کو دفع کرو) انہوں نے کہا میں اس وجہ سے نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مسلمان بھائی کا خون کرنا حرام کیا ہے

اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ

فرمایا ہے اللہ نے اور لڑو یہانتک کہ فتنہ نہ رہے انہوں نے کہا ہم لوگ تو یہانتک لڑے کہ فتنہ یعنے شرک اور کفر باقی نہ رہا اور اسی کا سچا دین رہ گیا

لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ
اور تم لوگ اسلیے لڑتے ہو کہ فتنہ اور فساد پیدا ہو اور اسلام ضعیف ہو کافروں کو قوت ہو) اور خدا کے برخلاف دوسروں کا حکم سنا جائے عثمان
وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ فُلَانٌ وَّحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ
ابن صالح نے عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے اُنہوں نے کہا مجھ سے فلان شخص (عبداللہ بن لہیعہ ف) اور حیوہ بن شریح
عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا
نے بیان کیا اُنہوں نے بکر بن عمرو معافری سے اُن سے بکیر بن عبداللہ نے بیان کیا اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے کہا ایک شخص (حکیم)
اَتٰى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَّتَعْتَمِرَ عَامًا وَّ
عبداللہ بن عمر رضہ پاس آیا کہنے لگا ابوعبدالرحمن تم کو کیا ہوگیا ہے ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ اور
تَتْرُكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ
اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل چھوڑ دیا اور تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے جہاد کی کیسی فضیلت بیان کرکے اُسکی رغبت دلائی ہے اُنہوں نے
بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
کہا میری بھتیجے اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور رسول پر ایمان لانا پانچوں نمازیں ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا
وَاَدَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ
زکوٰۃ دینا خانہ کعبہ کا حج کرنا ف ۲ پھر وہ کہنے لگا اے عبدالرحمن بھتیے (سورہ حجرات کی) یہ آیت نہیں سنی اگر
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا
مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں میل جول کرا دو اگر ایک گروہ نہ مانے دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ
والے گروہ سے اُس وقت تک لڑو جبتک وہ اللہ کا حکم مان لے اور سورہ بقر میں یہ آیت اُن سے لڑو یہانتک کہ فتنہ نہ رہے عبداللہ بن عمر نے کہا ہم لوگ آنحضرت کے
قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ
تو کافر لوگ مسلمانوں کا دین خراب کرتے تھے کہیں مسلمانوں کو مار ڈالتے تھے کہیں تکلیف دیتے تھے ف ۳ یہانتک کہ مسلمان بہت ہوگئے
فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمٰنَ قَالَ اَمَّا عُثْمٰنُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا
فتنہ جاتا رہا پھر اُس شخص نے پوچھا اچھا یہ تو کہو علی اور عثمان رضہ کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے ف ۴ اُنہوں نے کہا عثمان کا تو صرف
عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ تَعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
اللہ نے تو معاف کردیا ف ۵ لیکن تم اس صحابی کو اچھا نہیں سمجھتے ف ۶ اب رہے حضرت علی رضہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ يَا بُنَيَّ
آپ کے داماد تھے اور اپنا ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یہ دیکھو اُن کا گھر (آنحضرت ص کے گھر سے ملا ہوا) ف باب

ف ۱ عبداللہ بن عمر کی حدیث صحیح بخاری کی سب سے بڑی حدیث ہے اور اس میں بہت سے مسائل ہیں اسلیے امام بخاری نے اسکی روایت جدا جدا بیان نہیں کی بلکہ جہاں جو ٹکڑا اُس باب کے مناسب تھا وہیں بیان کیا ہے ف ۲ یعنی ہم لوگ ہر سال حج کرتے ہیں اور ہر سال عمرہ بھی کرتے ہیں اور جہاد کو چھوڑ رکھا ہے ف ۳ یعنی ہم لوگ کافروں کی زیادتی سے ڈرتے تھے اب وہ زیادتی نہیں رہی ف ۴ یعنی عثمان رضہ کو تم اچھا سمجھتے ہو یا نہیں ف ۵ جنگ جمل میں عثمان رضہ کی مدد نہ کرنے کو ف ۶ یعنی علی رضہ کو برا سمجھتے ہو

کتاب التفسیر

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب

الْمُحْسِنِينَ التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا

المحسنین کی تفسیر تھلکہ اور ہلاک دونوں کے ایک معنے ہیں (یعنے تباہی) ہمسے اسحاق نے بیان کیا کہا ہمکو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا

شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا

ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا یہ آیت وانفقوا فی سبیل اللہ

تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ان کی راہ میں خرچ کرنے کے باب میں اتری ہے ف باب فمن کان منکم

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مریضا او بہ اذی من راسہ کی تفسیر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن

ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ

اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں اس مسجد میں بیٹھے کوفہ

عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ فَقَالَ

کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے ان سے یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام انہوں نے کہا لوگ

حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا

مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے ف اس وقت میرے سر میں اتنی جوئیں ہو گئیں تھیں (یعنے) مونہہ پر جوئیں گر رہی تھیں آپ نے فرمایا

كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ

میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ تجھ کو ایسی سخت تکلیف ہوا چاہتی کہ تو ایک بکری کا مقدور ہے پھر کہا نہیں آپ نے فرمایا تو تین روزے

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ

رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ہر مسکین کو آدھا صاع ہیوی یا اناج کا دے

وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ

اور اپنا سر منڈا ڈال کعب نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اتری مگر اسکا حکم تم سب لوگوں کے لیے عام ہے ف باب فمن تمتع

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا

بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ابو بکر عمران سے کہا ہم سے

أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ

ابو رجاء نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا تمتع کی آیت اللہ کی کتاب میں اتری

فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ

اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا (عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا) اور اسکے بعد کوئی آیت قرآن کی ایسی نہیں اتری

عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

منع کیا یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی (یا یہ کہ شخص مراد حضرت عمر ہیں) اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہنے لگے ف باب لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا

فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ

من ربکم کی تفسیر مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن

عَبَّاسٍ رضی قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

عباس رضی سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں پھر مسلمانوں نے (حج کے

فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا

موسم میں سودا گری کرنا برا سمجھا اس وقت یہ آیت اتری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم یعنے

مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ بَابُ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ حَدَّثَنَا

حج کے موسم میں اپنے مالک کا فضل ڈھونڈھنے (تجارت کرنے) میں کوئی گناہ نہیں ف باب ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے محمد بن خازم نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے

كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ

انہوں نے کہا قریش کے لوگ اور جو ان کے طریق پر چلتے تھے (عرفات کے بدل) مزدلفہ میں وقوف کرتے (ٹھیرا کرتے) ان لوگوں کو حمس کہتے تھے

وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى

باقی عرب لوگ عرفات کا وقوف کرتے جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ

وسلم کو یہ حکم دیا کہ عرفات جائیں وہاں ٹھیریں پھر وہاں سے لوٹ کر (مزدلفہ میں) آئیں ثم افیضوا من حیث

تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

افاض الناس سے یہی مراد ہے ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ

کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوُّفُ الرَّجُلِ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يُهِلَّ بِالْحَجِّ

ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا جو کوئی تمتع کرے عمرہ کرکے احرام کھولڈالے وہ جب تک حج کا احرام نہ باندھے بیت اللہ کا (نفل) طواف کرتا رہے

کتاب التفسیر

فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ

اور عرفات جانے کو سوار ہو تو (حجر کے بعد) جو قربانی ہو سکے وہ کرے اونٹ ہو یا گائے یا بکری ان تینوں میں سے جو

لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَيْ ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ

ہو سکے اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حجر کے دنوں میں رکھے عرفہ

ذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ

کے دن سے پہلے اگر اخیر روزہ عرفہ کے دن آجائے تب ابھی کوئی قباحت نہیں

عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ

خیر کہ سو چلکر عرفات کو جائے وہاں عصر کی نماز سے رات کی تاریکی ہونے تک ٹھہرے رہے

ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ

عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ لوٹیں اور سب لوگوں کے ساتھ رات مزدلفہ میں گذارے اور

ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَاذْكُرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصَبِّحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا

اللہ کی یاد اور تکبیر اور تہلیل بہت کرتا رہے صبح ہونے تک صبح کو لوگوں

فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ

کے ساتھ مزدلفہ سے (منا کو) لوٹے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم افیضوا من حیث افاض الناس و

النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَابُ قَوْلِهِ

استغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنی کنکریاں مارنے تک اسی طرح اللہ کی یاد اور تکبیر تہلیل کرتے رہو باب و

مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

منہم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی

النَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ

تفسیر ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر) یوں دعا کیا کرتے تھے اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بَابُ غَزْوِ وَهُوَ الدَّحْضُ الْخِصَامُ وَقَالَ

فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار باب وھو الدحض الخصام کی تفسیر اسی سورہ میں جو

عَطَاءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

وبھلاء الحرث والنسل ہم تو عطاء نے کہا نسل سے مراد جانور ہے قال ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے ابن جریج نے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَفَعَہٗ قَالَ بَعْضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے مرفوعاً روایت کی سب لوگوں میں اللہ کو وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو الد الخصم (بڑا ٹیڑھا جھگڑالو)

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ

عبداللہ بن الزبیر نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِہٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہی حدیث جو اوپر گذری) ف باب اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مثل

مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْہُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ اِلٰی قَرِیْبٍ حَدَّثَنَا

الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْہُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ کی تفسیر مجھ سے

اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا

یَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا

وہ کہتے تھے ابن عباس نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا

خَفِیْفَۃً ذَھَبَ بِھَا ھٰھُنَا وَتَلَا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی

تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی

نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ فَلَقِیْتُ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ

نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ف ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر سے ملا میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی

فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ مَعَاذَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا وَعَدَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ مِنْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا عَلِمَ

انہوں نے کہا حضرت عائشہ تو کبھی نہیں اللہ کی پناہ معہ پیغمبر نوجو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اس کو سمجھتے ہیں

اَنَّہٗ کَائِنٌ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَلٰکِنْ لَمْ یَزَلِ الْبَلَآءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰی خَافُوْٓا اَنْ یَّکُوْنَ

کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہوگا بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہی ہے (مدد آخر میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو انکی

مَنْ مَّعَھُمْ یُکَذِّبُوْنَھُمْ فَکَانَتْ تَقْرَؤُھَا وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا مُثَقَّلَۃً بَابُ حَلَائِلُ

امت کے لوگ ان کو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وظنوا انہم قد کذبوا تشدید سے باب

نِسَآئِکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمُ الْاٰیَۃَ حَدَّثَنَا

نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم کی تفسیر ہم سے

اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رضہ

باقی ہن ساہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہمکو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمر رضہ جب

إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے ایک دن قرآن سننے لیا وہ سورہ بقرہ زیادہ سے پورہ رہے تھے

حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ نَزَلَتْ فِي كَذَا

جب اس آیت پر پہونچے لنساؤکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس بارہ میں اتری میں نے کہا نہیں ابن عمر رضہ نے کہا فلاں فلاں بارہ

وَكَذَا ثُمَّ مَضَى ۞ وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي إِلَى حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

میں قبل ہر تلاوت کرنے کو اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر

عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ بِأَيِّهَا فِي ۞ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

سے انہوں نے کہا فاتوا حرثکم انی شئتم یہ ارادہ ہے کہ مرد عورت سے دبر میں جماع کرے ۞ اور اس حدیث کو محمد بن یحیی بن سعید قطان نے

أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری

ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رضہ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ

نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے یہود یوں کا خیال تھا کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے اسکے فرج میں جماع

وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى

کرے تو لڑکا بینگا پیدا ہوتا ہے اسپر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

شِئْتُمْ ۞ بَابُ ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ

۞ باب واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان

يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

ینکحن ازواجھن کی تفسیر ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ

ہم سے عباد بن رشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا

كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ ۞ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي

میری ایک بہن تھی اس کو (اسکے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا دوسری سند اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ

معقل بن یسار سے بیان کیا تیسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے

الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ

امام حسن بصری سے کہ معقل بن یسار کی بہن کو اُن کے خاوند نے طلاق دیا اور عدت گذرنے تک اسکو چھوڑ دیا رجعت نہیں کی اب عدت

عِدَّتَهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

گذر گئی اور طلاق بائن ہو گیا، تو پھر اس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا اگر عورت چاہتی ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوھن

بَابُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

باب والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن الربعۃ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ يَعْفُونَ يَعْفُونَ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ

اشھر وعشرا الآیۃ کی تفسیر یعفون کا معاف کردیں یعنی ہبہ کردیں بخشدیں ہم سے امیہ بن

ابْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ

بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے

الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیۃ

قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ

یہ آیت تو دوسری آیت عدہ سے منسوخ ہے ف۲ پھر تم نے اسکو مصحف میں کیوں لکھا یا چھوڑ کیوں نہ دیا حضرت عثمان نے کہا بھتیجے

شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ

اپنی جگہ سے بدلوں والذین (گو وہ منسوخ ہو گئی ہو) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شبل بن عباد

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ

نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا یہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیۃ کہ عورت آئندہ جب

هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ

(جاہلیت کے زمانہ کی طرح) یہ عدت خواہ مخواہ خاوند کے گھر میں کرنا ضروری ہو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ اتارا والذین یتوفون

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ

منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ

اگر عورتیں (چار مہینے دس دن کے بعد) اپنے خاوند کے گھر سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر وہ دستور کے موافق اپنے لیے کوئی

اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ

اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے لیے سات مہینے اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں ٹھیرے رہنا وصیت پر موقوف رکھا ہے مگر عورت کو

فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ

اختیار ہے چاہے خاوند کی وصیت کے موافق خاوند کے گھر میں (ایک سال پورا ہونے تک) رہے چاہے چار مہینے دس دن کے بعد نکل جائے اللہ تعالیٰ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ

فلا جناح علیکم کا یہی مراد ہے تو اصل عدت یعنی چار مہینے دس دن ہر حال میں عورت پر واجب ہے، شبل نے کہا ابن ابی نجیح نے مجاہد سے ایسا ہی

عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ

ابن ابی رباح نے کہا کہا ابن عباس نے کہا اس آیت (اس حکم کو منسوخ کر دیا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں پاس عدت کرے اس آیت کر روسے

شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ

عورت کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت کرے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غیر اخراج کا یہی مطلب ہے، عطا نے کہا عورت اگر چاہے تو اپنے خاوند کے گھر

عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا

والوں میں عدت کرے اور خاوند کی وصیت کے موافق اسی کے گھر میں رہے اور اگر چاہے تو وہاں سے نکل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ

اگر وہ نکل جائیں تو دستور کے موافق اپنے حق میں جو بات کریں اسمیں کوئی گناہ نہیں نہ ہوگا عطا نے کہا اس کے بعد میراث کی آیت اتری (جو

حَيْثُ شَاءَتْ وَالسُّكْنٰى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ

سورۂ نساء میں ہے) اب گھر میں رہنے کا حکم منسوخ ہو گیا عورت کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت پوری کرے، سکان کا خرچہ اس کو نہیں ملنے کا۔

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہا انہوں نے ابن ابی نجیح کو انہوں نے مجاہد سے پوری قول بیان کیا جو اوپر گذرا اور ورقاء نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطا سے ابن ابی نجیح

قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ

سے یہ روایت کی کہ اس آیت نے عورت کو گھر میں عدت کرنے کا حکم منسوخ کر دیا اب اسکو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت کرے

غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

فرمایا غیر اخراج ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمکو عبداللہ بن

عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ عِظَمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ

عون نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں ایک مجلس میں بیٹھا تا اس میں انصاری بڑے بڑے لوگ موجود تھے

فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى فَذَكَرُوا حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ

اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تھے سبیعہ بنت حارث کے باب میں عبداللہ بن عتبہ کی حدیث

سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ

حارث کے باب میں ہے نقل کی تھی اس پر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا لیکن عبداللہ بن عتبہ کے چچا (عبداللہ بن مسعود) تو اس کے قائل

فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ

نہ تھے میں نے خوب بلند آواز سے یہ کہا پھر تو میں جھوٹ بولنے میں بڑا دلیر ہوں گا اگر میں کوفہ میں جو شخص رہتا ہے (یعنے عبدہ بن عتبہ) اس پر

ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ

میں باہر نکلا مجھکو راستہ میں (راوی کو شک ہے یہ عبداللہ بن مسعود رضؓ کے رفیقوں میں تھے) یعنے

قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ

اُن سے پوچھا عبداللہ بن مسعود اس عالمہ کی عدت کیا کہتے تھے جس کا خاوند مر جائے اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضؓ تو یہ کہتے تھے لوگو تم

عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ

عالمہ پر سختی کرتے ہو اُس پر آسانی نہیں کرتے (اگر کہو بھی عدت کا حکم دیتی ہو حالانکہ چھوٹی سورہ والی یعنے سورہ طلاق النسی سورہ نسا

الطُّولَى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ يَأْبٍ مَقْبُولَةٌ حَافِظُوا

کے بعد اُتری ہے ف اور ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے یوں نقل کیا ہے میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا ف باب حافظوا

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

علی الصلوات والصلوۃ الوسطی کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہمکو ہشام بن حسان نے خبر دی اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے عبیدہ بن عمرو سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہ آنحضرت نے فرمایا

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ

دوسری سند اور مجھ سے عبدالرحمن بن بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ

محمد بن سیرین نے اُنہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے اُنہوں نے حضرت علیؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن

الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ

فرمایا ان کافروں نے ہمکو بیچ والی نماز نہ پڑھنے دی سورج ڈوب گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو بھر دے

وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا يَا رَسُولَهُ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ

یا اُن کے پیٹوں کو انگارے سے بھر دے (یحیی راوی کو شک ہے) باب وقوموا للہ قانتین کی تفسیر قانتین کے معنی تابعداری

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے اُنہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے حارث بن شبیل

شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ

سے اُنہوں نے ابوعمرو (سعد بن ایاس شیبانی) سے اُنہوں نے زید بن ارقم سے اُنہوں نے کہا (پہلے) ہم نماز پڑھتے میں بات کیا کرتے تھے

يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ

ہم میں سے کسی کو اپنے بھائی سے بات کرنے کی ضرورت ہوتی (تو نماز ہی میں بات کر لیتا) یہانتک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات

۱۷۱ ف

وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَ

والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين اُس وقت سو ہمکو نماز مین خاموش رہنے کا حکم ہوا ف باب فان خفتم فرجالا او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا الله کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون کی تفسیر اور

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهٗ عِلْمُهٗ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا

سعید بن جبیر نے کہا وسع کو سیہ مین کرسی سے مراد پروردگار کا علم ہے ف۱ بسطۃ سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے ف۲ افرغ سے اتار

يَؤُدُهٗ لَا يُثْقِلُهٗ اَدْنٰى اَثْقَلَنِيْ وَالْاَدُ وَالْاَيْدُ الْقُوَّةُ السُّنَّةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ

ف۳ ولا یؤدہ کا یعنے اُسپر بار نہین ہے ف۴ ادنی یعنے مجھکو بوجھل کردیا ف۵ اور آد اور ایاد قوت کو کہتے ہین سنہ کا سنے اور لم یتسنہ

يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذُهِبَتْ حُجَّتُهٗ خَاوِيَةٌ لَا اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا السَّنَةُ

کا سنے نہین بگڑا ف۶ فبہت یعنے دلیل ہن ہار گیا خاویہ یعنے خالی جہان کوئی ہم رفیق نہ ہو ف۷ عروشہا اُس کی عمارتین ف۸

نُعَاسٌ نُنْشِرُهَا نُخْرِجُهَا اَعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ

ننشزہا ہم نکالتے ہین ف۹ اعصار تند ہوا ف۱۰ جو زمین سے آسمان کی طرف ایک ستون کی طرح جاتی ہے

كَعُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ

اُس مین انگار ہوتی ہے (یعنے آتشین بگولا) ابن عباسؓ نے کہا صلّ یعنے جگہ صاف جیسے کچھ نہ رہے ف۱۱ اور عکرمہ نے کہا وابل زور

مَّطَرٌ شَدِيْدٌ الطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ حَدَّثَنَا

کا مینہ ف۱۲ طل کا سنے شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی مثال ہے کہ ضائع نہین جاتا) یتسنہ کا سنے بدلجائے بگڑ جائے ف۱۳ ہم

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ اِذَا

سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہون نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی پوچھتا

سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ

خوف کی نماز کیونکر پڑہین تو وہ کہتے امام آگے بڑہے اور کچھ لوگ اُس کے ساتہ رہین امام ایک رکعت

الْاِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّوْا

ان کو پڑہاوے باقی لوگ اُن مین اور دشمن کے بیچ مین کہڑے رہین وہ نماز نہ پڑہین جب یہ لوگ امام

الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ

کے ساتہ ایک رکعت پڑہ چکین تو پیچہے سرک کر اُن لوگون کی جاہ پر چلے جائین جنہون نے نماز نہین پڑہی اب وہ لوگ آگے رہین

الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

اور امام کے ساتہ ایک رکعت پڑہین پہر امام تو اپنی نماز سے فراغت کرے کیونکہ وہ دو رکعتین پڑہ چکا

ف۱ سے ابن ابی حاتم نے نکالا اور اسی کے قریب ابن عباس سے ابن جریر نے نکالا ف۲ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۳ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۴ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۵ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۶ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۷ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۸ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۹ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۱۰ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۱۱ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۱۲ سے ابن ابی حاتم نے نکالا ف۱۳ سے ابن ابی حاتم نے نکالا

معلوم ہوا کہ ابو شامت نے مسلمان کو سخت زبان سے جہنم کی دھمکی دی اور دھمکانے کو قرآن مین سے آیت پڑہی اور اس کے ساتہ اپنی طرف سے کچھ نہ ملایا اسی کا نام امانت ہے

ف۱۴ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے نکالا اس عباس سے اسکی تفسیر اوپر گزر چکی

فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ

اور امام کے فارغ ہونے بعد یہ دونوں گروہ کھڑے ہوکر ایک ایک رکعت اپنی پوری کرلیں

الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ

ہر گروہ کی　دو دو رکعتیں　پوری ہوگئیں　اگر اس سے زیادہ خوف ہو

مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ

(صف ہندی کا بھی موقع نہ ملے تلوار چل رہی ہو) تو پاؤں پر کھڑے کھڑے پیدل یا سواری پر رہ کر نماز پڑھ لیں قبلے کی طرف منہ ہو یا

مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَّا أُرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا

اور طرف امام مالک کہتے ہیں نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں　عبداللہ بن عمرؓ نے

عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　سے نقل کیا　باب　والذین　یتوفون　منکم　و

يَذَرُونَ أَزْوَاجًا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

یذرون ازواجا الآیۃ کی تفسیر میں　عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا　کہا ہم سے　حمید بن

الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

اسود　اور یزید بن زریع نے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن شہید نے　انہوں نے ابن ابی ملیکہ　سے

قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ

کہ عبداللہ بن زبیر کہتے تھے میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا یہ آیت سورۂ بقرہ کی　والذین

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرَى

یتوفون منکم ویذرون ازواجا　غیر اخراج تک　تو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے اسکو تم نے

فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ

(مصحف میں) کاہے کو لکھوایا چھوڑ کیوں نہیں دی انہوں نے کہا میرے بھتیجے میں کسی آیت کو اس کے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں　حمید نے

نَحْوَ هٰذَا بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

کہا یا کچھ ایسا ہی جواب دیا باب واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی کی تفسیر　ہم سے　احمد بن

ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

صالح نے بیان کیا　کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے　انہوں نے ابو سلمہ اور

وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ

سعید بن مسیب سے　انہوں نے ابو ہریرہؓ سے　انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　نے فرمایا ابراہیم کو اس کی قدرت میں شک

بالشك من ابراهيم اذ قال رب ارني كيف تحيي الموتى قال اولم تؤمن قال
ابراہیم تو زیادہ شک ہونا تھا جب ابراہیم نے یہ دعا کی پروردگار مجھکو دکھلا تو مُردوں کو کیسے جلائیگا پروردگار نے فرمایا کیا تجھکو اس کا یقین
بلى ولكن ليطمئن قلبي باب قوله ايود احدكم ان تكون له جنة
نہیں ہوا ابراہیم نے عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) پر (دیکھنے سے) دلکو خوب اطمینان ہوجائیگا ف باب ایود احدکم ان تکون له جنة۔
الى قوله تتفكرون حدثنا ابراهيم اخبرنا هشام عن ابن جريج سمعت
آخیر آیت تتفکرون تک کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمسے ہشام نے انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے
عبد الله بن ابي مليكة يحدث عن ابن عباس قال وسمعت اخاه ابا بكر
عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سنا وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے ابن جریج نے کہا اور میں نے ابن ابی ملیکہ کے بھائی ابوبکر بن ابی
ابن ابي مليكة يحدث عن عبيد بن عمير قال قال عمر رض يوما لاصحاب
ملیکہ سے بھی سنا وہ عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے
النبي صلى الله عليه وسلم فيم ترون هذه الاية نزلت ايود احدكم ان
پوچھا تم جانتے ہو یہ آیت ایود احدکم ان تکون لہ جنة اس سے کیا مطلب
تكون له جنة قالوا الله اعلم فغضب عمر فقال قولوا نعلم او لا نعلم فقال ابن
ہے انہوں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے یہسنکر حضرت عمرؓ غصے ہوکے کہنے لگے صاف کہو ہم کو معلوم ہے یا معلوم نہیں ہوا اس وقت ابن عباسؓ
عباس في نفسي منها شيء يا امير المؤمنين قال عمر يا ابن اخي قل ولا تحقر
نے عرض کیا امیر المومنین میرے دل میں ایک بات آئی ہے حضرت عمرؓ نے کہا میرے بھتیجے بیان کر تو اپنے تئیں حقیر مت سمجھ
نفسك قال ابن عباس ضربت مثلا لعمل قال عمر اي عمل قال ابن عباس
ف ابن عباسؓ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے عمل کی مثال بیان فرمائی ہے حضرت عمرؓ نے کہا کون سے عمل کی ابن عباسؓ نے کہا
لعمل قال عمر لرجل غني يعمل بطاعة الله عز وجل ثم بعث الله له الشيطان
عمل کی (بس اور کیا کہوں) حضرت عمرؓ نے کہا یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
فعمل بالمعاصي حتى اغرق اعماله باب قوله لا يسالون
وہ گناہوں میں مصروف ہوجاتا ہے اور اس کے (اگلے) نیک اعمال سب فنا ہوجاتے ہیں ف باب لا یسالون
الناس الحافا يقال الحف علي والحح علي واحفاني بالمسئلة فيحفكم
الناس الحافا کی تفسیر عرب لوگ الحف اور الحح اور احفا بالمسئلہ جب کہتے ہیں جب کوئی گڑگڑا کر پیچھے لگ کر سوال کرے اور
يبخلكم حدثنا ابن ابي مريم حدثنا محمد بن جعفر قال حدثني شريك
بخیل کرے، ہمسے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے شریک بن ابی نمر نے کہ

۷۴

ق

ابْنُ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا

عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کہتے تھے

سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي

ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک

تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي

کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ دو لقمے لیکر چلدیتا ہے مسکین (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ ہے جو سوال سے بچتا ہو اور مسکین

يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا بَابٌ قَوْلُ اللّٰهِ

نہ چاہو تو یہ آیت لا یسالون الناس الحافا پڑھو باب

وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الْمَسِّ الْجُنُونُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

واحل اللہ البیع وحرم الربوٰ کی تفسیر یتخبطہ الشیطان من المس سے کے سبب دیوانگی (جنون) ہم سے عمر بن حفص بن

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها

غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ

انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں سود کے باب میں اتریں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ بَابُ قَوْلِهِ يَمْحَقُ اللّٰهُ

نے لوگوں کو سنادیں اس کے بعد شراب کی سوداگری بھی حرام کی باب یمحق اللہ الربوٰ کی تفسیر

الرِّبَا يُرْبِي هُبَهُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

یمحق کا معنے پیٹ دیتا ہے دور کر دیتا ہے ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے

عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا

انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابوالضحیٰ سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا

أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جب سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آپ باہر برآمد ہوئے

وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ بَابُ قَوْلِهِ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ

اور مسجد میں جاکر ان آیتوں کو پڑھ کر سنایا پھر شراب کی سوداگری بھی حرام کی باب فاذنوا بحرب کی تفسیر فاذنوا کا

فَاعْلَمُوا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ

سنے جان رکھو خبردار ہو جاؤ ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے

عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ اٰخِرِ

انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب سورۃ بقرہ کی اخیر کی آیتیں

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ

(سود کی حرمت میں) آنحضرت نے آخر میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور شراب کی سوداگری

فِی الْخَمْرِ بَابُ قَوْلِهٖ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا

حرام کی باب وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا اخیر

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ

لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر محمد بن یوسف فریابی نے ہم سے کہا انہوں نے سفیان ثوری سے روایت کی

وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ

اور اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَیْنَا ثُمَّ

کی آیتیں (سود کے باب میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ آیتیں ہمکو پڑھ کر سنائیں پھر

حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ بَابُ قَوْلِهٖ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ حَدَّثَنَا

شراب کی سوداگری حرام کی باب واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کی تفسیر ہم سے

قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ

قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے

قَالَ اٰخِرُ اٰیَةٍ نَزَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الرِّبَا بَابُ قَوْلِهٖ وَاِنْ

انہوں نے کہا آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ سود کی آیت تھی ق باب وان

تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ

تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب

مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا

من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر کی تفسیر ہم سے محمد ق نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے کہا ہمکو

مِسْكِیْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مُرَّةَ اَنَّ الْاَصْفَرَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ

مسکین بن بکیر حرانی نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے مرہ سے انہوں نے اصفر سے انہوں نے آنحضرت

اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَاِنْ تُبْدُوْا

صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا یہ آیت وان تبدوا

ف اس کو فریابی نے بھی روایت کیا ہے
ق اور دوسری روایت میں اس کی تفسیر میں یہ بھی ہے
جو اس حدیث کو صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
اس کو طبری نے بھی روایت کیا ہے
بعد ان جو ان فیہ الی اللہ کے متعلق الخ
اس حدیث کو بخاری نے ۱۲ باب میں روایت کیا ہے
عباس کہ اور آیت ربوٰ
بھی آیت ہے اور اس طرح
باب کی مطابقت بھی حاصل
ہو گئی ۱۲ منہ ق
ذہلی یا فہمون ابراہیم نخعی
یا فہمون ادریس رازی ۱۲ منہ

مافی انفسکم او تخفوہ الایۃ باب قولہ امن الرسول بما انزل الیہ من

مافی انفسکم او تخفوہ منسوخ ہوگئی ف باب امن الرسول بما انزل الیہ من رب کی

ربہ وقال ابن عباس اصرا عہدا او یقال غفرانک مغفرتک فاغفرلنا

تفسیر ابن عباس نے کہا ف اصرا کا معنے عہد ف غفرانک کا معنے مغفرت یعنے ہمکو بخش دے

حدثنی اسحق اخبرنا روح اخبرنا شعبۃ عن خالد الحذاء عن

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے

مروان الاصفر عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

مروان اصفر سے انہوں نے آنحضرت صلعم کے ایک صحابی سے مروان نے کہا میں

احسبہ ابن عمر ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ قال نسختہا الایۃ

سمجھتا ہوں وہ عبداللہ بن عمرؓ تھے انہوں نے کہا یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اس آیت سے منسوخ ہوگئی جو اس کے بعد ہے (یعنے لا

التی بعدہا ✣ سورۃ ال عمران

یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے) سورہ آل عمران

کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان

ہر رحم والا

ثقاۃ وثقیۃ واحدۃ صر برد شفا حفرۃ مثل شفا الرکیۃ وہو حرفہا

ثقاۃ وثقیہ دونوں کا معنے ایک ہے یعنے بچاؤ کرنا صر کا معنے سردی (بالا) شفا حفرۃ گڈھے کا کنارہ جیسے کچے کنوے کا کنارہ ہوتا ہے

تبوئ تتخذ معسکرا المسوم الذی لہ سیماء بعلامۃ او بصوفۃ او نحو

تبوئ یعنے لشکر کے مقام تجویز کرنا تتخذ (سورہ محمد) مسومین مسوم اسکو کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی ہو مثلاً پشم یا اور کوئی نشانی

کان ربیون الجمیع والواحد ربی نحسونہم تستاصلونہم قتلا عزا

ربیون جمع ہے اسکا مفرد ربی ہے یعنے اللہ والا نحسونہم ان کو قتل کرنے جڑ پیڑ سے اکھاڑتے ہو غزا

واحدہا غاز سنکتب سنحفظ نزلا ثوابا ویجوز ومنزل من عند اللہ کقولک

جمع ہے غازی کی یعنے جہاد کرنے والا سنکتب کا معنے ہمکو یاد رہیگا نزلا کا معنے ثواب ف اور یہی ہو سکتا ہے کہ نزل اسم مفعول

انزلتہ وقال مجاہد والخیل المسومۃ المطہمۃ الحسان وقال ابن

کے معنوں میں ہو یعنے اللہ کی طرف سے اتارا گیا جیسے کہتے ہیں انزلتہ یعنے میں نے اسکو اتارا مجاہد نے کہا ف والخیل المسومۃ کا معنے موٹے

جبیر وحصورا لا یاتی النساء وقال عکرمۃ من فورہم من غضبہم یوم

سعید بن جبیر نے کہا ف حصورا اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں کی طرف مائل نہ ہو عکرمہ نے کہا من فورہم کا معنے مدد کرنے والے دن

بدر + وقال مجاهد يخرج الحي النطفة تخرج ميتة ويخرج منها الحي +
اور جوش سے۔ مجاہد نے کہا ف یخرج الحی من المیت یعنے نطفہ بے جان ہوتا ہے اس سے جاندار پیدا ہوتا ہے

الابکار اول الفجر والعشی میل الشمس راہ الی ان تغرب باب منہ ایات
ابکار صبح سویرے عشی سورج ڈھلے سے ڈوبے تک جو وقت ہوتا ہے باب منہ ایات محکمات

محکمات وقال مجاهد الحلال والحرام واخر متشابهات يصدق بعضه
مجاہد نے کہا ف محکمات سے حلال حرام کی آیتیں مراد ہیں واخر متشابہات کا یہ مطلب ہے کہ دوسری آیتیں جو ایک

بعضا كقوله تعالى وما يضل به الا الفاسقين وكقوله جل ذكره و
دوسری کی مثل جیسی ہیں ایک کی ایک تصدیق کرتی ہے جیسے یہ آیتیں ہیں وما یضل بہ الا الفاسقین

يجعل الرجس على الذين لا يعقلون وكقوله والذين اهتدوا زادهم
یجعل الرجس علی الذین لا یعقلون والذین اہتدوا زادہم ھدی

هدى زيغ شك + ابتغاء الفتنة للشبهات والراسخون يعلمون يقولون
ان تینوں آیتوں میں کسی حلال حرام کا بیان نہیں ہے تو متشابہ ہیں) زیغ کا معنے شک ابتغاء الفتنۃ میں فتنہ کا معنے مراد متشابہات

امنا به حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا يزيد بن ابراهيم التستري
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم التستری نے

عن ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة رض قالت تلا رسول
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم هذه الاية هو الذي انزل عليك الكتاب
علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ہو الذی انزل علیک الکتاب

منه ايات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في
منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی

قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله الى
قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ الخ آیت

قوله اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رايت
اولوا الالباب تک پھر فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ

الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم
آیتوں کے پیچھے لگتے ہیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انہی لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کی صحبت سے بچتے رہو ف

بَابُ قَوْلِهٖ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ

باب ان اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ

انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ پیدا ہوتا ہے

يُّوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطٰنُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطٰنِ

اس کے پیدا ہوتے وقت شیطان چھو دیتا ہے وہ شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے ایک

اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْٓ اُعِيْذُهَا

مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نے نہیں چھوا۔ ابوہریرہ رضؓ یہ حدیث روایت کر کے لوگوں سے کہتے تم چاہو تو یہ آیت

بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ

پڑھو و انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم ف باب ان الذین یشترون بعھد اللہ و

اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَاخَيْرَ اَلِيْمٌ مُّؤْلِمٌ مُّوْجِعٌ مِّنَ الْاَلَمِ

ایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم کی تفسیر لا خلاق لھم کا معنے یعنے انکو آخرت میں بھلائی نہ ہوگی اور انکو دکھ کا عذاب

وَهُوَ فِیْ مَوْضِعِ مُفْعِلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ

یہ فعیل بمعنے مفعل ہے (جو کلام عرب میں کثرت سے آیا ہے) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِیَ

نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لیے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن

اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ

(جب) اللہ سے ملیگا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون قرآن میں اتار کر فرمایا ان الذین یشترون

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلٰی

بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الاخرہ اخیر آیت

اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَّقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

تک ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا کہ اشعث بن قیس کندی (ہم لوگوں پاس) آ کے کہنے لگے ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود)

ف: یہ کلام حضرت مریمؑ کی ماں نے کہا تھا اس وقت سے شیطان کی دعا قبول کی اور ہر اولاد کے ساتھ شیطان

قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي قَالَ النَّبِيُّ
ہمنے کہا ایسی ایسی حدیث انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی بارہ میں اتری ہے میرے چچازاد بھائی (معدان جنطیش) کی زمین میں میرا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ وَيَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا گواہ لاو ورنہ اس کی قسم لے (میں نے) عرض کیا یا رسول اللہ (آپ ایسا حکم دینگے) تو وہ قسم کھا لیگا تو
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ
اس وقت آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے خواہ مخواہ جھوٹی قسم کھائے
مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ أَبِي
جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اس پر غصے ہوگا ف۳ ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان
هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
کیا انہوں نے ہشیم سے سنا کہا ہمکو عوام بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن سے انہوں نے
عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ
عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ایک شخص نے بازار میں مال رکھا اور ایک مسلمان کہا لینے کے لیے (جھوٹی
أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطَهُ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ
قسم کھا کر یہ کہنے لگا مجھکو اس مال کا اتنا سول ملتا تھا (حالانکہ اتنا سول کسی نے نہیں لگایا تھا) اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ
ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا الخیر تک ہم سے نصر بن
ابْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرُزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي حُجْرَةٍ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ
انہوں نے کہا دو عورتیں ایک گھر یا کوٹھڑی میں سینہ سی رہی تھیں اتنے میں ایک باہر نکلی اس
أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ
کی ہتھیلی میں سوزہ سینے کا سوا (آر) جیسوں یا گیا تھا اس نے دوسری عورت پر دعوی کیا ف۴ یہ مقدمہ ابن عباس کے پاس آیا ابن
عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ
عباس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو دعوے کرنے پر دلا دیا جاتا (جیسے
لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
کرلے) تو کتنوں کے خون اور مال تلف ہو جاتے ایسا کرو اس دوسری عورت (یعنے مدعی علیہا) کو اللہ سے ڈراؤ اور یہ آیت سناؤ ان الذین

ف۱ وہ مسلمان کہ جس کے لگانے کو ان
نے کہا تھا یہ آیت میرے
حق میں اتری ہے ف۲ کنوان
کا نام بئر رومہ تھا ف۳ یہ
ایک یہودی تھا اور ایک
روایت میں ہے کہ اس نے
میری زمین پر قبضہ کر لیا تھا

۱۴ باب آیت ان الذین یشترون الخ کے بیان میں

یعنی اس شخص کے باب میں جس نے بازار میں ایک مال رکھکر جھوٹی قسم کھائی کہ مجھکو اس مال کا اتنا سول ملتا تھا حالانکہ اتنا سول کسی نے نہیں لگایا تھا ف۴ یہ مقدمہ ابن عباس کے پاس آیا ابن

بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بعهد اللہ اخیر تک جب لوگوں نے ایسا کیا تو وہ (ڈر گئی) اُس نے جرم کا اقرار کیا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ بَابٌ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
فرمایا قسم مدعی علیہ پر ہے باب قل یا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا
وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ سَوَاءٌ قَصْدٌ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ
وبینکم الا نعبد الا اللہ کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن یوسف
عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
سے انہوں نے معمر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے
عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ
کہا مجھ سے ابوسفیان نے منہ در منہ بیان کیا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں مجھ میں اور آنحضرت
الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا
صلے اللہ علیہ وسلم میں صلح تھی (یعنے صلح حدیبیہ کے زمانہ میں) میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں
بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل (بادشاہ روم) کے نام آیا ہے یہ خط دحیہ
دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى
کلبی لایا تھا اُس نے لاکر بصرے کے رئیس کو دیا اُس نے ہرقل کو دیا
هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
ہرقل کہنے لگا دیکھو تو یہاں اُس قوم کا بھی کوئی شخص ہے (یعنے قریش کا جس قوم میں یہ صاحب پیدا ہوئے ہیں جو
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ
پیغمبری کا دعوی کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا ہاں ہے ابوسفیان کہتے ہیں پھر میں اور قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا
فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
اُس نے اپنی روبرو ہمکو بٹھایا اور پوچھنے لگا تم لوگوں میں اُن صاحب کا قریبی رشتہ دار کون ہے جو اپنے تئیں
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا
پیغمبر کہتے ہیں ابوسفیان کہتے کہا میں اُن کا قریبی رشتہ دار ہوں اُس وقت ہرقل نے مجھ کو اپنے سامنے کر لیا اور میرے ساتھیوں

اصحابی خلفی ثم دعا بترجمانہ فقال قل لھم انی سائل ھذا عن ھذا
کو پیچھے بیٹھا یا اور اُس سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہیں میں اس سے پوچھتا ہوں سو اگر
الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابو سفین واللہ
صاحب کا کچھ حال لوجھو لگا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں اگر یہ جھوٹ بیان کرے تو تم کہدینا جھوٹا ہے (اگر سچ بیان کرے تو خاموش رہو
لولا ان یؤثروا علی الکذب لکذبت ثم قال لترجمانہ سلہ کیف
اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی (اگر میں غلط بیان کروں گا) مجھکو جھوٹا کہینگے تو میں جھوٹ بولدیتا (خیر اب ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا
حسبہ فیکم قال قلت ھو فینا ذو حسب قال فھل کان من ابائہ ملک
ان صاحب کا خاندان کیسا ہے میں نے کہا اُن کا خاندان تو بہت عمدہ ہے (شریف گھرانہ ہے) پھر کہنے لگا اچھا ان صاحب کے باپ دادوں
قال قلت لا قال فھل کنتم تتھمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت
کے زمانہ میں کسی نے بادشاہی کی میں نے کہا نہیں پھر کہنے لگا اچھا پیغمبری کا دعوی کرنے سے پہلے کبھی تمنے اُنکو جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں (کبھی جھوٹ بولتے نہیں
لا قال ایتبعہ اشراف الناس ام ضعفاؤھم قال قلت بل ضعفاؤھم قال
دیکھا) پھر کہنے لگا اچھا انکی پیروی بڑے آدمیوں (امیروں) نے کی ہے یا غریبوں نے میں نے کہا غریبوں نے پھر کہنے لگا اچھا
یزیدون او ینقصون قال قلت لا بل یزیدون قال ھل یرتد احد منھم
اُن کے تابعدار لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں پھر کہنے لگا اچھا اُن کے دین میں کوئی اگر پھر اُس کو
عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ قال قلت لا قال فھل قاتلتموہ
برا سمجھکر چھوڑ بھی دیتا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم نے اُن سے کبھی لڑائی بھی ہوئی
قال قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاہ قال قلت تکون الحرب بیننا
میں نے کہا ہاں کہنے لگا لڑائی کا انجام کیا ہوا میں نے کہا ہماری اُن کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی
وبینہ سجالا یصیب منا ونصیب منہ قال فھل یغدر قال قلت لا و
اُن کی فتح ہوتی ہے کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی کرتے ہیں میں نے کہا نہیں لیکن
نحن منہ فی ھذہ المدۃ لا ندری ما ھو صانع فیھا قال واللہ ما امکننی
اب ایک مدت کے لیے ہماری اُن میں صلح ہوئی ہے دیکھیے وہ اس مدت میں کیا کرتے ہیں (شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے
من کلمۃ ادخل فیھا شیئا غیر ھذہ قال فھل قال ھذا القول احد قبلہ
نہ ملا سکی بات میں اتنا کہنے کا مجھکو موقع ملا کہنے لگا اچھا اُن سے پہلے بھی کسی شخص نے (عرب لوگوں میں) پیغمبری کا دعوی کیا ہے
قلت لا ثم قال لترجمانہ قل لہ انی سالتک عن حسبہ فیکم فزعمت
میں نے کہا نہیں (پس جب یہ گفتگو ہو چکی تو ہرقل اپنے مترجم سے کہنے لگا اس شخص (یعنے ابوسفیان) سے کہ میں نے تجھ سے اُنکا خاندان پوچھا

أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ كَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ
تو کہتا ہے انکا خاندان بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے ہمیشہ شریف خاندانوں سے پیدا ہوتے ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا
كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اسلیے پوچھا کہ اگر اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو
يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ
میں خیال کرتا وہ اپنی گئی گذری باپ دادا کی بادشاہت کو (اس بہانے سے) خود حکمگار ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُس کے تابعدار غریب لوگ ہیں یا بڑے آدمی تو تو نے
ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ
کہا غریب لوگ تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر میں نے پوچھا تو نے نبوت کا دعوی کرنے سے پہلے کبھی اُنکو
يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ
جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ بات نکالی کہ جب وہ آدمیوں کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں
يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ
جھوٹ باندھنے لگے (کہ پیغمبر نہ ہوں اور اپنے تئیں پیغمبر کہدیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا انکے دین میں کوئی داخل ہوکر پھر اُس کو برا سمجھ کر پھر
يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ
جاتا ہے تو نے کہا نہیں ایمان کا یہی حال ہے جب اُسکی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو پھر نہیں نکلتی
الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَ
پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن کے تابعدار لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے ہیں ایمان
كَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ
کا حال یہی رہتا ہے (اپنی حد پوری ہوئے تک اس میں گھٹاؤ نہیں ہوتا) پھر میں نے تجھ سے پوچھا تمہاری اُنکی لڑائی ہوئی ہے تو نے کہا ہاں
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ
ہوتی ہے اور لڑائی کا انجام ڈولوں کی طرح رہتا ہے کبھی اُن کیطرف فتح کبھی تمہاری طرف پیغمبروں کی یہی کیفیت
الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ
رہتی ہے انکا امتحان ہوتا رہتا ہے انجام بھی انہی کو غلبہ ہوتا ہے پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ عہد شکنی کرتے ہیں تو نے کہا
لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
کہ نہیں اور پیغمبروں کی یہی صفت ہوتی ہے وہ عہد شکنی نہیں کیا کرتے پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن سے پہلے بھی کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا تو نے
فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ
کہا نہیں اس سے میرا مطلب تھا اگر اُن سے پہلے کسی نے ایسا دعوی کیا ہوتا تو میں کہتا یہ بھی اُسی شخص کی چال چلنا چاہتے ہیں تغیر

ف: دیکھو کیسی شکست اور تلطیف پر اور کیسے تبین اشارات و تنبیہات

قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ

اس کے بعد ہرقل نے پوچھا جو یہ بتلاؤ وہ کہتے کیا ہیں کیا حکم دیتے ہیں ہیں نماز پڑھو زکوٰۃ دو ناتے والوں سے اچھا سلوک

وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ

کرو بدکاری سے بچے رہو تب ہرقل کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک وہ اللہ کے پیغمبر ہیں اور میں (اگلی کتابوں کے روسے یا نجوم کے روسے)

وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ

میں لیکن میں تم کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں سے عربوں میں پیدا ہونگے بات یہ ہے اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اُن تک پہنچ جاؤنگا تو مجھکو

عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ

اور گو میں بادشاہ ہوں) تو میں اُن کے پاؤں دھوتا اور دیکھو ایک سودا ایسا آنیوالا ہے اُنکی سلطنت یہانتک آجائیگی جہاں تک میرے پاؤں ہیں فلما

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ

کے بعد ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اُس کو (کھولکر) پڑھا اُس میں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہرقل روم کے

مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

بادشاہ کو معلوم ہو جو شخص سچے رستہ کی پیروی کرے اُس پر سلام اما بعد

فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ

تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الہ الا اللہ) کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو بچا رہیگا مسلمان ہو جا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دیگا فان

تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا

تو نہ مانے تو یہ سمجھ کہ تیری رعایا کا بھی وبال تجھ ہی پر پڑیگا اس کے بعد یہ آیت تھی یا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا

وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اِلٰى قَوْلِهٖ اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ

وبینکم ان لا نعبد الا اللہ اخیر آیت تک فقولوا اشھدوا بانا مسلمون تک جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا

قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا

تو بڑا غل مچ گیا ایک بک ہونے لگی اور ہم کو باہر جانیکا حکم دیا گیا ہم باہر نکالے گئے

قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اَنَّهُ يَخَافُهُ

اُس وقت میں اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا بنی اصفر (زرد لوگوں) کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے

مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

ف ابو سفیان کہتے ہیں اُس روز سے مجھکو برابر یہ یقین رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) ضرور غالب

سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ

ہونگے یہانتک کہ اللہ نے خود مجھ کو اسلام کی توفیق دی زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلوا بھیجا اکٹھو

الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارِلَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ اٰخِرَ

ایک محل مین جمع کیا اور دروازے بند کرا دیے کہنے لگا روم کے لوگو تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لیے خوش اور خورم رہو اور

الْاَبَدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ

تمہارا بہ سلطنت قائم رہے اگر یہ چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ یہ سنتے ہی وہ گورخروں کی طرح اس کلام سے نفرت کر کے بھاگے دیکھا تو

فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ اِنِّيْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ

دروازے بند ہین (اب کدہر جائین) آخر ہر قل نے پھر انکو بلایا اور کہنے لگا مینے تمہاری دین کی سختی آزمانے کے لیے تم سے یہ کہا تہا

عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِيْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ بَابٌ وَقَوْلُهٗ

(کہ مسلمان ہو جاؤ) اب مین خوش ہوا جو مین چاہتا تہا (کہ نصرانیت پر مضبوط رہو) وہ میرے انکھون سے دیکھ لیا یہ سنتے ہی سب درباریون نے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اخیر آیت بہ علیم تک کی تفسیر ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی

بیان کیا کہا ہے امام مالک نے انہون نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہون نے انس بن مالک سے سنا

يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلًا وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ

وہ کہتے تہے ابو طلحہ سب انصاریون سے زیادہ کھجور کے درخت رکھتے تہے اُن کو اپنی ساری جایداد مین بیرحار کا باغ بہت

بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

پیارا تہا وہ مسجد کے سامنے ہی تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ مین جایا کرتے

سَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

اور وہان کا عمدہ شیرین پانی پیا کرتے جب یہ آیت اُتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا

تحبون تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میری ساری جایداد مین بیرحار باغ مجھکو زیادہ پیارا

الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ

ہے سو مینے اللہ کی راہ مین اسکو تصدق کر دیا اُس کو مین اللہ کے پاس اپنا اندوختہ رکھنا چاہون اسکا

اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ

ثواب اللہ سے چاہتا ہون اب آپ جس کام مین چاہین اس باغ کو صرف کرین آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا واہ واہ شاباش یہ مال تو آخر فنا ہونے والا ہے فنا ہونے والا ہے مین نے

سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا

تیری کہی ہوئی میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ مال اپنے اعزب (ناتے والوں کو بانٹ دے) ابوطلحہ نے کہا بہت خوب یارسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

پھر انہوں نے یہ حائط اپنے ناتے والوں یا چچا کی اولاد کو تقسیم کر دیا عبداللہ بن یوسف اور

وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

روح بن عبادہ نے اس حدیث میں بجائے رابح کے رائح کہا یعنے یہ مال فائدہ دینے والا ہے حرف مجھ سے یحیی بن یحیی نے بیان کیا

عَلَى مَالِكٍ قَالَ رَابِحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

مالک رابح (باے تحتانی سے) ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ

ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا (جب آنحضرت نے ابوطلحہ سے یہ فرمایا) تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی

وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

رشتہ دار تھا مگر انہوں نے اس باغ میں سے مجھ کو کچھ نہیں دیا باب قل فاتوا بالتوریۃ فاتلوھا ان کنتم صدقین کی تفسیر

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسے بن عقبہ نے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ يَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک مرد ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر

بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا

آئے جنہوں نے زنا کی تھی آپ نے ان سے پوچھا تم زنا کرنے والوں کو کیا سزا دیتے ہو انہوں نے کہا ہم

نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا

ان کا منہ کالا کرتے ہیں اور پیٹ کرتے ہیں پھر آپ نے پوچھا کیا توراۃ میں تم کو سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا انہوں نے کہا نہیں

شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ

ہمکو تو نہیں ملا یہ سنکر عبداللہ بن سلام (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) کہنے لگے ارے یہود یو تم جھوٹے ہو بلا اگر سچے ہو تو توراۃ لاؤ پڑھو

صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ

(وہ توراۃ لائے پڑھتے پڑھتے پڑھنے والے (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس

فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ

کے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا رجم کی آیت نہیں پڑھی عبداللہ بن سلام نے یہ حال دیکھکر اس پڑھنے والے کا ہاتھ ہٹا دیا

الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَكَتَمَ رَاوَذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا

اور کہنے لگے یہ کیا ہے اس کو چھپا رہے تھے (جب تورات منگا کر دیکھی) یہودی کہنے لگے بیشک یہ رجم کی آیت ہے اس وقت آنحضرت نے حکم دیا

قَرِيْبًا مِّنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنَا عَلَيْهَا

وہ دونوں مرد اور عورت مسجد کے قریب جہاں پر جنازے رکھے جاتے تھے سنگسار کیے گئے عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں سنگسار کرتے وقت

يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ بَابُ قَوْلِهٖ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

اپنے مرد کو دیکھا عورت پر جھکا جاتا تا پتھروں کی مار اسکو بچاتا تھا باب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف

ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَّيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ

فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے میسرہ بن عبد ربہ اسجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے اس آیت کی

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ

تفسیر میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یوں کہا تم لوگوں کے لیے سب لوگوں سے بہتر ہو انکو گردنوں میں زنجیریں ڈالکر لڑائی میں گرفتار

حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ بَابُ قَوْلِهٖ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا حَدَّثَنَا

کر کے، لائے ہو وہ اسلام میں داخل ہو تم میں ف۳ باب اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا کی تفسیر ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضہ سے سنا

يَقُوْلُ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ

وہ کہتے تھے یہ آیت اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما ہم انصاریوں کے

نَحْنُ الطَّآئِفَتٰنِ بَنُوْ حَارِثَةَ وَبَنُوْ سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِيْ

دو قبیلوں بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے باب میں اتری حالانکہ اس آیت میں ہمارے بودی پن کا ذکر ہے مگر ہم کو یہ پسند نہیں ف۳ کہ یہ آیت نہ

اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَابُ قَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ حَدَّثَنَا

اترتی کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ اللہ ان دونوں گروہوں کا مددگار (سرپرست) ہے ف۴ باب لیس لک من الامر شیء کی تفسیر ہم سے

حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان

سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ

کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صبح کی نماز میں اخیر رکعت

الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا

کے رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد دعا فرماتے یا اللہ فلان کافر فلان کافر فلان کافر پر

ف۳ یہ آیت اور اس کے بعد کی

ف۴ یہ آیت احد کی لڑائی میں اتری جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور چہرہ مبارک زخمی ہوا

کتاب التفسیر

بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

(اُن کا نام لیکر) لعنت کر اُس وقت یہ آیت اُتری لیس لک من الامر شیئ اخیر

شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۞ رَوَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا

آیت فانہم ظالمون تک اس حدیث کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ف ہم سے

مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب

الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ

کسی کے لیے دعا یا بد دعا کرنا چاہتے تو اکثر رکوع کے بعد جب سمع

فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ

اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اللہم انج الولید ولید

ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ

ابن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجہ سے) نجات دلوادے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب

عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ جَهَرَ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ

سزا دے حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح اُن پر قحط بڑیں آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے اور بعض وقت ایسا ہوتا

بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ

آپ فجر کی نماز میں یوں فرماتے یا اللہ عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت کر یہانتک کہ

حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الْاٰيَةَ بَابٌ قُتِلَ لَهٗ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ

اللہ نے یہ آیت اتاری لیس لک من الامر شیئ باب والرسول یدعوکم فی اخراکم

اُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَانِيَتُ اُخْرَاكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَخَالَوْهُ شَهَادَةً حَدَّثَنَا عَمْرُو

اخری سے کونسی ہم اخری کی ابن عباس نے کہا احدی الحسنیین سے مراد فتح ہے یا شہادت ف ہم سے عمرو بن

ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضہ قَالَ

خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا

جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل لوگوں کا سردار عبداللہ بن جبیر کو کیا تھا

وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ مِنْ حَيْثُ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

وہ شکست کھا کر بھاگتے چلے اس آیت سے یہی مراد ہے اذ یدعوھم الرسول فی اخراھم یعنے جب پیغمبر ان کو پچھلی طرف بلا رہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا بَابُ قَوْلِهِ أَمَنَةً نُعَاسًا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

تھا اس وقت آنحضرت صلعم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا باب امنۃ نعاسا کی تفسیر ہمسے اسحاق بن ابراہیم

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

بن عبد الرحمن ابو یعقوب بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا

انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رضؓ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ کہتے تھے احد کے دن عین جنگ میں ہمکو اونگھ نے آدبایا

يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ بَابُ قَوْلِهِ

تلوار میرے ہاتھ سے گرنے کو ہوتی میں تھام لیتا پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا باب

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَ

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم و

اتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يُسْتَجَابُ يُجَابُ بَابُ

اتقوا اجر عظیم کی تفسیر قرح کہتے ہیں زخم کو استجابوا اور اجابوا کا ایک معنی ہے یعنے حکم سن لیا مان لیا جیسے یستجیب اور یجیب

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْآيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ رَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا

ان الناس قد جمعوا لکم کی تفسیر ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ کہا کہ ہم سے

أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ابوبکر شعبہ بن عیاش نے بیان کیا وہ انہوں نے ابوحصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے

قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ کہا تھا

سَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا

جب لوگوں نے ان سے کہا کہ قریش کے کافروں نے آپ سے لڑنے کے لیے بہت جماؤ کیا ہے ان سے ڈرتے رہنا صحابہ کا یہ خبر سنکر ایمان بڑھ

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ

اللہ ونعم الوکیل (اللہ بس ہے وہ اچھا کام بنانیوالا ہے) ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابوحصین

عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرُ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ

سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو آخیر کلمہ انہوں نے بھی کہا جسی

ف ۱ ابوعلیہ کی تفسیر اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی نکالا ابن مسعود رضؓ سے قرح بضمہ قاف پڑھا ہے ۱۲ منہ عفا عنہ امام بخاری کی احتیاط کو ملاحظہ کیجئے ۱۲ منہ

ف ۲ ابن التین

ف ۳ اس حصین یعنے ابوحصین نے ابن عباس رضؓ سے نکالا انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے انہوں نے خلیل سے انہوں نے اللہ سے ۱۲ منہ

ف ۴ حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہنے کا حکم انہوں نے ابن عباس رضؓ سے نکالا ۱۲ منہ

ف ۵ یہ حدیث انہوں نے ابن عباس رضؓ سے نکالی ۱۲ منہ

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ

حسبی اللہ ونعم الوکیل　باب　ولا یحسبن الذین یبخلون　بما اتاہم اللہ من فضلہ

مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ

الآیہ کی تفسیر اس آیت میں جو سیطوقون کا لفظ ہے وہ طوقتہ بطوق سے ہے یعنے طوق پہناؤ جاوینگے ف ہم سے عبداللہ بن

اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

سَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ

شخص کو اللہ تعالیٰ (زکوۃ کا) مال عنایت فرمائے اور وہ زکوۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں

يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا

جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے (نقطے) ہونگے بنکر اس کے گلے کا طوق ہوجائیگا اسکی دونوں باچھیں پکڑ کر کہیگا (مجھ کو نہیں بچا سکتا) میں

كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ

تیرا مال ہوں یا تیرا خزانہ ہوں ناف ۲ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون　بما　اتاہم　اللہ

مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ بَابُ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

من فضلہ　اخیر تک　باب　ولتسمعن　من الذین　اوتوا الکتاب　من قبلکم

وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ومن الذین　اشرکوا　اذی کثیرا کی تفسیر ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

نے زہری سے انہوں نے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو اسامہ بن زید نے　کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ

گدھے پر سوار ہوئے　جس پر فدک ف ۳ کی (بنی ہوئی) چادر پڑی تھی اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے

زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ

بٹھالیا آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے گئے (جو بیمار تھے) بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا

بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بیٹھا تھا اس وقت تک عبداللہ بن ابی

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ
(ظاہر میں بھی مسلمان تھے) ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست
الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ
کچھ یہودی کچھ مسلمان ف۱ اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ (صحابی مشہور) بھی تھے جب گرد سے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں
الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا
پر پڑنے لگی (یعنے سواری سبار کر قریب آن پہنچی) تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی ہم پر گرد مت
تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ
اڑاؤ ف۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا ف۳ اور ٹھیر گئے پھر گدھے سے اترے
فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ اَيُّهَا
ان مجلس والوں کو اللہ کی طرف بلایا (اسلام کی دعوت دی) اور قرآن پڑھکر سنایا اس وقت عبداللہ بن ابی کہنے لگا پہلے آدمی تیرا
الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَّا بِهٖ فِيْ مَجْلِسِنَا ارْجِعْ
کلام بہت اچھا ہے اگر سچ ہے تو بھی ہمکو ہماری مجلسوں میں مت ستا اپنے ٹھکانے
اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَآءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَا
جا اور جو تیرے پاس آوے اس کو یہ قصے سنا ف۴ عبداللہ بن رواحہ (جو پہلے مسلمان اور آنحضرت کے مہمان تھے) کہنے لگا ہاں
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ
رسول اللہ ہمیں ہماری ہر ایک مجلس میں آپ تشریف لایا کیجیے ف۵ ہمکو بہت اچھا لگتا ہے اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور
الْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہودی لوگوں میں گالی گلوچ مشروع ہوئی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر اٹھ کھڑے ہوں (حاصل کلام یہ ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ دبیا
يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهٗ فَسَارَ حَتّٰى
کر ہاتھ سے (سمجھا کر سے) لڑنے والوں کو (آخر وہ خاموش ہو گئے اس وقت آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلے
دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَلَمْ
سعد بن عبادہ
پاس پہنچے اور سعد سے فرمایا تم نے ابو حباب یعنے عبداللہ بن ابی کی گفتگو نہیں سنی
تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
اس نے مجھ سے ایسی ایسی (سخت) باتیں کہیں سعد نے عرض کیا
عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
یا رسول اللہ آپ معاف کر دیجیے درگذر فرمایے بات یہ ہے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ پر قرآن اتارا

ف۱ مجلس میں کچھ مسلمان تھے کچھ مشرک کچھ یہودی ملے جلے بیٹھے تھے
ف۲ مطلب یہ ہے کہ ہم پر گرد مت اڑاؤ
ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ جس مجلس میں مسلمان کا فر سب ہوں تو مسلمان کو سلام کرنا درست ہے لیکن سلام میں مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا یوں کہے اسلام علی من اتبع الہدی
ف۴ مطلب یہ ہے کہ جو تیرے پاس آوے اس کو یہ قصے سنا
ف۵ مطلب یہ ہے کہ ہمکو بہت اچھا لگتا ہے اس گفتگو پر

لَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ لَقَدِ اصْطَفٰى اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَیْرَةِ عَلٰى
قرآن بے شک سچا کلام ہے جو اللہ نے آپ پر اتارا (ان بستی والوں (یعنے مدینہ والوں نے آپ کے تشریف لانے سے پہلے) یہ ضمیر ایما کر
اَنْ یَّتَوَجَّهُوْهُ فَیُعَصِّبُوْنَهٗ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاهُ
عبداللہ بن ابی کو سرداری کا تاج پہنا کر عمامہ شاہی اس کے سر پر لپیٹینگے (یعنے اسکو مدینہ کا رئیس بنائینگے) مگر اللہ کو یہ منظور نہ تھا اللہ کو تو ایکو
اللّٰهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَیْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
اپنا سچا کلام دیکر سردار بنانا منظور ہوا وہ (حسد سے اور حسد کی وجہ سے اس غصہ اور حسد کی وجہ سے اس نے ایسی ایسی بے ادبی کی) جن سے تم نے سنا لیکن
وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ یَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَهْلِ
کر دیا (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (جبتک جہاد کا حکم نہیں آتا تھا) برابر مشرکوں اور اہل کتاب لوگوں کی سخت کلامی کو
الْكِتٰبِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَیَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ
درگذر اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرتے رہتے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا فرمایا ولتسمعن
مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِیْرًا الْاٰیَةَ
من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا (خیرات تک)
وَقَالَ اللّٰهُ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ود کثیر من اھل الکتب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا
مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلَى الْاٰخِرِ الْاٰیَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَاَوَّلُ الْعَفْوَ
من عند انفسھم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی ایذا دہی پر وہی طریقہ اختیار کرتے تھے جس کا
مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰٓى اَذِنَ اللّٰهُ فِیْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا (یعنے صبر اور درگذر کا جاوہ) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے باب میں جہاد کی اجازت دی جب آنحضرت صلی اللہ
بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِیْدَ كُفَّارِ قُرَیْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ
علیہ وسلم نے بدر کا جہاد کیا اور اس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے قریش کے بڑے بڑے کافر رئیسوں کو قتل کرایا تو عبداللہ بن ابی اور
مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَایَعُوا الرَّسُوْلَ
(وقت ڈور کر) اپنے ساتھ والوں مشرک بت پرستوں سے یہ کہنے لگا اب تو اس دین میں شریک ہونیکا سوقع آن پہنچا (اس کا غلبہ ہو گیا)
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا بَابٌ قَوْلُهٗ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
تو اسلام لا کر پیغمبر صاحب سے بیعت کر لو اس پر وہ مسلمان ہو گئے باب لا یحسبن الذین
یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
یفرحون بما اتوا کی تفسیر میں سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا

وما آپ کو پیغمبر صاحب کی ایذا دہی پر صبر کرنے کا حکم دیا تھا یہود کی
درگذر کرنے کا حکم دیا تھا یہود کی

حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ

مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند منافق لوگ ایسے تھے کہ آپ جب جہاد کو جاتے تو وہ مدینہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ

پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے

خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد سے لوٹ کر آتے

وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَیْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا

تو وہ (طرح طرح کے) بہانے بنانے قسمیں کھاتے (ان وجہوں سے ہم نہ جا سکے) انکو ایسے کام پر تعریف ہونا پسند

تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ الْاٰیَةَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ

آتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا ہم سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی

اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

ان کو ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان کو علقمہ بن وقاص نے خبر دی

مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهٖ اذْهَبْ یَا رَافِعُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ

مروان نے اپنے دربان (رافع) سے کہا رافع تو ابن عباس پاس جا اُن سے پوچھ اس آیت کے روسے کہ لا تحسبن الذین یفرحون بما

فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنَا جَمِیْعًا فَقَالَ

اُتوا تو ہم سب کو عذاب ہونا چاہیے کیونکہ ہر ایک آدمی اُن نعمتوں پر جو اُس کو ملی ہیں خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کام اُس

ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ اِنَّمَا دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ

انہوں نے کہا اس آیت سے تم مسلمانوں کو کیا تعلق ہوا یہ تو ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوا بھیجا اُن سے (دین کی)

عَنْ شَیْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِیَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَیْرِهٖ فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَیْهِ بِمَا

کوئی بات پوچھی انہوں نے (ٹھیک بات) چھپائی اور غلط بات بتلادی (اس پر یہ سمجھ کر ہم آپ کے نزدیک تعریف کے لائق ہیں

اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فَبِمَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اَوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ

آپ نے جو بات پوچھی وہ بتلادی اور جو بات چھپا کر کہنے پر خوش ہوئے اُس کے بعد ابن عباس نے یہ آیت پڑھی

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ حَتّٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُوْنَ بِمَا

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب (جو اس آیت سے پہلے ہے) یفرحون بما

أُوتُوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا تابعه عبد الرزاق عن ابن جريج

اوتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ایک ہشام بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی ابن جریج سے روایت

حدثنا ابن مقاتل أخبرنا الحجاج عن ابن جريج أخبرني ابن أبي مليكة

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو حجاج بن محمد نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھکو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی

عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أنه أخبره أن مروان بهذا يا بواب قوله

اس کو حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے کہ مروان نے (اپنے دربان رافع سے کہا) پھر یہی حدیث بیان کی باب

إن في خلق السموات والأرض الآية حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا

ان فی خلق السموت والارض الآیہ کی تفسیر ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد

محمد بن جعفر قال أخبرني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن كريب عن ابن

ابن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن

عباس رض قال بتُّ عند خالتي ميمونة فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم

عباس رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے پاس رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو

مع أهله ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الآخر قعد فنظر إلى السماء

تھوڑی دیر اپنی بی بی ام المومنین میمونہ سے باتیں کرتے رہے پھر سو گئے جب رات کا آخری تیسرا حصہ شروع ہوا تو آپ اٹھکر بیٹھے

فقال إن في خلق السموات والأرض واختلاف الليل والنهار لآيات لأولي

پھر آیت پڑھی ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیت لاولی

الألباب ثم قام فتوضأ واستن فصلى إحدى عشرة ركعة ثم أذن

الالباب پھر کھڑے ہوئے وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر) کی پڑھیں اس کے بعد بلال نے سنا

بلال فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح باب قول الذين يذكرون الله

(صبح کی) اذان دی آپ نے فجر کی دو رکعت سنت پڑھی پھر باہر نکلے صبح کی نماز پڑھائی باب الذین یذکرون اللہ

قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموات والأرض حدثنا

قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموت والارض کی تفسیر ہم سے

علي بن عبد الله حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن مالك بن أنس عن

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے

مخرمة بن سليمان عن كريب عن ابن عباس رض قال بتُّ عند خالتي ميمونة فقلت

مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ

لَانْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
آج رات کو میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی) نماز کیونکر پڑھتے ہیں میری خالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُوْلِهَا
کے آرام فرمانے کے لیے ایک گدا بچھایا آپ اس گدے کے لمبائو میں لیٹ کر سو رہے ف۱

فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ
جب آدھی رات گذری تو آپ جاگے اور منہ پر سے نیند کا خمار پونچھنے لگے پھر سورۂ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھنا شروع
حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهٗ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ
کیں سورہ ختم کر دی اس کے بعد ایک پرانی مشک کی طرف جو لٹک رہی تھی تشریف لے گئے اس میں سے پانی لیا وضو کیا پھر کھڑے
مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيْ
ہونے کا آپ نے (یعنی نماز میں) اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑا ہو گیا آپ نے (یعنی نماز میں) اپنا ہاتھ
فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
میرے کان کو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ بَابُ قَوْلِهٖ رَبَّنَا إِنَّكَ
رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا ف۲ باب ربنا انک

مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار کی تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی
عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ
نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے
كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ
کریب جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی وہ ایک رات کو ام المومنین
مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ
میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور ان کی خالہ تھیں ابن عباس کہتے ہیں میں تو تکیہ کے عرض میں
الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهٗ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ
لیٹ رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے لمبائو میں لیٹے آپ سو گئے
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهٗ
جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد

ف۱ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میری خالہ نے آپ کے لمبائو میں لیٹ کر اس کے عرض میں لیٹے اور میں آپ کے بازو ایک طرف ۱۲ منہ

ف۲ باب کی تفسیر ۱۲ منہ

بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ
تو آپ بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھوں سے نیند کا خمار منہ پر سے پونچھنے لگے
بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ
پھر سورۂ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھیں اور ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو
مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ
ٹنگ رہی تھی اس میں سے (پانی لیکر) اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی وہی کیا جو آپ نے کیا
ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى
اور جا کر آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا
عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
اور داہنے ہاتھ سے میرا کان (خفگت سے) ملنے لگے پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ
دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے جب تک
الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا
موذن آیا (اس نے نماز کے لیے بلایا) اس وقت آپ اٹھے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) ادا کیں پھر باہر نکلے اور صبح کی
إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ الْآيَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ اخیر تک کی تفسیر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام
مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِ
مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے اُن سے ابن عباس رضؓ نے بیان کیا
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ
وہ ایک شب اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضؓ کے پاس رہ گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں ابن عباسؓ کہتے
فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ہیں میں نے تکیہ کے عرض میں لیٹنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اُس کے
أَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ
طول (لمبائی) میں لیٹے آپ سو گئے آدھی رات ہوئی پر یا اُس
أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے کچھ پہلے یا کچھ بعد آپ جاگے اور بیٹھکر

فَجَلَسَ ثُمَّ مَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ

نیند کا خمار منہ سے پونچھنے لگے پھر سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں

اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ

پڑھیں اس کے بعد ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو ٹنگ رہی تھی اس میں سے (پانی لیکر) اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ

ابن عباسؓ کہتے ہیں جو جو آنحضرت ﷺ نے کیا میں نے بھی کیا اور جا کر آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپ نے

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ

اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے

الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

(پیار سے) اس کو ملنے لگے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا پھر مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے جب مؤذن آیا تو کھڑے ہو کر ہلکی ہلکی دو رکعتیں

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۞

باہر تشریف لائے صبح کی نماز پڑھائی

سُوْرَةُ النِّسَآءِ ۴

سورۂ نساء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ وَاَمَّا قَوَامُكُمْ مِّنْ مَّعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيْلًا

ابن عباسؓ نے کہا یستنکف کا معنے غرور کرے گا کہا ہے ف قواما کا معنے معاش جس پر گزران ہوتی ہے ف لھن سبیلا

يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَثْنٰى وَثُلٰثَ يَعْنِيْ اثْنَيْنِ وَثَلَاثًا وَّرُبٰعَ وَكُلُّهٗ جَائِرٌ

یعنی سنگسار کرنا بیاہی عورت کا شکار کرنا ہے اور بن بیاہی کو کوڑے مارنا ف۳ ابن عباسؓ کے سوا اور کہتے ہیں آیت مثنی وثلاث ورباع

الْعَرَبُ رُبَاعٍ بَابُ قَوْلِهٖ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا

بن بن چار چار اور عرب لوگ رباع سے آتا ہے بن بڑھے یا بڑھے ان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو ہشام

هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا کہا ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ يَتِيْمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَّكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ

سے انہوں نے کہا ایک شخص ف ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا اس نے اس سے نکاح کر لیا وہ لڑکی ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی

کتاب التفسیر

وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى الْحُسْنَى

باقی اس کے دل میں اس لڑکی کی کوئی الفت نہیں تھی اسی باب میں یہ آیت اتری وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی الحسنی ہشام بن

قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

یوسف نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن جریج نے یوں کہا یہ لڑکی اس درخت اور دوسرے مال اسباب میں اس لڑکی کی حصہ دار تھی ہم سے عبدالعزیز بن

اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضـ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا

زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ آیت پوچھی　　وان خفتم　　ان لا

تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا

تقسطوا فی الیتامی اپنے اسکا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا بھانجے اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش

تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ

میں اور اسکی جائیداد کی حصہ دار ہو (ترکے کے روپے اسکا حصہ ہو) اب اس ولی کو اس کی مالداری حوالصورتی پسند آئی اس سے نکاح کرنا چاہے

يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ

پر انصاف کے ساتھ پورا مہر جتنا مہر اسکو دوسرے لوگ دیں نہ دینا چاہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ جبتک انکا

إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا

پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیں نکاح کرنے سے منع فرمایا اور انکو یہ حکم دیا کہ تم دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کر لو (یتیم

مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا

لڑکی کا نقصان نہ کرو)　　عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضہ کہتی تھیں اس آیت کے اترنے کے بعد لوگوں نے پھر

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی باب میں مسئلہ پوچھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری　　ویستفتونک فی النساء

النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ

حضرت عائشہ رضہ نے کہا دوسری آیت میں ف (اسی آیت میں) یہ جو فرمایا　　وترغبون ان تنکحوھن یعنے وہ

رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا

یتیم لڑکیاں جن کا مال اور جمال کم ہو　　اور تم انکے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرو اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تم ان یتیم لڑکیوں

أَنْ يَنْكِحُوا مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ

سے جنکا مال اور جمال کم ہو نکاح کرنا نہیں چاہتے تو مال اور جمال والی یتیم لڑکیوں سے بھی جن سے تمکو نکاح کرنے کی رغبت ہو نکاح نہ کرو

رَغِبْتُمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا

اگر جب انصاف کے ساتھ اُن کا پورا مہر ادا کرو باب ومن کان فقیرا فلیاکل

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمُ الْآيَةَ وَكَفَى بِاللَّهِ

بالمعروف فاذا دفعتم الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم الآیۃ کی تفسیر بداُرا کا

مُبَادَرَةً اعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

سنے جلدی جلدی اعتدنا ہمنے طیار کر رکھا ہے یہ عتاد سے نکلا ہے اُس کو باب افعال میں لے گئے مجمہ سے اسحاق بن راہویہ نے

اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ

ابن نمیر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُنہوں نے کہا یہ آیت ومن

غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أُنْزِلَتْ فِي مَالِ

کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف یتیم کے مال میں اُتری ہے

الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ بَابُ قَوْلِهِ

مطلب یہ ہے کہ یتیم کا متولی اگر محتاج ہو تو واجبی طور سے اپنی محنت کے بدل یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے باب

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

واذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتمی والمساکین کی تفسیر ہم سے احمد بن

ابْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ

حمید نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ اشجعی نے خبر دی اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے اُنہوں نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ

عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے کہا یہ آیت واذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتمی والمساکین محکم ہے منسوخ

هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَابُ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ

نہیں ہے ف عکرمہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی ابن عباس رضہ سے روایت کیا ف باب یوصیکم اللہ

اللَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

کی تفسیر ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے اُن سے ابن جریج نے کہا

أَخْبَرَنِي ابْنُ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو

مجھ کو محمد بن منکدر نے خبر دی اُنہوں نے جابر رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضہ

بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا

پاؤں سے چلتے ہوئے بنی سلمہ کے محلہ میں میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے دیکھا میں (بالکل) بیہوش ہوں تو

ف اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت وصیت ہے ابن عباس رضہ کی آیت کو منسوخ ہے ابن عباس رضہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے محکم ہے مگر اس کا مضمون اب بھی باقی ہے گو انجام اب یہی باقی ہے گو

ف ابن عباس رضہ کی حدیث کو منسوخ کہنے والے اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ اس کا مضمون اب بھی باقی ہے

بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي

پانی منگوایا اس سے وضو کیا پھر وضو کا مستعمل پانی مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ میرے مال جایداد کو میں کس طرح

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ

یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ولابویہ لکل واحد منہما السدس مما ترک

أَزْوَاجُكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ

ازواجکم کی تفسیر ہمسے محمد بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے ورقاء بن عمر یشکری سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ

سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (شروع اسلام میں) میت کا سارا مال اولاد کو ملا کرتا اور ماں باپ کو وہ ملتا جو وصیت اللہ

اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ

اس میں سے جو چاہا وہ منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ

اور تہائی حصہ اور جورو کو آٹھواں یا چوتھائی حصہ اور خاوند کو آدھا

وَالرُّبُعَ بَابُ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا

یا پاؤ حصہ باب لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا کی تفسیر

الْآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ حُوبًا إِثْمًا تَعُولُوا

ابن عباس رضی سے منقول ہے لا تعضلوھن کا معنے ان پر جبر نہ کرو حوبا کا معنے گناہ تعولوا کا معنے

تَمِيلُوا نِحْلَةً الْنِّحْلَةُ الْمَهْرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

جھک جاؤ نحلہ کا معنے مہر ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط بن محمد نے

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِلشَّيْبَانِيِّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ

کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے شیبانی نے کہا اس روایت کو ابو الحسن (عطا)

السَّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ

سوائی نے بھی نقل کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی ابن عباس ہی سے روایت کی کہا یہ آیت جو ہے یا ایھا

لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ

الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن اس وقت اتری

قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ

جب عرب لوگوں کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی مر جاتا تو اس کی بی بی پر میت کے وارثوں کا اختیار رہتا چاہے تو خود

تَزَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا

اُس سے نکاح پڑھ لیتے چاہتے اور کسی سے نکاح کر دیتے چاہتے اُسکے یوں ہی کہتے ف اُس عرض خاوند کے وارثوں کا اُس پر زور چلتا تھا

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ بَابُ قَوْلِهِ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

پر یہ آیت اُتری (عورتوں کو اختیار ملا وہ آزاد ہو گئیں) ف باب (لکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون

وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ مَوَالِيَ وَلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ

کی تفسیر میں کہا موالی سے مراد اُسکے اولیاء اور وارث ہیں ف والذین عقدت ایمانکم سو وہ کوئی مراد ہیں جنکو تم کہا کر

الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمِيرَاثُ الْمَوْلَى

اپنا وارث بنائے تھے یعنی حلیف اور مولی کے کئی معنے آئے ہیں چچا کا بیٹا غلام لونڈی کا مالک جو اسپر احسان کرے اسکو آزاد کرکے

مَوْلًى فِي الدِّينِ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ

ف مالک ف دین کا پیشوا ف ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے ادریس سے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

اُنہوں نے طلحہ بن مصرف سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے اُنہوں نے کہا یہ جو آیت ہے ہمنے ہر ایک

قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

شخص کے مولی کر دیئے ہیں مولی سے مراد وارث ہیں اور والذین عقدت ایمانکم کی تفسیر یہ ہے کہ (رتبہ وہ) اسلام میں (جب مہاجرین مدینہ

يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى

میں آئے تھے ف تو مہاجر (اپنے بھائی) انصاری کا وارث ہوتا اُس انصاری کے ناطے والوں کو ترکہ نہ ملتا اُسکی وجہ وہی تھی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ

کہ آنحضرت صلعم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا تھا جب آیت اُتری (لکل جعلنا موالی تو ناطے بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف

عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي

ہو گیا اب والذین عاقدت ایمانکم یعنے جن سے دوستی اور مدد اور خیر خواہی کی قسم کہا کر عہد کیا جائے اُنکو بیسے ترکہ تو نہ رہا مگر وصیت کا

لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ

حکم رہ گیا ف اس اسناد میں ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا ہے ف باب ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ

ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ

کی تفسیر مثقال سے مراد وزن ہے ف ہم سے محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے

مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض أَنَّ أُنَاسًا

اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابو سعید خدری سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چند لوگون نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھینگے
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ
آپ نے فرمایا ہان (بیشک دیکھوگے) دوپہر دن کو جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو سورج دیکھنے مین
ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
کچھ اڑچن (کشمکش) ہوتی ہے انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا چودہوین رات کو جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو چاند
ضَوْءٌ لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ
دیکھنے مین تمکو کچھ تکلیف ہوتی ہے انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیکھنے
رُؤْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا
مین کوئی تکلیف نہ ہوگی جیسے سورج اور چاند کے دیکھنے مین نہین ہوتی قیامت کے
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِتَتْبَعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى مَنْ
دن ایسا ہوگا ایک پکارنے والا یون پکاریگا (لوگو) دیکھو جو جس کو پوجتا تھا اُسی کے ساتھ چلا جائے اب اللہ کے سوا دوسری
كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا
چیزون کو پوجنے والون مین سے کوئی باقی نہ رہیگا سب اپنے اپنے معبودون کے ساتھ جیسے بت نشان وغیرہ ہین دوزخ مین جا کر گر جائینگے
لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بَرٌّ وَّفَاجِرٌ وَّغُبَّرَاتُ اَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعٰى الْيَهُوْدُ
وہی لوگ رہجائینگے جو خدا کو پوجتے تھے اُن مین اچھے بُرے (سب طرح کے مسلمان) ہونگے اور اہل کتاب کے کچھ باقیماندہ لوگ پھر یہودی
فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ
بلائے جائینگے اُن سے کہا جائیگا تم (اللہ کے سوا) اور کسی کو بھی پوجتے تھے وہ کہینگے ہان ہم عزیر پیغمبر کو بھی پوجتے تھے وہ اللہ کے بیٹے تھے
كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ فَقَالُوْا عَطِشْنَا رَبَّنَا
جھوٹے ہو اللہ کے نہ تو کوئی جورو ہے نہ اُس کے اولاد ہے اچھا اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہینگے پروردگار ہم پیاسے ہین
فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا
ہم کو پانی پلا اُن کو (دور سے) چمکتی ہوئی ریتی بتلائی جائیگی (وہ پانی معلوم ہوگی) اُن سے کہا جائیگا وہان جاؤ درحقیقت وہ دوزخ
بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ
ہوئی تب وہ اسی مین جا کر گر پڑینگے اُن کے بعد نصاریٰ بلائے جائینگے اُن سے پوچھا جائیگا تم (اللہ کے سوا) کس کو پوجتے تھے
تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وہ کہینگے ہم خداوند یسوع مسیح کو پوجتے تھے جو اللہ کے بیٹے تھے اُن سے کہا جائیگا تم جھوٹے ہو بلا اللہ کو جورو یا اولاد کہان سے

صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُوْنَ فَكَذٰلِكَ مِثْلَ الْاَوَّلِ حَتّٰى اِذَا لَمْ
آئی پھر اُن سے کہا جائیگا اچھا اب جاتے کیا ہو وہ ویسا ہی کہینگے جیسے پہلوں نے کہا تھا اور اُنکی طرح دوزخ میں جا پڑینگے اب (اصل
يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْ اَدْنٰى صُوْرَةٍ
میدان میں وہی لوگ رہ جائینگے جو خالص اللہ کو پوجتے تھے اُن میں اچھے برے سب طرح کے ہونگے (مگر سب موحد) اُسوقت پروردگار
مِّنَ الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہونگے مختلف ہوگی (یہ وہ صورت نہ ہوگی) اور ان لوگوں سے کہا جائیگا تم کس کے انتظار میں
فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا
ہمکو دنیا میں جب ان کمزور حالوگوں کی احتیاج تھی اُس وقت تو ہم اُن سے جدا رہے اور اُنکا ساتھ نہیں دیا اب ہم تو اپنے سچے خدا کا انتظار کرتے ہے
الَّذِيْ كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ اَوْ
(جس کو ہم دنیا میں پوجتے رہے) اُسوقت پروردگار فرمائیگا میں تمہارا خدا ہوں وہ دوبار یا تین بار یوں کہینگے ہم اللہ کے ساتھ
ثَلٰثًا يَا رَبِّ قَوْلُهٗ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
کسی کو شریک کرینگے نہیں ف باب فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا کی تفسیر
اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ تَطَسُّ نُسَوِّيْهَا حَتّٰى تَعُوْدَ كَاَقْفَائِهِمْ طَمْسُ الْكِتَابِ
مختال اور ختال کا معنے ایک ہے یعنے غروری (اترانے والا) تطمس وجوھا کا معنے ہم اُن کو مٹا کر گدی کی طرح سپاٹ کردینگے
مَحَاهُ سَعِيْرًا اَوْقُوْدًا حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ سُلَيْمَانَ
سعیرا کا معنے آگ ہیں ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو یحیے بن سعید قطان نے خبر دی اُنکو سفیان ثوری نے اُنکو سلیمان
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
اعمش نے اُنھوں نے ابراہیم نخعی سے اُنھوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے اُنھوں نے عبیدہ سے عبداللہ بن مسعود سے یحیی نے کہا اس حدیث کا ایک ٹکڑا اعمش نے عمرو بن
مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
مرہ سے بھی روایت کیا ہے ف اُنھوں نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہی کہ قرآن سناؤں میں نے کہا بلا میں آپ کو کیا
اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
سناؤں آپ پر تو خود قرآن اترا ہے ف آپ نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ قرآن دوسرے شخص سے سنوں اچھا معلوم ہوتا ہے ابن مسعود کہتے ہیں
حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
کی جب اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ج
قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ بَابُ قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ
آپ نے فرمایا بس کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے ف باب وان کنتم مرضی او علی سفر او

الاشباہ والنظائر

جَآءَ اَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ صَعِيدًا اَوْجَهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ

جاء احد منکم من الغائط کی تفسیر صعید کرتے ہیں روئے زمین کو قال جابر رضہ نے کہا طاغوت وہ لوگ جن کے پاس

الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ اِلَيهَا فِي جُهَينَةَ وَاحِدٌ وَّفِي اَسلَمَ وَاحِدٌ وَّفِي كُلِّ حَيٍّ وَّاحِدٌ

کافر اپنے مقدمے لیجاتے تھے جہینہ قبیلے میں ایک طاغوت تھا اسلم قبیلے میں ایک تھا اسی طرح ہر قبیلے میں ایک ایک یہ لوگ

كُهَّانٌ يَّنزِلُ عَلَيهِمُ الشَّيطَانُ وَقَالَ عُمَرُ اَلْجِبتُ السِّحرُ وَالطَّاغُوتُ الشَّيطَانُ

کاہن تھے ان پر شیطان اترا کرتا تھا ۳ اور حضرت عمر رضہ نے کہا جبت کہتے ہیں جادو کو اور طاغوت شیطان کو ۳

وَقَالَ عِكرِمَةُ اَلْجِبتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيطَانٌ وَّالطَّاغُوتُ الْكَاهِنُ حَدَّثَنَا

اور عکرمہ نے کہا جبت حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور طاغوت کاہن ۴ مجھ سے

مُحَمَّدٌ اَخبَرَنَا عَبدَةُ عَن هِشَامٍ عَن اَبِيهِ عَن عَائِشَةَ رضہ قَالَت هَلَكَت قِلَادَةٌ

محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

لِاَسمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ

عائشہ رضہ سے کہا کہ اسماء کا ہار گم ہو گیا تھا (یا کہیں گر گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کے ڈھونڈھنے کو پیچھے بھیجا نماز کا وقت آگیا وہاں

وَلَيسُوا عَلٰى وُضُوءٍ وَّلَم يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوا وَهُم عَلٰى غَيرِ وُضُوءٍ فَاَنزَلَ اللّٰهُ يَعنِي

پانی نہ تھا نہ لوگ باوضو تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری (وان کنتم مرضی او علی سفر

اٰيَةَ التَّيَمُّمِ بَابُ قَولِهٖ اُولِي الْاَمرِ مِنكُم ذَوِي الْاَمرِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ

آخر تک) باب اولی الامر منکم کی تفسیر اولوا الامر سے صاحب حکومت لوگ مراد ہیں ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

الْفَضلِ اَخبَرَنَا حَجَّاجُ بنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ عَن يَّعلَى بنِ مُسلِمٍ عَن سَعِيدِ

کیا کہا ہمکو حجاج بن محمد نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یعلی بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر

ابنِ جُبَيرٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضہ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمرِ مِنكُم

سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم آخر تک

قَالَ نَزَلَت فِي عَبدِ اللّٰهِ بنِ حُذَافَةَ بنِ قَيسِ بنِ عَدِيٍّ اِذ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک فوج کا

اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ بَابُ قَولِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ

سردار کر کے بھیجا تھا باب فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر

بَينَهُم حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ اَخبَرَنَا مَعمَرٌ عَن

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ

زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا زبیر رض اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں حرہ کی ایک نالی پر جھگڑا ہوا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) یہ حکم دیا زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کے باغ میں پانی جانے دے یہ

الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

سنکر انصاری کہنے لگا کیوں نہیں آخر زبیر رض آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں ف آپ کے چہرے کا رنگ (غصہ سے) بدل گیا آپ نے (دوسرا

يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَ

حکم دیا جو قاعدے کا تھا) زبیر ایسا کر اپنے درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک کہ جب تک مینڈوں تک نہ بھر جائے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی

اسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ

طرف چھوڑ دے ف آپ کو غصہ دلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرا حکم دیکر) زبیر کو انکا پورا حق دلا دیا پہلے جو حکم آپ نے دیا تھا

الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ

اس میں دونوں کی رعایت تھی (انصاری کا فائدہ تھا) زبیر رض نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیتیں

هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك — فيما شجر بينهم — آخر تک اسی مقدمہ میں

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بَابُ قَوْلِهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ ۙ

اتری ہیں ف — باب فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين الآية کی تفسیر ف

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا — کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم)

عُرْوَةَ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ

سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے انہوں نے کہا میں نے جناب سالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو پیغمبر

يُمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

بیمار ہوتے اس کو مرنے سے پہلے اختیار ملتا ہے جانے دنیا میں اور رہنے کا ہے آخرت کا سفر اختیار کرے موت کی بیماری میں آنحضرت

أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ

کو ایک زور کا ٹھسکا لگا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے مع الذين انعم الله عليهم من النبيين

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ بَابُ قَوْلِهِ وَمَا

والصديقين والشهداء والصلحين میں سمجھ گئی آپ کو بھی اختیار ملا (اور آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا) باب قوله وما

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ

وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ — اخیر آیت تک کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے

وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

ایسے ہی لوگوں میں تھے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی الا المستضعفین من الرجال

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَيُذْكَرُ

والنساء والولدان اور کہا میں اور میری ماں دونوں ان لوگوں میں تھے جنکو اللہ نے معذور رکھا اور ابن عباسؓ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ

سے منقول ہے حصرت صدرھم کا معنے ان کے دل تنگ ہیں ف تلووا السنتکم اپنے زبان اپر پیچ کر بات بنا کر گواہی دو

غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُؤَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ

ف ابن عباسؓ کے سوا دوسرے شخص (ابو عبیدہ) نے کہا مراغم کا معنے ہجرت کا مقام عرب لوگ کہتے ہیں راغمت قومی یعنے میں اپنی قوم

بَابُ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّهُمْ

باب فما لکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسہم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا ارکسہم کا معنے انکو لوٹا پھیر ڈالا

فِئَةٌ جَمَاعَةٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا

(جمع ہے) فئۃ کا معنے گروہ ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر اور عبدالرحمن نے ان دونوں نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَمَا لَكُمْ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہا فما لکم

فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَ

فی المنفقین فئتین اس وقت آپس حرب جنگ احد میں کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلکر پھر (آپ کو چھوڑ کر مدینہ)

كَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ يَقُولُ اقْتُلُهُمْ وَفِرْقَةٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ

لوٹ گئے اب مسلمان انکے متعلق میں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا تھا ہم تو ان سے جہاد کریں انکو قتل کریں گے دوسرا کہتا تھا نہیں ہم تو قتل نہیں

فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ

فی المنفقین فئتین اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینہ کا نام طیبہ ہے (پاک کرنیوالا) یہ پلیدی کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے

الفضة باب قوله واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به افشوه يستنبطونه يستخرجونه

سیل کو باب ولو اجاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا کی تفسیر اذاعوا کا معنے مشہور کر دینا یستنبطونہ کا معنے نکال لیتے ہیں ف

حسيبا كافيا الا اناثا الموات حجرا وهدرا وقاعا اشبه صمريدا متمردا فليبتكن بتكه قطعه قبيلا

حسیبا کا معنے کافی ہے الا اناثا سے بیان جنہیں ہم اور پتھر مٹی وغیرہ ف صمریدا کا معنے شریر سرکش) فلیبتکن بتکہ سے نکلا ہے یعنی کاٹ ڈالنا قبیلا

وقولا واحدا طبع ختم باب قوله ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم

قبول دونوں کے ایک معنے ہیں ف طبع کا معنے مہر کر دی باب ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم کی تفسیر

حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا شعبة حدثنا مغيرة بن النعمن

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے

قال سمعت سعيد بن جبير قال اختلف فيها اهل الكوفة فرحلت فيها

کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن کی اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا میں کوفے کے لوگوں نے

الى ابن عباس فسالته عنها فقال نزلت هذه الاية ومن يقتل مؤمنا

اختلاف کیا (یعنے کہتے تھے منسوخ ہے) آخر میں سفر کر کے ابن عباسؓ پاس گیا اُن سے پوچھا اُنہوں نے کہا

متعمدا فجزاؤه جهنم هي آخر ما نزل وما نسخها شئ باب قوله ولا تقولوا لمن القى

یہ آیت تو اخیر زمانہ میں اتری ہے منسوخ کہاں سے ہوئی ف باب ولا تقولوا لمن القی الیکم

اليكم السلام لست مؤمنا السلم والسلام واحد حدثني

السلام لست مؤمنا کی تفسیر سلم اور سلام سب کے ایک معنے ہیں ہم سے

علي بن عبد الله حدثنا سفين عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رضه ولا

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عطار سے اُنہوں نے ابن عباسؓ

تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا قال قال ابن عباس كان رجل

سے اس آیت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا کے بیان میں ابن عباسؓ نے کہا ایسا ہوا ایک شخص (مرداس

في غنيمة له فلحقه المسلمون فقال السلام عليكم فقتلوه واخذوا

ابن نہیک) تھوڑی سی بکریاں لیے ہوئے مسلمانوں کو ملا اُس نے (اپنا اسلام ظاہر کرنے کیلئے السلام علیکم کہا مسلمانوں نے اُسکو (بہانہ

غنيمته فانزل الله في ذلك الى قوله عرض الحيوة الدنيا تلك الغنيمة

خود سمجھکر) مار ڈالا اُسکی بکریاں لے لیں (اسامہ بن زیدنے اُسکو قتل کیا ف اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تقولوا لمن القی الیکم

قال قرا ابن عباس السلام باب لا يستوي القاعدون من المؤمنين

ابن عباسؓ نے اس آیت میں السلام پڑھا ہے ف باب لا یستوی القاعدون من المؤمنین

وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

والمجاهدون فی سبیل اللہ کی تفسیر ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سہل بن سعد ساعدی نے

السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى

بیان کیا انہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم کو (جو مدینہ کا حاکم تھا) مسجد میں بیٹھا دیکھا میں اس کے بازو جا بیٹھا

جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنے لگا ہم کو زید بن ثابت نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ آیت یوں لکھوا لی

اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله پھر (عبداللہ)

فَجَآءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ

بن ام مکتوم آپ پاس آئے آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے انہوں نے عرض کیا وہ انکھوں سے معذور تھے یا رسول اللہ اگر جو کو

الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہاد کی طاقت ہوتی (میں معذور نہ ہوتا) تو ضرور جہاد کرتا اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی

وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ

بھیجی آپ کی ران میری ران پر تھی وحی آنے سے آپ کی ران اتنی بھاری ہو گئی میں ڈرا کہ ان میری ران (بوجھ سے) ٹوٹ جائے پھر یہ حالت موقوف

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ

ہوئی اس نے لفظ انزل غیر اولی الضرر ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے

اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا

انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهٗ

صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا انہوں نے یہ آیت لکھی پھر ام مکتوم کا بیٹا آیا اس نے یہ شکوہ کیا کہ میں اندھا ہوں

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ

(جہاد نہیں کر سکتا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ انزل غیر اولی الضرر ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل بن یونس کو

اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

یہی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ ادْعُوا فُلَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ اَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي

فلان شخص (یعنے زید بن ثابت) کو بلاؤ وہ دوات تختی یا شانہ کی ہڈی ف (جس پر لکھتے تھے) لیے ہوئے آئے آپنے فرمایا لکھ لا یستوی

الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى

القاعدون من المؤمنين والمجاهدون فی سبیل اللہ اُس وقت ابن ام مکتوم آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا ضَرِيرٌ فَاَنْزَلَتْ مَكَانَهَا

وسلم کے پیچھے (بیٹھے) تھے آنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آنکھوں کا معذور ہوں (میرے) جو مجھکو مجاہدین کا درجہ ملے اُس وقت

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

یہ آیت پوری اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ

اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِي

ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُن کو ابن جریج نے دوسری سند امام بخاری

اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ اَنَّ

نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھکو عبد الکریم جزری نے اُن سے

مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَهُ لَا

مقسم نے بیان کیا جو عبد اللہ بن حارث کے غلام تھے اُن سے ابن عباس رض نے لا یستوی القاعدون کا مطلب

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ اِلٰى بَدْرٍ بَابٌ وَقَوْلُهُ

ہے کہ بدر کی لڑائی میں جو مسلمان نہیں گئے اور جو بدر کی لڑائی میں گئے دونوں برابر نہیں ہو سکتے

بَابٌ

اِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِي اَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا

ان الذین توفاهم الملئکة ظالمی انفسهم قالوا فیم کنتم قالوا کنا

مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْاَرْضِ قَالُوا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا

مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعة فتهاجروا فیها الآیہ

الْاٰيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا

کی تفسیر ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے حیوہ بن شریح وغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے

اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ

محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود نے آنھوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا ف اُس فوج میں میرا

فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ

نام بھی لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا جو ابن عباس رض کے غلام تھے اور اُن سے اسکا ذکر کیا ف انھوں نے مجھکو سختی سے منع کیا ف

ف راوی کی شک کا ہے کہ نخعی من یملے اور ف دوسرے راوی کی شک کا ہے کہ نخعی من یملے اور ف اس کی روایت طبرانی نے صحیح سند سے نکالی اور ف

کتاب التفسیر

۱۰۹

النہی ثم قال اخبرنی ابن عباس ان ناسا من المسلمین کانوا مع المشرکین
پھر کہنے لگے تجھکو ابن عباس نے خبر دی کچھ مسلمان ایسا ہوا مشرکوں کے ساتھ ہے
یکثرون سواد المشرکین علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی السہم فیرمی
آن کی تعداد بڑھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر ایک تیر آتا اُن میں سے کوئی مارا
بہ فیصیب احدہم فیقتلہ او یضرب فیقتل فانزل اللہ ان الذین توفاہم
جاتا یا تلوار کی ضرب سے کوئی قتل کیا جاتا اُس وقت یہ آیت اتری ف ان الذین توفاہم
الملئکۃ ظالمی انفسہم الایۃ رواہ اللیث عن ابی الاسود باب قولہ الا
الملئکۃ ظالمی انفسہم الآیۃ اخیر آیت تک ف اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ابو الاسود سے روایت کیا ف باب الا
المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا
المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یہتدون
یہتدون سبیلا حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ
سبیلا الآیۃ کی تفسیر ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبد اللہ بن
عن ابن عباس رض الا المستضعفین قال کانت امی ممن عذر اللہ باب قولہ فعسی اللہ
ابی ملیکہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا میری ماں الا المستضعفین یعنے معذور لوگوں میں تھی باب فعسی اللہ
ان یعفو عنہم وکان اللہ عفوا غفورا حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن
ان یعفو عنہم وکان اللہ عفوا غفورا کی تفسیر ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے
یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رض قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا
یصلی العشاء اذ قال سمع اللہ لمن حمدہ ثم قال قبل ان یسجد اللہم نج عیاش
کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے یوں دعا کی یا اللہ عیاش بن ابی
ابن ابی ربیعۃ اللہم نج سلمۃ بن ہشام اللہم نج الولید بن الولید اللہم
ربیعہ کو کافروں کے پنجے سے چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ والد بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ
نج المستضعفین من المؤمنین اللہم اشدد وطاتک علی مضر اللہم اجعلہا
کمزور مسلمانوں کو نجات دلوا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کے سے
سنین کسنی یوسف باب قولہ ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر
برابر کئی سال تک قحط ف یعنے ف باب ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر

اَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ

اوکنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم کی تفسیر ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہا ہمکو حجاج بن محمد اعور نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھکو یعلی بن مسلم نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ

انہوں نے کہا یہ آیت ان کان بکم اذی من مطر اوکنتم مرضی عبدالرحمن بن عوف کے باب میں اتری وہ زخمی

جَرِيْحًا بَابٌ قَوْلُهٗ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

ف باب ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم

فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا

فی الکتب فی یتمی النساء کی تفسیر ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم

فِيْهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهٗ

فیھن اخیر آیت وترغبون ان تنکحوھن کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو جس کی

الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَاشْرَكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعِذْقِ فَيَرْغَبُ اَنْ

وہ پرورش کر رہا ہو اسکا ولی اور وارث بھی وہی ہو اور یہ لڑکی اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی شریک رکھتی ہو اب

يَّنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيُشْرِكَهٗ فِيْ مَالِهٖ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا

وہ شخص اس لڑکی سے خود نکاح کر لینا چاہے دوسرے کی ہے اسکا نکاح کر دینا اس خیال سے پسند نکرے کہ وہ اسکے مال میں شریک ہو جائیگا جیسے

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَابٌ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

(اس کا نکاح نہ ہونے دے) ف باب وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ

ابن عباس رضہ نے کہا وان خفتم شقاق بینھما میں شقاق کے معنی (جھگڑ اور) فساد کے ف واحضرت الانفس الشح میں شح سے مراد حرص خواہش

يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ اَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا حَدَّثَنَا

نفسانی (دخیل ف) معلقہ کا معنے بیچ اد ھر نہ تو بیوہ نہ خاوند والی ف نشوز کا معنے بغض ف (عداوت یا نفرت)

ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ لِرَجُلٍ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ
انہوں نے کہا وان امرأۃ خافت من بعلہا نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک عورت ہو جس سے وہ بہت
لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ
کیل جول نہ رکھتا ہو اس کو چھوڑ دینا چاہے عورت کہے اچھا میں تجھ کو اپنی باری یا نان نفقہ کا حق معاف کیے دیتی ہوں (مگر مجھکو طلاق
هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ
نہ دے) یہ آیت اسی باب میں اتری ف باب ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار کی تفسیر ابن عباس نے کہا دوزخ
عَبَّاسٍ أَسْفَلُ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
کا جو طبقہ ذرک اسفل سے یہی مراد ہے ف اور (سورۂ انعام میں) نفقا کے سرنگ ہو ف ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ
اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود کی شاگردوں کے حلقے میں بیٹھے
حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ
تھے اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) آئے انہوں نے کھڑے رہ کر ہمکو سلام کیا پھر کہنے لگے نفاق تو ایسی بلا ہے جو (پہلے) تم سے بہتر لوگوں
قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ
آجکل ہے اسود نے یہ سنکر (تعجب سے) کہا سبحان اللہ اللہ تو فرماتا ہے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہینگے ف
مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ
عبداللہ بن مسعود مسکرا دیے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے پھر عبداللہ بن مسعود نے شاگردوں کو تعلیم دیکر
فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَ
اٹھے ان کے شاگرد سب چلدیے حذیفہ نے کنکریاں پھینک کر (اشارے سے) مجھکو بلایا میں انکے پاس گیا وہ کہنے لگے مجھکو تعجب
قَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا
حالانکہ وہ میری بات خوب جانتے ہیں بیشک نفاق ان لوگوں پر آیا جو تم سے بہتر تھے (اسلام سے پھر گئے) پھر انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے
فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ
ان کا قصور معاف کر دیا باب انا اوحینا الیک سے اخیر آیت ویونس وھارون وسلیمن تک کی تفسیر
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا
انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی کو ایسا کہنا درست نہیں
خَيْرٌ

خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ

یونس بن متی سے بہتر ہوں ف۱ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

علی نے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی یوں کہے

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ بَابٌ وَّقَوْلُهُ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ

میں یونس بن متی سے اچھا ہوں تو اس نے جھوٹ کہا باب یستفتونک قل اللہ

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

یفتیکم فی الکلالۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد وله اخت فلها نصف

مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْ أَبًا وَابْنًا وَ

ما ترك وهو يرثها ان لم يكن لها ولد کی تفسیر کلالہ اسکو کہتے ہیں جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو

هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

یہ لفظ تکلل النسب سے نکلا ہے یعنے نسب نے اس کے دونوں کنارے خراب کر دیے ف۲ ہم سے سلیمان بن حرب

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضہ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ

انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے اخیر سورت جو اتری وہ سورہ براءت ہے اور اخیر آیت جو اتری

نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

وہ یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

الْمَائِدَة

سورہ مائدہ کی تفسیر

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فِيمَا نَقْضِهِم بِنَقْضِهِمْ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوءُ

حرم جمع ہے حرام کی (یعنے احرام باندھے ہوں) فبما نقضهم میثاقهم سے یہ مراد ہے کہ ہم نے جو انکو حکم دیا تھا (بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ) وہ

تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دُولَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِعْرَاءُ التَّسْلِيطُ أُجُورَهُنَّ مُهُورَهُنَّ

یعنے تم پر آگ اٹھا دیگا دائرہ کا معنے زمانہ کی گردش کے ف۳ اور دوسرے لوگوں نے کہا اغرا انکا معنے ہے مسلط کرنا (دلدینا) اجورھن یعنی ان کے مہر

الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي

المھیمن کا معنے امانتدار ہے (گویا) قرآن (آسمانی) کتابوں کا محافظ ہے سفیان ثوری نے کہا سارے قرآن

الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَى مَنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا
میں اس سے زیادہ کوئی آیت مجھ پر سخت نہیں ہے لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مُخْمَصَةٌ مُجَاعَةٌ مَنْ اَحْيَاهَا يَعْنِيْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِالْحَقِّ
من ربکم ف مخمصۃ کا معنے بھوک من احیاھا یعنے جس نے ناحق آدمی کا خون کرنا حرام سمجھا

حَيَّ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً بَابُ قَوْلِهٖ اَلْيَوْمَ
گویا سب آدمی اس کے بدے سے زندہ ہوئے شرعۃ و منہاجا یعنے راہ اور طریقہ باب الیوم

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُخْمَصَةٌ مُجَاعَةٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
اکملت لکم دینکم کی تفسیر ابن عباس رضؓ نے کہا مخمصۃ سے مراد بھوک ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُوْدُ
عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا یہودی لوگ

لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ
(کعب احبار حضرت عمرؓ سے کہنے لگے تم (اپنے قرآن میں) ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید (بھی)

حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ
ہوں یہ آیت کب اتری اور کہاں اتری اور جس وقت یہ آیت اتری اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے تھے یہ آیت

يَوْمَ عَرَفَةَ وَاِيَّايَ وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمْ لَا اَلْيَوْمَ
عرفہ کے دن اتری اس وقت خدا کی قسم ہم عرفات میں تھے سفیان نے کہا مجھکو شک ہے اس دن جمعہ تھا یا اور کوئی دن ف

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ بَابُ قَوْلِهٖ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا
باب فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا کی تفسیر تیمموا کا سر

تَعَمَّدُوْا اٰمِّيْنَ عَامِدِيْنَ اَتَمَّتْ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمُ
قصد کرو امین البیت الحرام یعنے بیت اللہ کا قصد کرنے والے اتممت اور تیممت دونوں کا معنے ایک ہی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن

وَتَمَسُّوْهُنَّ وَاللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْاِفْضَاءُ النِّكَاحُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ
تمسوھن اسی طرح دخلتم بھن اسبطاح افضے بعضکم الی بعض تو ان چاروں لفظوں ف سے جماع مراد ہے ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی

قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ
اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ بنی مصطلق ۶ھ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے

فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ

(جب بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے ف۱ (میرے گلے کا) ہار ٹوٹ کر گر گیا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى

آپ اور آپکے ساتھ لوگ بھی اسکے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیرے رہے (کوچ نہیں کیا) وہاں پانی نہ تھا

مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا

نہ لوگوں کے ساتھ کچھ پانی تھا یہ حال دیکھکر لوگ ابوبکر صدیق پاس گئے اُن سے شکایت کی تم نے دیکھا عائشہ

صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا

نے کیا کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسے مقام میں روک دیا ہے

عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ

جہاں پانی نہیں نہ اُنکے ساتھ کچھ پانی ہے ابوبکر رضہ یہ شکوہ سنکر میرے پاس آئے اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک

رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

میری ران پر رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے ابوبکر رضہ مجھسے کہنے لگے ارے تو نے (یہ کیا کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

النَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ

کے ساتھ والوں کو ایسی جگہہ اُنکا (یا جہاں پانی میسر نہیں نہ لوگوں کے ہمراہ کچھ پانی ہے (کہ اُسی سے کچھ کام چلتا حضرت عائشہ کہتی ہیں ابوبکر رضہ

مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ

نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ نے چاہا وہ اُنھوں نے مونہ سے نکالا ف۲ اور کیا کیا اپنے ہاتھ سے میری کوکھہ میں ٹھونسے دینے لگے میں (اُنکی مار سے)

التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ

ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (اس خیال سے کہ آپ جاگ اُٹھینگے میں ہلی تک نہیں) خیر آپ اُس وقت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ

بیدار ہوے جب صبح ہوگئی تبھی پانی بالکل نہ تھا اُس وقت اللہ تعالے نے تیمم کی آیت اُتاری اُسید بن

أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ

حضیر انصاری (بے اختیار) کہنے لگے ابوبکر رضہ کے خاندان والو یہ کچھ تمھاری پہلی برکت نہوئی ہے ف۳ حضرت عائشہ کہتی

الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي

تو ہار اُسکے تلے سے نکلا (اللہ نے بارہی دلادیا اور تیمم کی رخصت بھی ملی) ہم سے یحیے بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ

وہب نے کہا مجھکو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا اُنھوں نے اپنے والد سے

ف دونوں مقاموں کے نام میں نزدیک ف دونوں روایتوں میں فرق ہے ابوبکر نے کیا ایک بار کے لیے تو دو

الانتباہ

ف ایسی جگہ سے ف ایسی جگہ سے

ف ایسی جگہ سے ف ایسی جگہ سے

ف ایسی جگہ سے ف ایسی جگہ سے

عَنْ عَائِشَةَ رض سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ

انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا میرا ایک ہار بیداء میں گر گیا اُس وقت ہم مدینہ کو (لوٹتے) آرہے تھے آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حِجْرِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ

علیہ وسلم نے (سواری) بٹھا دی اونٹ بٹھایا اونٹ سے اتر کر میری گود میں سر رکھ کر سو گئے اتنے میں ابوبکر رضؓ آئے

فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتَ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ

انہوں نے زور سے ایک مکا مجھکو مارا اور کہنے لگے (ارے) تو نے یہ کیا کیا ایک ہار کے لیے سارے لوگوں کو روک دیا میں مرنے کی طرح

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاموش رہی (ذرا نہ ہلی) ہر چند درد (بہت) ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا (ہلتی تو ڈرتا کہ میں آپ جاگ نہ جائیں)

اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

خیر آپ اُس وقت بیدار ہوئے جب صبح کی نماز کا وقت آگیا لوگوں نے پانی ڈھونڈا کہیں نہ ملا اُس وقت یہ آیت اُتری یا ایھا الذین امنوا

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ الْآيَةَ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ

اذا قمتم الی الصلوٰۃ اخیر آیت تک اسید بن حضیر انصاری یہ حال دیکھکر (بے ساختہ) کہنے لگے ابوبکر کے گھر والو تمہارے

يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ يَا رَبِّ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

سبب سے امت نے لوگوں کو یہ آسانی دی تمہارا وجود لوگوں کے لیے باعث برکت ہی باب فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا

إِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ

قاعدون کی تفسیر ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق

ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ

ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے سنا انہوں نے کہا میں اُس وقت موجود تھا صاحب مقداد بن اسود نے دوسری

ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ

بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن اشجعی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مخارق

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا کہ مقداد (ف مقداد بن اسود زہری) نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا آپ کو وہ جواب دینگے جو

كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَهُنَا

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا دونوں جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے

قَاعِدُونَ وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

رہینگے نہیں آپ چلیے ہم آپ کے ساتھ (جان دینے کو حاضر) ہیں یہ سنتے ہی آپ کی فکریں دور ہو گئیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ

اس حدیث کو وکیع نے بھی سفیان توری سے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق سے روایت کیا ہے کہ مقداد نے آنحضرت

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا (جیسے اوپر گذر چکا) ف باب انما جزاء الذین یحاربون اللہ و

رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يُنْفَوْا

رسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا الخ آیت او ینفوا

مِنَ الْاَرْضِ الْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ الْكُفْرُ بِهٖ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

من الارض تک یحاربون اللہ و رسولہ کو کفر کرنا مراد ہے ان سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ

عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بُوْرَجَاءَ مَوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ

انصاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے سلیمان ابورجاء نے جو ابوقلابہ کے غلام تھے

عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرُوْا وَذَكَرُوْا فَقَالُوْا وَ

انہوں نے ابوقلابہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں قسامت کا ذکر آیا لوگوں نے گفتگو کی ف ۳

قَالُوْا قَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

کہنے لگے قسامت میں (قصاص لازم ہوگا) اگلے خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابوقلابہ کی طرف (کہ وہ ان

فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ اَوْ قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ

کہنے لگے عبداللہ بن زید تم کیا کہتے ہو یا یوں کہا ابوقلابہ تم کیا کہتے ہو میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں

نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا

ہماری شرع یعنی اسلام میں کسی کا خون کرنا درست نہیں مگر جو محصن ہو کر زنا کرے یا کسی کو ناحق مار ڈالے

بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا

یا اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑے (محاربہ کرے) ف ۴ پس کہا عنبسہ بن سعید نے کہا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ اَكْثَرُ قُلْتُ اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم کو انس بن مالک نے ایسی ایسی حدیث بیان کی میں نے کہا مجھ سے تو انس نے یہ بیان کیا کہ کچھ لوگ (عکل یا عرینہ کے) آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوْهُ فَقَالُوْا اِنَّا اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ هٰذِهٖ نَعَمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے آپ سے عرض کیا ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی (ہم بیمار ہو گئے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا تمہارے

لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوْا فِيْهَا فَاشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ

اونٹ چرنے کے لیے باہر جا رہے ہیں تم بھی انکے ساتھ جاؤ (ان کا دودھ موت پیورا مزاج درست ہو جائیگا) وہ گئے اور دودھ

محمد علماء نے کہا
وصل کیا اور اسحاق نے بھی
اس کو امام ہے

أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا
موت پیا اور اچھے تندرست ہوکر یہ کیا چرواہے پر پل پڑے اسکو مار کر اونٹ ہنکالے گئے ایسے بدمعاشوں کی سزا
يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
میں کیا تامل ہوسکتا ہے انہوں نے (چرواہے کا) خون کیا اور اللہ اور اسکے رسول سے لڑے (اسلام سے مرتد ہوگئے) اور آنحضرت صلی
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ
اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا عنبسہ نے یہ حدیث سنکر (تعجب سے) سبحان اللہ کہا میں نے کہا عنبسہ تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو انہوں نے کہا (نہیں)
وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى هَذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هَذَا بَابٌ قَوْلُهُ
پھر عنبسہ نے لوگ شام والو تم ہمیشہ اچھے رہوگے جبتک ابوقلابہ یا ابوقلابہ کے سے عالم کو اللہ تم میں زندہ رکھیگا ف باب
وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ
والجروح قصاص کی تفسیر مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید طویل
أَنَسٍ رض قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میری پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اسکا نام معلوم
فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
نہیں ہوا) لڑکی کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریادی آئے قصاص کا حکم دیدیا
وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا
انس بن نضر چچا انس بن مالک کے (اور ربیع کے بھائی) وہ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ ربیع کا دانت
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ
توڑا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس (یہ تو کیا کہہ رہا ہے) اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے
فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ
پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ لڑکی کے وارث قصاص کی معافی اور دیت لینے پر راضی ہوگئے اس وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا
اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ بَابٌ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اللہ کے فضل پر بھروسا کرکے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم سچی کردیتا ف باب یا ایھا الرسول بلغ ما
رَبِّكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ
مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مسروق جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا کوئی

شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

کلام اتارا ہوا جیسا لیا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تو یہ فرماتا ہے اے پیغمبر جو کچھ تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے اترا وہ لوگوں کو پہونچا دے (ع)

الْاٰيَةَ بَابٌ قَوْلُهٗ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمَةَ

ف باب لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کی تفسیر ہم سے علی بن مسلمہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اُنْزِلَتْ هٰذِهِ

کہا ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا یہ آیت لا یؤاخذکم

الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ

اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسموں کو یہ مراد ہے جیسے آدمی زبکہ کلام کے طور پر یہ قسم کی نیت سے) لا واللہ بلے واللہ کہتا ہے (ف ۲)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ

ہم سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں نے

عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ حَتّٰٓى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ

نے حضرت عائشہ رضہ سے انکے والد (ابوبکر صدیق رضہ) کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہانتک کہ اللہ نے قسم کا کفارہ اتارا اس وقت

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَآ اَرٰى يَمِيْنًا اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَ

ابوبکر رضہ کہنے لگے میں تو جب کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں تو اللہ کی رخصت کو منظور کرکے وہ کام کرلیتا

فَعَلْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ بَابٌ قَوْلُهٗ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ حَدَّثَنَا

ہوں جسکو اچھا سمجھتا ہوں (کفارہ دیدیتا ہوں) ف ۳ باب لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم کی تفسیر ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ

عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہمسے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن کو اپنی خواہش سمجھاتے) ہم نے آپ سے

عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ يٰٓاَيُّهَا

(اس کے جہان باک) آپنے منع کیا پھر (اسی سفر میں) آپنے ہمکو یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دیکر بھی ہم عورت سے نکاح کرسکتے ہیں پھر آپنے (ف ۴)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ بَابٌ قَوْلُهٗ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

اس کے بعد عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی یاایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم ف ۵ باب انما الخمر والمیسر و

وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ

الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان کی تفسیر ابن عباس نے کہا ازلام سے فال کھولنے کے تیر مراد ہیں

يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزَّلَمُ
کافر لوگ اُن سے اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے اور نصب سے تثنان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے ف

الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالِاسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ
دوسرے لوگوں نے کہا ہے ازلام زلم کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کے تیر کو استسقا سے اُن تیروں کا پھرانا مراد ہے اگر

فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ عَلِمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ
منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے اگر حکم کی فال نکلتی تو اُس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی نشانیاں بنا رکھی تھیں

يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ
اُن سے قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ف استقسام کے معنے کو متکلم کے صیغہ میں لیجاؤ تو کہینگے قسمتُ اور قسوم مصدر ہے ہم سے

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ
کہا مجھ سے نافع نے اُنہوں نے ابن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا جب شراب کی حرمت اُتری اُسوقت مدینہ میں پانچ طرح کے

يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةُ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
شراب رائج تھے انگور کے شراب کا بالکل رواج نہ تھا ف ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض
کیا کہا ہم سے ابن علیہ اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے اُنہوں نے کہا انس بن مالک رضہ نے کہا

مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي
ہم لوگوں کا تو شراب فضیخ کے سوا اور کچھ نہ تھا یہی شراب جس کو تم فضیخ کہتے ہو ف میں کھڑا ہوا ابوطلحہ اور

أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوا وَمَا
فلاں فلاں (ابودجانہ سہیل بن بیضا ابوعبیدہ ابی بن کعب معاذ بن جبل ابوایوب کو ملا رہا تھا (تین بن (پاک شخص آپا زناما معلوم)

ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا
کہہ تو کہنے لگا شراب حرام ہوگیا تب اُن لوگوں نے کہا انس اُن کو زون کو بہادے اُس کے بعد سے جب سے اُس آدمی نے یہ

عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
خبر دی کبھی نہ شراب کو پوچھا نہ اُس کو پیا ف ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوا
بن عیینہ نے خبر دی اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے جابر رضہ سے اُنہوں نے کہا احد کے دن بعضے لوگ صبح کو شراب پیے ہوئے تھے

مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

اُس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان

الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کیا کہا ہم کو عیسیٰ اور عبداللہ بن ادریس نے خبر دی انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید) سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ

ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا وہ کہتے تھے اما بعد لوگو شراب حرام ہوا

إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ

شراب پانچ چیزوں سے بنا کرتا ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو اور جس شراب سے عقل

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ بَابٌ قَوْلُهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ

مین فتور آئے وہ خمر ہے ف باب لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح

فِيمَا طَعِمُوا إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

فیما طعموا اخیر آیت واللہ یحب المحسنین تک کی تفسیر ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل) نے بیان کیا

ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَزَادَنِي

کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جو شراب بہا دیا گیا تھا وہ فضیخ تھا ف امام بخاری نے

مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ

کہا مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے ابوالنعمان سے روایت کرکے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا کہ انس نے کہا کہ میں ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں

الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ

کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں آنحضرتؐ نے ایک شخص (نام معلوم) کو حکم دیا اُس نے منادی کر دی (کہ شراب حرام ہو گیا) ابوطلحہ نے (منادی کی آواز سنکر) انس سے

فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا

میں گیا اور لوٹ کر ابوطلحہ سے کہا یہ منادی کی آواز ہے وہ منادی کر رہا ہے کہ شراب حرام ہو گیا ابوطلحہ نے کہا جا تو بہا جا سب شراب بہا دی

قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ

میں نے بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا انس کہتے ہیں ان دنوں شراب کیا تھا یہی فضیخ اب بعض لوگ کہنے لگے

الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ

اُن لوگوں کا کیا انجام ہوگا جن کے پیٹ میں شراب تھا اور وہ اُسی حال میں شہید ہو گئے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا بَابُ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ

لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اخیر تک باب لا تسالوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم

ف قطلانی نے کہا جو چیز پینے والوں کو نشہ کریں اور نباتات میں جو نشہ کریں وہ بھی خمر ہیں مثلاً بھنگ وغیرہ

ف۲ پہلے گذر چکا کہ کھجور کا شراب جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے

ف۳ اس عنوان کو امام بخاری نے

کتاب التفسیر

ابوالنعمان سے اور محمد بن سلام بیکندی سے دونوں طرق سے روایت کیا لیکن دوسرے طریق میں حدیث مختصر ہے

تَسُؤْكُمْ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي

کی تفسیر ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے (اپنے والد) انس بن مالک انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ

نے ایک خطبہ سنایا (یا ایسا) خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم بہت کم

قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ

ہنستے اور اکثر روتے رہو انس نے کہا پھر ہم نے کیا آپ کے صحابی منہ ڈھانپ لیا میں چیں چیں رونے کی آواز نکلنے لگی

خَنِينٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اس پر یہ آیت اتری لا تسألوا

إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اس حدیث کو النضر بن شمیل اور روح بن عبادہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے ف ہم سے

الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ

فضل بن سہل بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو خیثمہ نے کہا ہم سے ابو الجویریہ نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا کچھ لوگ (خواہ مخواہ) ٹھٹے کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا

سَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَةُ أَيْنَ

کرتے کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے بتلایئے وہ کہاں

نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایھا الذین امنوا لا تسألوا عن اشیاء

إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا بَابُ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ

ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک پوری آیت پڑھی باب ما جعل اللہ من بحیرۃ

وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ وَإِذْ ذَهَبْنَا

ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام کی تفسیر واذ قال اللہ یعنی یہ عیسیٰ بن مریم بن قال (جو ماضی کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل)

صِلَةُ الْمَائِدَةِ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى

مائدہ اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے گو صیغہ فاعل کا ہے جیسے راضیۃ حقیقۃ راضیۃ میں مرضیۃ کے معنوں میں ہے اور بائنہ

مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِيَ يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ
تو مائل ہو کا معنے (حمید ۵) یعنے خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی ہو کہا ہے مادنی یمیدنی ف ابن عباس نے کہا متوفیک کا معنے ہے منجو کو

مُمِيتُكَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
مارڈالنے والا ہوں ف ہمسے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دوہیل جانور ہے جسکا دودھ بتوں کے

لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ
نام پر روک لیا جائے یعنے کوئی اسکا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اس

فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پر کوئی بوجھ نہ لادنا (نہ سواری کرنا یعنے سانڈ) سعید نے کہا ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے سانڈ کی رسم اسی نے سب سے پہلے نکالی تھی

وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى
سعید نے کہا وصیلہ وہ بن بیائی اونٹنی ہے جو پہلے پہل اونٹنی جنے پھر دوسری بار بھی اونٹنی جنے (نر اونٹ نہ جنے) ایسی

وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ
اونٹنی کو وہ اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جب وہ برابر دو مادہ جنتی نر نہ جنتی

وَالْحَامِ فَحَمْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ
اور حام وہ نر اونٹ ہے جو مادہ پر شمار سو کئی جفتیں کرتا (اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اتنی جفتیں کر

لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ
چکتا تو بتوں کے نام پر اسکو رخصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے اب اس پر بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اسکا

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ
اور ابوالیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو اوپر گذری سعید نے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ
کہا ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ) جو اوپر گذرا اور یزید بن عبداللہ بن ہاد نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ف

ف یعنی (جو حوض بالی ہے) پھر جامع جمع ۱۲ منہ ف اسی کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ہے لفظ اگرچہ سورہ آل عمران میں بھی ہے مگر اس سورہ میں بھی وفیہ شبہ آیا ہے

کتاب التفسیر

دونوں کا مادہ ایک ہے اس سے اس کی تفسیر بیان ہوئی منہ

اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ہے منہ

بجائے اس کے ابوداؤد کی روایت میں ہے منہ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ

مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ

ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ

علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا وہ اپنے کو آپ کچل رہی تھی (اس قدر تیزی تھی) اور میں نے عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی

عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بَابٌ وَقَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

آنتیں کھینچتے دیکھا اسی نے پہلے بحیرہ سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی باب وکنت علیہم

شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ

شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

علی کل شیء شہید کی تفسیر ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

شعبہ نے کہا ہمکو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس رضہ

عَبَّاسٍ رضہ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو تم اللہ کے سامنے

إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤگے پھر آپنے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق

نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ

نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین پھر فرمایا سن لو قیامت کے دن

الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي

پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائینگے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائینگے انکو

فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي

بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے چلینگے میں عرض کرونگا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے

مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں اس وقت میں وہی کہونگا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا میں جبتک ان لوگوں

کتاب التفسیر

مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا

میں رہا اُن کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھکو دنیا سے اُٹھا لیا اُس کے بعد تجھی کو اُن کی خبر ہے جواب علیکا سب کے تم اُن سے جدا ہو گے

مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ بَابٌ قَوْلُهُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ

اسی وقت سے برابر یہ لوگ اُلٹے پیروں (اسلام سے) پھرے رہے ف باب ان تعذبھم فانھم عبادک وان

تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم کی تفسیر ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) تم اکٹھے ہو گے اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لیجا یا جائیگا

فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى

ف میں اس وقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم الخ آیت

قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تک

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

سورۂ انعام کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ

ابن عباسؓ نے ف۳ کہا ثم لم تکن فتنتھم کا معنے پھر اُن کا اور کوئی عذر نہ ہوگا معرشات کا معنے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے جیسے انگور وغیرہ

ذَلِكَ حَمُولَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلِلْبُسْنَا لَشَبَّهْنَا بِنَا وَنَ يَتَبَاعَدُونَ تَبْسِلُ

(جن کی بیل ہوا تی ہے) حمولۃ کا معنے لدو پینے بوجھ لادنے کے جانور وللبسنا کا معنے ہم شبہ ڈالدیتے ہم پناون کا معنے دور ہوجاتے ہیں

تَفْضَحُ أُبْسِلُوا أُفْضُحُوا بَاسِطُوا أَيْدِيهِمُ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ

تبسل کا معنے رسوا کیا جائے ابسلوا رسوا کیے گئے باسطوا ایدیھم بسط کے معنے مارنا استکثرتم تم نے بہتوں کو گمراہ

كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلَّهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَ

کیا وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا یعنے اُنہوں نے اپنے بیلوں (میووں) اور مالوں میں اللہ کا ایک حصہ اور

الْأَوْثَانِ نَصِيبًا أَكِنَّةٌ وَاحِدُهَا كِنَانٌ أَقَامَ اشْتَمَلَتْ يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا

اور بتوں کا ایک حصہ ٹھیرایا اکنۃ کنان کی جمع ہے یعنے پردہ اسا اشتملت علیہ ارحام الا تشتمل یعنے کیا ماؤں کی پیٹھیں نہ رہا دہ

ف فعلان کی نے کہا مراد اس کہ کفار لوگ میں جو جنا کی نسبت کہ مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

ف ان تفسیر جن کو ابن دنیا میں مسلمان سمجھتا تھا وہ ان کو ابن

ف ابن عباس سے وصل

عَلٰی ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی فَلَمْ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَّتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُّهْرَاقًا صَدَفٌ

نہیں ہوتے تم ایک کو حرام ایک کو حلال کیوں بناتے ہو اور دما مسفوحا یعنے بہایا گیا خون وہ جسکا

اَعْرَضَ اَبْلِسُوْا اَوْیَسُوْا وَاَبْسِلُوْا اُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا اَسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ

کانے سے پہیر ابلسوا کانے نا امید ہوئے (فاذا هم مبلسون ہیں) اور ابسلوا بما کسبوا ہیں یعنی ہے کہ ہلاکت کے لیے

یَسْتَکُوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَاَمَّا الْوَقْرُ الْحِمْلُ اَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَّاِسْطَارَةٌ وَهِيَ الْتُّرَّهَاتُ

شک کرتے ہو وقر کانے سے بوجھ (جس سے کان بہرا ہو) اور وقر بکسرہ واو کانے سے بوجھ جو بار پر لادا جاوے اساطیر اسطورہ اور اسطارہ

اَلْبَاسَاءُ مِنَ الْبَاْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ حَضْرَةٌ مُعَايَنَةٌ اَلصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ

الباساء باس سے نکلا ہے یعنے سختی بابوس سے یعنے تکلیف اور محتاجی حضرۃ کہلا صور وہو بضم بنفخ فی الصور ہیں صورت کی جمع ہے

كَقَوْلِهٖ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ مَّلَكُوْتٌ مُلْكٌ مِّثْلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّحَمُوْتٌ وَّ

جیسے سور سورۃ کی جمع ہے ملکوت سے ملک یعنے سلطنت مراد ہے جیسے رہبوت اور رحموت مثل ہے رہبوت (یعنے ڈر) رحموت

يَقُوْلُ تُرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تُرْحَمَ جَنَّ اَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهٗ اَيْ حِسَابُهٗ وَيُقَالُ

(مہربانی) سے بہتر ہے اور کہتے ہیں تیرا ڈرایا جانا تجھ پر مہربانی کرنے سے بہتر ہے جن علیہ اللیل رات کی اندھیری اسپر چھا گئی حسبان

حُسْبَانًا مَّرَامِيَ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي

اور بعضوں نے کہا حسبان سے مراد تیر اور شیطان پر پھینکنے کے حربے مستقر باپ کی پشت مستودع ماں کا

الرَّحِمِ اَلْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِّثْلُ صِنْوٍ

پیٹ

قنوان (خوشہ) کجھ اس کا تثنیہ قنوان اور جمع بھی قنوان جیسے صنو اور صنوان (یعنے جڑے ہوئے

وَّصِنْوَانٍ بَابٌ قَبْلَهٗ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

درخت) باب وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو کی تفسیر ہم سے عبد العزیز

الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں ہیں اللہ ہی

اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ

جانتا ہے قیامت کب آئیگی پانی بھی وہی برساتا ہے اور ان کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ وہی جانتا ہے کسیکو معلوم نہیں کل کیا ہوگا

مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

کسی کو معلوم نہیں وہ کس ملک میں مریگا اللہ ہی کو ان باتوں کا علم اور اسی کو خبر ہے

باب قولہ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم الآیۃ یلبسکم

باب قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم الآیہ یلبسکم کا بیان

یخلطکم من الالتباس یلبسوا یخلطوا شیعا فرقا حدثنا ابو النعمان

ملا دے خلط کر دے یہ التباس سے نکلا ہے شیعا گروہ گروہ فرقے فرقے ق ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا

حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر رض قال لما نزلت ھذہ الآیۃ

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم قال رسول اللہ صلی اللہ

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم اعوذ بوجھک قال او من تحت ارجلکم قال اعوذ بوجھک او یلبسکم

یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر یہ اترا او من تحت ارجلکم آپ نے فرمایا یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں

شیعا ویذیق بعضکم باس بعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا

پھر یہ اترا او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہلکے عذاب ہوں سے

اھون او ھذا ایسر باب قولہ ولم یلبسوا ایمانھم بظلم حدثنی محمد بن بشار

تو ہلکا یا آسان ہے ف۲ باب ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کی تفسیر مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حدثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن سلیمن عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد

کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے

اللہ رض قال لما نزلت ولم یلبسوا ایمانھم بظلم قال صحابہ وایتنا لم یظلم

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرت صلعم کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

فنزلت ان الشرک لظلم عظیم باب قولہ ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی

اس وقت یہ آیت اتری ان الشرک لظلم عظیم (معلوم ہوا ظلم سے شرک مراد ہے) باب ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین

العلمین حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن مھدی حدثنا شعبۃ

کی تفسیر ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے شعبہ نے

عن قتادۃ عن ابی العالیۃ قال حدثنی ابن عم نبیکم یعنی ابن عباس رض

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی ابن عباس رض نے مجھ سے بیان کیا

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں

ابن متی حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ اخبرنا سعد بن ابراھیم

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی

قال سمعت حمید بن عبد الرحمن بن عوف عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ

کہا میں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی باب قولہ

سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں باب

اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ حدثنی ابراھیم بن موسی

اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ کی تفسیر مجھ سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا

اخبرنا ھشام ان ابن جریج اخبرھم قال اخبرنی سلیمان الاحول ان مجاھدا

کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو سلیمان احول نے انکو مجاہد نے

اخبرہ انہ سال ابن عباس ا فی ص سجدۃ فقال نعم ثم تلا ووھبنا لہ اسحاق الخبر

انہوں نے ابن عباس سے پوچھا کیا سورہ ص میں سجدہ ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر یہ آیت پڑھی ووھبنا لہ اسحاق الخبر

فبھدٰھم اقتدہ ثم قال ھو منھم زاد یزید بن ھارون ومحمد بن عبید و

فبھدٰھم اقتدہ تک پھر کہا کہ داؤد بھی انہی پیغمبروں میں سے ہیں ف۲ یزید بن ہارون اور محمد بن عبید اور

سھل بن یوسف عن العوام عن مجاھد قلت لابن عباس فقال نبیکم

سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے انہوں نے مجاہد سے یوں روایت کیا ہے میں نے ابن عباس رضہ سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے

صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بھم باب قولہ وعلی الذین ھادوا

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا ف۳ باب وعلی الذین ھادوا

حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما الایۃ وقال

حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما اخیر آیت تک کی تفسیر ابن

ابن عباس کل ذی ظفر البعیر والنعامۃ الحوایا المبعر وقال غیرہ ھادوا

عباس نے کہا ذی ظفر کا اونٹ شتر مرغ مراد ہے ف۴ حوایا سے مراد مینگنی کی انتیں اور لوگوں نے کہا ھادوا کا معنے

صاروا یھودا وافاقولہ ھدنا تبنا ھائد تائب حدثنا عمرو بن خالد

یہودی ہو گئے اور (سورہ اعراف میں) جو ھدنا الیک آیا ہے اسکا معنے ہم نے توبہ کی ھائد کہتے ہیں توبہ کرنیوالے کو ہم سے عمرو بن

حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب قال عطاء سمعت جابر بن عبد اللہ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کہا عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا
وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ یہودیوں کا ستیاناس کرے جب اللہ نے اُن پر چربی حرام کی

جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
تو اُنہوں نے کیا کیا چربی گلا کر اُس کو بیچا اُس کے دام کھٹے کیے اور ابوعاصم نبیل نے اس حدیث کو یوں روایت کیا کہا ہم

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا
اُنہوں سے کہا عطاء بن ابی رباح نے مجھکو یہ لکھا میں نے جابر رضی سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث ف باب ولا تقربوا

تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
الفواحش ما ظهر منها وما بطن کی تفسیر ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ
شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے کہا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت

مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مند نہیں ہے ف۲ اسی لیے اُس نے بیحیائی اور کھلی بیشرمی کی باتوں کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسیکو تعریف کرنا پسند نہیں

الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ
ہے یہانتک کہ اُس نے اپنی آپ خود تعریف کی عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابووائل سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے خود

قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَقِيلَ حَفِظَ وَمُحِيطٌ بِهِ قَبْلًا جُمِعَ قَبِيلٌ وَالْمَعْنَى
سنے کہا عبداللہ بن مسعود نے یہ آنحضرت ﷺ کا قول بیان کیا اُنہوں نے کہا ہاں وکیل کا معنے نگہبان کفیل لینے والا قبلاً قبیل کی جمع ہے یعنے

أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرُفُ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ
عذاب کی قسمیں قبیل ایک ایک قسم زخرف لغو اور بیکار چیز (باتیں) جسکو ظاہر

وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ
میں آراستہ پیراستہ کریں (زخرف القول چکنی چپڑی باتیں) حرث حجر یعنے روکی گئی کھیتی حجر کہتے ہیں حرام اور

حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ
ممنوع کو اسی سے حجر محجور اور حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور مادیان گھوڑی کو بھی اور

وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ
عقل کو بھی حجر اور حجے کہتے ہیں اور اصحاب الحجر میں حجر سے ثمود کی بستی مراد ہے اور جس زمین کو تو روک دے اُس میں کوئی

فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُسْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ
اُتنے پاچرانے نہ پائے اسکو بھی حجر کہینگے اسی سے حطیم کعبہ کے حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم کے معنوں میں ہے جیسے قتیل مقتول

ف اس کو امام احمد نے وصل کیا ابوعاصم امام بخاری کے شیخ ہیں ف۱ فطلاق نے آنحضرت کی تاویل کی اور کہا کہ آنحضرت سے سنے پروردگار کے حق میں بری باتوں کو حرام کرنا اور مومنوں کو ان سے روکنا ہمیں نہیں کہنا چاہیے بلکہ حدیث نے اور صفات الٰہی

التوحید والرد علی الجہمیہ

سے عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن رافع بن خدیج انصاری مدنی ہیں کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے

کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے

مِنْ مَقْتُوْلٍ وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ بَابٌ قَوْلِهٖ هَلْمَّ شُهَدَاءَكُمْ اَهْلِ الْحِجَازِ

کے معنے میں اب رہا یمامہ کا حجر تو وہ ایک مقام کا نام ہے باب هلم شهداءكم کی تفسیر هلم حجازی الوں کا

هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

محاورہ ہے واحد اور تثنیہ اور جمع سب میں هلم بولتے ہیں ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہ رضہ نے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے اُس وقت تک قیامت

مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

نہ ہوگی جب لوگ یہ نشانی (اللہ کی قدرت کی) دیکھینگے تو سارے زمین والے ایمان لے آئینگے مگر اُس وقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دیگا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

جیسے فرمایا لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل مجھ سے اسحاق (بن نصر یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالرزاق

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ

قیامت ہونے والی نہیں جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ جب تک سورج پچھم سے نہ نکلے

وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَةَ

دیکھینگے تو سب کے سب ایمان لے آئینگے مگر وہ وقت ہوگا جب ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دیگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لا ینفع نفسا ایمانها الخ

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ اعراف کی تفسیر شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان بہت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وِرْيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِيْ غَيْرِهٖ

ابن عباس نے کہا یواری سوا نکہ وریاشا میں ریاش سے مال اسباب مراد ہے قال ابن عباس المعتدین میں معتدین سے دعا میں حد سے بڑھ جانے

عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ اَلْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ اِفْتَحْ بَيْنَنَا اُفْصِلْ بَيْنَنَا

عفوا کا معنے بہت ہوگئے اُنکا مال زیادہ ہوگئے فتاح کہتے ہیں فیصلہ کرنیوالے کو افتح بیننا ہمارا فیصلہ کر

نَتَقَنَا رَفَعْنَا اَبِسْتَ اِنْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰى اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنْ وَ

اٹھایا ابسبست پھوٹ نکلے متبر تباہی نقصان اسی غم کھاؤں فلا تاس غم نہ کھا اور دون

قَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ اَخَذَ الْخِصَافَ

نے کہا ما منعك ان لا تسجد (ہین لا زائد ہے) یعنے تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا یخصفان من ورق الجنۃ انہون نے بہشت

مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ اَوْرَاقَ يَخْصِفَانِ اَوْرَقَ بَعْضَهَا اِلَى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا

کے پتون کا دونا بنا لیا یعنے بہشت کے پتے اپنے اوپر جوڑ لیے (تاکہ ستر نظر نہ آئے) سوآتھما سے شرمگاہ مراد ہے

وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلَى مَالَا

متاع الی حین ہین حین سے قیامت مراد ہے عرب کے محاورے مین حین ایک ساعت سے لیکر بے انتہا مدت کو کہہ

يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ

سکتے ہین ریاش اور ریش کے معنے ایک ہین یعنے ظاہری لباس قبیلہ اس کی ذات والے

الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ اَذَّرَكُوْا اِجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْاِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى

شیطان جن ہین سے وہ خود یہی ہے اذرکوا اکٹھا ہو جائینگے آدمی اور جانور سب کے سوراخ (یا سامون) کو

سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَاُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَاِحْلِيْلُهُ

سموم کہتے ہین اسکا مفرد سم ہے یعنے آنکھ سوراخ نتھنے منہ کان پاخانہ کا مقام پیشاب کا مقام

غَوَاشِ مَا غَشُّوْا بِهٖ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنُوْا يَعِيْشُوْا حَقِيْقٌ حَقٌّ

غواش کلاں جس سے ڈھانپے جائیے نشرا متفرق نکدا تھوڑا یغنوا جیے یا بسے حقیق حق واجب

اُسْتُرْهِبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقُّفُ تَلْقَمُ طَآئِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ وَ

استرھبوھم رہبت سے نکلا ہے یعنے ڈرانا تلقف لقمہ کرنے لگا (نگلنے لگا) طائرھم اُن کا نصیب طوفان سیلاب بہیا کا

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ

کبھی موت کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہین قمل بچھڑ یا ن چھوٹی جوؤن کی طرح عروش اور

وَعَرِيْشُ بِنَآءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ الْاَسْبَاطُ قَبَآئِلُ بَنِيْ

عریش عمارت سقط جب کوئی شرمندہ ہوتا ہے تو کہتے ہین سقط فی یدہ — اسباط بنی اسرائیل کے خاندان

اِسْرَآئِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهٗ يُجَاوِزُوْنَ تَعْدُ تُجَاوِزُ شُرَّعًا

قبیلے یعدون فی السبت ہفتہ کے دن حد سے بڑھ جاتے تھے اسی سے ہے تعد یعنے حد سے بڑھ جائے شرعا پانی کے اوپر

شَوَارِعَ بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ اَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَاْتِيْهِمْ

تیرتے ہوئے بئیس سخت اخلد بیٹھ رہا پیچھے ہٹ گیا سنستدرجھم یعنے جہان سے اُن کو خبر نہ ہوگا

مِنْ حَامِيْمَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا مِنْ جِنَّةٍ مِّنْ

اُدھر سے ہم آئینگے جیسے اس آیت مین ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا یعنے اسکا عذاب ادھر سے آن ہوتا جدھر سے گمان

جنون فمرت به استمر بها الحمل فاتمته بنزغنك يستخفنك طيفهم
جنون دبوانگی فمرت به برابر پیٹ رہا اس نے پیٹ کی مدت پوری کی بنزغنك گدگدائے بہکائے طیف اور طائف وا
به لمم ويقال طائف وهو واحد يمدون ويزينون وخفقا خوفا وخفية
شیطان کی طرف سے جواز ہے (یعنے وسوسہ آئے) دونوں کا معنے ایک ہے یمدونهم انکو اچھا کر دکھلاتے ہیں خیفة کا معنے خوف و خفیہ
من الاخفاء والاصال واحدها اصيل ما بين العصر الى المغرب يقولة بكرة و
اخفاء سے ہے یعنے چپکے چپکے اصال اصیل کی جمع ہے وہ وقت جو عصر سے مغرب تک ہوتا ہے جیسا اس آیت میں ہے
اصيلا باب قوله عز وجل قل انما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن حدثنا
بکرة واصیلا باب انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن کی تفسیر ہم سے
سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي وائل عن عبد الله
سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن
قال قلت انت سمعت هذا من عبد الله قال نعم ورفعه قال لا احد اغير
مسعود سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تھا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں عبداللہ بن مسعود کہتے تھے
من الله فلذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب اليه
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سچ بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں ہے اور اسی لیے اس نے مخش (بری بھیانک) کاموں کو حرام کیا ہے کاموں کو حرام کیا ہے کسی
المدحة من الله فلذلك مدح نفسه باب وكلم الله موسى لميقاتنا
تعریف ہونا پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی ۳ باب وکلم اللہ موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ
وكلمه ربه قال رب ارني انظر اليك قال لن تراني ولكن انظر الى
قال رب ارنی انظر الیك قال لن ترانی ولكن انظر الى الجبل
الجبل فان استقر مكانه فسوف تراني فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا و
فان استقر مكانه فسوف ترانی فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا و
خر موسى صعقا فلما افاق قال سبحانك تبت اليك وانا اول المؤمنين
خر موسى صعقا فلما افاق قال سبحانك تبت اليك وانا اول المؤمنين کی
قال ابن عباس ارني اعطني حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين
تفسیر ابن عباس نے کہا ارنی انظر الیك کا معنے ہے مجھکو اپنے دیدار کا مرتبہ سرفراز کر تا ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے
عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري رض قال
عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے والد (یحیی بن عمارہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا

جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ يَا

ایک یہودی (خاص یا اور کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس کو کسی (مسلمان) نے ایک طمانچہ (تھپڑ) رسید کیا تھا وہ کہنے

مُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِيْ وَجْهِيْ قَالَ ادْعُوْهُ فَدَعَوْهُ

لگا محمد تمہارے ایک انصاری صحابی نے میرے مونہ پر طمانچہ مارا آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ تو بلایا وہ حاضر ہوا

قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِالْيَهُوْدِ فَسَمِعْتُهٗ

آپ نے پوچھا کیوں تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا کہنے لگا یا رسول اللہ میں (راستہ میں) یہودیوں پر سے گذرا (میں نے یہ بھی سنا)

يَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَخَذَتْنِيْ

یہ کہتا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ پیغمبر کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا ہے کہا کیا وہ محمد سے بھی بڑھ کر ہیں اور مجھے غصہ آیا

غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهٗ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ

ہے ایک طمانچہ لگا یا ہے سنکر آنحضرت نے فرمایا دیکھو دوسرے پیغمبروں پر مجھکو فضیلت نہ دو (ایسا ہو گا قیامت کے دن لوگ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ

(ایک ہی ایکا) بیہوش ہو جائینگے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤنگا کیا دیکھونگا موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا پایہ تھامے

الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بَابُ مَنٌّ وَّ

کھڑے ہیں اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو مجھ سے پہلے ہی ہوش آجائیگا یا وہ (بیہوش ہی نہ ہونگے) چونکہ (دنیا میں) کوہ طور پر بیہوش ہو چکے

السَّلْوٰى حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

سلوی کا بیان ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث

حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ

سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کمنبی (ایک قسم کی) (خود بخود اگتی

الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءُ الْعَيْنِ بَابٌ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہے) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے باب قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم

اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ

جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحیی و

يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

یمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلماتہ

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

واتبعوہ لعلکم تھتدون کی تفسیر ہم سے عبداللہ (ابن حماد آملی) نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا

عبدالرحمن اور موسیٰ بن ہارون نے دونوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

عبداللہ بن علاء بن زبر نے کہا مجھ سے بسر بن عبیداللہ نے کہا مجھ سے ابوادریس خولانی

إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

نے کہا میں نے ابوالدرداء رضہ سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکر اور عمر رضہ میں (کسی بات پر) تکرار ہوگئی

مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ

عمر کو غصہ آیا اور غصے میں لوٹ کر چلے ابوبکر رضہ اُن کے پیچھے ہوئے کہتے جاتے تھے (بھائی) معاف

أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ

کرو لیکن عمر رضہ نے نہ سنا اور گھر میں جاکر اندر سے دروازہ بند کرلیا (تاکہ ابوبکر رضہ اندر نہ آسکیں) آخر ابوبکر رضہ آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم پاس آئے ابوالدرداء کہتے ہیں اُس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا آپ نے (ابو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا

بکر کی صورت دیکھتے ہی) فرمایا تمہارے یہ صاحب کسی سے لڑکر آئے ہیں اُس کے بعد ایسا ہوا عمر رضہ بھی شرمندہ ہوئے اور آنحضرت

كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے سلام کرکے بیٹھے اور سارا قصہ بیان کیا (کہ ابوبکر نے مجھ سے معافی مانگی میں نے نہیں سنا)

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابوالدرداء کہتے ہیں یہ قصہ سنتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ

کو غصہ آیا ابوبکر رضہ (آپ کا غصہ فرو کرنے لگے) کہنے لگے یا رسول اللہ خدا کی قسم اس معاملہ میں میں قصوروار تھا (عمر رضہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ

کی زیادتی نہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا (تم کو کیا ہوگیا ہے) تمکو میرا بھی لحاظ نہیں ہے میرا تو لحاظ کرو

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا تو تم لوگوں نے میری بات جھٹلائی اور ابوبکر رضہ نے کہا

صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ بَابٌ وَقُولُوا حِطَّةٌ حَدَّثَنَا

آپ سچ کہتے ہیں ف۱ امام بخاری نے کہا غامر کا معنے حدیث میں یہ ہے کہ ابوبکر رضہ نے بھلائی میں سبقت کی ف۲ باب وقولوا حطۃ کی تفسیر ہم سے

إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ

سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھک کر) بیت المقدس کے

سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نُغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى

دروازے میں جاؤ اور یوں کہو حطۃ یعنے اللہ ہمارے گناہ بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دینگے انہوں نے کیا کیا اللہ کے حکم بدل ڈالا (محمد

اسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ يَا بَابِ فِيهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ

اور حطۃ کے بدل حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی میں) کہنے لگے باب خذ العفو وامر بالعرف واعرض

عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

عن الجاہلین العرف کا معنے معروف (یعنے اچھا کام) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضہ

انہوں نے زہری سے کہا مجھکو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن عباس رضہ نے کہا

قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ

عیینہ بن حصن بن حذیفہ (مدینہ میں) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس اترے

وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَ

حر بن قیس ان لوگوں میں تھے جو حضرت عمر رضہ کے مقرب (پاس بیٹھنے والے) تھے حضرت عمر رضہ کی عادت تھی وہ اپنا مقرب

مُشَاوَرَتَهُ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي

اسی شخص کو بناتے جو قرآن کا قاری (عالم) ہوتا ایسے ہی لوگ انکی مجلس اور مشورے میں شریک ہوتے بوڑھے ہوں اور جوان کی کوئی قید نہ تھی

لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ

بھتیجے تمہاری تو امیرالمومنین کے پاس رسائی ہے مجھے بھی اجازت لیکر ان کے پاس لے چلو حر بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت لونگا

عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ

ابن عباس کہتے ہیں حر نے حضرت عمر رضہ سے عیینہ کو لانیکی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی جب عیینہ حضرت عمر رضہ پاس گئے

قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ

تو کہنے لگے غضب ہے غضب ہے اے پسر خطاب نہ تو تم (مین سخاوت ہی) ہم کو بہت داد دہش کرتے ہو نہ عدل اور انصاف

فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ

سے پیش آتے یہ سنکر حضرت عمر رضہ غصے ہوئے قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں ف اُس وقت حر نے عرض کیا امیرالمومنین اللہ تعالی اپنے

لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین یہ شخص

وَإِنْ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا

(یعنے عیینہ ابھی جاہل ہے آپ درگذر کیجیے) قسم خدا کی حضرت عمر رضہ نے اس آیت کے سنتے ہی اسپر عمل کیا جب حر نے یہ آیت

عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کے خلاف نہ کرتے ہم سے یحیے ابن موسی یا یحیے بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

ابْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا فِيْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

انہوں نے کہا یہ آیت جو اللہ تم نے اتاری خذ العفو وامر بالعرف تو اخلاق کے باب میں اتاری (یعنے لوگوں کو اپنا اخلاق ایسا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ

رکھنا چاہیئے) اور عبداللہ بن برّاد نے کہا ہمسے ابو اسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں

اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ

نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا (اس آیت میں) اللہ تعالی نے لوگوں کے اخلاق (عادات) میں سے اپنے پیغمبر کو معاف

أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ ✣

فرمانے کا حکم دیا یا کچھ ایسا ہی کہا ف

سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ

سورۂ انفال کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم دلا

قَوْلُهٗ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

یسالونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ واصلحوا

أَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمْ

ذات بینکم کی تفسیر ابن عباس رض نے کہا انفال سے لوٹ کے مال مراد ہیں ف قتادہ نے کہا وتذھب ریحکم

الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

میں ریح سے لڑائی مراد ہے ف نافلۃ (جسکی جمع انفال ہے) اسکا معنے عطیہ مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو

ابْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ

سعید بن سلیمان نے کہا ہمکو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

لِابْنِ عَبَّاسٍ رض سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ رُدِفَ

کہا میں نے ابن عباس رض سے پوچھا سورۂ انفال کس باب میں اتری انہوں نے کہا بدر کی باب میں شوکۃ کا معنے دبدبا (لوگ) ردف فا

فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رُدِّفَنِي وَارْدِفَنِي جَاءَ بَعْدِي ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا

کا معنے فوج در فوج کہتے ہیں ردفنی وارد فنی یعنے میرے بعد آیا ذلکم فذوقوہ ذوقوہ کا معنے یہ ہے کہ یہ عذاب اسکا

وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمُهُ يَجْمَعُهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَإِنْ جَنَحُوا طَلَبُوا يَثْخَنَ

منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے فیرکمہ کا معنے اسکو جمع کرے شرد کا معنے جدا کردے یا سخت سزا دے ہجنحوا کا معنے طلب کریں ف

يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيرُ

یثخن کا معنے غالب ہو اور مجاہد نے کہا ف مکاءً کا معنے انگلیاں منہ پر رکھنا تصدیہ سیٹی دینا

لِيَبْتُوكَ يُحْبِسُوكَ بَابٌ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ

لیبتوک کو حبس قید کریں باب ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین

لَا يَعْقِلُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ

لا یعقلون کی تفسیر ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمسے ورقاء بن عمر نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے

مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا

نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون

يَعْقِلُونَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا

مراد بنی عبدالدار کے لوگ ہیں ف باب یایھا الذین امنوا استجیبوا

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ حَدَّثَنِي أَسْحٰقُ

وانہ الیہ تحشرون کی تفسیر استجیبوا کا معنے جواب دو قبول کرو لما یحییکم جو تمکو درست کرے عہ مجھ سے اسحٰق

أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ

بن راہویہ (یا اسحاق بن منصور) نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حبیب بن

ابْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رض قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ

ابن عاصم سے سنا وہ ابوسعید بن معلے رض سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ

علیہ وسلم میرے سامنے سے گذرے مجھکو بلایا میں (چونکہ نماز میں تھا فوراً) نہیں گیا جب نماز پڑھ چکا تو آپ پاس حاضر ہوا

أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

کیوں نہیں آیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تو نے نہیں سنا یایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم

ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ

پھر آپ نے فرمایا میں (مسجد کے) باہر جانے سے پہلے تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤنگا جب آپ جانے لگے تو میں نے آپ کو

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

یاد دلایا (کہ آپ نے ایک بڑی سورت بتلانے کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا) معاذ بن ابی معاذ عنبری نے (اس حدیث کو بیان کرتے

خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

خبیب سے انہوں نے حفص سے سنا انہوں نے ابوسعید بن معلے سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے خیر اب

سَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا

یہ فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو (ہر نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں باب واذ قالوا

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ

اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا

ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا

بعذاب الیم کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے کہا کہ قرآن شریف میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے اس سے عذاب کی بارش مراد

وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا

ہے اور عرب لوگ بارش کو غیث کہتے ہیں جیسے اس آیت میں ہے وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

مجھ سے احمد (ابن نضر بن عبد الوہاب) نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہمسے والد (معاذ بن معاذ بن حسان)

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي

انہوں نے عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے سنا

قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً

ابوجہل (مردود) یوں کہنے لگا یا اللہ اگر یہ کلام یعنے قرآن ہمارے پاس سے اترا ہو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہمپر لے آ اس وقت یہ آیت اتری وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ

وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم

يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

یصدون عن المسجد الحرام الخیر تک باب وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا

وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون کی تفسیر ہم سے محمد بن نضر نے بیان کیا کہا ہم سے

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ

عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الحمید صاحب الزیادی سے

الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ

انہوں انس بن مالک رضؓ سے سنا انہوں نے کہا ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا اللھم ان کان ھذا ھو الحق

مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا

من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم اس وقت یہ آیت اتری

كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وما لهم

اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ

ان لا يعذبهم الله وهم يصدون عن المسجد الحرام تک و

قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

قاتلوهم حتى لا تكون فتنة کی تفسیر ہم سے حسن بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن یحیی

ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ

نے کہا ہم سے حیوہ بن شریح نے انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ

اَنَّ رَجُلًا جَآءَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَاِنْ

سے ایک شخص (حبان یا علاء بن عرار) نے پوچھا ابو عبد الرحمن تمنے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی وان

طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ لَّا تُقَاتِلَ

طائفتان من المؤمنين اقتتلوا اس آیت کے بموجب (تم حضرت علیؓ اور معاویہ رضؓ والوں سے) کیوں نہیں لڑتے جیسے

كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ اَعْتَرُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ

اللہ تعالے نے فرمایا (فقاتلوا التی تبغی) انہوں نے کہا میرے بھتیجے اگر میں اس آیت کی تاویل کرکے (مسلمانوں سے) نہ لڑوں

اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا

مُّتَعَمِّدًا اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ اِنْ

کی تاویل کروں (یعنی) وہ شخص کہنے لگا اچھا اس آیت کو کیا کرو گے ان سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے

كتاب التفسير

عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا
عبداللہ بن عمر نے کہا اللہ واہ یہ لڑائی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کر چکے اس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے
فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَاِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ
اور مسلمان کو اسلام کے دین پر تکلیف دی جاتی قتل کرتے قید کرتے یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا مسلمان بہت ہو گئے اب
تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهٗ لَا يُوَافِقُهٗ فِيْمَا يُرِيْدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّ
فتنہ (جو اس آیت میں مذکور ہے) وہ رہا کہاں جب اُس شخص نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمر کسی طرح لڑائی پر اُس کے موافق نہیں ہوتے
عُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِيْ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ
اعتقاد ہے انہوں نے کہا ان پر کہو علی اور عثمان کے باب میں میں اپنا اعتقاد بیان کرتا ہوں عثمان کا (جو) قصور (تم بیان کرتے ہو وہ) تو اللہ
فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مگر تم کو یہ بات پسند نہیں ف۲ اور علی رضی اللہ عنہ تو (سبحان اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور
خَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَهٰذِهٖ اِبْنَتُهٗ اَوْ بِنْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ ثُمَّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ
آپ کے داماد بھی ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا یہ آنکا گھر ہے وہ جہاں تم دیکھ رہے ہو ف۳ ہم سے احمد بن یونس نے
ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ
بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے ان سے وبرہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن
ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا اَوْ اِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ
جبیر نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر ہمیں یا ہماری طرف نکلے ایک شخص ان سے پوچھنے لگا تم اس فتنہ کی لڑائی کے باب میں کیا کہتے ہو
الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ
ہوئے جو مسلمانوں میں آپس میں ہو رہی ہے عبداللہ بن عمر رضی نے کہا (ارے) تو جانتا ہے فتنہ کہ کیا مراد ہے ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ يَا نَافِعُ
مشرکوں سے لڑتے تھے اور مشرکوں کے پاس کوئی مسلمان جاتا تو فتنہ میں پڑ جاتا ف۱ کیونکہ آنحضرت کی لڑائی تمہاری طرح دنیا کے لیے نہیں ف۲ ہرگز نہیں
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ
يا ايها النبي حرض المومنين على القتال ان يكن منكم عشرون صابرون
يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يغلبوا مائتين وان يكن منكم مائة يغلبوا الفا من الذين كفروا بانهم قوم لا يفقهون
يَفْقَهُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
تفسیر ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی

لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ
انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری اگر مسلمان بیس ہوں صبر کرنیوالے تو دو سو کافروں پر غالب ہوں اس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک
اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَّا يَفِرَّ عِشْرُوْنَ مِنْ مِّائَتَيْنِ
مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے۔ سفیان نے اس حدیث میں کئی بار یوں بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ
ثُمَّ نَزَلَتِ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ الْاٰيَةَ فَكُتِبَ اَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِّائَتَيْنِ
سے نہ بھاگیں پھر اس کے بعد یہ آیت اتری الان خفف اللہ عنکم اخیر تک اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے
زَادَ سُفْيٰنُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
اور ایک بار سفیان نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا یہ آیت اتری حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون
صَابِرُوْنَ قَالَ سُفْيٰنُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَاَرٰى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ
صابرون سفیان نے کہا عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کہتے تھے میں سمجھتا ہوں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی
الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا بَابُ قَوْلِهِ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا الْاٰيَةَ
حکم ہے ف باب الان خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا اخیر آیت
اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا
واللہ مع الصابرین تک کی تفسیر ہم سے یحیی بن عبداللہ سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ
عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو جریر بن حازم نے کہا مجھ کو زبیر بن خریت سے انہوں نے
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ
عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ان یکن منکم
مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ
عشرون صابرون یغلبوا مائتین تو مسلمانوں کو سخت گذرا جب اللہ نے اتیر
فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ الْاٰنَ خَفَّفَ
یہ فرض کیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر تخفیف کا حکم آیا اللہ نے فرمایا الان خفف
اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم
مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ نے شمار میں کمی کر دی (دس کے بدل دو کافر رکھے)

ف اگر دو سو کے پیادہ کافر ہوں جب بھاگنا جائز ہے لیکن زیادہ اور صبر کرنا افضل ہے واللہ اعلم

ف جس نے اگر فی الفور فرض کی جماعت برابر یا دونی ہو جب بھی کلمہ حق کہنے میں دریغ نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا اچھی بات کا حکم کرے بری بات سے منع کرے اگر فی الفور دوسرے سے بھی نہ ہو سکے اور جان یا عزت جاوے

کتاب التفسیر

نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم

تو اتنا ہی مسلمانوں کا صبر بھی کم ہو گیا

تم الجزء الثامن عشر ويتلوه الجزء التاسع عشر ان شاء الله تعالى

اللہ کے فضل سے اٹھارہواں پارہ تمام ہوا اب خدا چاہے تو انیسواں پارہ شروع ہوتا ہے فقط

فہرست ابواب پارہ اٹھارہواں تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	باب حجۃ الوداع حج وداع کا بیان۔		اسامہ بن زید کو جہاد کے لیے روانہ کرنا۔		اللہ تعالیٰ کا قول واذقلنا ادخلوا ہذہ القریۃ کی تفسیر
۱۰	باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ جنگ تبوک کا بیان جسکو غزوہ عسرۃ بھی کہتے ہیں	۴۱	باب پہلے باب سے متعلق۔	۴۶	باب قولہ من کان عدوا لجبریل آللہ تعالیٰ کے قول من کان عدوا لجبریل کی تفسیر
۱۲	باب حدیث کعب بن مالک کعب بن مالک کا قصہ جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔	〃	باب کہ غزا النبی صلعم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیے۔	۴۷	باب قولہ ما ننسخ من آیۃ او ننسأھا الخ اللہ تعالیٰ کے قول ما ننسخ من آیۃ او ننسأھا الخ
۲۲	باب نزول النبی الحجر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجر میں اترنا۔	۴۲	کتاب التفسیر قرآن کی تفسیر کا بیان	〃	باب قولہ وقالوا اتخذ واولد سبحانہ الخ اللہ تعالیٰ کے قول قالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ کی تفسیر
۲۳	باب پہلے باب کے متعلق۔	〃	باب ملجاء فی فاتحۃ الکتاب سورۂ فاتحہ کی تفسیر	۴۸	باب قولہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی الخ اللہ تعالیٰ کے قول واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کی تفسیر۔
۲۴	باب کتاب النبی الی کسری وقیصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسری شاہ ایران و قیصر شاہ روم کو خط لکھنا۔	۴۳	باب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی تفسیر	۴۹	باب قولہ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل الخ اللہ تعالیٰ کے قول واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل کی تفسیر۔
۲۵	باب مرض النبی صلعم ووفاتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان	〃	سورۃ البقرۃ سورۂ بقرہ کی تفسیر۔		
۳۹	باب آخر ما تکلم النبی صلعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان۔	〃	باب قول اللہ وعلم آدم الاسماء کلھا۔ اللہ تعالیٰ کے قول وعلم آدم الاسماء کلھا کی تفسیر	۵۰	باب قولہ قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الخ آللہ تعالیٰ کے قول قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کی تفسیر۔
〃	باب وفاۃ النبی صلعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کب ہوئی۔	۴۴	باب قال مجاھد الی شیاطینھم اصحابھم اللہ تعالیٰ کے قول واذا خلوا الی شیاطینھم کی تفسیر		
۴۰	باب پہلے باب سے متعلق۔	۴۵	باب قولہ فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون اللہ تعالیٰ کے قول فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون کی تفسیر۔	〃	باب قول سیقول السفھاء من الناس ما ولاھم اللہ تعالیٰ کے قول سیقول السفہاء من الناس ما ولاھم کی تفسیر۔
〃	باب بعث النبی صلعم اسامۃ بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض موت میں	〃	باب وظللنا علیکم الغمام الخ اللہ تعالیٰ کے قول وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن الی آخرہ کی تفسیر۔	۵۱	باب قولہ وما جعلنا القبلۃ التی کنت
		۴۶	باب قولہ واذ قلنا ادخلوا ہذہ القریۃ الخ		

صفحہ	مضامین
	علیہا الخ اللہ تعالیٰ کے قول وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا کی تفسیر
۵۲	باب قولہ قد نری تقلب وجھک فی السماء الخ اللہ تعالیٰ کے قول قد نری تقلب وجھک فی السماء الخ کی تفسیر
″	باب قولہ ولئن اتیت الذین اوتوا الکتب بکل اٰیۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ولئن اتیت الذین اوتوا الکتب بکل اٰیۃ الخ کی تفسیر
″	باب قولہ الذین اٰتینٰھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اللہ تعالیٰ کے قول الذین اٰتینٰھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الخ کی تفسیر
۵۳	باب قولہ ولکل وجھۃ ھو موٰلیھا اللہ تعالیٰ کے قول ولکل وجھۃ ھو موٰلیھا کی تفسیر
″	باب قولہ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام اللہ تعالیٰ کے قول ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام کی تفسیر
″	باب قولہ ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ اللہ تعالیٰ کے قول ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ کی تفسیر
۵۴	باب قولہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اللہ تعالیٰ کے قول ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کی تفسیر
۵۵	باب قولہ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً الخ اللہ تعالیٰ کے قول ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً الخ کی تفسیر
″	باب قولہ یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص اللہ تعالیٰ کے قول یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص کی تفسیر
۵۷	باب قولہ یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام الخ

صفحہ	مضامین
	اللہ تعالیٰ کے قول یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام الخ کی تفسیر
۵۸	باب قولہ ایاماً معدودات الخ اللہ تعالیٰ کے قول ایاماً معدودات کی تفسیر
۵۹	باب فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ اللہ تعالیٰ کے قول فمن شھد منکم الشھر الخ کی تفسیر
″	باب قولہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم اللہ تعالیٰ کے قول احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الخ کی تفسیر
۶۰	باب قولہ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ اللہ تعالیٰ کے قول وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ کی تفسیر
۶۱	باب قولہ ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا الخ اللہ تعالیٰ کے قول ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا الخ کی تفسیر
″	باب قولہ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ الخ کی تفسیر
۶۲	باب قولہ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ الخ کی تفسیر
۶۳	باب قولہ فمن کان منکم مریضاً الخ اللہ تعالیٰ کے قول فمن کان منکم مریضاً الخ کی تفسیر
″	باب قولہ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج اللہ تعالیٰ کے قول فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر
″	باب قولہ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم اللہ تعالیٰ کے قول لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم کی تفسیر
۶۴	باب قولہ ثم افیضوا من حیث افاض الناس اللہ تعالیٰ کے قول ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر
۶۵	باب قولہ ومنھم من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا الخ

صفحہ	مضامین
	اللہ تعالیٰ کے قول ومنھم من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا کی تفسیر
۶۵	باب قولہ وھو الد الخصام اللہ تعالیٰ کے قول وھو الد الخصام کی تفسیر
۶۶	باب قولہ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ الخ کی تفسیر
″	باب قولہ نساؤکم حرث لکم الخ اللہ تعالیٰ کے قول نساؤکم حرث لکم کی تفسیر
۶۷	باب قولہ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الخ اللہ تعالیٰ کے قول واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الخ کی تفسیر
۶۸	باب قولہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً اللہ تعالیٰ کے قول والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً کی تفسیر
۷۰	باب قولہ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اللہ تعالیٰ کے قول حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ الخ کی تفسیر
″	باب قولہ وقوموا للہ قانتین اللہ تعالیٰ کے قول وقوموا للہ قانتین کی تفسیر
۷۱	باب قولہ فان خفتم فرجالاً او رکبانا اللہ تعالیٰ کے قول فان خفتم فرجالاً او رکبانا کی تفسیر
۷۲	باب قولہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً وصیۃ لازواجھم الخ اللہ تعالیٰ کے قول والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً وصیۃ لازواجھم الخ کی تفسیر
″	باب قولہ واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ اللہ تعالیٰ کے قول رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ کی تفسیر
۷۳	باب قولہ ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ الخ کی تفسیر
″	باب قولہ لا یسالون الناس الحافاً اللہ تعالیٰ کے قول لا یسالون الناس الحافاً کی تفسیر
۷۴	باب قولہ واحل اللہ البیع الخ اللہ تعالیٰ کے قول واحل اللہ البیع الخ کی تفسیر
″	باب قولہ یمحق اللہ الربوا الخ اللہ تعالیٰ کے قول یمحق اللہ الربوا کی تفسیر
″	باب قولہ فاذنوا بحرب من اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے قول

مضامین	صفحہ
فاذکروا بحرب من اللہ کی تفسیر	
باب قولہ ان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ الخ کی تفسیر	۸۹
باب قولہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے قول واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کی تفسیر	〃
باب قولہ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اللہ تعالیٰ کے قول ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم باللہ کی تفسیر	۹۱
باب قولہ آمن الرسول بما انزل الیہ الخ اللہ تعالیٰ کے سورۂ آل عمران کی تفسیر	۹۳
باب قولہ منہ آیات محکمات الخ اللہ تعالیٰ کے قول منہ آیات محکمات کی تفسیر	〃
باب قولہ واني اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم۔ اللہ تعالیٰ کے قول واني اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم کی تفسیر	۹۴
باب قولہ ان الذین یشترون بعہد اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین یشترون بعہد اللہ کی تفسیر	۹۵
باب قولہ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ کی تفسیر	۹۶
باب قولہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون الخ اللہ تعالیٰ کے قول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کی تفسیر	〃
باب قولہ فاتوا بالتوراۃ فاتلوہا ان کنتم صادقین اللہ تعالیٰ کے قول قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوہا ان کنتم صادقین کی تفسیر	〃
باب قولہ کنتم خیر امۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول کنتم خیر امۃ	〃
باب قولہ اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا اللہ تعالیٰ کے قول اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا کی تفسیر	۹۹
باب قولہ لیس لک من الامر شیء اللہ تعالیٰ کے قول لیس لک من الامر شیء کی تفسیر	〃
باب قولہ والرسول یدعوکم فی اخریکم اللہ تعالیٰ کے قول الرسول یدعوکم فی اخریکم کی تفسیر	۱۰۰
باب قولہ امنۃ نعاسا اللہ تعالیٰ کے قول امنۃ نعاسا	〃
باب قولہ الذین استجابوا للہ والرسول الخ اللہ تعالیٰ کے قول الذین استجابوا للہ والرسول الخ کی تفسیر	〃
باب قولہ ان الناس قد جمعوا لکم اللہ تعالیٰ کے قول	۱۰۲

مضامین	صفحہ
ان الناس قد جمعوا لکم کی تفسیر	
باب قولہ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاہم اللہ من فضلہ اللہ کے قول لا یحسبن الذین یبخلون بما اتاہم اللہ من فضلہ کی تفسیر	۱۰۲
باب قولہ ولتسمعن من الذین وتوا الکتب الخ اللہ تعالیٰ کے قول لتسمعن من الذین وتوا الکتب کی تفسیر	۱۰۳
باب قولہ لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا الخ اللہ تعالیٰ کے قول لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا کی تفسیر	〃
باب قولہ ان فی خلق السموٰت والارض الخ اللہ تعالیٰ کے قول ان فی خلق السموٰت والارض کی تفسیر	۱۰۴
باب قولہ الذین یذکرون اللہ قیاما الخ اللہ تعالیٰ کے قول الذین یذکرون اللہ قیاما کی تفسیر	〃
باب قولہ ربنا انک من تدخل النار الخ اللہ تعالیٰ کے قول ربنا انک من تدخل النار کی تفسیر	〃
باب قولہ ربنا انا سمعنا منادیا الخ اللہ تعالیٰ کے قول ربنا انا سمعنا منادیا کی تفسیر	۱۰۵
سورۃ النساء۔ سورۂ نساء کی تفسیر	۱۰۶
باب قولہ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی الخ اللہ تعالیٰ کے قول وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمی کی تفسیر	〃
باب قولہ ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف الخ اللہ تعالیٰ کے قول ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف کی تفسیر	〃
باب قولہ واذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتمی الخ اللہ تعالیٰ کے قول واذا حضر القسمۃ اولوا القربی والیتمی کی تفسیر	۱۰۸
باب قولہ یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ اللہ تعالیٰ کے قول یوصیکم اللہ فی اولادکم کی تفسیر	۱۰۹
باب قولہ ولکم نصف ما ترک ازواجکم اللہ تعالیٰ کے قول ولکم نصف ما ترک ازواجکم کی تفسیر	〃
باب قولہ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا الخ اللہ تعالیٰ کے قول لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا کی تفسیر	۱۰۹
باب قولہ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ اللہ تعالیٰ کے قول ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون کی تفسیر	۱۱۰
باب قولہ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ کی تفسیر	〃
باب قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الخ	۱۱۱

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ کے قول فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الخ کی تفسیر	
باب قولہ واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ الخ اللہ تعالیٰ کے قول واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ الخ کی تفسیر	۱۱۲
باب قولہ اولی الامر منکم اللہ تعالیٰ کے قول اولی الامر منکم کی تفسیر	〃
باب قولہ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم اللہ تعالیٰ کے قول فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر	〃
باب قولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم الخ اللہ تعالیٰ کے قول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم کی تفسیر	۱۱۴
باب قولہ وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے قول وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ کی تفسیر	〃
باب قولہ مالکم فی المنفقین فئتین۔ اللہ تعالیٰ کے قول مالکم فی المنفقین فئتین کی تفسیر	۱۱۵
باب قولہ واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ اللہ تعالیٰ کے قول واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ کی تفسیر	۱۱۶
باب قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اللہ تعالیٰ کے قول ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم	〃
باب لا یستوی القاعدون من المؤمنین الخ اللہ تعالیٰ کے قول لا یستوی القاعدون من المؤمنین کی تفسیر	〃
باب قولہ ان الذین توفاہم الملئکۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین توفاہم الملئکۃ کی تفسیر	۱۱۷
باب قولہ الا المستضعفین من الرجال الخ اللہ تعالیٰ کے قول الا المستضعفین من الرجال کی تفسیر	〃
باب قولہ فعسی اللہ ان یعفو عنہم اللہ تعالیٰ کے قول فعسی اللہ ان یعفو عنہم کی تفسیر	〃
باب قولہ لا جناح علیکم ان کان بکم اذی اللہ تعالیٰ کے قول لا جناح علیکم ان کان بکم اذی کی تفسیر	۱۱۸
باب قولہ ویستفتونک فی النساء الخ اللہ تعالیٰ کے قول ویستفتونک فی النساء کی تفسیر	〃
باب قولہ وان امرأۃ خافت من بعلہا الخ اللہ تعالیٰ کے قول وان امرأۃ خافت من بعلہا کی تفسیر	〃
باب قولہ ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار اللہ تعالیٰ کے قول ان المنفقین فی الدرک	۱۱۹

صفحہ	مضامین
	الاسفل من النار کی تفسیر
۱۱۱	باب قولہ انا اوحینا الیک کما اوحینا
	الی نوح الخ اللہ تعالیٰ کے قول انا اوحینا الیک
	کما اوحینا الی نوح کی تفسیر
۱۱۲	باب قولہ یستفتونک قل اللہ یفتیکم الخ
	اللہ تعالیٰ کے قول یستفتونک قل اللہ یفتیکم الخ کی تفسیر
〃	سورۃ المائدۃ سورہ مائدہ کی تفسیر
۱۱۴	باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم اللہ
	کے قول الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر
〃	باب قولہ فلم تجدوا ماء الخ اللہ تعالیٰ کے قول
	فلم تجدوا ماء کی تفسیر ۔ تتمہ
۱۱۵	باب قولہ فاذھب انت وربک فقاتلا الخ
	اللہ تعالیٰ کے قول فاذھب انت وربک فقاتلا
۱۱۶	باب قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ الخ
	اللہ تعالیٰ کے قول انما جزاء الذین یحاربون اللہ کی تفسیر
۱۱۷	باب قولہ والجروح قصاص الخ اللہ تعالیٰ
	کے قول والجروح قصاص کی تفسیر
〃	باب قولہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
	الیک اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
	الیک الخ کی تفسیر
۱۱۸	باب قولہ لا یؤاخذکم اللہ باللغو
	ایمانکم اللہ تعالیٰ کے قول لا یؤاخذکم اللہ باللغو
	فی ایمانکم کی تفسیر
〃	باب قولہ لا تحرموا طیبت ما احل اللہ
	لکم اللہ تعالیٰ کے قول لا تحرموا طیبت ما
	احل اللہ لکم کی تفسیر ۔ تتمہ
〃	باب قولہ انما الخمر والمیسر الخ اللہ تعالیٰ کے قول انما
۱۲۰	باب قولہ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت الخ
	اللہ تعالیٰ کے قول لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت الخ
〃	باب قولہ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم

صفحہ	مضامین
	تسؤکم الخ اللہ تعالیٰ کے لا تسئلوا عن اشیاء ان
	تبد لکم تسؤکم کی تفسیر ۔ تتمہ ۱۲ منہ الخ
۱۲۱	باب قولہ ما جعل اللہ من بحیرۃ اللہ تعالیٰ کے
۱۲۳	باب قولہ وکنت علیھم شھیدا مادمت
	اللہ تعالیٰ کے قول وکنت علیھم شھیدا مادمت
	فیھم الخ کی تفسیر
۱۲۴	باب قولہ ان تعذبھم فانھم عبادک اللہ تعالیٰ
	کے قول ان تعذبھم فانھم عبادک الخ کی تفسیر
〃	سورۃ الانعام سورۃ انعام کی تفسیر
۱۲۵	باب قولہ وعندہ مفاتح الغیب الخ اللہ تعالیٰ کے
	قول وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو کی تفسیر
۱۲۶	باب قولہ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم الخ
	اللہ تعالیٰ کے قول قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم الخ کی تفسیر
〃	باب قولہ ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اللہ تعالیٰ کے
	قول ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کی تفسیر ۱۲ منہ
〃	باب قولہ ویونس ولوطا الخ اللہ تعالیٰ کے قول ویونس
۱۲۷	باب قولہ اولئک الذین ھدی اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے
	قول اولئک الذین ھدی اللہ الخ کی تفسیر
〃	باب قولہ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی
	ظفر اللہ تعالیٰ کے قول وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی
	ظفر کی تفسیر
۱۲۸	باب قولہ ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا و
	ما بطن اللہ تعالیٰ کے قول لا تقربوا الفواحش ما
	ظھر منھا وما بطن کی تفسیر ۔ تتمہ ۱۲ منہ
۱۲۹	باب قولہ حملہ شھداءکم اللہ تعالیٰ کے قول ثم شھداء
〃	سورۃ الاعراف سورہ اعراف کی تفسیر
۱۳۱	باب قولہ انما حرم ربی الفواحش الخ اللہ تعالیٰ کے
	قول انما حرم ربی الفواحش الخ کی تفسیر
	باب قولہ ولما جاء موسی لمیقاتنا الخ اللہ تعالیٰ
	کے قول ولما جاء موسی لمیقاتنا کی تفسیر

صفحہ	مضامین
۱۳۲	باب قولہ وانزل علیکم المن والسلوی
	من اور سلوی کا بیان ۔
〃	باب قولہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم اللہ تعالیٰ
	کے قول قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم کی تفسیر
۱۳۳	باب قولہ وقولوا حطۃ اللہ تعالیٰ کے قول وقولوا حطۃ کی تفسیر
۱۳۴	باب قولہ خذ العفو وامر بالعرف اللہ تعالیٰ کے قول خذ
	العفو وامر بالعرف کی تفسیر
۱۳۵	سورۃ الانفال سورۃ انفال کی تفسیر
〃	قولہ یسئلونک عن الانفال اللہ تعالیٰ
	کے قول یسئلونک عن الانفال کی تفسیر
۱۳۶	باب قولہ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم
	اللہ تعالیٰ کے قول ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم
	الذین الخ کی تفسیر
〃	باب قولہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا
	للہ وللرسول اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا
	استجیبوا للہ وللرسول الخ کی تفسیر
۱۳۷	باب قولہ واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق
	اللہ تعالیٰ کے قول واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من
	عندک کی تفسیر
〃	باب قولہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم الخ اللہ تعالیٰ کے
	قول وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم الخ کی تفسیر
۱۳۸	باب قولہ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ الخ اللہ تعالیٰ کے قول
	وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ الخ کی تفسیر
۱۳۹	باب قولہ یا ایھا النبی حرض المومنین علی
	القتال اللہ تعالیٰ کے یا ایھا النبی حرض المومنین
	علی القتال کی تفسیر
۱۴۰	باب قولہ الآن خفف اللہ عنکم الخ اللہ تعالیٰ
	کے قول الآن خفف اللہ عنکم الخ کی تفسیر

تتمہ

مشکوۃ بترجمہ اردو السلوک حسب ہی
ہے فقط